

مدرسہ حر اکا تعارف

- مدرسہ حر اکا قیام
- ۱۰ رجب ۱۴۲۲ھ ۱۳ ستمبر ۲۰۰۳ء
- بانی حافظ بشیر احمد صاحب
- مدرسہ تراشیں قائم شیعہ
- شعبہ تصنیف و تالیف
- شعبہ نشر و اشاعت
- مسجد حرا
- شعبہ ناشرہ (برائے طلبہ و طالبات)
- عربی گرائمر
- تفسیر و ضروریات دین کو درس
- مدرسہ حر اکا کی نئی عمارت کا کام مکمل ہونے پر مزید شعبوں کا قیام متوقع ہے۔

خوشبو کی تعریف

ہر اس چیز کو خوشبو کہتے ہیں جس سے عمدہ اور نفعی بو آتی ہو، جسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو۔ یہ معتقد اس کا شمار خوشبو میں کرتے ہوں۔ یہیے، ملک، خبر، مندر، زعفران، عود، چمنی، گلاب، بیلا اور گیس وغیرہ۔

خوشبو کی اصل

ایک قول کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت کا ایک پتہ بھی دنیا میں آیا تھا جو ہاں زمین میں برآمد کیا تھا چنانچہ بندہ جنت کی خوشبو میں اور مطریات اسی پتہ کا کرشمہ اور اثر ہیں۔
علاء الدین ابو رباح سے روایت ہے کہ:

جب آدم علیہ السلام بندہ جنت کی سر زمین پر اتارے گئے تو ان کے ساتھ جنت کی پارکولیاں یعنی درخت کی ٹہنیاں تھیں یہی وہ ٹہنیاں ہیں یعنی ان ہی کا اثر ہے کہ آج تک لوگ خوشبو میں استعمال کر رہے ہیں۔

انسان کتنی خوشبوؤں میں تمیز کر نے کی صلاحیت رکھتا ہے؟

انسان دس ہزار مختلف خوشبوؤں میں تیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
انسان کے ناک میں سینکڑوں ہندوئیں ہیں جن کے ذریعہ وہ مختلف اقسام کی خوشبوؤں کو پہچان سکتا ہے

Al Hira Publications

2-william street, w13 4ay staincliffe, Dewsbury, UK.
Ph: 0044 1924412315, Mob: 0044 7783465233
info@alhira.co.uk www.alhira.co.uk

خوشبوؤں کے فضائل و احکام

خوشبو کی تعریف و فضائل

الحرا پبلشرز

علامہ و عوام کے لیے پیش بہا معطر تحفہ



خوشبوؤں کے فضائل و احکام

مفتی شبیر احمد عثمانی

الحرا پبلشرز



ہرمذ خلیفہ مدظلہ العالی مفت ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ

مؤلف کا مختصر تعارف

مفتی شبیر احمد عثمانی

ابن حافظ بشیر احمد صاحب حفظہ اللہ و رعایہ

پیدائش

۴ ربیع الاول ۱۳۲۰ھ

برطانیہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۰ء برطانیہ

تعلیم

فاضل مفتی و درس نظامی و تخصص فی الفقہ

امامت و خطابت

مدرسہ حر اکا، ٹیٹن کلف، ڈیوڈری، برطانیہ
(۲۰۰۵ء تا حال)

تصانیف

موبائل فون کے ذریعہ کح و طلاق

خوشبو کے فضائل و احکام

دودھ کے فضائل و احکام

بیرہ دن اور جو تلوں کے فضائل و احکام

مزید کتب زمرہ تالیف و طبع ہیں۔

(جملہ حقوق بحق مدرسہ حرا محفوظ ہیں)

خوشبو کے فضائل و احکام
مفتی شبیر احمد عثمانینام کتاب:
مصنّف:

طباعت اول: رمضان ۱۴۳۶ھ اگست 2015ء

۷۶۵

صفحات:

ملنے کے پتے

- جامع مسجد مدنی سرائے عالمگیر: فون: 0092.3338885533
 اطہر افضل صاحب: لاہور۔ فون: 0092.3145466653
 عرفان صاحب: مین بازار سرائے عالمگیر۔ فون: 0092.3465819989
 کتب خانہ ادارہ غفران: چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی۔ فون: 051-5507270
 ادارہ اسلامیات: ۱۹۰، انارکلی، لاہور۔ فون: 042-37353255
 کتب خانہ رشیدیہ: مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔ فون: 051-5771798
 دارالاشاعت: اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-32631861
 مکتبہ سید احمد شہید: 10-الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37228196
 ادارہ اشاعت النیر: شاہین مارکیٹ، بیرون بوٹر گیٹ، ملتان۔ فون: 061-4514929
 ادارۃ المعارف: دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35032020
 مکتبہ سراجیہ: چوک سینٹا بیٹ ٹاؤن، سرگودھا۔ فون: 048-3226559
 ادارہ تالیفات اشرفیہ: چوک خوارہ، ملتان۔ فون: 061-4540513
 مکتبہ العارفی: نزد جامعہ امدادیہ، ستیانہ روڈ، فیصل آباد۔ فون: 041-8715856
 کتب خانہ ادارہ غفران: چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی۔ فون: 051-5507270
 مکتبہ معارف القرآن، دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35123130
 تاج کھنی، لیاقت روڈ، گوالمنڈی، راولپنڈی۔ فون: 051-5774634
 مکتبہ القرآن: گورومندر، علامہ بخوری ٹاؤن، کراچی۔ فون: 021-34856701
 مکتبہ الفرقان، اردو بازار، گوبرا نوالہ۔ فون: 055-4212716
 اسلامی کتب خانہ، پھولوں والی گلی، بلاک نمبر 1، سرگودھا۔ فون: 048-3712628
 اسلامی کتاب گھر: خیابان سرسید، سیکٹر 2، عظیم مارکیٹ، راولپنڈی۔ فون: 051-4830451
 مکتبہ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، 17، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37232536
 التحلیل پبلشنگ ہاؤس: اقبال روڈ، کیمٹی چوک، راولپنڈی۔ فون: 051-5553248
 قرآن محل، اقبال مارکیٹ، کیمٹی چوک، راولپنڈی۔ فون: 0321 0312-5123698

فہرست

شمار نمبر ۴	مضامین ۴	صفحہ نمبر ۴
انتساب		۴۱
خوشبو کے فضائل و احکام اہل علم کی نظر میں		۴۲
تقریظ: حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ		۴۳
تقریظ: حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ		۴۵
تقریظ: استاذ المکرم حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہ		۴۷
تقریظ: حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب مدظلہ		۴۸
تقریظ: حضرت مولانا سراج الحق صاحب زید مجدہ		۴۹
تقریظ: حضرت مولانا مفتی سمیع اللہ صاحب زید مجدہ		۵۱
تقریظ: حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب مدظلہ		۵۲
تقریظ: حضرت مولانا مفتی ریاض محمد بگلرامی صاحب زیدہ مجدہ		۵۳
تعارف کتاب: مولانا مرغوب احمد صاحب لاہوری زیدہ مجدہ		۵۴
عرض مؤلف		۶۰
ہدیہ تشکر		۶۳
(باب نمبر ۱)		
پرفیوم (Perfume) کی مختصر تاریخ		۶۸
خوشبو کی تعریف		۶۸
خوشبو کی اصل		۶۸

۶۹	عطر اور پرفیوم (Perfume) میں فرق
۶۹	سب سے پہلے پرفیوم (Perfume) ایجاد کرنے والی عورت
۷۰	قدیم دور میں پرفیوم (Perfume)
۷۰	پرفیوم (Perfume) اور فرانس
۷۰	جدید دور میں پرفیوم (Perfume)
۷۱	انسان خوشبو کیسے سونگھتا ہے؟
۷۱	انسان کتنی خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟
۷۱	ریچھ کی قوت شامہ
۷۲	کتے کی قوت شامہ انسان سے بڑھ کے ہے
۷۲	کیا تمام مخلوقات ناک کے ذریعہ خوشبو محسوس کرتی ہے؟
۷۳	(باب نمبر ۲) خوشبو اور طہارت
۷۳	کیا الکوحالک (Alcoholic) پرفیوم (Perfume) کا استعمال جائز ہے؟
۷۷	بسر کہ اور شراب کی ماہیت کی تبدیلی
۸۵	حالت جنابت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم
۸۸	انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگانے والے کے پاس قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم
۹۰	قرآن کو ایسی جگہ رکھنا جہاں حرام اجزاء سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) چھڑکائی گئی ہو

۹۰	انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن کی تلاوت کرنا
۹۱	انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن مجید پکڑنے کا کفارہ
۹۱	پرفیوم (Perfume) اور وضو
۹۱	پرفیوم (Perfume) کے بعد وضو
۹۱	انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) کنویں میں گر گئی، اس کے پانی کا حکم
۹۲	حرام اجزاء سے بنائی گئی پرفیوم (Perfume) کی شیشی کا دھونے کے بعد استعمال
۹۲	نافہ مشک پاک ہے
۹۲	عنبر کی اقسام اور اس کی طہارت کا حکم
۹۳	بیت الخلاء میں خوشبو کا چھڑکاؤ
(فصل نمبر ۱)	
۹۶	خوشبو اور حیض و نفاس
۹۶	حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کا استعمال کرے
۹۷	کست اور اظفار
۹۸	حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کہاں لگائے
۹۸	ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد اذفار یا عصب نامی خوشبو کا استعمال
۹۸	نفاس والی عورت کا جھانسیں دور کرنے کے لئے چہرے پر ورس ملنا

۹۹	حیض سے پاک ہونے والی کو خوشبو میسر نہ ہونے پر نمک کے استعمال کا حکم
۱۰۰	حیض کی حالت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم
۱۰۴	(باب نمبر ۳) خوشبو اور نماز
۱۰۴	انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) جائے نماز پر چھڑک کر نماز ادا کرنے کا حکم
۱۰۴	جمعہ کے دن خوشبو لگانا
۱۱۳	خطبہ کے دوران خوشبو لگانا
۱۱۳	دھونی دان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم
۱۱۴	(فصل نمبر ۱) خوشبو اور اذان
۱۱۴	مؤذن قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے
۱۱۵	(فصل نمبر ۲) خوشبو اور امامت
۱۱۵	جس کی بیوی گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) یا عطر لگا کر جائے، اس کی امامت کا حکم
۱۱۵	انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز پڑھادی مقتدیوں کو اس کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

۱۱۷	(فصل نمبر ۳) خوشبو اور مفسدات و مکروہات نماز
۱۱۷	خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کی شیشی کی وجہ سے نماز توڑنا
۱۱۷	کپڑوں پر حرام اجزاء سے بنی ہوئی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز ادا کرنے کا حکم
۱۱۸	جیب میں انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم (Perfume) رکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم
۱۱۹	نماز میں خوشبو سونگھنا
۱۲۰	نماز میں چہرہ اور داڑھی پر خوشبو لگانے کا حکم
۱۲۰	گھٹیا خوشبو لگا کر نماز ادا کرنا
۱۲۰	نماز میں سر سے پہنے والی خوشبو صاف کرنا
۱۲۱	حرام مال سے خریدی ہوئی خوشبو یا چوری شدہ پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز پڑھنے کا حکم
۱۲۲	(فصل نمبر ۴) خوشبو اور سترہ
۱۲۲	پرفیوم (Perfume) کی شیشی کو سترہ بنانا

۱۲۵	(فصل نمبر ۵) خوشبو اور فدیہ
۱۲۵	فدیہ میں خوشبو دینا
۱۲۶	(باب نمبر ۴) عید اور خوشبو
۱۲۶	عید
۱۲۶	عید کے معنی
۱۲۸	عید کے دن خوشبو کا استعمال
۱۲۸	عید کا دن خوشبو لگانے کا نام نہیں
۱۳۰	(باب نمبر ۵) تکفین و تدفین اور خوشبو
۱۳۰	قبر پر اگر بتی یا لوبان وغیرہ جلانے کا حکم
۱۳۰	کفن پر خوشبو لگانا
۱۳۱	مردہ کو کافور لگانے کی حکمت
۱۳۲	میت کے سر، داڑھی، پیشانی ہاتھ اور پاؤں پر کافور لگانا
۱۳۳	میت کی تکفین میں استعمال ہونے والی خوشبو کا خرچ کس کے ذمہ ہے؟

۱۳۵	مرنے والے کے پاس خوشبو رکھنا
۱۳۶	میت کے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگانے کا حکم
۱۳۶	قبر میں خوشبو ڈالنا
۱۳۶	قبر پر پھول ڈالنا
۱۳۶	تین دن سوگ کے بعد خوشبو جائز ہے
۱۳۷	غسل دینے والے کے پاس دھونی دان ہونی چاہیے
۱۳۸	غسل دینے والے کے لئے میت کے جسم سے نکلی والی خوشبو کو بیان کرنا مستحب ہے
۱۳۹	جنازہ کے ساتھ دھونی لے کر چلنا
۱۴۰	حالتِ عدت میں فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا
۱۴۰	فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا
۱۴۱	جنازہ پڑھ کے آنے والوں پر گلاب چھڑکنے کا حکم
۱۴۱	کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے اور خوشبو لگانے کی شرعی حیثیت
۱۴۲	عمل صالح کا قبر میں خوبصورت اور خوشبودار نو جوان کی صورت میں آنا
۱۴۸	قبر میں مومن سے سوال و جواب کے بعد جنت کی خوشبو
۱۵۲	(باب نمبر ۶) خوشبو اور زکوٰۃ
۱۵۲	خوشبو کو بطور زکوٰۃ دینا

۱۵۳	باب نمبر (۷) خوشبو اور روزہ
۱۵۳	روزہ کے لفظی و شرعی معنی
۱۵۳	رمضان کے روزہ کی اہمیت و فرضیت
۱۵۵	روزہ کے فضائل
۱۶۰	(فصل نمبر ۱) روزہ سے متعلق مختلف مسائل
۱۶۰	مشک آمیز سرمہ لگانے کا حکم
۱۶۰	ناک کے اندرونی سوارخ سے حلق کی طرف آنے والی ریزش کا حکم
۱۶۲	روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ نہ کرے
۱۶۵	ناک سے دماغ اور دماغ سے پیٹ تک منفذ ہونے کے بارے میں متقدمین کا موقف اور جدید طبی تحقیق
۱۶۵	روزہ کی حالت میں نزلہ زکام کے لئے دوا ڈال کر (Nebulizer) کے ذریعے بھاپ لینے کا حکم
۱۶۶	روزہ کی حالت میں نزل سپرے (Nazal Spray) استعمال کرنے کا حکم
۱۶۹	روزہ دار کا ناک کے ذریعہ دھواں کھینچنا
۱۷۰	روزہ دار کا ناک کے ذریعہ بغیر دوا کے آکسیجن کے استعمال کا حکم
۱۷۰	مشک سوگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۷۰	روزے میں ایسی مسواک استعمال کرنا جس کو عطریا خوشبودار تیل میں ڈبو یا گیا ہو
۱۷۱	(فصل نمبر ۲) خوشبو اور اعتکاف
۱۷۱	معتکف کا خوشبو لگانا
۱۷۳	(باب نمبر ۸) خوشبو اور حج
۱۷۴	قرآن مجید سے حج کی فرضیت
۱۷۴	حدیث شریف سے حج کی فرضیت
۱۷۶	اجماع سے حج کی فرضیت
۱۷۶	عقلی طور پر حج کی فرضیت
۱۷۸	(فصل نمبر ۱) جنایات یعنی ممنوعات احرام
۱۷۸	جنایات
۱۷۸	احرام کی جنایات آٹھ ہیں
۱۷۸	حرم کی جنایات
۱۷۹	محرم پر خوشبو لگانے کے بدلے میں کفارہ لازم ہونے کی وجہ
۱۸۰	عود یا صندل کی خوشبو کی دھونی والا احرام پہننا

۱۸۰	آنکھ میں خوشبو بطور دوا استعمال کرنا
۱۸۰	محرم کا خوشبودار بچھونا استعمال کرنا
۱۸۱	محرم کا خوشبو کو چھونا
۱۸۱	محرم کا محرم کو یا حلال کو خوشبو لگانا یا خوشبودار کپڑے پہننا
۱۸۱	احرام سے ایسی خوشبو لگانا جو آگ سے چمپتی ہو
۱۸۱	احرام کی حالت میں صابن استعمال کرنے پر کفارہ کا حکم
۱۸۲	زعفران سے رنگا ہوا کپڑا دھونے کے بعد پہننا جائز ہے
۱۸۲	احرام کی حالت میں خوشبودار پان کھانا
۱۸۳	احرام کی حالت میں بھولے یا غلطی سے خوشبو کا استعمال
۱۸۳	ایک ہی مجلس میں کامل جسم پر خوشبو لگانا
۱۸۳	احرام میں پورے عضو پر پرفیوم (Perfume) لگانا اور اس کے اڑ جانے کا حکم
۱۸۴	احرام کی حالت میں خوشبو کی ممانعت مرد و عورت کے لئے
۱۸۴	احرام کی حالت میں خوشبو کو ہاتھ لگنے کا حکم
۱۸۴	احرام میں خوشبو کا ازالہ خود کرے یا کسی کو کہے
۱۸۴	خوشبو کے استعمال کی وجہ سے قارن پر دو گنی جزا
۱۸۵	مختلف مجالس میں ہر عضو پر خوشبو لگانا
۱۸۵	احرام کی حالت میں اپنے ازار کے کنارہ کے ساتھ مشک اور عنبر باندھنے کا حکم
۱۸۵	جسم پر متفرق طور پر خوشبو لگانا
۱۸۶	نیت سے پہلے احرام کو دھونی دینا
۱۸۶	احرام میں بچے کا خوشبو لگانا

۱۸۶	اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھنے والے سے ممنوعاتِ احرام کا صادر ہونا اور اس پر کفارہ کا حکم
۱۸۶	احرام میں ولی محرم کا بچے کو خوشبو لگانا
۱۸۷	غیر محرم کا محرم بچے کو خوشبو لگانا
۱۸۷	احرام کے وقت حضرت عائشہ کا غالیہ نامی خوشبو کا استعمال کرنا
۱۸۷	ازواجِ مطہرات کا احرام سے پہلے ورس اور زعفران کی پٹیاں باندھنا
۱۸۸	محرم کا ایسا نمک کھانا جس میں زعفران ہو
۱۸۸	حالتِ احرام میں خوشبودار دوا کے استعمال کا حکم
۱۸۸	حالتِ احرام میں عذر کی وجہ سے خوشبو کا استعمال کرنا
۱۹۰	خبیص حلوا کھانا
۱۹۰	بے احرام کا احرام والے کے حکم یا بغیر حکم کے خوشبو لگانے کا حکم
۱۹۱	محرم کب لباس و خوشبو استعمال کر سکتا ہے؟
۱۹۱	احرام میں ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا استعمال
۱۹۱	احرام میں خوشبودار کھانا
۱۹۲	خوشبودار کھانے پر کفارہ کا حکم
۱۹۲	احرام کی حالت میں خوشبودار شربت پینا
۱۹۳	محرم کے لئے خوشبودار کپڑے کو اتارنا لازم ہے
۱۹۳	جہاز میں ایئر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال اور احرام کا مسئلہ
۱۹۴	حالتِ احرام میں فوت ہونے والے کو خوشبو لگانا

۱۹۴	محرم کا خوشبوداری مسواک، پرفیوم (Perfume) یا عطر کی ڈبی کو اپنے بیگ (Bag) میں رکھنا
۱۹۴	احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو یا تیل لگانا
۱۹۶	محرم کے لئے سرمہ کا استعمال
۱۹۷	محرم ہندی نہ لگائے
۱۹۸	محرم کے لئے خطمی کا استعمال
۱۹۹	حالتِ احرام میں ہیئر کالر (Hair Colour) لگانا ممنوع ہے
۱۹۹	حالتِ احرام میں ہیئر جیل (Hair Gel) لگانا ممنوع ہے
۱۹۹	محرم ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے
۲۰۱	ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے دم
۲۰۱	محرم خوشبودار تیل نہیں لگا سکتا
۲۰۴	خوشبودار اور غیر خوشبودار تیل استعمال کرنے سے دم
۲۰۶	حضرت عائشہؓ کا رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے کے وقت عالیہ خوشبو لگانا
۲۰۶	احرام کھولتے وقت خوشبو لگانا
۲۰۷	احرام سے پہلے اعلیٰ خوشبودار تیل لگانا
۲۰۷	منی میں روانہ ہوتے وقت خوشبو لگانا
۲۰۸	غیر محرم ہونے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگانا
۲۰۸	عائشہ بنت سعد کا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سر میں خوشبو لگانا
۲۰۸	حالتِ احرام میں ویکس (Vicks) کے استعمال کرنے پر وجوب کفارہ کا حکم

۲۰۹	عورت کا احرام کی حالت میں بچے کا تئیمپر (Pamper) تبدیل کرنا
۲۰۹	کیا عورت کا احرام سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے؟
۲۰۹	طواف سے قبل خوشبو لگانا
۲۱۰	احرام کی حالت خوشبو کا تحفہ قبول کرنا
۲۱۰	محرم کا خوشبو کا چھونا
۲۱۰	حضرت عائشہ کا حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو ذریعہ خوشبو لگانا
۲۱۱	قربانی کے دن خوشبو کا استعمال

(باب نمبر ۹)

خوشبو اور نکاح

۲۱۳	عورتوں کی خوشبو استعمال کرنے والے کی گواہی یا وکالت سے انعقاد نکاح کا حکم
۲۱۴	کسی عورت کے خوشبو والے کپڑے کو ناک پر رکھنے سے حرمت مصاہرت
۲۱۴	جہیز میں دی ہوئی پرفیوم (Perfume) کس کی ملکیت ہے؟

(فصل نمبر ۱)

خوشبو اور مہر

۲۱۵	مرد کا عورت کو پرفیوم (Perfume) بھیج کر مہر کی ادائیگی کا دعویٰ کرنا
۲۱۵	گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جانے والی عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا

۲۱۶	(فصل نمبر ۲) خوشبو اور طلاق
۲۱۶	گھر سے باہر خوشبو یا پرفیوم لگا کر جانے والی عورت کو طلاق دینا
۲۱۷	(فصل نمبر ۳) خوشبو اور رجعت
۲۱۷	شوہر کا رجعت کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کرنا
۲۱۷	شوہر کا مطلقہ رجعت کو خوشبو لگانا
۲۱۸	(فصل نمبر ۴) خوشبو اور تعلیق طلاق
۲۱۸	شوہر کا بیوی کے خوشبو لگانے پر طلاق کو معلق کرنا
۲۱۸	شوہر کا خوشبو لگانے کو ایک بیوی پر معلق کرنا اور دوسری بیوی کا خوشبو لگانا
۲۱۹	عمرہ یا زینب بشرطیکہ خوشبو لگائے
۲۱۹	شوہر کا بیوی کے خوشبو سپرے (Spray) کرنے پر طلاق کو معلق کرنا
۲۲۰	(فصل نمبر ۵) خوشبو اور ظہار
۲۲۰	ظہار کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کرنا

۲۲۱	(فصل نمبر ۶) خوشبو اور عدت
۲۲۱	معتدہ کا پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر کام کرنا
۲۲۱	معتدہ کا خوشبو خریدنے کے لئے گھر سے باہر جانا
۲۲۲	معتدہ کا طلاق رجعی میں پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرنا
۲۲۲	معتدہ کا خوشبو کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا
۲۲۳	شوہر کا معتدہ رجعیہ کی شرم گاہ پر خوشبو لگانا
۲۲۳	کسی خاتون کا معتدہ کو خوشبو لگا دینا
۲۲۴	معتدہ کا کسی کو پرفیوم (Perfume) چھڑکنے کا حکم دینا
۲۲۵	(باب نمبر ۱۰) خوشبو اور عقائد
۲۲۵	مورتیوں کے لئے چڑھائی ہوئی خوشبو کا استعمال
۲۲۶	مشرکین اپنے بتوں پر زعفران کو ملتے تھے
۲۲۷	(فصل نمبر ۱) خوشبو اور مساجد
۲۲۷	مساجد کو معطر کرنا چاہیے

۲۲۸	مسجد میں لوگوں کو خوشبو لگانا
۲۲۹	مسجدوں میں رکھی ہوئی خوشبو کا استعمال
۲۳۰	مسجد کو معطر کرنے کے لئے متولی کی اجازت ضروری نہیں
۲۳۰	مسجدوں میں خوشبو کی خالی شیشی کو اپنے استعمال میں لانا یا اس کو پھینک دینا
۲۳۰	ہندو سے خریدی ہوئی خوشبو مسجد میں رکھنے کا حکم
۲۳۱	بت خانہ کی استعمال شدہ خوشبوؤں کی شیشیوں کو دوبارہ بھر کے مسجد میں رکھنے کا حکم
۲۳۲	مسجد کی دیوار پر پرفیوم (Perfume) یا عطر وغیرہ کی مشہوری کے لئے اشتہار لگانا
۲۳۶	امام کا مسجد میں رکھی گئی خوشبو کو گھر لے جانا
۳۳۶	مسجد میں خوشبوئیں دینے کے بعد ملکیت ختم ہوگئی
۲۳۷	ایک مسجد کی خوشبوئیں دوسری مسجد میں منتقل کرنے کا حکم
۲۳۷	مسجد کی خوشبو گھر لا کر قیمت ادا کرنے کا حکم
۲۳۷	گمشدہ خوشبو کو مسجد میں لگانا
۲۳۸	لوہان کی خوشبو مسجد میں جلانا
۲۳۸	مسجد میں بدبودار رنگ کرنے کا حکم
(فصل نمبر ۲)	
۲۴۰	خوشبو اور تجارت
۲۴۰	پرفیوم (Perfume) کے ڈبہ پر تصویر
۲۴۳	ہندو کا مسلمان سے خوشبو مورتی کے اوپر لگانے کے لئے خریدنا
۲۴۳	عورت کا خوشبو بیچنا

۲۴۴	عورت کا خوشبو بنانا
۲۴۵	مشک پاک اور اس کی بیج جائز ہے
۲۴۵	مشک میں بیج سلم
۲۴۵	پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر خوشبو چیک (Check) کرنے کے لئے استعمال کرنا
۲۴۷	پرفیوم (Perfume) کو پرفیوم (Perfume) کے بدلے خرید و فروخت کرنے کا حکم
۲۴۷	ایسی پرفیوم (Perfume) کی تجارت جس کا استعمال مردوں کے لئے مکروہ ہے
۲۴۸	زید نے غلطی سے عورتوں کی پرفیوم (Perfume) خرید لی اب کیا کرے؟
۲۴۹	خریدنے کی غرض سے اپنے قبضہ میں لی ہوئی پرفیوم (Perfume) کی سپرے (Spray) والی شیشی کا خراب ہو جانا
۲۵۰	مال حرام سے خریدی ہوئی خوشبو کا استعمال بھی حرام ہے
۲۵۰	حرام اجزاء سے بنائی گئی پرفیوم (Perfume) غلطی سے خرید لی تو اب کیا کیا جائے
۲۵۱	پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر ملازم کا بلا اجازت مالک پر فیوم (Perfume) استعمال کرنے کا حکم
۲۵۱	دوکان کے ڈسپلے (Display) پر پڑی خوشبو کتنی استعمال کرنی چاہیے؟
۲۵۲	اگر کوئی ڈسپلے (Display) پر پڑی پرفیوم (Perfume) لے گیا تو واپس کرنا ضروری ہے
۲۵۲	عورتوں کی پرفیومز (Perfumes) کی کمائی کا حکم

۲۵۳	(فصل نمبر ۳) عورت اور خوشبو
۲۵۳	گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی اللہ کے غضب میں
۲۵۳	عورت کا گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنا باعث لعنت ہے
۲۵۴	خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تنبیہ
۲۵۵	عورت کے لئے خوشبو کی دھونی لے کر مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے آنے کی ممانعت
۲۵۵	لوگوں کے لئے خوشبو لگا کر باہر جانے والی عورت زانیہ ہے
۲۵۶	گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنے والی قیامت کے دن سخت تاریکی میں
۲۵۶	عورت کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع کیوں ہے؟ ایک شبہ کا ازالہ
۲۵۹	خوشبو لگا کر باہر جانے سے کیا مراد ہے؟
۲۶۰	مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق
۲۶۱	عورت کا گھر سے باہر مردوں کے لئے پرفیوم (Perfume) لگا کر نہ نکلنا
۲۶۲	حاملہ عورت کے لئے پرفیوم (Perfume) کا استعمال
۲۶۲	عورت کو پرفیوم (Perfume) بطور ہدیہ دینا
۲۶۳	عورت کا استنجاء کے بعد خوشبودار چیز سے اپنا ہاتھ دھونا
۲۶۳	ایئر ہوسٹس (Air Hostess) کا جہاز میں پرفیوم (Perfume) لگانا
۲۶۴	کیا خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے والی عورت کو مالی جرمانہ کیا جاسکتا ہے؟
۲۶۸	نابالغ بچیوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا

۲۷۰	گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت کا پکایا ہوا کھانا
۲۷۰	مرد کا عورت یا عورت کا مرد کی پرفیوم (Perfume) استعمال کرنے کا حکم
۲۷۱	یہودیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خوشبو مانگنا
۲۷۲	خوشبو خریدتے ہوئے عورت کی انگلی پر خوشبو لگنے کا حکم
۲۷۳	(فصل نمبر ۴) خوشبو اور زو جین
۲۷۳	حضرت عثمان بن مظعونؓ کی اہلیہ کا خوشبو ترک کرنا
۲۷۴	ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا خوشبو لگا کر شوہر کے پاس آنا
۲۷۷	بیوی سے اختلاط کے دوران زعفران لگنے کا حکم
۲۷۸	شوہر کا بیوی کو خوشبو نہ لگانے کی وجہ سے سزا دینا
۲۷۹	شوہر کے کہنے پر بیوی کا گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرنا
۲۷۹	حالت مجرد میں عطر شہوت میں زیادتی کا سبب ہے
۲۸۰	گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت سے قطع تعلق
۲۸۱	بیوی کو گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) استعمال کرنے کی اجازت دینے والے شوہر کی غیبت کا حکم
۲۸۲	عورت خاوند کی غیر موجودگی میں خوشبو نہ لگائے
۲۸۳	خوشبو شوہر اور بیوی کے درمیان محبت کا سبب ہے
۲۸۳	بیوی کی پرفیوم (Perfume) کا خرچہ شوہر کے ذمہ نہیں
۲۸۴	گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جانے والی عورت کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا

۲۸۴	عورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا سنت ہے
۲۸۵	(فصل نمبر ۵) خوشبو اور نام
۲۸۷	لڑکوں کے ایسے نام جن میں ”خوشبو“ کے معنی پائے جاتے ہیں
۲۹۸	لڑکیوں کے ایسے نام جن میں ”خوشبو“ کے معنی پائے جاتے ہیں
۳۱۴	(فصل نمبر ۶) پھول
۳۱۵	رسول اللہ ﷺ کے دو پھول
۳۱۶	پھول اور خوشبو کا ہدیہ واپس نہ کرو
۳۱۷	قرآن مجید کی تلاوت کے دوران قاری پر پھولوں کی پتیاں پھینکنے کا حکم
۳۱۷	ججاج کو رخصت کرتے وقت گلے میں خوشبودار پھول ڈالنے کا حکم
۳۱۸	قبروں پر پھول چڑھانے کے لئے بیچنا مکروہ مگر اس کی قیمت حلال ہے
۳۱۸	مزاروں یا قبروں پر پھولوں کے ہار رکھنے کی نذر کا حکم
۳۱۹	مسجدوں کو شب قدر اور شب براءت وغیرہ میں پھولوں سے سجانے کا حکم
۳۱۹	جنت میں خوشبودار پھول
۳۲۰	مسجد میں خوشبو کی خاطر پھول کا پودا لگانا
۳۲۱	جنت کے پھول کا سردار
۳۲۱	گلاب کے پھول سے خوشبو
۳۲۲	گلاب کے پھول کے بارے اغلام العوام

۳۲۲	عورت کا اپنے آپ کو خوشبودار پھول سے تشبیہ دینا
۳۲۳	دنیا کا سب سے بڑا اور بدبودار نایاب پھول
۳۲۳	دنیا کا سب سے بڑا پھول
۳۲۳	دنیا کے نایاب پھول
۳۲۴	ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر پھول کا لین دین
۳۲۵	ویلینائن ڈے (Valentine Day) سے متعلق سروے
۳۲۶	ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر دیے گئے تحائف
۳۲۸	ویلینائن ڈے (Valentine Day) کا پس منظر
۳۳۰	پھول کھانے والے بکرے کا مقدمہ خارج
۳۳۲	(فصل نمبر ۷) خواب اور خوشبو
۳۳۲	خواب میں خوشبو لگانا
۳۳۲	خواب میں عود سوگھنا
۳۳۳	خواب میں عنبر دیکھنا
۳۳۳	خواب میں دھونی لینا
۳۳۴	خواب میں خوشبودار تیل لگانا
۳۳۴	خواب میں نیلوفر کا پودا
۳۳۵	خواب میں عطر فروش کو دیکھنا
۳۳۵	خواب میں زعفران کو پیسنا

۳۳۶	خواب میں کافور دیکھنا
۳۳۶	خواب میں پھولوں والا درخت دیکھنا
۳۳۶	خواب میں پھول دیکھنا
۳۳۷	خواب میں خوشبودار پودا
۳۳۹	خواب میں چنبیلی کا پودا دیکھنا
۳۴۰	جرباب کی خوشبو
۳۴۱	(فصل نمبر ۸) خوشبو کے آداب
۳۴۱	خوشبو لگانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر یہ
۳۴۵	خوشبو تحفہ رحمت
۳۴۶	خوشبو لگاتے ہوئے کیا نیت کرنی چاہیے؟
۳۴۶	خوشبو لگاتے وقت دعا
۳۴۶	خوشبو لگانے کا طریقہ
۳۴۷	خوشبو کہاں لگانا سنت ہے؟
۳۴۸	خوشبو کب لگائی جائے
۳۴۸	خوشبو واپس نہیں کرنی چاہیے
۳۴۸	اجتماع میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا
۳۴۹	خوشبو میں سے لگالو
۳۴۹	مصافحہ سے پہلے خوشبودار تیل لگانا

۳۴۹	اچھی اور عمدہ خوشبو کا استعمال مستحب ہے
۳۵۰	فاغیہ کی خوشبو سب سے اعلیٰ
۳۵۰	لفظ ”ریحان“ کی وضاحت
۳۵۲	ہند کی خوشبو
۳۵۳	(فصل نمبر ۹) خوشبو سے متعلق مختلف مسائل
۳۵۳	کیا کپڑوں پر خوشبو لگانے سے سنیت ادا ہو جائے گی؟
۳۵۴	کیا پرفیوم (Perfume) لگانے سے سنیت ادا ہو جائے گی؟
۳۵۴	جس کے اندر سونگھنے کی صلاحیت نہیں وہ بھی خوشبو لگائے
۳۵۵	کیا خوشبو سے الرجک (Allergic) آدمی خوشبو رد کر سکتا ہے؟
۳۵۵	کیا پبلک (Public) مقامات پر خوشبو نہ لگانے کے قانون کی پاسداری ضروری ہے؟
۳۵۸	خوشبو پہ خوشبو لگانا
۳۵۹	پانی کو خوشبودار بنانا
۳۵۹	اچھی خوشبو کا استعمال تکبر نہیں
۳۶۰	سر پر ضرب سے سونگھنے کی صلاحیت کا چلے جانے کا حکم
۳۶۱	بحریت کی مٹی سے بنی خوشبودار کریمز (Creams) اور صابن استعمال کرنے کا حکم
۳۶۱	بحریت
۳۶۳	افسوس
۳۶۳	قوم لوط
۳۶۴	مہمانوں کی آمد

۳۶۶	عذاب کی آمد
۳۶۶	ہم جنس شادی
۳۶۸	نومولود کے سر پر زعفران لگانا چاہیے
۳۶۹	دوست کی پرفیوم (Perfume) کی چوری اور اس کی واپسی کا طریقہ
۳۶۹	اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے کے لئے خوشخبری اور غیر اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے لئے وعید
۳۷۰	دوسروں کے لئے خوشبو کا استعمال
۳۷۳	دوسروں کی خوشی کے لئے خوشبو کو ترک کرنا
۳۷۵	خوشبو میں حق غیر مخلوط ہو جانے کا حکم
۳۷۶	مردوں کو زعفران لگانا ممنوع ہے
۳۷۶	مرد کا غیر محرم عورت کو دوکان میں خوشبو لگانا
۳۷۶	اللہ تعالیٰ خلوق کے ساتھ پڑھی گئی نماز کو قبول نہیں کرتے
۳۷۶	عورتوں کی خوشبو لگانے والے کو خوشبو دھونے کا کہنا
۳۷۷	خلوق کے استعمال کی وجہ ممانعت
۳۷۷	انگور، منقا اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) کا فروخت تھفہ میں دینے کا حکم
۳۷۸	پرفیوم (Perfume) دیتے وقت یہ شرط لگانا کہ ”اسے استعمال خود کرنا ہے“
۳۷۸	تبرک کے لئے کعبہ کی خوشبو لینا
۳۷۸	کسی کی پرفیوم (Perfume) یا عطر بغیر اجازت استعمال کرنے کا حکم
۳۷۹	امانت رکھی ہوئی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کا خراب ہونے کی صورت میں امین پر ضمان کا حکم

۳۷۹	خوشبو کے لئے سونے چاندی کے برتن کا استعمال
۳۸۰	رسول اللہ ﷺ کے نام آنے پر انگوٹھوں کو چومنے سے انگلیوں کے خوشبودار ہونے کا عقیدہ
۳۸۰	کیا مغرب کے بعد خوشبو لگا سکتے ہیں؟
۳۸۲	(باب نمبر ۱۱) مشک
۳۸۲	مشک کی لغوی اور اصطلاحی تعریف
۳۸۲	بعض اطباء کے نزدیک مشک کی اقسام
۳۸۳	مشک کو پہچاننے کا طریقہ
۳۸۳	مشک کی باثر رہنے کی مدت
۳۸۳	مشک صرف زہرن میں موجود ہوتا ہے
۳۸۵	حضرت آدم کی دعا سے ہرن کے نافہ میں مشک
۳۸۶	سب سے افضل خوشبو
۳۸۷	مشک سب سے بہترین خوشبو ہے
۳۸۷	مشک و عنبر مردانہ خوشبو
۳۸۸	مشک کے نافہ سے مشک نکالنے کے بعد خیار رویت اور خیار عیب کا مسئلہ
۳۸۸	کستوری سے منہ میں بو
۳۸۸	کستوری کو کپڑوں میں لگانا
۳۸۹	حضرت انس کے باغ سے مشک کی خوشبو
۳۸۹	مشک اور خوشبو کے ہاں صرف خواتین ہی پہن سکتی ہیں

۳۹۰	”قلائد“ اور ”سحاب“
۳۹۰	ایک اشکال کا جواب
۳۹۱	سانپ سے مشک کی خوشبو
۳۹۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو مشک تولنے کے لئے نہ دینا
۳۹۳	حضرت عمر بن عبدالعزیز کا بیت المال کے مشک تلنے کے دوران اپنا ناک بند کرنا
۳۹۳	نیک دوست کی مثال مشک رکھنے والے کی طرح
۳۹۳	نوجوان کے جسم سے خوشبو کا مہکنا
۳۹۶	مشک کے فوائد
۳۹۷	(فصل نمبر ۱) خوشبو کے فوائد
۳۹۷	حتا سے چکر کا علاج
۳۹۷	کستوری کے فائدے
۳۹۷	عود ہندی بہترین دوا
۳۹۸	عود ہندی سے نمونیہ کا علاج
۳۹۹	عود کے فوائد
۳۹۹	”السلوی“ کے پتہ کو زعفران میں ملانے کا فائدہ
۳۹۹	ذریہ کے فوائد
۴۰۰	عنبر کے فوائد و نقصان
۴۰۱	ترنج کے چھلکے کی خوشبو کا فائدہ
۴۰۱	ترنج کی منافع کی تشبیہ قرآن پڑھنے والے مرد مومن سے

۲۰۲	خوشبو سوگھنا جسم میں طاقت کا سبب ہے
۲۰۲	خوشبو ذہانت و ذکاوت میں اضافہ کا سبب ہے
۲۰۲	خوشبو عقل کو تیز کرتی ہے
۲۰۲	دھنیے کی خوشبو کا فائدہ
۲۰۳	نارنگی کا پتہ چوسنے سے منہ کی بدبو زائل
۲۰۴	(فصل نمبر ۲) خوشبو اور پھل
۲۰۴	خوشبودار میٹھا خربوزہ
۲۰۴	دھنیا کا فائدہ
۲۰۵	(باب نمبر ۱۲) خوشبو اور انبیاء علیہم السلام
۲۰۵	خوشبو لگانا تمام انبیاء کی سنت ہے
۲۰۵	حضرت آدم علیہ السلام کا ہندوستان میں جنت کا خوشبودار درخت اگانا
۲۰۵	حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو محسوس کرنا
۲۰۸	(فصل نمبر ۱) رسول اللہ ﷺ اور خوشبو
۲۰۸	رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو
۲۰۹	رسول اللہ ﷺ کے جسم سے آنے والی خوشبو پیدائش اور ذاتی تھی
۲۰۹	رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو مشک سے زیادہ معطر تھی

۴۱۰	رسول اللہ ﷺ کی بغل سے آنے والے خوشبو
۴۱۰	حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ سے آنے والی خوشبو
۴۱۲	ایک شبہ کا جواب
۴۱۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے استعمال پر سوال
۴۱۳	رسول اللہ کے پاس سکہ تھا
۴۱۳	لفظ ”سُكَّةُ“
۴۱۴	رسول اللہ ﷺ کو خوشبو پسند تھی
۴۱۵	رسول اللہ ﷺ کا تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال کرنا
۴۱۵	رسول اللہ ﷺ کو خلوق ناپسند تھی
۴۱۶	رسول اللہ ﷺ کا زعفران سے لیپ کرنے والے کے سلام کا جواب نہ دینا
۴۱۷	رسول اللہ ﷺ کا خلوق کی وجہ سے ایک بچہ کے سر پر ہاتھ نہ پھیرنا
۴۱۷	رسول اللہ ﷺ کا پسینہ کی بدبو کی وجہ سے جبہ اتارنا
۴۱۸	رسول اللہ ﷺ کی دھونی
۴۱۸	عود کی دھونی لینا سنت ہے
۴۱۹	رسول اللہ ﷺ کا فرعون کی قتل کی ہوئی ایک مومنہ عورت کی خوشبو محسوس کرنا
۴۲۱	رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی خوشبو تم سے بہتر ہے
۴۲۲	رسول اللہ ﷺ کا علی رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے کی مٹی سونگھانا
۴۲۳	رسول اللہ ﷺ زرد رنگ کی خوشبو کو ناپسند فرماتے تھے
۴۲۴	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کو خوشبو سے بھر دینا
۴۲۶	رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات کو مشک دینا

۴۲۷	حلیمہ سعدیہ کا گھر رسول اللہ ﷺ کی آمد کی وجہ سے مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا
۴۲۷	رسول اللہ ﷺ کے استنجاء میں استعمال ہونے والے ڈھیلوں سے مشک کی مہک
۴۲۸	بیت المطہین
۴۲۹	مہربوت سے کستوری کی خوشبو
۴۳۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کو غسل دیتے وقت خوشبو محسوس کرنا
۴۳۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت
۴۳۱	حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ سے خوشبو
۴۳۱	رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصافحہ کرنے والے سے خوشبو
۴۳۲	رسول اللہ ﷺ کا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو سونگھنا
۴۳۲	خوشبو بچہ کی پہچان
۴۳۳	آقا نامہ اربعہ کی خوشبو سے گلی مہک اٹھتی
۴۳۳	رسول اللہ ﷺ کا رات خوشبو کی وجہ سے پہچانا جانا
۴۳۳	رسول اللہ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو
۴۳۵	رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کے بال کا سرخ ہونے کا سبب خوشبو
۴۳۶	رسول اللہ ﷺ کا داڑھی کو درس اور زعفران لگانا
۴۳۶	ڈول سے مشک جیسی خوشبو
۴۳۷	رسول اللہ ﷺ کے گلی کے پانی سے جھاڑی مہکنے لگی
۴۳۸	رسول اللہ ﷺ کے گلی کرنے سے کنویں سے مشک جیسی خوشبو
۴۳۹	رسول اللہ ﷺ کو خوشبو محبوب تھی
۴۳۹	رسول اللہ ﷺ کے فضلات سے مشک کی خوشبو

۴۴۱	رسول اللہ ﷺ کے فضائل کی پاکی سے متعلق فتاویٰ جات
۴۴۶	(فصل نمبر ۲) صحابہ کرامؓ اور خوشبو
۴۴۶	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے گلابی نسبت والی چار صد حوریں
۴۴۶	ہندوستان کے سیاہ گلاب کے درخت میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر کا رضی اللہ عنہما کا نام
۴۴۷	حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو مشک سے نفیس
۴۴۷	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب میں اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنا
۴۴۸	اے فالودے! تیری خوشبو عمدہ ہے
۴۴۸	راستے کے لوگوں کا حضرت ابن عباسؓ کو ان کی خوشبو کی وجہ سے پہچانا
۴۴۸	خوشبو حضرت ابن عمر، حضرت ابوقحافہ اور حضرت ابواسید ساعدیؓ کی پہچان
۴۴۹	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمدہ خوشبو استعمال کرنا
۴۵۰	سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد اپنے ہاتھ اور داڑھی میں خوشبو لگانا
۴۵۰	ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد عطر لگانا
۴۵۰	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موت سے قبل اپنی بیوی کو خوشبو چھڑکنے کا حکم دینا
۴۵۱	تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال
۴۵۲	تمیم داری رحمہ اللہ تعالیٰ کا تہجد کے وقت غالیہ کا استعمال کرنا
۴۵۲	ثمامہ بن عبد اللہ کا عزہ بن ثابت کو خوشبو کا تحفہ دینا

۴۵۲	رسول اللہ ﷺ کا حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باندی کے جسم کو سونگھنے کا حکم دینا
۴۵۳	حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو اپنی خوشبو میں ڈالنا
۴۵۳	حضرت انس رضی اللہ عنہ کا موت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پسینہ کو حنوط میں ملانے کی وصیت کرنا
۴۵۴	سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ کی خوشبو کا سبب
۴۵۶	حضرت حسن بن علی کا حضرت اشعث بن قیس کو خوشبو لگانا
۴۵۶	اس نوجوان کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک سے پاکیزہ ہے
۴۵۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ
۴۶۰	حضرت عرفیہؓ کی ناک میں بدبو کا پیدا ہونا
۴۶۱	(فصل نمبر ۳) خوشبو اور جانور
۴۶۱	جانور کے پسینہ کا حکم
۴۶۳	جانوروں پر پرفیومز (Perfume) کا تجربہ
۴۶۷	خوشبو گبریلا کی موت کا سبب
۴۶۸	سفید مینڈھے کی خوشبو سونگھنے سے موت
۴۶۸	سنور الزباد کی خوشبو
۴۶۹	مگر مچھ کے گوہر کی خوشبو
۴۶۹	عطار جانور کی خوشبو
۴۷۰	فارة المسک

۴۷۱	فارة الابل
۴۷۲	تبتی مشک اور جر جاری خوشبو
۴۷۲	شہد کی مکھی کی قوت شامہ کا اندازہ لگانے کے لئے ماہرین حیاتیات کے تجربات
۴۷۳	مچھروں کا انسانوں کو کاٹنے کا سبب
۴۷۴	(فصل نمبر ۴) خوشبو اور ٹیکنالوجی
۴۷۴	موٹے لوگوں کی سونگھنے کی حس تیز ہوتی ہے ایک سائنسی تحقیق
۴۷۵	انسان خطرہ سونگھنے کی صلاحیت رکھتا ہے
۴۷۷	سائنس دانوں نے سونگھنے کا معمہ حل کر لیا
۴۷۹	(فصل نمبر ۵) خوشبو سے متعلق مختلف واقعات
۴۷۹	گوشت بدبودار ہونے کی وجہ
۴۷۹	شیر کا سونے ہوئے لوگوں کو سونگھتے ہوئے گستاخ رسول تک پہنچنا
۴۸۰	خوشبودار پانی
۴۸۲	محمد بن سعید مطرق رحمہ اللہ تعالیٰ کا خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا اور گھر کا معطر ہو جانا
۴۸۲	محمد بن مسلمہ کا کعب بن اشرف کے جسم کی خوشبو سونگھنا
۴۸۶	”حِلْفُ الْمُطَيِّبِينَ“ کی وجہ تسمیہ
۴۸۷	منہ سے غبر سے بہتر مہک

۴۸۷	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا خواب میں حجاج بن یوسف کو بد بودار مردار کی شکل میں دیکھنا
۴۸۸	امام نافع مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منہ سے مشک و عنبر کی خوشبو
۴۸۸	غنسل کے بعد سر پر لگانے والی شام کی خوشبودار مٹی
۴۸۹	طالب علم کے کپڑے پر لگنے والا سیاہی کا دھبہ خوشبو کی مانند
۴۸۹	بیوی کا اپنے شوہر کی خوشبو کا حال بیان کرنا
۴۹۳	کافر کا حضرت عیسیٰ کے سر سے ٹپکنے والے قطروں کا سونگھنا
۴۹۹	قرب قیامت اللہ تعالیٰ کا مشک کی خوشبو کی طرح ہوا بھیجنے
۵۰۱	خوشبودار جسم والا یہودی
۵۰۳	ملیح کا کعبہ کی خوشبو چوری کرنا
۵۰۳	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا منہ کی بد بودور کر کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا
۵۰۴	درخت میں سے خوشبو
۵۰۴	جنوب جنت کی خوشبو سے ہے
۵۰۵	لڑکے کی خوشبو
۵۰۵	آنسوؤں سے خوشبو
۵۰۵	الیاس تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے
۵۰۶	ایک شخص کا خواب میں خوشبودار حور دیکھنا
۵۰۷	مولانا عطار کی زندگی میں انقلاب کا مختصر واقعہ
۵۰۸	حضرت مولانا فیض الحسن سہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد ان کے کمرے سے خوشبو

۵۰۹	(باب نمبر ۱۳)
	دنیا میں جنت کی خوشبو پانے والے خوش نصیب انسان
۵۰۹	انس بن نصر کا شہادت سے پہلے جنت کی خوشبو کا پانا
۵۱۰	حضرت سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجی العقی کا جنت کی خوشبو پانا
۵۱۲	(فصل نمبر ۱)
	جن کی قبروں سے خوشبو مہکتی رہی
۵۱۲	شہدائے احد کی قبور سے مشک کی خوشبو
۵۱۲	حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی
۵۱۲	امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو
۵۱۳	عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو
۵۱۳	شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر کے جسم سے نکلنے والی خوشبو
۵۱۴	حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو
۵۱۴	مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کی قبر خوشبو سے معطر
۵۱۵	استاد العلماء حضرت مولانا منظور احمد نور اللہ مرقدہ کی قبر سے خوشبو
۵۱۶	وضاحت نمبر ۱
۵۱۷	وضاحت نمبر ۲
۵۱۷	وضاحت نمبر ۳
۵۱۷	وضاحت نمبر ۴

۵۱۸	(فصل نمبر ۲) خوشبو اور جہاد
۵۱۸	اللہ کے رستے میں لگنے والا غبار اہل جنت کی مشک کا چور
۵۱۸	اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنت کی خوشبو
۵۱۸	اللہ کی راہ میں لگنے والے زخم کی خوشبو
۵۱۹	ایک نوجوان کا گرد و غبار کو ناپسند کرنا
۵۲۰	حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا میدان جنگ میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا
۵۲۰	ایک مشرک کا ابوققادہ کو موت کی خوشبو سونگھانا
۵۲۲	حضرت مولانا ٹمس الدین شہیدؒ کے خون سے خوشبو
۵۲۳	(باب نمبر ۱۴) فرشتے اور خوشبو
۵۲۳	جبریل علیہ السلام کی خوشبو سب سے بہتر
۵۲۶	زعفران میں لتھڑے والے کے پاس فرشتے نہیں آتے
۵۲۷	فرشتوں کو خوشبو پسند ہے
۵۲۷	فرشتوں کی خوشبو کیسی ہے؟
۵۲۷	خلوق میں لتھڑے ہوئے کے پاس فرشتے نہیں آتے
۵۲۸	تین لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے
۵۲۸	کیا حضرت جبریل علیہ السلام کی تخلیق کا فور سے ہوئی؟

۵۳۰	(فصل نمبر ۱) جنت اور خوشبو
۵۳۰	جنت کی مٹی کی خوشبو
۵۳۵	جنت کے تین درجوں کی مٹی مشک اور کستوری کی
۵۳۶	جنت کا گارا خوشبودار مشک اور کستوری کا
۵۳۶	فرطہ حیرت میں ڈالنے والی جنت کی خوشبوئیں
۵۳۷	جنت کی نعمتوں کے ظہور پر زمین و آسمان کے خلا کا خوشبو سے پر ہو جانا
۵۳۷	اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو
۵۳۹	جنت کی شراب کا اہل جنت کا خوشبودار پسینہ بننا
۵۴۱	اہل جنت کے ڈکار کی خوشبو
۵۴۲	جنت میں امیر کا خوشبو برسانا
۵۴۵	جنت کی عورت اگر دنیا میں نظر کرے تو دنیا معطر ہو جائے
۵۴۶	جنت کی نہر
۵۴۶	جنت کے پہاڑ مشک کے ہیں
۵۴۷	جنت کے پھول کا سردار
۵۴۷	جنت کے باغوں کے چشموں کا اہل جنت کے گھروں میں مشک و عنبر چھڑکنا
۵۴۸	پل صراط پار کرنے کے بعد اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو
۵۴۸	جنت کی آنکھٹیوں میں عود کا سلگنا
۵۴۹	اہل جنت کی آنکھٹیوں میں عود ہندی

۵۵۰	جنت کی دیوار کی کیفیت
۵۵۰	حوض کوثر کی مٹی کی خوشبو
۵۵۱	حوض کوثر کے پانی کی خوشبو
۵۵۲	جنت کی ایک وادی سے آنے والی خوشبو پر رسول اللہ ﷺ کا اظہار تعجب
۵۵۳	جنت کا پھول خوشبودار ہے
۵۵۴	جنت کی حور
۵۵۵	(فصل نمبر ۲) جو لوگ جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے
۵۵۵	ایسے شخص کو قتل کرنا جس سے عہد و پیمان ہو چکا ہو
۵۵۶	رعیت کی حفاظت نہ کرنے والا حاکم
۵۵۶	کپڑے پہننے کے باوجود ننگی عورتیں
۵۵۷	امت محمدیہ کے بارہ منافق جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے
۵۵۸	شوہر سے بلاوجہ طلاق طلب کرنے والی جنت کی خوشبو نہ پاسکے گی
۵۵۹	دنیا کے لئے علم سیکھنے والا جنت کی خوشبو سے محروم
۵۵۹	قبرستان جانے والی عورتیں جنت کی خوشبو سے محروم
۵۶۰	گفتگو کے لئے علم حاصل کرنے والے کی جنت کی خوشبو سے محرومی
۵۶۰	باپ کے علاوہ نسبت کرنے والے کے لئے جنت کی خوشبو سے محرومی
۵۶۱	تین شخص جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے
۵۶۱	رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کے لئے وعید

۵۶۳	شراب خور جنت کی خوشبو سونگھنے سے محروم
۵۶۳	رشتے توڑنے والا جنت کی خوشبو سے محروم
۵۶۳	آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کرنے والا
۵۶۴	کالا خضاب لگانے والا
۵۶۴	متکبر جنت کی مہک سے محروم
۵۶۶	حروف تہجی کے لحاظ سے احادیث کی فہرست

انتساب

میں اس کتاب کو مہربان ہستی

اپنے عظیم باپ حافظ بشیر احمد صاحب مدظلہ کے نام

جنہوں نے بندہ اشیم کو علم کی خوشبو سے روشناس کروانے کے لئے خود کائناتوں پر چلنا برادشت کیا جنہوں نے ہمیشہ حلال رزق کھایا اور کھلایا جن کی طبیعت اخلاق کریمہ کی شاخسانہ ہے جن کے ماتھے پر شب بیداریوں کا نور ہے جن سے رب ذوالمنن نے مساجد و مدارس کی تعمیر کا عظیم الشان کام لیا اور ان سے قال قال رسول اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں جن کی زبان اللہ کے ذکر سے تر رہتی ہے جو خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں جنہوں نے مصائب کی تیز و تند ہواؤں میں صبر کا دامن نہیں چھوڑا جنہوں نے احقر کی ڈھولتی ہوئی کشتی کو سہارا دیا جو علماء و صلحاء کے محبوب ہیں جن کے چہرے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ آجاتا ہے جنہوں نے احقر کو گلستان شریعت کی ٹھنڈی اور معطر فضاؤں میں رکھ کر خود کو گرم ہواؤں کے حوالے کر دیا معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

عثمانی صرف یہی کہتا ہے کہ اے میرے بابا جان!

آج میں جو کچھ ہوں آپ کی سحر گاہی دعاؤں کا نتیجہ ہوں۔

خوشبو

کے

فضائل و احکام
اہل علم کی نظر میں

تقریظ

حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ
(المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد و جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

اسلام دین فطرت ہے، فطرت انسانی جس چیز کو مرغوب رکھتی ہے، اسلام نے نہ صرف اس کے استعمال کی اجازت دی ہے بلکہ اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے اور جن چیزوں سے فطرت سلیمہ ابا کرتی ہے شریعت نے ان سے منع کیا ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے ”طیبات اور خباثت“ کی جامع تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ طیبات کی فہرست طویل ہے، اور یقیناً خوشبو اس میں شامل ہے، خود پیغمبر ﷺ نے خوشبو کے استعمال کی ترغیب دی ہے اور اس کا تحفہ قبول کیا ہے اور قبول کرنے کی رغبت دلائی ہے۔

یہ اسلام کا علمی اعجاز ہے کہ اس کے ایک حکم پر اصحاب نظر نے داد تحقیق دی ہے اور تاریخ کے ذہین ترین شخصیتوں نے ان سے متعلق مسائل کو غور و فکر کا موضوع بنایا ہے۔ مجھے بڑی مسرت ہے کہ محی فی اللہ مولانا شبیر احمد عثمانی (مقیم برطانیہ) نے اس فراموش کردہ موضوع کو مرکز توجہ بنایا اور زندگی کے تمام شعبوں میں عطریات سے متعلق جزئیات پر روشنی ڈالی ہے اور احکام شریعت کو بیان کرنے میں کتاب و سنت کے نصوص، فقہاء کے اجتہادات اور علماء ہند کے فتاویٰ سے روشنی حاصل کرتے ہوئے اس موضوع پر ایک جامع تالیف ان کے ذریعہ منظر عام پر آ رہی ہے، پوری کتاب کا مسودہ تو دیکھنے کا موقع نہیں مل پایا کیونکہ بعد مکان کی وجہ سے اس کی سہولت میسر نہیں تھی، لیکن مختلف مقامات سے استفادہ کا موقع ملا اور اندازہ ہوا کہ مؤلف نے محنت سے لکھا ہے اور معتبر و مستند مراجع سے استفادہ کر کے موضوع کے تمام پہلوؤں کو واضح کر دیا ہے، اس سے پہلے بھی موبائل کے موضوع پر مؤلف کی کتاب طبع ہو چکی

ہے جس کو اہل علم کے ہاتھوں شوق سے لیا گیا، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ مولف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور انہیں مزید دین و علم دین کی خدمت میں سر ہو۔ (آمین)

خالد سیف اللہ رحمانی

جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ

(استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ و سیکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کائنات آب و گل میں علم تحقیق کا کارواں رواں دواں ہے، بحث و تحقیق کے خوگر علوم و فنون کے ہر گلستان میں نئے نئے عطربیز پھول کھلا رہے ہیں، کبھی کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ اسلاف نے اخلاف کے لئے بحث و تحقیق کے میدان نہیں چھوڑے، ہر موضوع پر بھرپور داد تحقیق دی اور بحث و نظر کے گوشے مکمل کر دیے لیکن دیدہ و راہل علم جانتے ہیں کہ اسلاف کی تمام ترمیم جویوں اور علمی ریاضتوں کے باوجود تقریباً ہر شاخ علم میں اضافہ، تحقیق، تحسین اور ترتیب نو کی گنجائش بلکہ ضرورت باقی ہے، اسی لئے ہر دور میں تازہ داران بساط علم و تحقیق نئے نئے خوان سجاتے ہیں اور دنیا کے علم کو افکار تازہ سے معطر کرتے ہیں۔

برطانیہ (ڈیوبڑی) کے حوصلہ مند نو جوان عالم جناب مولانا شبیر احمد عثمانی حفظہ اللہ نے اپنی پہلی تصنیف ”موبائل فون کے ذریعہ نکاح و طلاق“ کے بعد ایک دوسرے اچھوتے موضوع پر داد تحقیق دی ہے، برطانیہ کے تازہ سفر (رمضان ۱۴۳۲ھ) میں مولانا موصوف سے خود ملاقات نہیں ہوئی، وہ سفر پر تھے، ان کے بعض متعلقین ان کی تازہ تصنیف ”خوشبو کے فضائل و احکام“، کمپیوٹر کتابت سے آراستہ میرے پاس لائے جو ۶۵ صفحات پر مشتمل ہے، فہرست کے علاوہ مختلف مقامات سے کتاب کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا طبیعت مسرور اور معطر ہوئی کہ مصنف نے کتاب کے صفحات پر دلنواز خوشبو بکھیری ہے اور تصنیفی سلیقہ مندی کا ثبوت دیا ہے، کتاب میں خوشبو کے موضوع پر تازہ معلومات ہیں، شرعی احکام و مسائل ہیں اور وہ

سب کچھ ہے جس کا موضوع تقاضا کرتا ہے، مصنف کے حسن بیان نے کتاب کو دلچسپ اور پرکشش بنا دیا ہے، کتاب وسنت اور فقہ اسلامی کا وسیع مطالعہ کر کے موضوع کے ایسے بہت سے پہلو اجاگر کیے گئے ہیں جو عام طور پر اہل علم کی نظر سے بھی مخفی رہتے ہیں۔ خوشبو سے متعلق نئے مسائل کا کافی حد تک احاطہ کیا گیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس تازہ تصنیف کو قبولیت سے نوازے اور اس کی خوشبودور دور پہنچائے۔

عتیق احمد قاسمی بستوی

دارو حال مسجد حراء، ڈیویز بری، برطانیہ

۶ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

۱۵ جولائی ۲۰۱۳ء

تقریظ

استاد مکرم حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب دامت برکاتہم

(استاذ حدیث دارالعلوم دعوۃ الایمان، بریل فورڈ)

مولانا شبیر احمد عثمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی مؤلفہ کتاب ”خوشبو کے فضائل و احکام“ کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، مولانا نے اس کتاب میں خوشبو اور اس سے متعلق مسائل کو بحوالہ کتب یک جا کرنے کی کوشش کی ہے، بندہ نے اول تا آخر اس کو دیکھا اور بعض مقامات پر اصلاحی مشورہ بھی دیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا، یہ ان کی شرافت کی بات ہے، کتاب عوام و اہل علم کے لئے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس تالیف کو قبول فرما کر مؤلف کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریظ

حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب زید مجرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم أما بعد

خوشبو قدرت کا ایک انمول عطیہ ہے جو دنیا کو مہکانے کے ساتھ جنت کی فضاؤں کو بھی معطر کرتی رہے گی جس سے مردہ دل اور بانجھ ماحول میں ایک بارتازگی آ جاتی ہے لیکن انسان شتر بے مہار نہیں ہے کہ وہ ہر معاملے میں اپنی من مانی کرے بلکہ عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ قدم بقدم قادر مطلق کے عطا کردہ احکام کے مطابق زندگی گزارے۔ برادر کبیر مولانا شبیر احمد عثمانی مدظلہ منتظم مدرسہ حراء برطانیہ نے اپنے فقہی ذوق اور بصیرت کو استعمال کر کے خوشبو کے فضائل و احکام کے نام سے مدلل کتاب تحریر فرمائی ہے خوشبو سے متعلق ممکنہ مسائل کی تلاش اور کتب فقہیہ سے انکے حوالہ جات میں بڑی محنت کی ہے برادر کبیر نے اس کتاب میں جو رائے قائم کی ہے احقر کو بھی اس سے اتفاق ہے باقی کسی خاص جزو میں دوسری رائے ایک فطری امر ہے۔

بہر حال خوشبو اور اس کے فضائل و احکام ارباب علم، عوام و خواص کیلئے ایک نادر تحفہ سے کم نہ ہوگی

حق جل شانہ اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور فلاح دارین کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

حامد حسن

استاذ الحدیث دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال

تقریظ:

حضرت مولانا سراج الحق صاحب زید مجدہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

”خوشبو کے فضائل و احکام“

کارخانہ قدرت کے بہت سے ایسے عجائبات ہیں جو خالق کائنات کی قدرت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

مثلاً..... رنگ و نسل کے اختلاف کے باوجود گائے، بھینس، بکریوں کا خوشگوار اور صاف ستھرا دودھ مہیا کرنا..... کمزور اور ناتوان مکھی سے عمدہ رزق اور شہد کامل جانا..... سرسبز و شاداب درختوں اور ٹہنیوں پر رنگ برنگے پھلوں اور پھولوں کا دل کو بہانا..... اور نرم و نازک کلیوں اور پتیوں سے مہکنے والی خوشبو سے فضاء اور ماحول کا معطر ہونا یہ ایسے عجائبات قدرت ہیں کہ انسان و رطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے.....

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

مخدوم و مکرم حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب زید مجدہ (برطانیہ) نے ان عجائبات قدرت میں سے خوشبوؤں سے معطر عنوان ”خوشبو کے فضائل و احکام“ پر ایک گراں قدر، ضخیم

کتاب تحریر کر کے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ جس میں مصنف موصوف نے بڑی جانفشانی کے ساتھ قرآن وحدیث کی روشنی میں خوشبو کے فضائل و احکام، نیز لیل و نہار میں پیش آنے والے دینی ودنیوی مسائل پر خوشبو کے حوالہ سے فقہی انداز میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ خوشبو کے متعلق بہت سی ایسی چیزوں کو جمع کر دیا ہے، جن سے عموماً کتب خالی ہیں۔

باری تعالیٰ مصنف موصوف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور دین ودنیا کی نیک بختی کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

سراج الحق عفی عنہ

استاذ الحدیث دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال

تقریظ

حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب زید مجدہ

(MUFTI) SAMI-ULLAH

Lecturer of the Department of Specialisation in
Islamic Fiqh and member of the committee of
Jurisprudences (Ifra) at Farooqia International
University Karachi.

سمیع (اللہ) (الشفیع)

المستأثر بقسم التخصص في الفقه الإسلامي

وعضو لجنه التدريس والافتاء بالجامعة الفاروقية العالمية بکراتشي

بسم الله الرحمن الرحيم

خوشبو پر انسان کو پسند اور محبوب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب چیزوں میں ایک خوشبو بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کثرت سے استعمال فرماتے۔ نیز دوسروں کو بھی اس سے استعمال کی ترغیب دی ہے، اور جمعہ و عیدین کے موقع پر اس سے استعمال کو مستحب قرار دیا ہے۔

خوشبو سے متعلق احکام حدیث و فقہ کی کتب میں موجود ہیں، لیکن بقول الشیخ احمد شلبی کے ذکر پھولوں سے رس جو سنے کیلئے باغات میں بہت ساری مکھیاں جاتی ہیں، لیکن اس رس کو صاف و شفاف بہترین انداز میں دوسروں تک پہنچانا یہ ہر مکھی کی قسمت میں نہیں، یہ اعزاز صرف شہد کی مکھی کا ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح، مطالعہ اور کتاب بینی تو بہت سے لوگوں کا معمول ہے لیکن اپنے مطالعے کو خوبصورت، مرتب انداز میں دوسروں کے سامنے پیش کرنا ہر آدمی کی بس کی بات نہیں۔

ہمارے محترم دوست حضرت مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ اپنی محنت کو خوبصورت مرتب انداز میں پیش فرماتے رہتے ہیں، چنانچہ خوشبو سے احکام و فضائل، ”جی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔“ موصوف کا یہ الگ انتخاب قابل داد ہے۔ اور جزئیات کا استقصا قابل تعریف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محترم دوست کی ان محنتوں کو قبول فرمائے، اور دین کی اشاعت و احیاء کا زریعہ بنائے۔ (آمین)

سمیع

۹۱۴۳۲/۹/۲۱

تقریظ

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صا زید مجددہ

Muhammad Tahir Masood

Mohamim: Jamia Miftah-ul-Uloom
Sargodha-Pakistan.
Member : Majlis-e-Amia Wifaqul Madaris
Al-Arabia Pakistan.
Masaool : Wifaqul Madaris Al-Arabia Pakistan.
Sargodha Division.

محمد طاہر مسعود

○ مہتمم : ————— جامعۃ مفتاح العلوم، سرگودھا۔
○ رکن : ————— مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیۃ پاکستان
○ سکول : ————— وفاق المدارس العربیۃ پاکستان، سرگودھا ڈویژن

۳ ربیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام ایک ہمہ جہت مذہب ہے جو عطا کردہ عبادات اور معاملات سے لے کر عام برتن کن سمیت زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے، آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی حیات طیبہ میں اسلام کی آفاقی تعلیمات کے مطابق زندگی کے ہر موڑ کے لئے رہنمائی فرمائی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے راہنما فرامین میں ”خوشبو“ کے استعمال کو مستحسن، غفلت کے عین مطابق اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت قرار دیا گیا ہے، ایک فرمان گرامی میں آپ ﷺ نے اپنی تین پسندیدہ چیزوں میں سے ایک پسندیدہ چیز خوشبو کو ذکر فرمایا۔ بدینہ، تعفن اور گندگی سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ اسی لئے آپ ﷺ خوشبو کا ہر بھی روز فرماتے بلکہ ہمیشہ قبول فرمائیے۔

”خوشبو“ کے جسمانی اور روحانی فوائد بہت زیادہ ہیں، اسی لئے ہر اہم موقع پر خوشبو کا استعمال سنت ہے، حتیٰ کہ بیت کے غسل، کنسن اور دن تک میں اسے مستحب قرار دیا ہے۔ شریعت اسلامیہ میں خوشبو کے بہت سے فضائل و احکام بیان فرمائے گئے ہیں، حالت احرام کے علاوہ خوشبو کے استعمال کو عام طور پر مستحسن قرار دیا گیا ہے۔

اعدائے حالات ایک ایسی جامع اور مدلل کتاب کی ضرورت تھی جس میں ”خوشبو“ کے متعلق اسلامی احکام و ضاحت سے اور مدلل طور پر تحریر کیے جائیں، جن تعالیٰ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی مدظلہم رئیس مدرسہ دارالافتاء الحراء ڈیوبڑی، برطانیہ کو جزائے خیر عطا فرمائیں جنہوں نے ”خوشبو کے فضائل و احکام“ کے نام سے کتاب لکھ کر یہ ضرورت پوری کر دی ہے۔ اس موضوع پر یہ انتہائی جامع کتاب ہے جس میں تمام عبادات اور معاملات میں خوشبو کے فضائل و احکام کو مدلل طور پر تحریر کیا گیا ہے، اسی طرح خوشبو کے ساتھ جس مخلوق اور جہاں کا بھی تعلق ہے، اس کے واقعات اور احکام کو بھی مدلل مزین کیا گیا ہے، یہ انتہائی علمی کاوش ہے، اہل علم اور عوام الناس سمیت زندگی کے ہر شعبہ سے وابستہ طبقہ کے لئے مفید ہے، ہر مسلمان کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

حق تعالیٰ حضرت مدظلہم کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازیں، اسے مسلمانوں کے لئے باعث عمل اور حضرت کے لئے عمدتہ جاریہ اور نجات کا ذریعہ بنائیں۔

والسلام

محمد طاہر مسعود

خادم اللہ بیت و الطبیہ بیامہ مفتاح العلوم سرگودھا، پاکستان

رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیۃ پاکستان

۱۲/۲۳/۲۵ھ

جامعۃ مفتاح العلوم سرگودھا چوک سٹیٹ لائٹ ٹاؤن سرگودھا پاکستان

Ph: 048-3213297 - 3220758 Fax: 048-3212111 Mob: 0300-9600464 0321-9600464

تقریظ

مولانا مفتی ریاض بٹگرامی صاحب زید مجددہ

مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی مدظلہ (سٹین کلف، ڈیویز بری برطانیہ) فاضل نوجوان اور تصنیف کا اچھا ذوق رکھنے والے عالم دین ہیں۔ اس کے قبل ”موبائل کے ذریعہ نکاح و طلاق کے شرعی احکام پر ایک کتاب لکھ چکے ہیں۔ اب خوشبو کے فضائل و احکام نامی کتاب ترتیب دی ہے جس میں خوشبو کے فضائل، فقہی ترتیب پر احکام و مسائل، ادنیٰ مناسبت سے متعدد موضوعات، متفرقات، آداب، واقعات اور گرانقدر معلومات ہیں۔ بندہ نے سرسری نظر سے پوری کتاب دیکھی ہے، کتاب مستند، دلچسپ اور اپنے موضوع پر اچھی کتاب ہے۔ اس کا مطالعہ مفید اور نافع ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور مؤلف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

ریاض محمد بٹگرامی

دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی

۱۴۳۲/۱۰/۳۰ھ

تعارف کتاب

حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاچپوری زید مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی فطرت اگر صحیح ہو تو اسے فطری طور پر خوشبو سے محبت والفت اور بدبو سے نفرت و کراہت ہوگی، لیکن قربان شریعت مطہرہ کے اس آفاقی اور کامل و مکمل دین حنیف کے کہ اس نے ہر چیز کے احکام و طریقے بتلا کر اپنی کاملیت کا وہ ثبوت دیا کہ عالم کے مذاہب اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ صرف ایک مثال پیش کرنا کافی سمجھتا ہوں، اسلام نے خوشبو کے احکام میں مرد و عورت کے درمیان فرق رکھا، یہ بھی اس کے فطری ہونے کی دلیل ہے، جیسے مرد و عورت کی ساخت میں فرق ہے اسی طرح اس کے احکام میں بھی فرق ہے، اس میں فرق نہ کرنا اور ہر چیز میں مساوات کا دعویٰ کرنا غیر فطری ذہنیت اور اسلام سے بغاوت ہے۔

خوشبو کے فضائل و احکام کیا ہیں؟ یہ موضوع میرے ذہن میں تھا کہ ایک مختصر رسالہ مرتب کروں، اور خیال بھی یہی تھا کہ کسی رسالہ میں اس موضوع پر کام کی تقریباً اکثر باتیں آجائیں گی، مگر رفیق محترم و مکرم مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی صاحب مدظلہم وزید مجدہم کی کتاب ”خوشبو کے فضائل و احکام“ کا مسودہ دیکھا تو حیران ہو گیا کہ اس موضوع کے متعلق موصوف نے کیا کیا عنوانات قائم کئے اور ان کے تحت بڑا مفید مواد تلاش کیا، اور اسے ایک عمدہ ترتیب پر مرتب کیا، فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔

حقیقت یہ کہ موصوف نے موضوع کے متعلق نہ صرف مواد جمع کرنے میں اپنی تحقیق کا اعلیٰ ثبوت دیا بلکہ اس کا حق ادا کر دیا۔ کوئی منصف مزاج صرف فہرست پر ہی ایک طائرانہ نظر ڈالے گا تو میری بات کے حق ہونے کی گواہی دیئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

موصوف نے شروع میں خوشبو کی تعریف کے ساتھ سب سے پہلے پر فیوم ایجاد کرنے والی عورت کی تعین، کون سا ملک اس میں سرفہرست ہے؟ قدیم و جدید دور میں پر فیوم انسان

خوشبو کیسے سوگھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دس ہزار مختلف خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے، پھر قوت شامہ میں انسان سے کون کون سے جانور فوقیت رکھتے ہیں، کون کون سی مخلوقات بغیر ناک کی خوشبو سوگھتی ہیں وغیرہ عنوانات پر قابل رشک باتیں لکھی ہیں۔

اسلام کا تعلق صرف عبادات سے نہیں بلکہ عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور معاشرت ہر شعبوں سے ہے اور وہ ان تمام شعبوں کے احکام تفصیل سے بتلاتا ہے، خوشبو کا تعلق عقیدہ سے کیا ہے؟ عبادات مثلاً طہارت، نماز، زکوٰۃ و حج اور روزہ میں اس سے کیا اثر پڑتا ہے؟ وغیرہ امور کو اس قدر تفصیل سے اس کتاب میں لکھ دیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ ایک انسانی طاقت کو مکلف کرنا ظلم نہیں تو غیر مناسب ضرور ہے۔ پھر اس عنوان کے تحت جن جزئیات کا موصوف نے احصاء کرنے کی کوشش کی ہے واقعی قابل تحسین و تعریف اور قابل صد مبارک باد ہے۔

نومولود اور انسان کی پیدائش سے لے کر انسانی زندگی ہی میں نہیں موت اور میت کے ساتھ خوشبو کے کیا مسائل ہیں اور ہو سکتے ہیں؟ ان کو بھی تفصیل سے لکھا۔

نکاح و طلاق کے ساتھ خوشبو کے احکام، معتدہ عورت کے خوشبو استعمال کے مسائل، خوشبو کی خرید و فروخت، الکحل والی خوشبو کے متعلق تحقیق وغیرہ امور قابل مطالعہ ہیں۔

خوشبو میں مشک کو جو مقام حاصل ہے وہ اہل خبر سے پوشیدہ نہیں، موصوف نے مشک پر جو کلام کیا واقعی قابل داد ہے۔ اسی طرح اور خوشبو مثلاً ریحان و عنبر اور کستوری وغیرہ کی تحقیق، ساتھ ہی ساتھ ظاہری خوشبو کے علاوہ آپ ﷺ کے پسینہ کی خوشبو جیسے عنوان قائم کر کے اس پر بھی عمدہ باتیں لکھ دی ہیں۔

بعض خوشبو کے فوائد اور ان کے نقصانات کو لکھ کر استعمال کرنے والوں کے لئے ایک عظیم شاہراہ قائم کر دی۔

خواب انسان کو زندگی کا ایک غیر اختیاری منظر پیش کرتا ہے، خواب میں خوشبو لگانا، دیکھنا،

سوگھنا، خوشبودار پودا کے دیکھنے وغیرہ کی تعبیر بھی اس کتاب کا ایک جز ہے۔

کچھ اللہ تعالیٰ کے بالنصیب بندے اس دنیا میں ایسے بھی گذرے ہیں جن کی قبروں سے خوشبو مہکتی رہی، اور ایک دو نہیں ہزاروں افراد نے اس کا مشاہدہ کیا، موصوف نے مستقل ایک باب میں ان اللہ والوں کے واقعات بھی لکھے اور ہر ایک اک حوالہ دیا۔ یقیناً اس سے موصوف کی وسعت نظر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ویسے اس باب میں امام بخاری، حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمہما اللہ اور بھی بکثرت علماء امت اور اسلاف کے واقعات بڑھائے جاسکتے ہیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک معصوم مخلوق ہیں، فرشتے اور خوشبو کی تفصیل۔ اور جنت تو ہے ہی خوشبو کی جگہ اس کی تفصیل مثلاً جنت کی نہر جنت کے پہاڑ، جنت کے پھول، جنت کی دیوار، جنت کی انگلیٹھی وغیرہ کی تحقیق بھی کتاب کا ایک اہم باب ہے۔ اس ضمن میں موصوف نے کئی اہم اور دلچسپ واقعات سے کتاب کو خوب زینت بخشی۔

کون کون وہ بدنصیب انسان ہیں جو جنت کی خوشبو سے محروم ہیں، یہ بھی ایک فصل ہے تاکہ ناظرین صرف ظاہری خوشبو کے مضامین پڑھ کر لطف میں ان کام سے غافل نہ ہو جائیں جن کی وجہ سے آدمی ہمیشہ کی خوشبو اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو جائے، ماشاء اللہ ان اعمال کی بھی بہت اچھی تحقیق سے نشاندہی فرمادی۔

آپ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اقدس تو سراپا خوشبو سے معطر تھیں، جس ذات اقدس کے پسینہ کی خوشبو کے سامنے بڑے قیمتی قیمتی عطور ماند پڑ جائے اس کی خوشبو کا کیا کہنا۔

پسینے کی خوشبو ہے عنبر سے بڑھ کر

میرے نانا حضرت مولانا ابراہیم صاحب لاچپوری رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے

جناب ام ہانی دہنوں کو جب سجاتی تھیں
تو پیسیر کا پسینہ ان کے کپڑے میں لگاتی تھیں
نکل جاتے تھے جس کو بچے میں خوشبو پھیل جاتی تھی
پتہ حضرت کی اس جانب گذرنے کا بتاتی تھی

ماشاء اللہ کتاب کا ایک جلی عنوان اس پر بھی ہے کہ آپ ﷺ کو کون سی خوشبو پسند تھی اور کون سی ناپسند تھی۔

آپ ﷺ کے فضائل کی خوشبو پر اور ان کے احکام پر بھی بڑی نفیس بحث شامل کتاب کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد امت کے لئے سب سے زیادہ قابل نمونہ طبقہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔ موصوف نے صحابہ کرام اور خوشبو کے عنوان سے بڑی کام کی باتیں جمع فرمادی ہیں۔

اسلام ہر طریقے کے آداب اور اس کے استعمال کا طریقہ بھی بتاتا ہے، خوشبو کس طرح لگانی چاہئے؟ کہاں کہاں لگانی چاہئے؟ وغیرہ آداب سے بھی کتاب خالی نہیں۔

ازدواجی زندگی کی بہتری اور دوام نکاح کا مقصد عظیم ہے، خوشبو اور زوجین کا باب بھی موصوف بھولے نہیں، اور اس ضمن میں جو واقعات بیان کئے وہ قابل مطالعہ ہیں۔ عورت کب خوشبو لگائے کب نہیں؟ مثلاً شوہر کی غیر موجودگی میں نہ لگائے، اس طرح کی چھوٹی چھوٹی تفصیلات نے کتاب کی افادیت کو خوب بڑھا دیا ہے۔

خوشبو اور نام کے باب کو بھی عجیب و غریب پایا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے ایسے نام جس میں خوشبو کے معنی پائے جاتے اس کے بہترین اور جامع فہرست حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کی گئی اور اور ہر نام کا معنی لکھا گیا ہے، ظاہر یہ بھی ایک محنت طلب کام تھا، جو موصوف انجام دیا، یہ والدین کے لئے بہت مفید باب ہے۔

ایک باب ”خوشبو سے متعلق مختلف واقعات“ کے تحت بڑے عمدہ اور سبق آموز قصے اور حکایتیں موصوف نے جمع کی ہیں۔ اس ضمن میں عتبہ پر آپ ﷺ کی بددعا کہ اللہ اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو تجھ پر مسلط کر دے، اس بددعا کا نتیجہ تھا کہ شیر نے سونگھ کر عتبہ کو پہنچانا۔ اور کعب بن اشرب کے قتل کا واقعہ جس میں صحابی نے سر سونگھا تھا وغیرہ کو لکھ کر مفید اضافہ فرما دیا۔ پھول اور خوشبو جیسے عنوان کے تحت بڑی مفید باتیں آگئی ہیں۔ خوشبو اور ٹیکنالوجی کا عنوان بھی معلومات کا ایک بیش بہا تحفہ ہے۔

الغرض کتاب معلومات اور مفید سے مفید تر عجائبات کا ایک بہترین خزانہ ہے۔ اس کی خوشبو سونگھنے کے لئے کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ جس طرح ظاہری عطر سے انسانی جسم معطر ہوتا ہے، اسی طرح اس کتاب کے مضامین کی خوشبو سے روح معطر ہوگی۔ اللہ کرے اس کی خوشبو عالم میں خوب پھیلے اور اہل قدر کتاب کی صحیح قدردانی کر کے موصوف کی ہمت افزائی فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس برطانیہ کی سر زمین پر نہ جانے اس طرح کے کیسے کیسے ہیرے چھپائے ہیں، صحیح بات یہ ہے ہم میں اہل قدر کی ناقدری کا جو وصف آگیا ہے، اس کی اصلاح کی ضرورت ہے، ائمہ کرام اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ قوم کی صحیح رہنمائی فرما کر اس کی بھی ترغیب دیں کہ کام کے افراد بہت کم ہوتے ہیں جو ہوں ان کی ہمت کو پست کرنے کے بجائے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، ان کی مال سے دعا سے مفید مشوروں سے اور جس طرح ممکن ہو خدمت کر کے دارین میں اجر کے مستحق ہوں۔

ہماری قوم کا ایک حال یہ ہے کہ اپنے اور مقامی علماء کی خدمت سے اعراض اور بعض ایسے حضرات جن سے نہ کوئی تعارف نہ ان کے تقویٰ اور ان کی زندگی کے احوال سے صحیح واقفیت، بس ایک بیان سن لیا اور ان کے عقیدت کے گیت گانے لگے اور ان کی خدمت اور کے لئے

ہدایا و تحائف کی بھرمار، پھر کچھ عرصہ بعد حقیقت کھلی تو غیبتیں اور افسوس، اس لئے بہت ضروری ہے کہ جو ہماری اور ہمارے بچوں کی تربیت کی فکر کر رہے ہیں اور ان کی زندگی کے لیل و نہار ہمارے سامنے ہیں ان کی خدمت کو اپنا فرض منصبی سمجھیں۔

اللہ گواہ ہے یہ بات کوئی اپنی خدمت کرانے کی غرض نہیں لکھ رہا ہوں، امت کی ایک اہم غلطی کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے، جب تک کسی بات کا مذاکرہ نہ ہو ان پر روک ٹوک نہ ہو اس کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور ہمارے مقامی حضرات کو موصوف کی صحیح قدر دانی کی توفیق مرحمت فرمائے۔

میں بلا کسی تکلف کے لکھ رہا ہوں اگر میں اس موضوع پر قلم اٹھاتا تو شاید اس کا عشر عشر بھی نہ لکھ پاتا، موصوف نے ایک ایک عنوان کے تحت جو مواد اور باتیں جمع کی ہیں اس پر وہ دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ خوشبو کے متعلق ایک کتاب نہیں بلکہ ایک انسائیکلو پیڈ تیار ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو بے انتہا قبول فرمائے اور اس طرح کے مزید کام کی توفیق عنایت فرما کر دارین میں اجر جزیل سے نوازے، آمین۔

راقم نے موصوف کے حکم پر کتاب کے مسودہ کا مطالعہ کیا، بعض جگہ پر اپنی ناچیز کچھ رائے بھی پیش کی، ایک دو مشورے بھی دیئے۔ امید ہے کہ موصوف اس پر غور فرمائیں گے۔

یہ جلدی میں کتاب کے متعلق راقم کا مختصر تاثر ہے، اگر کبھی نوبت آئی تو مصنف کے متعلق بھی اپنا تاثر مزید ظاہر کروں گا۔

فقط طالب دعا:

مرغوب احمد لاچپوری

عرض مؤلف

اپنی اس سعی کو پیش کرتے ہوئے قلب بے قرار خوشی و فرحت سے معمور ہے اس لئے کہ رب ذوالکرم کی لاتعداد نوازشات و عنایات ہیں جس نے مجھ جیسے نالائق، ناکارہ کو فتنہ جیسے حساس و دقیق موضوع پر قلم اٹھانے کا حوصلہ عطا فرمایا۔ بندہ نے الحمد للہ ثم الحمد للہ اپنی پہلی کامیاب کتاب بنام ”موبائل فون کے ذریعہ نکاح و طلاق“ لکھنے کے بعد سوچ و بچار کیا کہ کونسے ایسے موضوع پر قلم اٹھایا جائے تو کافی تدبر و فکر کے بعد خیال آیا کہ خوشبو کے موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی جائے جس میں خوشبو سے متعلق تمام مسائل و واقعات ذکر کیے جائیں۔ ویسے تو حدیث و فقہ کی کتابوں میں یہ مسائل و احکام کئی مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں لیکن احقر کی نظر سے ایسی کوئی کتاب نہیں گزری جو مستقل اس عنوان پر لکھی گئی ہو۔

انسان فطری طور پر صفائی پسند ہے وہ ہمیشہ چاہتا ہے نہ صرف وہ معطر رہے بلکہ اس کی خوشبو کی مہک دوسروں تک بھی پہنچے۔ اس خواہش کی تکمیل میں انسان نت نئی خوشبوئیں خرید رہا ہے۔ اس وقت دنیا کی اکثر و بیشتر آبادی خوشبو کا استعمال کرتی ہے۔ صرف امریکی (Americans) ۵ بلین (Billion) ڈالرز (Dollars) ہر سال پر فیومز (Perfumes) پر خرچ کرتے ہیں، جبکہ دنیا بھر کے لوگ ۲۵.۵ بلین ڈالرز (Dollars) مختلف قسموں کی پر فیومز (Perfumes) پر خرچ کرتے ہیں، جن میں ۸۲% عورتیں ان کو استعمال کرتی ہیں۔ کپڑوں اور جسم کو خوشبودار بنانا نہ صرف عورتوں کی خواہش ہے بلکہ اس دوڑ میں مرد بھی شامل ہیں۔ اے

ہر دور میں مختلف اجزاء سے خوشبو بنانے کا عمل جاری رہا، آج کے اس تیز رفتار دور میں پر فیومز (Perfumes) کی کثرت سے آمد اور ان میں مختلف اجزاء کی شمولیت نے کئی شرعی سوالات

کھڑے کر دیئے ہیں۔ مثلاً ان کے استعمال کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا ایسی پرفیومز (Perfumes) وغیرہ کے استعمال سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ کیا ایسی خوشبو کو لگا کر قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب میں خوشبو کے فضائل و مسائل کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے خوشبو سے متعلق احادیث و تاریخ میں بیان کردہ واقعات کو شامل کیا گیا ہے۔ ہر مسئلہ کے ساتھ حوالہ کا اہتمام کیا گیا ہے، یہ کتاب حدیث و فقہ کے حسین و جمیل گلستان میں بکھرے ہوئے مختلف اقسام کے معطر پھولوں کو جمع کرنے کی ایک ادنیٰ کوشش ہے، میں اپنی کم علمی اور تالیفی پیچیدگیوں سے نا آشنائی کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ قارئین تک ان پھولوں کی حقیقی خوشبو پہنچانے میں ناتجربہ کار ہونے کا بھی معترف ہوں، لہذا اہل علم سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں سہو و زلت نظر آئے تو اس تہی دامن علم کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔

بہر کیف اس موضوع یعنی ”خوشبو کے فضائل و احکام“ پر کتاب لکھنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے قلم اٹھایا گیا ہے۔ یہ سطور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ لکھ رہا ہوں اس سوچ کے ساتھ کہ اگر یہ بارگاہ الہی میں قبول ہو گئیں تو زہے نصیب، ورنہ اوراق کو کالے کرنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ تاہم محض گندا، اپنی سیاہ کاریوں پر نادم، احقر، مجھ جیسا ا جہل و ناتواں اور پیارے مولیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اے اللہ! میری اس نامکمل اور حقیر کاوش کو اپنے دربار عالی میں چارچاند لگا دے۔ آمین ثم آمین۔

إِلٰهِي! لَكَ الْحَمْدُ الَّذِي أَنْتَ أَهْلُهُ عَلَى نِعَمٍ مَا كُنْتُ قَطُّ لَهَا أَهْلًا
إِنْ زِدْتُ تَقْصِيرًا تَزِدْنِي تَفْضُلًا كَأَنِّي بِالتَّقْصِيرِ أَسْتَوْجِبُ الْفَضْلَ
آخر میں راقم الحروف شریعت مطہرہ کے اس دربا، دل آفریں، دل نشیں اور حسین و جمیل گلشن کا ایک نایاب اور قیمتی معطر پھولوں سے بھرا گلہ دستہ اس سوچ کے ساتھ نظر قارئین کرتا

ہے کہ خالق کون و مکاں جہن شریعت کے شاخوں پر کھلے دلکش شگوفے اور رنگارنگ پھلوں کی مہکوں سے علماء و عوام کو معطر کرے اور احقر کے والدین، اساتذہ عظام، زوجہ، بہن بھائیوں، اولاد اور حلقہ احباب کے لئے ذریعہ نجات بنائے اور ہزاروں سال کی مسافت سے جنت کی خوشبو پانے والوں میں ہمارا شمار فرمادے۔ آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَى
مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

شبیر احمد عثمانی

(خادم مدرسہ و دارالافتاء الحراء، ٹین کلف، ڈیویز بری، برطانیہ)

مدرسہ نمبر: 0044-1924.412315

موبائل نمبر: 0044-7783465233

ای میل: daruliftahira@hotmail.co.uk

usmaniwithflowerr@hotmail.co.uk

www.alhira.co.uk

2 William Street

WF13 4AY

Staincliffe, Dewsbury, United Kingdom

ہدیہ تشکر

تمام حمد و سپاس اور ستائش اسی رب ذوالمنن کے لئے، جس نے کائنات ہست و بود کی اس بستی کو جو دیا، سورج کے ذریعے دن اور چاند کے ذریعے رات کو منور فرمایا، نیلے آسمان کی جبین کو حسین و جمیل ستاروں سے مزین کیا، زمین پر ندیاں، پہاڑوں میں اچھلتے کودتے چشمے، میدانوں میں شاداں و فرہاں پری رودرخت، زیبا بدن سبزے، نورنگ پھول، پھیلتی سمنٹی روشنیاں، رشک مرجاں، شبنمی قطرے، لہلہاتی فصلیں، مسکراتے چمن، جہاں تاب بہاریں اور گل پرور موسم عطا فرمائے، مشک خاک کو جامہ انسانیت پہنایا، پھر اس کے سر پر ”لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ“ کا سہرا سجایا، حضرت انسان کے چہرہ پر ناک لگا کر پھولوں اور دوسری اشیاء کی خوشبو سونگھنے کی صلاحیت عطا فرمائی، ہاتھ کو لوح و قلم کی آراستگی کے فن سے روشناس کروایا، پھر ضلالت کے وسیع صحرائیں بھٹکے اور بد بودار دلدل میں پھنسے ہوؤں کو قرآن و حدیث کی خوشبو سے ہدایت بخشی۔

نازل ہوں ان گنت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رحمتیں والی بطحاء پر، جنھوں نے ذروں کو آفتاب کر دیا، قطروں کو دریا کر دیا، غلاموں کو زمانے بھر کا مولا بنا دیا، دل کو روشن اور آنکھوں کو بینا کر دیا، جس نے اپنے اخلاق کی خوشبو سے دشمنوں کو اپنا اسیر بنا لیا، جس نے گندگی اور پتھر پھینکنے والوں کو پھولوں کے گلہ سستے سے نوازا، جس نے غلیظ الفاظ بولنے والوں کے جواب میں معطر اور خوشبودار الفاظ استعمال کیے، جس نے نفرت و عداوت کے بیج بونے والوں پر محبت نثار کی، جس نے قیامت تک آنے والی انسانیت کو دیدہ زیب، معطر اور دل کو موہ لینے والا ایسا گلستان سدا بہار عطا فرمایا ہے کہ اس خوشبودار اور مہکنے والی فضاؤں میں انسانیت ہدایت کے رستے پر گامزن رہے گی۔

حسب معمول میں ان تمام اکابرین کا صمیم قلب سے ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے نہ صرف اس خوشبو کو پھیلانے میں احقر کا ساتھ دیا بلکہ اپنے دلی جذبات کو سپردِ قلم کر کے تقاریظ کی صورت میں اس کتاب کی زینت بنایا۔

کتاب کو قلم کار کی تحریر سے لے کر اشاعت تک کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، یہ ان پر خلوص اور خالص محبت کرنے والوں کا حق ہوتا ہے جو کسی بھی مرحلہ میں مصنف کے ساتھ تعاون کریں کہ ان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ کو حسن کا جامہ پہنایا جائے۔ چنانچہ..... میں سب سے پہلے اپنے والدین کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جنہوں نے احقر کو اسلام کی مہکوں سے روشناس کروانے کے لئے برطانیہ (Britain) جیسے ملک کو خیر آباد کہنا گوارا کیا، جنہوں نے دنیا کی آسائشوں سے منہ موڑ کر میری تربیت کا بہترین بندوبست فرمایا، جن کی دعائے ”نیم شب“ نے میری زندگی کی خزاں کو بہار بنادیا۔ میں ان کی خدمت میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اے میرے والدین!

”آج میں جو کچھ ہوں آپ کی دعاؤں کا ثمر ہوں۔“

دست بدعا ہوں کہ خالق حقیقی ان کا سایہ عاطفت احقر کے سر پر سدا قائم رکھے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی بہنوں اور بھائی مولانا قاری ابوذر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی مشکور ہوں جن کی حوصلہ افزائی کی بدولت حقیر اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے قابل بن سکا۔ اسی طرح میں اپنے بہنوئی مولانا عامر الیاس صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے بعض مسائل میں احقر کی رہنمائی فرمائی۔

نیز میں اپنے استاد و مربی حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب زید مجدہ (استاذ حدیث دار العلوم دعوۃ الایمان، بریڈ فورڈ) کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے سعودی عرب کے سفر کے دوران زیرِ نظر کتاب ”خوشبو کے فضائل و احکام“ کا مطالعہ ہی نہیں فرمایا بلکہ کئی اصلاح طلب امور پر سایہ شفقت رکھتے ہوئے احقر کی اصلاح فرمائی، مزید برآں اپنی تدریسی، گھریلو اور

دارالافتاء کی مصروفیات کے باوجود احقر کو گھر بلا کر نہ صرف مفید مشوروں سے نوازتے رہے بلکہ کتاب ہذا پر تبصرہ بھی فرمایا۔ مجھے برادرِ مکرم حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاچپوری زید مجدہ (ڈیویز بری) کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے جنہوں نے مختصر مگر جامع انداز میں کتاب کا تعارف لکھا۔ (فجزاھما اللہ تعالیٰ عني أحسن الجزاء)

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اس موقع پر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب زید مجدہ (جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا) کا شکریہ ادا نہ کروں، جن کا کتاب ہذا پر تبصرہ حقیر کے لئے کسی بڑی حوصلہ افزائی سے کم نہیں۔ بعد مکان کے باوجود حضرت والا نے کمپیوٹر پر کتاب کے مسودے کو پڑھنے کی زحمت اٹھائی، اور اپنی مصروفیات کے باوجود احقر پر شفقت کا ہاتھ رکھے رکھا۔ اس موقع پر میں حضرت مولانا عتیق احمد صاحب بستوی، قاسمی مدظلہ کو کیسے بھول سکتا ہوں جنہوں نے احقر کی غیر موجودگی میں تقریظ تحریر فرما کر کتاب کو زینت بخشی۔

اس موقع پر مفتی ریاض صاحب زیدہ مجدہ (صدر مفتی تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی)، مولانا مفتی سمیع اللہ صاحب زیدہ مجدہ (مفتی جامعہ فاروقیہ، کراچی)، مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب زیدہ مجدہ (جامعہ مفتاح العلوم، سرگودھا)، مولانا سراج الحق صاحب مدظلہ (استاد حدیث دارالعلوم کبیر والا) کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے کتاب پر تبصرہ تحریر فرما کر احقر کی ہمت باندھی۔

نیز مولانا مفتی یونس صاحب زیدہ مجدہ (ادارہ غفران، راولپنڈی) کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے مصروفیت کے باوجود مسودے کے ابتدائی صفحات کا مطالعہ فرمایا، اور اصلاح طلب امور کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اس کے ساتھ ساتھ میں حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب زیدہ مجدہ (استاد حدیث دارالعلوم کبیر والا) کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے احقر کے مسودے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار فرمایا، سچ تو یہ ہے کہ حضرت نے اپنی تحریر میں

مجھ جیسے کم علم، کم فہم اور اجہل کے لئے ”برادر کبیر“ کا لفظ استعمال فرمایا جو کہ حضرت کی عاجزی و انکساری اور بڑے پن کا منہ بولتا ثبوت ہے، ورنہ راقم الحروف حضرت سے عمر، علم و عمل اور فراست میں کہیں درجے کم ہے۔ میں عبد الوحید بھائی (ادارہ غفران، راولپنڈی) کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے بندہ کو وقتاً فوقتاً مفید مشوروں سے نوازا۔ (فجزاہم اللہ تعالیٰ)

عنی جمیعاً

کسی بھی شخص کے لئے ازدواجی اور خاندانی سکون کے بغیر علمی اور تحقیقی کام پایہ تکمیل تک پہنچانا آسان نہیں ہوتا، اور اس سلسلہ میں مجھے اپنی رفیقہ حیات اُم بکلیل سلمہا کا بہت سپاس گزار رہنا چاہیے، کہ ان کی رفاقت نے مجھے قلبی و ذہنی اطمینان و سکون عطا فرمایا۔ بہت حد تک بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت سے بے نیاز رکھا ہے، تحقیقی و علمی امور میں یکسوئی مہیا کی ہے اور ایک ایسی زندگی سے ہمکنار کیا ہے جس میں رشد و ہدایت کی خوشبو پائی جاتی ہے۔ دست بدعا ہوں کہ جس طرح رب ذوالمنن نے ہم دونوں کو اس دنیا میں جمع فرمایا اسی طرح وہ ہم دونوں کو بمع اہل و عیال جنت کی لازوال، دائمی اور ابدی مہکوں میں بھی جمع فرمائے۔ (آمین یا رب العلمین)

میں اپنے ننھے بیٹے شیخ بکلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے بابا کے ساتھ کتب خانہ میں اپنے معصومانہ انداز میں مختلف کتابوں کی ورق گردانی کرتے ہوئے وقت گزارا۔ دعا ہے کہ اللہ ان کو اپنے دین کے لئے قبول فرمائے۔ اسی طرح میں اپنی بیٹی رومیہ احمد سلمہا کا بھی مشکور ہوں جو مجھ سے ہر روز سوال کرتی کہ بابا! آپ کی کتنی کتابیں مکمل ہو گئی ہیں؟ پھر ہاتھ اٹھا کر بارگاہ ایزدی میں اپنے معصومانہ انداز میں دعا کرتی کہ ”اے اللہ! میرے بابا کو کامیابی دے“۔ لگتا ہے معصوم بیٹی رومیہ احمد سلمہا کی دعائیں رنگ لے آئیں، ورنہ میں تو اس قابل بھی نہ تھا۔

مجھے اپنے رفیق عرفان صاحب (سرائے عالمگیر) اور اپنے عزیز اطہر افضل صاحب

(ایڈوکیٹ، لاہور) کا بھی ممنون ہونا چاہیے جن کے تعاون سے یہ کتاب پرنٹنگ کے مرحلہ سے گزر کر منظر عام پر پہنچی ہے۔ (حفظہم اللہ تعالیٰ و جزاہم عنا خیرا الجزاء)
 ان تمام اہل علم کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے زبانی، قلمی یا بذریعہ ای میل (Email) یا ٹیلی فون (Telephone) احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی، نیز ان ساتھیوں کا بھی
 شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب کی پروف ریڈنگ کا فریضہ احسن طریقہ سے پورا کیا۔

العبد الضعیف

شبیر احمد عثمانی



(باب نمبر ۱)

پرفیوم (Perfume) کی مختصر تاریخ

اس باب میں پرفیوم کی مختصر تاریخ بیان کی جائے گی۔

خوشبو کی تعریف

ہر اس چیز کو خوشبو کہتے ہیں جس سے عمدہ اور نفیس بو آتی ہو، جسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو، نیز عقلاء اس کا شمار خوشبو میں کرتے ہوں۔ جیسے، مشک، عنبر، صندل، زعفران، عود، چنبیلی، گلاب، یلا اور زگس وغیرہ۔ ۱۔

خوشبو کی اصل

ایک قول کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت کا ایک پتہ بھی دنیا میں آیا تھا جو وہاں زمین میں جم گیا تھا، چنانچہ ہندوستان کی خوشبوئیں اور عطریات اسی پتہ کا کرشمہ اور اثر ہیں۔

عطاء ابن البور باح سے روایت ہے کہ:

جب آدم علیہ السلام ہندوستان کی سرزمین پر اتارے گئے تو ان کے ساتھ جنت کی چار لکڑیاں یعنی درخت کی ٹہنیاں تھیں یہی وہ ٹہنیاں ہیں یعنی ان ہی کا اثر ہے کہ آج تک لوگ خوشبوئیں استعمال کر رہے ہیں۔ ۲۔

۱۔..... "الطیب کُلُّ شَيْءٍ لَهُ رَائِحَةٌ مُسْتَلَذَّةٌ وَيَعُدُّهُ الْعُقَلَاءُ طَيْبًا كَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ". (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک / الفصل الأول فیما یجب بالتطیب والتدہن، ج، ۱، ۲۴۰، دار الفکر)
 ۲۔..... "قیل: ونزل معه من ورق الجنة فيه هناك فممنه كان أصل الطيب بالهند. وعن عطاء بن أبي رباح: إن آدم هبط بأرض الهند ومعه أربعة أعواد من الجنة، فهي هذه التي يتطيب الناس بها". (السيرة الحلبیة: باب: بنیان قریش الکعبہ شرفہا اللہ تعالیٰ، ج، ۱، ص، ۲۱، دار الکتب العلمیہ)

عطر اور پرفیوم (Perfume) میں فرق

عطر وہ خوشبودار تیل ہے جو ایسی پھول کی پتیوں سے بنتا ہے، جن کو ہلکی آنچ پر رکھ کر پانی میں کشیدہ کیا جاتا ہے، کچھ عطروں میں لکڑی، مسالہ اور رال کا استعمال کیا جاتا ہے، کئی ہفتوں تک تیل کی خوشبو رکھنے والے بخارات کو صندل کی لکڑی کے نرم کنٹینر (Container) میں جمع کیا جاتا ہے، جہاں تیل آپس مل جاتے ہیں پھر صندل کی لکڑی مکمل طور پر پھولوں کی خوشبو میں جرب ہو جاتی ہے۔ عطر الکحل کی آمیزش کے بغیر ہی بنائی جاتی ہے۔^۱

پرفیوم (Perfume) لاطینی زبان کے لفظ (Per fumum) سے لیا گیا ہے، جس کے معنی دھواں میں سے کے آتے ہیں۔^۲

پرفیوم (Perfume) مختلف الکھولز (Alcohols) سے تیار ہوتی ہے، اس میں ایتانول الکھول (ethanol alcohol)، بنزیل ایسی ٹیٹ (benzyl acetate) کے علاوہ مختلف نباتاتی عنصر مثلاً جھلکے، جڑیں، پھول، پتے اور پھل وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔^۳

سب سے پہلے پرفیوم ایجاد کرنے والی عورت

خوشبو کے استعمال کی ریت جدید نہیں بلکہ ہزاروں سال پہلے کی ہے، لیکن اس کے استعمال کی نوعیت ہر دور میں تبدیل ہوتی رہی۔ اسی طرح آج کے دور میں پرفیوم (Perfume) کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پرفیوم (Perfume) کی اصل میسوپوٹامیہ (Mesopotamia) بتائی جاتی ہے۔ سب سے پہلی پرفیوم (Perfume) بنانے والی عورت کا نام ٹاپوٹی (Tapputi) ہے۔ جس نے تقریباً دو صدیوں پہلے پرفیوم بنائی تھی۔ ٹاپوٹی (Tapputi) نے پودوں اور پھولوں کے اجزاء کو لے کر ایک خوشبودار شے ایجاد کی

۱- <http://www.tigerflag.com/about-attars-and-perfumes.html>

۲- <http://en.wikipedia.org/wiki/Perfume>

۳- <http://uk.ask.com/question/what-is-in-perfume>

تھی جسے پرفیوم (Perfume) کا نام دیا گیا۔

قدیم دور میں پرفیوم

میسوپوٹامین پرفیومرز (Mesopotamian Perfumers) کی طرح قدیم مصری اپنے بالوں، جسموں اور کپڑوں کو خوشبودار کرنے کے لئے مختلف اجزاء کا استعمال کرتے۔ ملکہ ہاتھ شپسو (Hatshepsu) اپنے ارد گرد ماحول کو معطر رکھنے کی بڑی شوقین تھی۔ اس نے اپنے جان بازوں کو مختلف خوشبودار پھولوں اور درختوں کو ڈھونڈنے کے لئے بھیجا۔ ملکہ ہاتھ شپسو (Hatshepsu) نے اس مہم میں ملنے والے مختلف پھول اور درخت کو اپنے کورٹ یارڈ (Courtyard) میں رکھا۔ بہت سالوں تک پرفیوم (Perfume) کا استعمال فقط شاہی خاندانوں میں ہی ہوتا رہا لیکن اس روایت کو رومیوں (Romans) نے توڑا اور اس کے استعمال کو مزید وسیع کر دیا۔ لوگوں میں پرفیوم (Perfume) کا استعمال اتنا عام ہو گیا کہ دن میں تین تین مرتبہ اس کا استعمال کیا جانے لگا۔

پرفیوم (Perfume) اور فرانس

فرانس (France) پرفیوم (Perfume) تیار کرنے والے ممالک میں سرفہرست ہے، اس کا آغاز فرانس کے ایک چھوٹے سے شہر گراسی (Grasse) میں ہوا۔ آج بھی اس شہر سے پرفیوم (Perfume) انڈسٹری (Industry) کو خوشبودار اجزاء فراہم کیے جاتے ہیں۔

جدید دور میں پرفیوم

بیسویں صدی کے نصف تک پرفیوم (Perfume) کا استعمال عیش پرستی تصور کیا جاتا تھا اور صرف مالدار لوگ اس کو استعمال کرتے یا پھر اس کا استعمال خاص موقعوں پر کیا جاتا۔ اس دور میں پرفیومز (Perfumes) سستی ہو گئی ہیں لیکن اب بھی بعض ایسی پرفیومز (Perfumes) ہیں جو انتہائی مہنگی ہیں۔ بعض کمپنیوں نے سستی پرفیومز (Perfumes) تیار کرنے کے لئے کیمیکلز (Chemicals) کا سہارا بھی لیا ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ قدرتی

خوشبو اور خوشبودار تیل استعمال کیا جائے۔^۱

انسان خوشبو کیسے سونگھتا ہے؟

کسی بھی چیز کو سونگھنے کے لئے اس کے ذرات کا ہوا میں موجود ہونا ضروری ہے۔ ان ذرات کو مولیکولز (molecules) کہتے ہیں۔ جب بھی انسان کسی چیز کو سونگھتا ہے تو اس چیز کے مولیکولز (molecules) خارج ہوتے ہیں خواہ وہ بریڈ (Bread)، بیکری (Bakery) کا سامان، لہسن یا پھل کے ہوں بخارات بن کر ہوا میں اڑتے ہیں اور انسان کے ناک تک پہنچتے ہیں۔ ناک کے پیچھے نیورنز (neurons) کا ایک جوڑ ہے جس کا حجم مہر جیسا ہے۔ ان نیورنز (neurons) کے اندر یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ یہ ہوا کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں، ان کے بال ہوتے ہیں جن کو سلایا (cilia) کہتے ہیں۔ خوشبودار مولیکولز (molecules) سلایا (cilia) کے ساتھ جڑ جاتے ہیں اور نیورنز (neurons) کو دباتے ہیں جس کی بابت انسان کو خوشبو آتی ہے۔^۲

انسان کتنی خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے؟

انسان دس ہزار مختلف خوشبوؤں میں تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انسان کے ناک میں سینکڑوں غدودیں ہیں جن کے ذریعہ وہ مختلف اقسام کی خوشبوؤں کو پہچان سکتا ہے۔^۳

ریچھ کی قوت شاملہ

ریچھ اٹھارہ میل (۲۹ کلومیٹر) سے کھانے کی خوشبو کو محسوس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اس کی سونگھنے کی قوت بڑے شکاری کتے سے سات گنا زیادہ ہے۔^۴

^۱ <http://www.bellaonline.com/articles/art175998.asp..>

^۲ <http://science.howstuffworks.com/life/human-biology/quest>

^۳ <http://www.wisegeek.com/how-many-scents-can-humans-distinguish.htm>

کتے کی قوت شامہ انسان سے بڑھ کے ہے

اکثر جانوروں میں سونگھنے کی صلاحیت بہت تیز ہوتی ہے اور اسی صلاحیت و قابلیت کی بنا پر وہ کائنات کی بہت سی چیزوں کا سراغ لگا لیتے ہیں۔ حضرت انسان میں یہ حس اس قدر تیز نہیں ہوتی۔ اس چیز کا اندازہ کتوں کے شکار سے بخوبی کیا جاسکتا ہے وہ زمین اور فرش پر کسی بھی بو کا پیچھا کر سکتے ہیں مگر یہ چیز اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عطا نہیں فرمائی۔ کتا اپنے مالک کو اس کی بو کی بنا پر کسی بھی مجمع میں تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اکثر و بیشتر ممالک میں پولیس یا انٹیلی جنس (intelligence) کتوں سے سراغ رسانی کا کام لیتی ہے، اور اس بنا پر وہ کئی مجرموں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کتوں کی اسی زبردست قوت سے فائدہ اٹھانے کیلئے اکثر ممالک میں پولیس ان سے سراغ رسانی میں مدد لیتی ہے، جس کی ان کو باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ ایسے تربیت یافتہ کتے کو جب کسی شخص کے پیچھے لگانا مقصود ہوتا ہو تو اس شخص کی خاص قسم کی بو سے روشناس کرا دیا جاتا ہے اور کتا سونگھتی ہوئی خوشبو کی وساطت سے اس متعلقہ شخص تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ کتے کی سونگھنے کی حس تمام جانوروں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے، اس کی قوت شامہ انسان سے ایک لاکھ سے لے کر ایک ملین گنا زیادہ ہے۔ اور بڑے شکاری کتے کی قوت شامہ انسان سے سو ملین گنا زیادہ ہے۔ ۱۔

کیا تمام مخلوقات ناک کے ذریعہ خوشبو محسوس کرتی ہے؟

کئی جانور ناک کے ذریعہ خوشبو سونگھتے ہیں جبکہ کئی ناک کے ذریعہ نہیں سونگھتے۔ مثلاً کیڑے مکوڑے اپنے ماس اور بالوں کے ذریعہ سونگھتے ہیں ان کی کوئی ناک نہیں ہوتی۔ اکثر کیڑے اپنے ہم نوع کو بو کے ذریعہ شناخت کر سکتے ہیں۔ ۲۔

(باب نمبر ۲)

خوشبو اور طہارت

کیا الکوحالک (Alcoholic) پرفیوم کا استعمال جائز ہے؟
 آج کل مارکیٹ (Market) میں مختلف اقسام کی پرفیومز (Perfumes) دستیاب ہیں۔
 جن میں الکحول (Alcohol) ہوتا ہے، اور الکحول (Alcohol) میں مختلف اجزاء ڈالے
 جاتے ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ ہر قسم کی الکحول جو نشہ دے حرام اور نجس (ناپاک) ہے۔ جو
 الکحول (Alcohol) انگور اور کھجور سے بنائی گئی ہو وہ حرام اور ناپاک ہے۔
 چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ:

”الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ“۔^۱

ترجمہ: ”شراب ان دو درختوں سے ہوتی ہے، ایک کھجور اور دوسرے انگور کے
 درخت سے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ، وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرَ

الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا، وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالْتَّمْرُ“۔^۲

ترجمہ: ”جب شراب ہم پر حرام کی گئی تو مدینہ منورہ میں انگور کی شراب بہت کم ملتی

۱۔ (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب بیان أن جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى
 خمرا، ج، ۳، ص، ۱۵۷۳، رقم الحديث، ۱۹۸۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت)
 ۲۔ (صحیح البخاری: کتاب الأشربة/باب الخمر من العنب، ج، ۷، ص، ۱۰۵، رقم الحديث،
 ۵۵۸۰، دار طوق النجاة)

تھی۔ عام استعمال کی شراب پکی اور پکی کھجور سے تیار کی جاتی تھی۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ الْخَمْرَ حُرْمَتٌ، وَالْخَمْرُ يَوْمِيذِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ“ ۱۔

ترجمہ: ”جب شراب حرام کی گئی تو وہ کچی اور پختہ کھجوروں سے تیار کی جاتی تھی۔“
اسی طرح کی حدیث حضرت انسؓ سے کچھ الفاظ کے فرق سے ساتھ بھی مروی ہے۔
”كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمِيذِ
الْفَضِيخِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ
الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ“ ۲۔

ترجمہ: میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ ان دنوں
کھجور ہی کی شراب پیا کرتے تھے۔ (پھر جو نبی شراب کی حرمت پر آیت قرآنی
اتری) تو رسول اللہ نے ایک منادی سے ندا کرائی کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔“
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ ۳۔

ترجمہ: ”جب شراب حرام کی گئی اور خمر (نام کی شراب) مدینہ منورہ میں نہیں ملتی تھی۔“
بعض محدثین نے خمر نہ ہونے کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ انگور کی شراب مدینہ میں نہیں تھی، کیونکہ
پچھلی احادیث سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ جب شراب حرام قرار دی گئی، تو مدینہ میں عام

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب الأشربة/باب نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ
وَالْتَّمْرِ، ج، ۷، ص، ۱۰۵، رقم الحديث، ۵۵۸۴، دار طوق النجاة)

۲۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب المظالم والغصب/باب صب الخمر في الطريق،
ج، ۳، ص، ۱۳۲، رقم الحديث، ۲۴۶۴، دار طوق النجاة)

۳۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب الأشربة/باب الخمر من العنب، ج، ۷، ص، ۱۰۵، رقم الحديث،
۵۵۷۹، دار طوق النجاة)

طور پر کھجور کی شراب دستیاب تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگور کی شراب کو تو ”خمر“ سے موسوم کیا، اور کھجور وغیرہ کی شراب کو خمر سے موسوم نہیں کیا، جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے ”خمر“ حقیقتاً انگور کی شراب کا نام ہے۔^۱

اگر الکحول (Alcohol) انگور اور کھجور سے نہیں بنایا گیا تو پھر فقہاء کی مختلف آرا ہیں، چنانچہ مذکورہ حدیث کو بنیاد بنا کر امام اعظم ابو حنیفہ اور امام یوسف کی رائے یہ ہے کہ ایسے الکحول (Alcohol) کو دوائی وغیرہ میں استعمال کر سکتے ہیں جب تک کہ وہ نشہ کی حد کو نہ پہنچے۔ دوسرے فقہاء (شوافع، مالکی، حنبلی اور امام محمد وغیرہ) کی رائے میں خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر، نشہ کی حد کو پہنچے یا نہیں بہر حال ممنوع ہے۔ ان کا متدل درج ذیل دو احادیث ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ

الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ“۔^۲

ترجمہ: ”ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جو شخص اس

حالت پر مر گیا کہ وہ شراب پیتا تھا تو وہ آخرت میں نہیں پیے گا۔“

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ، فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ“۔^۳

۱..... ”وَيَذُلُّ عَلَى أَنَّ الْحَمْلَ الْمَذْكُورَ عَلَى الْخَمْرِ بِطَرِيقِ التَّشْبِيهِ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ (حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، وَمَعْلُومٌ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ مَاءَ الْعَنْبِ لِثَبُوتِ أَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِينَةِ غَيْرُهَا لِمَا ثَبَتَ مِنْ قَوْلِ أَنَسٍ، وَمَا شَرَابُهُمْ يَوْمَئِذٍ أَيْ يَوْمَ حُرْمَتِ إِلَّا الْفَضِيخِ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ، فَعَرِفَ أَنَّ مَا أَطْلَقَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِنَ الْحَمْلِ لَغَيْرِهَا عَلَيْهَا، هُوَ عَلَى وَجْهِ التَّشْبِيهِ“۔ (مرقاۃ المفاتیح: کتاب الحدود/باب بیان الخمر ووعید شاربها، ج ۶، ص ۲۳۸۳، دار الفکر، بیروت، لبنان)

۲..... (سنن أبي داود: کتاب الأشربة/باب ما جاء في السكر، ص ۵۲۸، رقم الحديث، ۳۶۷۹)

۳..... (سنن أبي داود: کتاب الأشربة/باب ما جاء في السكر، ص ۵۲۸، رقم الحديث، ۳۶۸۱)

(دار السلام، ریاض)

”ترجمہ: جس شے کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“
ان فقہاء کا نظریہ ہے کہ جب ہر نشہ والی چیز کو حرام قرار دے دیا گیا ہے تو پھر خواہ اس کی مقدار کم ہو حرام ہے۔

بہر حال اس مذکورہ بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ فقہاء کے درمیان الکحول (Alcohol) سے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے، لہذا اس دور میں الکحول (Alcohol) کے کثیر استعمال کی وجہ سے ایسی کریمز (Creams)، شاور جیلز (Shower gels)، شامپو (Shampo) اور پرفیومز (Perfumes) وغیرہ استعمال کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے جن میں ایسا الکحول (Alcohol) استعمال ہوا ہو جو انگور، منقا، اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنایا گیا ہو، تحقیق بھی یہی ہے کہ آج کل اکثر و بیشتر پرفیومز (Perfumes) انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری اشیاء سے بنائی جاتیں ہیں اور اس قسم کی الکحول (Alcohol) پینے کے لئے حرام اور خارجی استعمال کے لئے پاک ہوگی۔ بالفاظ دیگر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کو اس قسم کی الکحول (Alcohol) کے خارجی استعمال کے لئے لیا گیا ہے نہ کہ اس کو پینے کے لئے۔

دوسری ٹیکنیکل (Technical) بات جو یہاں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ جب پرفیوم (Perfume) کپڑے پر سپرے (Spray) کی جاتی ہے تو پرفیوم (Perfume) میں موجود الکحول (Alcohol) کے اجزاء کپڑے تک پہنچنے سے پہلے ہی ہوا میں تحلیل ہو جاتے ہیں، فقط کپڑے یا بدن پر پرفیوم (Perfume) میں موجود اجزاء پہنچتے ہیں۔
نوٹ: یاد رہے کہ اب بھی کئی ایسی کریمز (Creams)، شاور جیلز (Shower gels)، شامپو (Shampo) اور پرفیومز (Perfumes) موجود ہیں جو انگور، منقا اور کھجور سے تیار کی جاتی ہیں، لہذا ایسی اشیاء کا استعمال جائز نہیں ہوگا۔^۱

۱..... ”ثُمَّ مَا سَوَىٰ هَذِهِ الْأَشْرِبَةِ مِمَّا يَتَّخِذُ مِنَ الْجَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذَّرَةِ وَالسَّكْرِ وَالْفَانِيزِ وَالْعَسَلِ وَالتِّينِ فَهِيَ مُبَاحَةٌ.“ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سرکہ اور شراب کی ماہیت کی تبدیلی

شراب سے بنی الکحول (Alcohol) کے احکامات بیان کرنے سے پہلے سرکہ کے احکامات بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، کیونکہ شراب جس طرح مختلف پھلوں، غلوں اور ان کے شیرہ سے بنائی جاتی ہے، دیکھی سرکہ بھی انہی اشیاء کی مدد سے بنتا ہے، بالفاظ دیگر سرکہ شراب کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد ہی بنتا ہے، اور اس سے نشہ کی ماہیت بدل جاتی ہے، سرکہ میں شراب کی طرح نشہ نہیں ہوتا، بلکہ بہت فائدہ مند چیز ہے، اس لئے شراب کے عنوان کے ساتھ سرکہ کا بھی تعلق پایا جاتا ہے۔

عربی زبان میں سرکہ کو ”خَلّ“ جبکہ انگلش میں (Vinegar) کہتے ہیں۔
سرکہ انتہائی مفید مشروب ہے، رسول اللہ نے اس کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(تحفة الفقهاء للسمرقندي: كتاب الأشرية، ج، ۳، ص، ۳۲۸، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)
”وأما ما سوى هذه الأشرية ما يتخذ من الحنطة والشعير والذرة والسكر والفانيّة والتين فهى مباحة“۔ (البنایة شرح الهدية: كتاب الشهادة/باب من تقبل شهادته ومن لا تقبل شهادته، ج، ۹، ص، ۱۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)
واما غيرها من الاشرية فسميت خمرا مجازاً لجامع السكر فكان السكر علة لحرمتها فلا تحرم بدونه ولذلك قلنا انها لا يحرم منها الا القدر المسكر وبما انها ليست حراماً لعينها فانها ليست نجسة“۔ (تكملة فتح الملهم: كتاب الأشرية، ج، ۳، ص، ۶۰۱)
”واما غير الاشرية الاربعة فليست نجسة عند الامام أبي حنيفة رحمه الله تعالى“۔
وبهذا يتبين حكم الكحول المسكرة (Alchhols) التي عمت بها البلوى اليوم، فانها تستعمل في كثير من الادوية والعطور المركبات الاخرى، فانها ان اتخذت من العنب او التمر فلا سبيل الى حلتها او طهارتها، وان اتخذت من غيرهما فالأمر فيها سهل على مذهب أبي حنيفة رحمه الله تعالى ولا يحرم استعمالها للتداوي او لاغراض مباحة اخرى ما لم تبلغ حد الاسكار، لانها انما تستعمل مركبة مع المواد الاخرى، ولا يحكم بنجاستها اخذاً بقول أبي حنيفة رحمه الله تعالى“۔
”وان معظم الكحول التي تستعمل اليوم في الادوية والعطور وغيرها، لا تتخذ من العنب أو التمر، انما تتخذ من الحبوب أو القشور أو البترول وغيره وحينئذ هناك فسحة في الأخذ بقول أبي حنيفة عند عموم بلوى، والله سبحانه وتعالى أعلم“۔ (تكملة فتح الملهم: كتاب الأشرية، ج، ۳، ص، ۶۰۸، مكتبة دار العلوم، كراتشي)

فقہائے امت نے سرکہ سے متعلق احکامات بیان فرمائے ہیں، شراب کی ماہیت تبدیل ہونے سے متعلق احکام کو بیان کرنے سے پہلے ذیل میں سرکہ سے متعلق چند احادیث و روایات نظر قارئین کی جاتی ہیں۔

حضرت طلحہ بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّه سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ فَلَقَا مِنْ خُبْزٍ، فَقَالَ: مَا مِنْ أَدَمٍ؟ فَقَالُوا: لَا إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ، قَالَ: فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأَدَمُ، قَالَ جَابِرٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ“۔^۱

ترجمہ: ”انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن رسول اللہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو آپؐ کی خدمت میں روٹی کے چند ٹکڑے پیش کئے گئے آپؐ نے فرمایا کیا کوئی سالن ہے گھر والوں نے عرض کیا نہیں صرف کچھ سرکہ ہے آپؐ نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے نبیؐ سے سنا مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت جابرؓ سے جس وقت سے یہ حدیث سنی ہے مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی سرکہ استعمال فرمایا، اور دوسروں کو بھی سرکہ استعمال کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، اور اسے عمدہ سالن قرار دیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب فضيلة الخل والتأدم به، ج، ۳، ص، ۱۶۲۲، رقم الحديث، ۲۰۵۲، ۱۶۷، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُذْمَ، فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ، وَيَقُولُ: نِعَمَ الْأُذْمُ الْخَلُّ، نِعَمَ الْأُذْمُ الْخَلُّ“۔^۱

ترجمہ: ”نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس سوائے سرکہ کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے سرکہ منگوایا اور اس سے آپ ﷺ نے روٹی کھانی شروع کر دی پھر فرماتے ہیں بہترین سالن سرکہ ہے بہترین سالن سرکہ ہے“۔

اس حدیث سے سرکہ کا حلال ہونا معلوم ہوا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعَمَ الْإِذَامُ الْخَلُّ“۔^۲

ترجمہ: ”سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے“۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْتُ: لَا، إِلَّا كَسْرُ يَابِسَةٍ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرِيبِي، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُذْمٍ فِيهِ خَلٌّ“۔^۳

ترجمہ: ”رسول اللہ میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کیا نہیں البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے آپ نے فرمایا

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة / بَابُ فَضِيلَةِ الْخَلِّ وَالتَّأْدِمِ بِهِ، ج، ۳، ص، ۱۶۲۲، رقم

الحديث، ۲۰۵۲، ۱۶۶، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۲..... (سنن الترمذی: أبواب الأَطْعَمَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ، ج، ۴، ص، ۲۸، رقم

الحديث، ۱۸۴۰، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۳..... (سنن الترمذی: أبواب الأَطْعَمَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ، ج، ۴، ص، ۲۸، رقم

الحديث، ۱۸۴۱، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

قال الترمذی هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه.

لاؤ وہ گھر جس میں سرکہ ہو سالن کا محتاج نہیں۔“

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ^۱۔

ترجمہ: ”سرکہ بہت عمدہ سالن ہے، ایسا گھر (والا) فاقہ کا شکار نہ ہوگا، جس میں سرکہ ہو

سرکہ کی فضیلت و اہمیت والی روایات بیان کرنے کی بعد اب ذیل میں شراب کی ماہیت تبدیل ہونے سے متعلق احکامات و مسائل سپرِ قلم کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱..... سرکہ کا کھانا تمام فقہاء کے نزدیک درست ہے، اور یہ عمدہ مشروب میں شامل ہے، خواہ وہ سرکہ کھجور کا ہو، یا انگور کا یا پھر کسی اور چیز کا۔ ۱

مسئلہ نمبر ۲..... اگر کسی تدبیر کے بغیر شراب خود بخود اس طرح سرکہ بن جائے کہ اس میں کڑوا پن ختم ہو کر کھٹا پن پیدا ہو جائے، اور شراب کی مانند نشہ دینے کی صفت ختم ہو جائے، تو یہ سرکہ تمام فقہاء کے نزدیک حلال ہے۔ ۲

۱..... (مسند أحمد: ج ۲۳، ص ۱۱۴، رقم الحديث، ۱۴۸۰، مؤسسة الرسالة)

قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح دون قوله: ما أقفر بيت فيه خل، وهذا إسناده حسن في المتابعات والشواهد. (حاشية مسند أحمد)

۲..... ”لا خلاف بين الفقهاء في جواز أكل وشرب الخل، سواء أكان من العنب أم غيره، كما أنه لا خلاف في جواز أكل خل الخمر التي تخللت بنفسها بغير علاج، لقوله صلى الله عليه وسلم: نعم الأدم الخل“. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ”خل“، ج ۱۹، ص ۲۶۱، وزارة الأوقاف والشئون) ۳..... ”الخل في اللغة معروف، يقال: اختل الشيء إذا تغير واضطرب، وخلل الخمر أي جعلها خلًا. وسُمي الخل بذلك لأنه اختل منه طعم الحلاوة إلى الحموضة. وفي الحديث: نعم الأدم الخل ويُطلى في الاضطلاج على نفس المعنى“. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ”خل“، ج ۱۹، ص ۲۵۹، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

”اتفق الفقهاء على أن الخمر إذا تخللت بغير علاج، بأن تغيرت من المرارة إلى الحموضة وزالت أوصافها، فإن ذلك الخل حلال طاهر، لقوله صلى الله عليه وسلم: نعم الأدم أو الإدام الخل، ولأن علة التجاسية والتخريم الإسكار، وقد زالت، والحكم يذور مع عليه وجودًا وعدما“.

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ”تحليل“، ج ۱۱، ص ۵۵، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية) ”مراد صاحب الفقيه أنها تحل إذا زالت عنها أوصاف الخمرية: وهي المرارة والاسكار لتحقق انقلاب العين“. (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأشرية: ج ۶، ص ۴۵۰، دار الفكر)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شراب کے سرکہ بننے کا حکم اس وقت لگایا جائے گا جب مکمل طور پر اس کا کڑا پن زائل ہو کر کھٹے پن کی طرف منتقل ہو جائے، جبکہ صاحبین کے نزدیک اگر اس میں تھوڑا سا بھی کھٹا پن پیدا ہو جائے تو سرکہ کا درجہ حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔ ۱

مسئلہ نمبر ۳..... اگر پانی کی اتنی مقدار شراب میں شامل کر لی جائے کہ اس سے وہ سرکہ بن جانے کے ساتھ ساتھ نشہ آور بھی نہ رہے تو احناف کے نزدیک وہ حلال شمار ہوتا ہے، مزید برآں یہ کہ وہ سرکہ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ ۲

۱..... ”أَنْزَلَ تَحْلِيلَ الْخَمْرِ وَتَحْلِيلَهَا:

”إِذَا تَحَلَّلَتِ الْخَمْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ قَصْدِ التَّحْلِيلِ يَحِلُّ ذَلِكَ الْخَلَّ بِلاَ خِلَافٍ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (نَعَمْ الْأَذْمُ الْخَلُّ) وَيَعْرِفُ التَّحْلِيلُ بِالتَّغْيِيرِ مِنَ الْمَرَارَةِ إِلَى الْحُمُوضَةِ، بِحَيْثُ لَا يَبْقَى فِيهَا مَرَارَةٌ أَضْلًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ، حَتَّى لَوْ بَقِيَ فِيهَا بَعْضُ الْمَرَارَةِ لَا يَحِلُّ شُرْبُهَا، لِأَنَّ الْخَمْرَ عِنْدَهُ لَا تَصِيرُ خَلًّا إِلَّا بَعْدَ تَكَامُلِ مَعْنَى الْخَلِّيَّةِ فِيهِ. كَمَا لَا يَصِيرُ الْعَصِيرُ خَمْرًا إِلَّا بَعْدَ تَكَامُلِ مَعْنَى الْخَمْرِيَّةِ. وَقَالَ الصَّاحِبَانِ: تَصِيرُ الْخَمْرُ خَلًّا بظُهُورِ قَلِيلٍ مِنَ الْحُمُوضَةِ فِيهَا، اكْتِفَاءً بِظُهُورِ الْخَلِّيَّةِ فِيهِ، كَمَا أَنَّ الْعَصِيرَ يَصِيرُ خَمْرًا بِظُهُورِ دَلِيلِ الْخَمْرِيَّةِ، كَمَا أَشْرَفْنَا فِي بَيَانِ مَذْهَبِهِمَا“ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، الأشرية، ج، ۵، ص، ۲۷، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

۲..... ”قَوْلُهُ وَيَجُوزُ تَحْلِيلُهَا وَهُوَ أَوْلَى هَذَا أَيْ أَقُولُ: وَإِنَّمَا لَمْ يَجِبْ وَإِنْ كَانَ فِي إِزَاقِهَا ضَائِعُهَا، لِأَنَّهَا غَيْرُ مُتَقَوِّمَةٍ وَلِذَا لَا تُضْمَنُ كَمَا مَرَّ وَذَكَرَ الشَّرْهُ لِلْبَلَاءِ بِخُتَا أَنَّهُ يَجِبُ لِأَنَّهَا مَالٌ فَتَأْمَلُ (قَوْلُهُ وَلَوْ بِطَرَحِ شَيْءٍ فِيهَا) كَالْمِلْحِ وَالْمَاءِ وَالسَّمَكِ وَكَذَا بِإِيقَادِ النَّارِ عِنْدَهَا وَنَقْلُهَا إِلَى الشَّمْسِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَوْ وَقَعَ الشَّمْسُ عَلَيْهَا بَلَا نَقْلٍ كَرَفَعِ سَقْفٍ لَا يَحِلُّ نَقْلُهَا، وَلَوْ خِلَطَ الْخَلُّ بِالْخَمْرِ وَصَارَ حَامِضًا يَحِلُّ، وَإِنْ غَلَبَ الْخَمْرُ وَإِذَا دَخَلَ فِيهِ بَعْضُ الْحُمُوضَةِ لَا يَصِيرُ خَلًّا عِنْدَهُ، حَتَّى يَذْهَبَ تَمَامَ الْمَرَارَةِ وَعِنْدَهُمَا يَصِيرُ خَلًّا كَمَا فِي الْمُضْمَرَاتِ“ (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأشرية: ج، ۶، ص، ۳۵۱، دار الفكر، بيروت)

”قَوْلُهُ: وَتَحْلِيلُ أَيُّ: تَحْلِيلُ الْخَمْرِ بِالنَّاءِ شَيْءٌ فِيهَا وَهُوَ كَالْتَحْلِيلِ بِنَفْسِهَا، وَهَمَّا ذَا خِلَافٍ فِي انْقِلَابِ الْعَيْنِ كَمَا يُعْلَمُ مِنَ الْبَحْرِ. قَالَ فِي الْفَتْحِ: وَلَوْ ضَبَّ مَاءٌ فِي خَمْرٍ أَوْ بِالْعَكْسِ ثُمَّ صَارَ خَلًّا طَهَّرَ فِي الصَّحِيحِ“ (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب الأنجاس، ج، ۱، ص، ۳۱۵، دار الفكر، بيروت)

”الْخَمْرُ إِذَا وَقَعَتْ فِي الْمَاءِ أَوْ الْمَاءُ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ صَارَتْ خَلًّا طَهَّرَ. كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ“ (الفتاوى العالمية: كتاب الطهارة/الباب السابع، الفصل الأول، ج، ۱، ص، ۳۵، دار الفكر)

مسئلہ نمبر ۴..... اگر پیشاب کے گرنے سے انگو کارس ناپاک تھا، جس سے شراب بن گئی، پھر وہ سرکہ کی شکل اختیار کر گئی، تو وہ سرکہ پاک نہیں ہوگا، اور تصور کیا جائے گا کہ نجس (ناپاک) رس سے سرکہ تیار کیا گیا ہے۔ ۱۔

مسئلہ نمبر ۵..... اگر شراب کو کسی سالن میں ڈالا گیا، پھر سرکہ بھی اس میں ڈالا گیا، تو اس صورت میں اگر سرکہ کی مانند اس سالن کا ذائقہ کھٹا ہو گیا، تو وہ سالن سرکہ کا درجہ حاصل کر لینے کی وجہ سے حلال سمجھا جائے گا۔ ۲۔

مسئلہ نمبر ۶..... اگر حلال و پاکیزہ غذا یا دوا میں شراب یا الکوحل (Alcohol) ڈالا گیا، جس کی وجہ سے ماہیت شراب بدل گئی، اور نشہ آور نہ رہی، تو اس غذا یا دوا کا کھانا درست ہوگا۔ ۳۔

۱..... ”وَكَذَا الْكَلْبُ إِذَا وَلَغَ فِي عَصِيرٍ ثُمَّ تَخَمَّرَ ثُمَّ تَخَلَّلَ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ؛ لِأَنَّ لَعَابَ الْكَلْبِ قَاتِمٌ فِيهِ وَإِنَّهُ لَا يَصِيرُ خَلًّا. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ. وَكَذَا إِذَا وَقَعَ الْبَوْلُ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ تَخَلَّلَ. هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ“. (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الباب السابع، الفصل الأول، ج، ۱، ص، ۴۵، دار الفکر)

۲..... ”وَإِذَا صُبَّ الْخَمْرُ فِي الْمَرْقَةِ ثُمَّ الْخَلُّ إِنْ صَارَتْ الْمَرْقَةُ كَالْخَلِّ فِي الْخُمُوضَةِ طَهُرَتْ. هَكَذَا فِي الطَّهِيرِيَّةِ“. (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الباب السابع، الفصل الأول، ج، ۱، ص، ۴۵، دار الفکر)

۳..... ”وَاتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى طَهَارَةِ الْخَمْرِ بِالِاسْتِحَالَةِ، فَإِذَا انْقَلَبَتِ الْخَمْرُ خَلًّا بِنَفْسِهَا فَإِنَّهَا تَطْهَرُ، لِأَنَّ نَجَاسَتَهَا لِيَسْتَبِيحَ الْمُسْكِرَةُ الْحَادِثَةُ لَهَا، وَقَدْ زَالَ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ نَجَاسَةٍ خَلْفَتْهَا، فَوَجَبَ أَنْ تَطْهَرَ، كَالْمَاءِ الَّذِي تَنْجَسُ بِالتَّغْيِيرِ إِذَا زَالَ تَغْيِيرُهُ بِنَفْسِهِ“. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”طهارة“، ج، ۲۹، ص، ۹۶، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

”الْخَمْرُ إِذَا انْقَلَبَتْ بِنَفْسِهَا خَلًّا فَتَطْهَرُ بِالتَّخَلُّلِ، لِأَنَّ عِلَّةَ النِّجَاسَةِ الْإِسْكَارُ وَقَدْ زَالَتْ، وَلِأَنَّ الْعَصِيرَ لَا يَتَخَلَّلُ إِلَّا بَعْدَ التَّخْمُرِ غَالِبًا، فَلَوْ لَمْ يُحْكَمْ بِالطَّهَارَةِ تَعَذَّرَ الْحُصُولُ عَلَى الْخَلِّ، وَهُوَ حَلَالٌ بِالْإِجْمَاعِ“.

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”تحول“، ج، ۱۰، ص، ۲۷۹، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

”حكم الأدوية المركبة من الكحول: هذه المسألة لا تختص بالبلاد الأجنبية، وإنما عمت بها البلوى في سائر البلدان، بما فيه البلاد الإسلامية، والحكم فيها على طريق الحنفية سهل، لأن الأثرية المتخلصة من غير العنب والتمر تحل عند أبي حنيفة وأبي يوسف بقصد التقوى أو التداوى، ما لم تبلغ حد الإسكار) وإن معظم الكحول المستعملة في الأدوية اليوم لا تصنع من عنب ولا تمر،

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مسئلہ نمبر ۷..... سرکہ سے وضو (حدیث اصغر) یا غسل (حدیث اکبر) کرنا جائز نہیں ہے۔ ۱۔
 مسئلہ نمبر ۸..... اکثر فقہائے کرام کے نزدیک جسم یا کپڑے وغیرہ کی ناپاکی کو سرکہ سے دھونا درست نہیں، البتہ امام اعظم ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز ہے، بالفاظ دیگر اگر کوئی سرکہ سے جسم یا کپڑے وغیرہ پر لگی ظاہری نجاست کو دھوئے تو وہ جسم اور کپڑا وغیرہ ان (امام اعظم ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ) کے نزدیک پاک تصور کیا جاتا ہے،

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وإنما تصنع من السلفات والكبريات، والعسل، والدبس، والحب، والشعير، والجودار، وغيرها (فإن كانت الكحول المستعملة في الأدوية متخذة من غير العنب والتمر فإن تناولها جائز في مذهب أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله، ما لم تبلغ حد الإسكار، ويمكن أن يؤخذ بقولهما لحاجة التداوي، وأما إذا كانت الكحول متخذة من العنب أو التمر، فلا يجوز استعمالها إلا إذا أخبر طبيب عدل أنه ليس له دواء آخر، لأن التداوي بالمحرم يجوز عند الحنفية في هذه الحالة. وأما الشافعية فلا يجوز عندهم استعمال الأشرطة المحرمة للدواء صرفاً، ولكن إذا كانت مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوي بها عندهم إن عرف بنفعها وتعيينها، بأن لا يغني عنها طاهر، كما صرح به الرملي في نهاية المحتاج حيث قال: أما مستهلكة مع دواء آخر، فيجوز التداوي بها، كصرف بقية النجاسات إن عرف، أو أخبره طبيب عدل بنفعها بأن لا يغني عنها طاهر). والكحول لا تستعمل للدواء صرفاً، وإنما تكون مستهلكة في دواء آخر، فتناولها لحاجة الدواء جائز عند الشافعية أيضاً.

وأما المالكية والحنابلة فلا يجوز عندهم فيما أعلم التداوي بالمحرم في حال من الأحوال إلا عند الاضطرار. وحيث عمت البلوى في هذه الأدوية، فينبغي أن يؤخذ في هذا الباب بمذهب الحنفية، أو الشافعية، والله أعلم. ثم هناك جهة أخرى، ينبغي أن يسأل عنها خبراء الكيمياء وهو: أن هذه الكحول بعد تركيبتها بأدوية أخرى، هل تبقى على حقيقتها أو تستحيل حقيقتها وماهيتها بعمليات كيميائية؟ فإن كانت ماهيتها تستحيل بهذه العمليات بحيث لا تبقى "كحول" وإنما تصير شيئاً آخر، فيظهر أن عند ذلك يجوز تناولها باتفاق الأئمة، لأن الخمر إذا صارت خلا جاز تناولها في قولهم جميعاً لاستحالة الحقيقة". (بحوث في قضايا فقهية معاصرة لمحمد تقي العثماني: أجوبة عن استفتاء المركز الإسلامي بواشنطن، ج، ۱، ص، ۳۳۲، ۳۳۳، دار القلم، دمشق)

۱..... "ثالثاً: الطهارة بالخل:

"اتَّفَقَ الْمُفَقَّهَاءُ عَلَى عَدَمِ جَوَازِ إِزَالَةِ الْحَدَثِ الْأَصْغَرِ أَوِ الْأَكْبَرِ بِالْخَلِّ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَالْبَطِيخِ وَالْفَقَاءِ وَنَحْوِهَا مِمَّا يُعْتَصَرُ مِنْ شَجَرٍ أَوْ ثَمَرٍ؛ لِأَنَّهُ يُشْتَرَطُ لِرَفْعِ الْحَدَثِ أَنْ يَكُونَ بِمَاءٍ مُطْلَقٍ، وَالْخَلُّ لَا يَصُدِّقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْمَاءِ الْمُطْلَقِ، وَمَاءُ الْوَرْدِ وَالْبَطِيخِ وَنَحْوِهِمَا لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ اسْمُ الْمَاءِ إِلَّا بِالْقَيْدِ" (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "خل"، ج، ۱۹، ص، ۲۶۱، وزارة الأوقاف)

جس طرح کہ پانی کے ذریعہ جسم یا کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا ہے۔ ۱۔
مسئلہ نمبر ۹..... اگر کس نے نجس (ناپاک) سرکہ کو شراب میں ڈالا، جس سے وہ شراب سرکہ کی شکل اختیار کر گئی، (یعنی سرکہ بن گئی) تو یہ شراب باوجود سرکہ بننے کے ناپاک تصور کی جائے گی، کیونکہ یہ (شراب) ناپاک سرکہ کی وجہ سے سرکہ بنی ہے، لہذا اس کی حیثیت ایسی ہی ہوگی جیسا کہ سارے کا سارا سرکہ ناپاک ہو۔ ۲۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... شراب میں اگر روٹی یا کوئی اور چیز ڈالی گئی، پھر وہ شراب سرکہ میں تبدیل ہو گئی، تو احتناف کے نزدیک یہ روٹی وغیرہ بھی پاک ہو جائے گی، بشرطیکہ اس روٹی وغیرہ میں

۱..... ”كَذَلِكَ ذَهَبَ جُمُھُورُ الْفُقَهَاءِ إِلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ إِزَالَةُ النِّجَاسَةِ مِنَ الثُّوبِ وَالتَّنَدِنِ بِالْخَلِّ، فَالطَّهَارَةُ مِنَ النِّجَاسَةِ لَا تَحْصُلُ عِنْدَهُمْ إِلَّا بِمَا تَحْصُلُ بِهِ الطَّهَارَةُ مِنَ الْحَدَثِ، لِذَوُلِهَا فِي غُومِ الطَّهَارَةِ، وَهَذَا قَوْلُ الْمَالِكِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ، وَهُوَ أَصَحُّ الرَّوَاتِبِينَ عِنْدَ الْحَنَابِلَةِ، وَقَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَزُفَرٍ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ، وَاسْتَدْلُوا بِقَوْلِهِ تَعَالَى: (وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا، وَيُنْزَلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ لِيُطَهَّرَ بِهِ)، قَالَ النَّوَوِيُّ: ذَكَرَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَمِينًا فَلَوْ حَصَلَتِ الطَّهَارَةُ بِغَيْرِهِ لَمْ يَحْصُلِ الْإِمْتِنَانُ بِهِ.

وَلَمَّا وَرَدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصَابَ ثَوْبٌ إِحْدَاكُمُ الدَّمَ مِنَ الْخِطَةِ فَلْتَقْرِصْهُ، ثُمَّ لَتْنِصْحُهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لَتَصَلِّ فِيهِ. وَلَمْ يَنْقُلْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَازَ إِزَالَةِ النِّجَاسَةِ بِغَيْرِ الْمَاءِ، فَلَوْ جَازَ بِغَيْرِ الْمَاءِ لَبَيَّنَهُ مَرَّةً فَاكْثَرَ.

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُونُسَ وَهُوَ رَوَايَةٌ عِنْدَ الْحَنَابِلَةِ: يَجُوزُ تَطْهِيرُ النِّجَاسَةِ بِالْمَاءِ وَبِكُلِّ مَائٍ طَاهِرٍ يُمَكِّنُ إِزَالَتَهَا بِهِ، كَالْخَلِّ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَنَحْوِهِمَا مِمَّا إِذَا غُصِرَ انْقَضَرَ بِخِلَافِ الدُّهْنِ وَالزَّيْتِ وَاللَّبَنِ وَالسَّمَنِ.

وَاحْتَجَّ لَهُمْ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بَرِيقًا فَفَضَعَتْهُ بِظَفَرِهَا وَبِحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ، فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذْرًا أَوْ أَدَى فَلْيُمْسَحْهُ، وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا، وَمَوْضِعُ الدَّلَالَةِ أَنَّهَا طَهَارَةٌ بِغَيْرِ الْمَاءِ، قَدْ عَلِيَ عَدَمُ اشْتِرَاطِهِ؛ وَلِأَنَّ الْخَلَّ وَنَحْوَهُ مِنَ الْمَائِيَّاتِ الطَّاهِرَةِ قَالِعٌ لِلنِّجَاسَةِ وَمُزِيلٌ لَهَا كَالْمَاءِ فَيَأْخُذُ حُكْمَهُ“. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”خل“، ج، ۱۹، ص، ۲۶۲، ۲۶۳، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

۲..... ”وَالْخَلُّ النِّجَسُ إِذَا صُبَّ فِي خَمْرِ فَصَارَ خَلًّا يَكُونُ نَجَسًا؛ لِأَنَّ النِّجَسَ لَمْ يَتَغَيَّرْ“. (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب في الانجاس، ج، ۱، ص، ۳۱۵، دار الفكر)

”الْخَلُّ النِّجَسُ إِذَا صُبَّ فِي خَمْرِ فَصَارَ خَلًّا يَكُونُ نَجَسًا؛ لِأَنَّ النِّجَسَ لَمْ يَتَغَيَّرْ. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ“. (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الباب السابع، الفصل الأول، ج، ۱، ص، ۳۵)

سے شراب کی بوزائل ہو چکی ہو۔ ۱۔

حالتِ جنابت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم جب انسان پر غسل واجب ہوتا ہے تو اس کے ہاتھ اور پیر کی طرف ناپاکی منتقل نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے ملاقات یا مصافحہ نہ کر سکے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهِ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَنْخَسَتْ مِنْهُ، فَذَهَبَ فَاعْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا، فَكَرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ“۔ ۲

ترجمہ ”مدینہ کے کسی راستے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے واپس آیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! کہاں چلے گئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا۔ اس لیے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغیر غسل کے بیٹھنا برا جانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سبحان اللہ! مومن ہرگز نجس نہیں ہو سکتا۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

۱..... ”الرَّغِيفُ إِذَا أُلْقِيَ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ صَارَ الْخَمْرُ خَلًّا فَالصَّحِيحُ أَنَّهُ طَاهِرٌ إِذَا لَمْ يَبْقَ رَائِحَةُ الْخَمْرِ وَكَذَا فِي الْبَصْلِ إِذَا أُلْقِيَ فِي الْخَمْرِ ثُمَّ تَخَلَّلَ؛ لِأَنَّ مَا فِيهِ مِنْ أَجْزَاءِ الْخَمْرِ صَارَ خَلًّا. هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ“۔ (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة / الباب السابع في النجاسة، الفصل الأول في تطهير الأنجاس، ج، ۱، ص، ۴۲، ۴۵، دار الفکر)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب الغسل / باب عرق الجنب، وأن المسلم لا ينجس، ج، ۱، ص، ۲۵، رقم الحديث، ۲۸۳، دار طوق النجاة)

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ، فَحَادَّ عَنْهُ فَاعْتَسَلَ. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: كُنْتُ جُنُبًا، قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ“۔^۱
ترجمہ ”ان سے رسول اللہ نے اس حالت میں ملاقات کی وہ ناپاک کی (یعنی غسل واجب ہونے) کی حالت میں تھے، وہ آپ کے پاس سے الگ ہو گئے اور غسل کر کے واپس آئے، اور عرض کیا کہ میں ناپاک تھا (یعنی مجھ پر غسل لازم تھا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بے شک مسلمان نجس نہیں ہوا کرتا۔“

آپ کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان اپنے ہاتھ اور پیروں کو ناپاک نہیں رکھتا، اور غسل لازم ہونے کی حالت میں ناپاک کی ظاہری بدن پر نہیں ہوتی، بلکہ ظاہری جسم اس حالت میں بھی پاک ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ایسے شخص کو چھونا اور مصافحہ کرنا جائز ہے جس پر غسل واجب ہو چکا ہو، کیونکہ اس کا ظاہری بدن پاک شمار ہوتا ہے۔^۲

حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ

”أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَغْرِقُ فِي الثُّوبِ وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ“۔^۳
ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حالت جنابت (یعنی غسل واجب ہونے والی حالت) میں پسینہ آ جاتا تھا، پھر ان ہی کپڑوں میں آپ نماز ادا فرما لیا کرتے تھے۔“

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الحيض / باب الدليل على أن المسلم لا ينجس، ج، ۱، ص، ۲۸۲، رقم الحديث، ۳۷۲، دار إحياء التراث العربی، بیروت)
۲..... ”وفيه حل مصافحة الجنب ومخالطته وطهارة عرقه وجواز تأخيرہ للغسل وأن يسعى في حوائجه“۔ (فيض القدير للمناوي: ج، ۲، ص، ۳۸۶، تحت رقم الحديث، ۲۱۰۳، المكتبة التجارية)
۳..... (سنن الدارمي: باب في عرق الجنب والحائض، ج، ۱، ص، ۶۹۲، رقم الحديث، ۱۰۷۰، دار المغنی للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)
(مصنف لابن أبي شيبة: في الجنب يعرق في الثوب، ج، ۱، ص، ۱۷۴، رقم الحديث، ۲۰۱۰، مكتبة الرشد، الرياض)

”لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الثُّوبِ الَّذِي يَعْرِقُ فِيهِ الْجُنُبُ“۔ ۱
ترجمہ: ”جن کپڑوں میں جنبی (یعنی جس پر غسل واجب ہو چکا ہو) کو پسینہ
آجائے، اُن کپڑوں میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ
يَلْبَسُ الثُّوبَ فَيَعْرِقُ فِيهِ، فَلَمْ تَرَبِّهِ بَأْسًا“۔ ۲
ترجمہ: ”اس شخص کے بارے میں حضرت عائشہ سے سوال کیا گیا، جو بیوی سے
مباشرت کرتا ہے، پھر کپڑے پہن لیتا ہے، جن میں اسے پسینہ آجاتا ہے، تو اس
میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے کوئی حرج محسوس نہیں فرمایا۔“

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ: سُئِلَتْ عَنِ الْجُنُبِ، يَعْرِقُ فِي
الثُّوبِ أَيْتَجَسُّهُ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: لَا“۔ ۳
ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ سے جنبی کے کپڑوں میں پسینہ کے بارے میں پوچھا گیا
کہ کیا کپڑوں کو اس کا پسینہ ناپاک کر دیتا ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نہیں۔“
اسی طرح کی تابعین سے اور روایات بھی مروی ہیں۔ ۴

۱..... (الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: كتاب طهارة الأبدان والياباب باب
ذكر المتطهر يمشي في الأرض القذرة، ج، ۲، ص، ۱۷۷، رقم الحديث، ۷۴، دار طيبة
الرياض، السعودية)

۲..... (سنن الدارمي: كتاب الطهارة/باب في عرق الجنب والحائض، ج، ۱، ص، ۶۹۱، رقم
الحديث، ۱۰۶۶، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)
في حاشية سنن الدارمي: إسناده صحيح.

۳..... (الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: ذكر عرق الجنب والحائض أجمع
عَوَامُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ عَرَقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ، ج، ۲، ص، ۱۷۸، رقم الحديث، ۷۵۰، دار طيبة، الرياض
..... «عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدٍ» بَقِيَّةُ حَاشِيَةِ الْكَلِّ صَفْحَةٍ بِمُلاحَظَةِ فَرَايِصِ

مذکورہ آثار سے یہ معلوم ہوا کہ حالتِ جنابت (یعنی غسل واجب شدہ حالت) میں ظاہری بدن پاک ہی ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے انسانی جسم سے نکلنے والا پسینہ بھی پاک ہوتا ہے۔

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم لگانے والے کے پاس قرآن کی تلاوت کرنے کا حکم

انگور، منقا اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) لگانی ناجائز ہے کیونکہ کہ وہ ناپاک ہے، اور جو چیز ناپاک اور نجس ہو اس کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ ہے، لہذا کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ انگور، منقا اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) لگانے والے کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرے۔

چنانچہ مورق عجل نے کہا کہ:

”شَهِدَ كِتَابُ عُمَرَ إِلَى أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ أَهْلَ الْأَمْصَارِ اتَّخَذُوا الْحَمَامَاتِ فَلَا يَدْخُلْنَ أَحَدًا، أَوْ قَالَ: مُسْلِمٌ إِلَّا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

رَبْنِ جُبَيْرٍ، فِي الْجَنْبِ يَغْرِقُ فِي الثُّوبِ، فَيَأْخُذُ عَرَقَهُ، فَيَتَمَسَّحُ بِهِ: لَمْ يَرَهُ بِأَسَا. (مصنف لابن أبي شيبة: في الجنب يغرق في الثوب، ج، ۱، ص، ۱۷۴، رقم الحديث، ۲۰۰۵، مكتبة الرشد، الرياض)

”عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِي الْجَنْبِ يَغْرِقُ فِي الثُّوبِ حَتَّى يَنْعَصِرَ، قَالَ: يُصَلِّي فِيهِ. (أيضاً، رقم الحديث، ۲۰۰۲)

”عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِعَرَقِ الْجَنْبِ بِأَسَا فِي الثُّوبِ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ نَجَاسَةٌ. (أيضاً، الحديث، ۲۰۰۸)

”عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِأَسَا بِعَرَقِ الْجَنْبِ فِي ثِيَابِهِ. (أيضاً، رقم الحديث، ۲۰۱۱)

”عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا بِأَسَا بِعَرَقِ الْجَنْبِ فِي الثُّوبِ. (أيضاً، رقم الحديث، ۲۰۱۲)

”عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الْجَنْبِ يَغْرِقُ فِي الثُّوبِ، قَالَ: لَا يَضُرُّهُ، وَلَا يَنْصَحُهُ بِالْمَاءِ. (مصنف لابن أبي شيبة: في الجنب يغرق في الثوب، ج، ۱، ص، ۱۷۵، رقم الحديث، ۲۰۱۳، مكتبة الرشد، الرياض)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الْجَنْبِ يَغْرِقُ فِي الثُّوبِ ثُمَّ يَمْسَحُهُ بِهِ، قَالَ: لَا بِأَسَا بِهِ. (سنن الدارمی: باب في عرق الجنب والحائض، ج، ۱، ص، ۶۹۰، رقم الحديث، ۱۰۶۲، دار المغنی للنشر والتوزیع)

في حاشية سنن الدارمی: اسنادہ صحیح.

بِمَنْزَرٍ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمَ اللَّهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ، أَوْ قَالَ: لَا يَذْكُرُوا
لِلَّهِ فِيهِ اسْمًا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْهُ، وَلَا يَسْتَنْقِعِ اثْنَانِ فِي حَوْضٍ“۔^۱
ترجمہ: ”میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط دیکھا تھا جو انہوں نے حضرت
ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شہروں میں رہنے والوں
نے غسل خانے بنا لئے ہیں تو (سنو) کہ کوئی ایک شخص یا یوں کہا تھا کوئی مسلمان
غسل خانے میں غسل کرنے کے لئے تہہ بند کے بغیر غسل کرنے کے لئے داخل
نہ ہوا کرے۔ (یعنی شرم و حیا کا تقاضا پورا کیا جائے) اور ان جگہوں میں اللہ تعالیٰ
کا نام ذکر نہ کیا جائے بلکہ باہر نکل کر لیا جائے۔ یا یوں فرمایا تھا اس میں اللہ تعالیٰ کا
نام ذکر نہ کیا کریں۔ یہاں تک کہ باہر آجائیں۔ (یعنی اسماء الہیہ کی تعظیم کی
جائے) اور کسی حوض میں دو شخص ننگے نہ بنائیں (بلکہ شرم و حیا کا تقاضا پورا کیا جائے)
ابراہیم سے روایت کہ:

”وَسُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ، فَقَالَ: لَيْسَ لِذَلِكَ بُنْيٌ“۔^۲
ترجمہ: ”ان سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ انہوں
نے فرمایا کہ وہ اس لئے نہیں بنائے گئے۔“

ابوعون سے روایت کہ:

”كُنَّا مَعَ أَبِي السَّوَّارِ فِي الْحَمَّامِ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: لِمَ
تَقْرَأُ هَهُنَا؟ لِمَ تَقْرَأُ هَهُنَا؟“^۳

۱..... (شعب الایمان: فصل فی کراہیۃ قرائۃ القرآن فی الحمام والکنیف والمواضع القدرۃ تعظیما
للقرآن، ج، ۴، ص، ۲۰۱، رقم الحدیث، ۲۳۹۴، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض)
۲..... (شعب الایمان: فصل فی کراہیۃ قرائۃ القرآن فی الحمام والکنیف والمواضع القدرۃ تعظیما
للقرآن، ج، ۴، ص، ۲۰۲، رقم الحدیث، ۲۳۹۵، مکتبۃ الرشد)
۳..... (شعب الایمان: فصل فی کراہیۃ قرائۃ القرآن فی الحمام والکنیف والمواضع القدرۃ تعظیما
﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”ہم لوگ ابوالسوار کے ساتھ حمام میں تھے، اس نے ایک شخص کو سنا جو وہاں تلاوت کر رہا تھا، انہوں نے سننے کے بعد فوراً کہا یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو۔ یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو۔“

قرآن کو ایسی جگہ رکھنا جہاں حرام اجزاء سے بنی الکحول والی پرفیوم چھڑکائی گئی ہو جس طرح قرآن مجید کو طہارت کی حالت میں پڑھنا چاہیے اسی طرح اس کو نجس اور گندگی کی جگہ رکھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، چنانچہ قرآن مجید کو ایسے مقام پر نہیں رکھنا چاہیے جہاں انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی فیوم (Perfume) چھڑکائی گئی ہو، اس لئے کہ ان اجزاء سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) ناپاک ہے، ظاہر ہے کہ جو چیز ناپاک ہو اس کے لگنے سے وہ جگہ بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کو ایسے مقام پر رکھنا اس کی اہانت اور تعظیم کے خلاف ہے، کیونکہ قرآن مجید کا احترام واجب ہے۔^۱

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم لگا کر قرآن کی تلاوت کرنا انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن کی تلاوت کرنا جائز نہیں، فقہاء نے موضع نجاست (یعنی نجاست والی جگہ) پر قرآن مجید کی تلاوت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ نیز غسل سے پہلے میت کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کو منع کیا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

للقرآن، ج، ۴، ص، ۲۰۲، رقم الحدیث، ۲۳۹۶، مکتبۃ الرشید
 ”وَلَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ زَاكِيًا وَمَا شِئْنَا إِذَا لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الْمَوْضِعُ مُعَدًّا لِلنَّجَاسَةِ، فَإِنْ كَانَ يُكْرَهُ، كَذَا فِي الْقُنْيَةِ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الکراہیۃ/الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح ورفع الصوت عند قراءة القرآن، ج، ۵، ص، ۳۱۶، دار الفکر)

..... ”زَجُلٌ أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فَيَبْغِي أَنْ يَكُونَ عَلَى أَحْسَنِ أَحْوَالِهِ يَلْبَسُ صَالِحَ ثِيَابِهِ وَيَتَعَمَّمُ وَيُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةَ؛ لِأَنَّ تَعْظِيمَ الْقُرْآنِ وَالْفِقْهَ وَاجِبٌ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانٍ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الکراہیۃ/الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح ورفع الصوت عند قراءة القرآن، ج، ۵، ص، ۳۱۶)

ہے اس لئے کہ اس کا جسم موت کی وجہ سے ناپاک ہو جاتا ہے۔^۱
 انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم لگا کر قرآن مجید پکڑنے کا کفارہ
 ناپاکی کی حالت میں قرآن مجید کو غلاف کے بغیر ہاتھ لگانا کبیرہ گناہ ہے، اگر کسی کو ایسی مجبوری
 یا ضرورت پیش آجائے تو کسی کپڑے کے ساتھ قرآن مجید کو اٹھایا جائے۔ چنانچہ اگر کسی نے
 انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) لگا کر قرآن مجید
 پکڑا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ اور استغفار کرنا لازم ہے یہی اس کا کفارہ ہے۔^۲

پرفیوم (Perfume) اور وضو

پرفیوم لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پرفیوم (Perfume) کے بعد وضو

پرفیوم لگانے کے بعد وضو درست ہے۔

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم کنویں میں گر
 گئی، اس کے پانی کا حکم

اگر کسی سے انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume)
 کنویں میں گر گئی، اور وہ ساری پانی میں محلول ہو گئی، اس سے کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا، اس کا

۱..... "وَعَلَّلَهُ الشَّرُّ بُبْلَالِي فِي إِمْدَادِ الْفَتْحِ تَنْزِيهَا لِلْقُرْآنِ عَنْ نَجَاسَةِ الْمَيِّتِ لِتَجَسُّسِهِ
 بِالْمَوْتِ". (الدر المختار مع رد المحتار: باب صلوۃ الجنائزہ ج ۲، ص ۹۳، دار الفکر، بیروت
 "وتكره قراءة القرآن في موضع النجاسات كالمغتسل والمخرج والمسلخ وما أشبه
 ذلك". (فتاوى قاضيان: كتاب الصلاة/فصل في قراءة خطأ وفي الأحكام المتعلقة بالقراءة، ج ۱،
 ص ۱۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... "وَمِنْهَا حُرْمَةُ مَسِّ الْمُصْحَفِ لَا يَجُوزُ لَهُمَا وَلِلْجُنُبِ وَالْمُحَدِّثِ مَسُّ الْمُصْحَفِ إِلَّا بِغُلَافٍ
 مُتَجَافٍ عَنْهُ كَالْخَرِيطَةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/الفصل الرابع في أحكام الحيض والنفس
 والاستحاضة، ج ۱، ص ۳۸، دار الفکر)

پورا پانی نکالا جائے گا۔ ۱۔

حرام اجزا سے بنائی گئی پر فیوم کی شیشی کا دھونے کے بعد استعمال اگر پر فیومز (Perfumes) میں ایسی الکحول (Alcohol) شامل ہو جو انگور، کھجور اور منقا سے بنائی گئی ہو تو ایسی شیشیوں کو دھونے اور ابال دینے کے بعد استعمال کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اس کے بعد ان میں کوئی پاک چیز ڈالنے سے وہ ناپاک نہیں ہوتی۔ ۱۔

نافہ مشک پاک ہے

احناف کے نزدیک نافہ مشک پاک ہے خواہ وہ خشک ہو یا تر۔ ۲۔

عنبر کی اقسام اور اس کی طہارت کا حکم

عنبر سمندر میں اگتا ہے اور اس کی خوشبو بہت عمدہ اور نفیس ہوتی ہے۔ سمندر اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک قسم کو سالم جبکہ دوسری کو مبلوع کہتے ہیں۔ سالم تو اپنی حالت میں نکلتی ہے جبکہ مبلوع کو مچھلی کھانے کے بعد نکالتی ہے جس سے اس کی خوشبو کم ہو جانے کی وجہ سے اس کی قیمت بھی کم ہو جاتی ہے۔ بغوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو عنبر لگائے ہوئے اور ان کے پاس دیکھا مگر آپ کا اپنی زوجہ ام حبیبہ پر نکیر

۱۔..... "بِخِلَافٍ مَا إِذَا كَانَ عَلَى الْخَيَوَانِ خَبَثٌ أَوْ نَجَاسَةٌ وَعَلِمَ بِهَا فَإِنَّهُ يُنَجِّسُ مُطْلَقًا. (رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطہارۃ / فصل فی البثر، ج ۱، ص ۲۱۳، دار الفکر، بیروت)

۲۔..... "وَالْمُرَادُ بِالنَّهْيِ لَيْسَ اسْتِعْمَالُهَا مُطْلَقًا، بَلِ النَّقِيعُ فِيهَا وَالشَّرْبُ مِنْهَا مَا يُسْكِرُ، وَإِضَافَةُ الْحُكْمِ إِلَيْهَا خُصُوصًا إِمَّا لِأَعْيَادِهِمْ اسْتِعْمَالُهَا فِي الْمُسْكِرَاتِ، أَوْ لِأَنَّهَا أَوْجَعِيَّةٌ تُسْرِعُ بِالِاسْتِدَادِ فِيمَا يُسْتَنْقَعُ؛ لِأَنَّهَا غَلِيظَةٌ لَا يَتَرَشَّحُ مِنْهَا الْمَاءُ وَلَا يَنْفُذُ فِيهِ الْهَوَاءُ، فَلَعَلَّهَا تُغَيِّرُ النَّقِيعَ فِي زَمَانٍ قَلِيلٍ، وَيَتَنَاوَلُهُ صَاحِبُهُ عَلَى غَفْلَةٍ بِخِلَافِ السَّقَاءِ فَإِنَّ التَّغْيِيرَ فِيهِ يَحْدُثُ عَلَى مَهَلٍ، وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ مَا رَوَى أَنَّهُ قَالَ: "نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سَقَاءٍ، فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا". وَقِيلَ: هَذِهِ الظُّرُوفُ كَانَتْ مُخْتَصَّةً بِالْخَمْرِ، فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ هَذِهِ الظُّرُوفِ، إِمَّا لِأَنَّ فِي اسْتِعْمَالِهَا تَشْبِيهًا بِشُرْبِ الْخَمْرِ، وَإِمَّا لِأَنَّ هَذِهِ الظُّرُوفَ كَانَتْ فِيهَا أَثَرُ الْخَمْرِ، فَلَمَّا مَضَتْ مُدَّةُ أَبَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ هَذِهِ الظُّرُوفِ، فَإِنَّ أَثَرُ الْخَمْرِ زَالَ عَنْهَا". (مرقاۃ المفاتیح: کتاب الایمان / الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۰، دار الفکر)

نہ فرمانا اس چیز کی دلیل ہے کہ یہ پاک ہے۔ ۱۔

عنبر ایک مشموم (خوشبودار) ہے، بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ سمندر کی گہرائی سے نکلتی ہے بعض جانور اس کی چمکناہٹ کی وجہ سے اس کو کھاتے ہیں اور پھر اس کو واپس پھینک دیتے ہیں تو یہ بڑے پتھروں کی طرح ہو کر پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہے پھر ہوائیں اس کو ساحل کی طرف پھینک دیتی ہیں۔۔۔۔۔ ابن سیدہ نے کہا کہ جو عنبر سمندر میں سے نکلتا ہے اس میں سب سے اچھا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ پھر نیلا پھر پیلا اور پھر کالا عمدہ ہوتا ہے۔ نیز یہ کہا کہ یہ اکثر مچھلیوں کے پیٹوں سے نکلتا ہے جو اس کو کھا کر مر جاتی ہیں۔ بعض تاجروں کا خیال یہ ہے کہ یہ بحر افریقہ انسانی کھوپڑی کی شکل میں عنبر کو باہر پھینکتا ہے اور سب سے بڑے عنبر کا وزن ایک ہزار مثقال ہوتا ہے۔ اکثر مچھلیاں اس کو کھا کر مر جاتی ہیں اور جو چوپایہ بھی اس کو کھاتا ہے اس کو بھی عنبر کہتے ہیں۔

اکثر فقہاء عنبر کو پاک سمجھتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے سنا کہ جس نے کہا ہے کہ میں نے عنبر کو سمندر میں اگا ہوا دیکھا وہ بکری کی گردن کی طرح ہوتی ہے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ اصل میں سمندری نباتات ہے اور اس کی بو بڑی اچھی ہوتی ہے اور سمندر میں ایک چھوٹا سا جانور ہے جو اس کی خوشبو کی عمدگی کی وجہ سے اس کے پاس جاتا ہے اور اس کو کھا جاتا ہے اور یہ چونکہ اس کے لئے زہر ہوتا ہے اس لئے وہ مر جاتا ہے پھر

۱۔..... "أَيُّ مِنْ غَيْرِ فَرَّقِي بَيْنَ رَطْبِهَا وَيَابِسِهَا، وَبَيْنَ مَا انفصلَ مِنَ الْمَذْبُوحَةِ وَغَيْرِهَا، وَبَيْنَ كَوْنِهَا بِحَالٍ لَوْ أَصَابَهَا الْمَاءُ فَسَدَتْ أَوْ لَا. اهـ إسماعيلُ عَنْ مِفْتَاحِ السَّعَادَةِ، وَبِهِ ظَهَرَ أَنَّ مَا فِي الدَّرَرِ مِنْ أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ رَطْبَةً مِنْ غَيْرِ الْمَذْبُوحَةِ لَيَسَتْ بِطَاهِرَةٍ عَلَى خِلَافِ الْأَصَحِّ. (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة/ فروع ما يخرج من دار الحرب كسجاب ان علم دبعه... ج، ۱، ۲۰۹

۲۔..... (عنبر) وهو نبت في البحر طيب الرائحة يقذفه البحر وهو نوعان سالم ومبلوع فالسالم ما خرج على هيئته والمبلوع ما يتلعه الحوت ثم يخرج به وتنقص بذلك قيمته لنقص رائحته زاد البغوي فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يراه عليها وعندها فلا ينكر انتهى أي ففيه دليل على طهارته". (بہجۃ المحافل و بغیۃ الأمائل: مطلب فی الکلام علی بیعة الرضوان / رتمة فی خبر النجاشی و تکریمہ لکتابہ ﷺ و عودۃ مهاجری الحبشة، ج، ۱، ص، ۳۴۴، دار صادر، بیروت)

سمندر اس جانور کو باہر پھینک دیتا ہے اور عنبر اس جانور کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ ۱۔

بیت الخلاء میں خوشبو کا چھڑکاؤ

جب بھی کوئی شخص بیت الخلاء سے فراغت حاصل کر لے تو اس کو چاہیے کہ نکلنے سے پہلے خوشبو وغیرہ کا چھڑکاؤ کر دے تاکہ کسی دوسرے آنے والے کو تکلیف نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار سے گندگی کو دور کر کے خوشبو لگائی ہے۔

حضرت عبادہ بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”اتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ اتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَنَظَرَ فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُحَامَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَحَثَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ بَوَجهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ

۱۔.....”والعنبر المشموم، قيل: إنه يخرج من قعر البحر، يأكله بعض دوابه لدسومته، فيقذفه رجيعا، فيوجد كالحجارة الكبار، فيطفو على الماء، فتلقيه الرياح إلى الساحل..... وقال ابن سيدة: العنبر يخرج من البحر، وأجوده الأشهب ثم الأزرق ثم الأصفر ثم الأسود. قال: وكثيرا ما يوجد في أجواف السمك الذي يأكله ويموت. وزعم بعض التجار أن بحر الزنج يقذفه كجمجمة الإنسان، وأكبرها وزنه ألف مثقال. وكثيرا ما تأكله الحيتان فتموت، والدابة التي تأكله تدعى العنبر. وأكثر الفقهاء على أن العنبر طاهر، وقال الشافعي: سمعت من قال: رأيت العنبر نابتا في البحر، ملتويا مثل عنق الشاة. وقيل: إن أصله نبت في البحر وله رائحة ذكية. وفي البحر دويبة تقصده لذكاء رائحته، وهو سمها، فتأكله فيقتلها ويلفظها البحر، فيخرج العنبر من بطنها. (حياة الحيوان الكبرى: باب العين المهملة/العنبر، ج ۲، ص ۲۱۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

”فِي حَدِيثِ جَابِرٍ فَأُلْقِيَ لَهُمُ الْبَحْرُ ذَابَةٌ يَقَالُ لَهَا: الْعَنْبَرُ هِيَ سَمَكَةٌ بَحْرِيَّةٌ كَبِيرَةٌ، يُتَّخَذُ مِنْ جِلْدِهَا التُّرَاسُ. وَيُقَالُ لِلتُّرَسِ: عَنْبَرٌ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زَكَاةِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ هُوَ الطَّيْبُ الْمَعْرُوفُ“. (النهاية في غريب الحديث والأثر: باب العين من النون، ج ۳، ص ۳۰۶، المكتبة العلمية، بيروت)

بَادِرَةً فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هَكَذَا وَوَضَعَهُ عَلَىٰ فِيهِ ثُمَّ دَلَّكَهُ ثُمَّ قَالَ أَرُونِي
 غَيْرًا فَقَامَ فَتَنَىٰ مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخُلُقٍ فِي رَاحَتِهِ
 فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَىٰ رَأْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَىٰ
 أَثَرِ النُّخَامَةِ قَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخُلُقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ!
 ترجمہ: ”ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس آئے۔ وہ اپنی مسجد میں تھے انہوں نے کہا
 کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری اس مسجد میں اس حال میں تشریف لائے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ابن طاب نامی کھجور کی ایک
 شاخ تھی آپؐ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم لگا ہوا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم ادھر گئے اور کھجور کی شاخ سے اس کو کھرچ دیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کون یہ بات پسند کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی
 طرف سے منہ پھیر لے؟ پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے
 تو اللہ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لئے سامنے کی طرف نہ تھو کے اور نہ دہنی طرف
 تھو کے بلکہ بائیں جانب بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑے
 میں لے کر یوں مسل دے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے کو منہ پر رکھا
 اور اس کو مل دیا۔ اس کے بعد فرمایا: عبیر لاؤ قبیلہ کا ایک جوان اٹھا اور دوڑتا ہوا
 اپنے گھر گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ
 خوشبو اس سے لے کر کھجور کی لکڑی کے سرے پر لگائی اور جہاں بلغم لگا تھا وہاں مل
 دیا۔ جابر کہتے ہیں کہ اسی بنا پر تم اپنی مسجدوں میں خوشبو لگایا کرتے ہو۔“
 وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱۔۔۔۔۔ (سنن أبي داود: كتاب الصلاة/باب في كراهية البزاق في المسجد، ج، ۱، ص، ۱۳۱، رقم
 الحديث، ۴۸۵، مكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

(فصل نمبر ۱)

خوشبو اور حیض و نفاس

حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کا استعمال کرے جو عورت حیض سے پاک ہو تو وہ غسل کرتے وقت خوشبو کا استعمال کرے۔ اس لئے کہ اس موقع پر خوشبو کے استعمال سے بدبودور ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اگر حیض والی عورت عدت میں ہو تو غسل حیض میں بدبو کو زائل کرنے کی غرض سے اسکے لئے خوشبو کا استعمال جائز ہے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، وَلَا نَكْتَحِلُ ، وَلَا نَتَطَيَّبُ ، وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ ، إِذَا اغْتَسَلْتَ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا ، فِي بُدْءِ مَنْ كُسِبَ أَظْفَارُ ، وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ۚ

ترجمہ: ”ہمیں اس بات سے منع کیا جاتا تھا کہ ہم کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائیں مگر شوہر (کی موت) پر چار مہینے دس دن تک سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں نہ خوشبو اور عصب (یمن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتی تھیں اور ہمیں (عدت کے ایام میں) غسل حیض کے بعد کست اظفار استعمال کرنے کی اجازت تھی اور ہم عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا منع تھا۔“

۱..... (صحیح البخاری : کتاب الحيض / باب الطيب للمرأة عند غسلها من المحيض ، ج ، ۱ ، ص ، ۸۱ ، رقم الحديث ، ۳۱۳ ، دار طوق النجاة)

نوٹ: آج کل صابن وغیرہ کے علاوہ نہانے کے لئے بہت سی چیزیں مارکیٹ (Market) میں دستیاب ہیں جن میں شاور جیل (Shower Gel)، ببل باتھ (Bubble Bath) سر فہرست ہیں۔ اگر ان میں سے غسل حیض کے وقت بدبو زائل کرنے کی غرض سے کسی بھی شاور جیل (Shower Gel) کا استعمال کر لیا جائے تو کافی ہوگا۔ ۱۔

کست اور اظفار

”کست“ ایک قسم کی خوشبو ہے، بعض نے کہا ہے کہ عود ہندی کو کہتے ہیں، جو ادویہ میں استعمال ہوتی ہے، علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ ایک جڑی بوٹی ہے جو ادویہ میں معروف ہے، اور عمدہ خوشبو والی ہے۔ نفاست والی عورتوں اور بچوں کو اس کی دھونی دی جاتی ہے۔ ”اظفار“ خوشبو کی جنس میں سے ہے، اس لفظ کا واحد نہیں ہے، بعض نے کہا کہ اس کا مفرد ”ظفر“ ہے، اور بعض نے کہا کہ یہ جڑ سے اکھڑے ہوئے ناخن کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ کالے عطر کی ایک قسم ہے اور اس کا ٹکڑا ناخن کا مشابہ ہوتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”قسط“ اور اظفار ”خوشبو کی دو قسمیں ہیں، لیکن اس کے لگانے سے مقصود خوشبو نہیں ہوتی بلکہ حیض سے پاک ہونے والی عورت کو بدبو دور کرنے کے لئے اس کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ۲۔

۱۔..... ”فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مَسْكًا فَطِيًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَمَزِيلًا كَالطَّيْنِ وَإِلَّا فَالْمَاءُ كَافٍ“۔ (فتح الباری: باب دلك المرأة نفسها، ج ۱، ص ۴۱۶، دار المعرفة، بیروت)

۲۔..... (من قسط: بضم القاف ضرب من الطيب، وقيل: هو عود يحمل من الهند، ويُجعل في الأدوية. قال الطيبي رحمه الله: القسط عقار معروف في الأدوية طيب الريح يُنحر به النفساء والأطفال (أو أطفال) يفتح أوله جنس من الطيب لا واحد له، وقيل: واحد ظفر، وقيل: يشبه الظفر المقلوم من أصله، وقيل: هو شيء من العطر أسود، والقطعة منه حبيبة بالظفر. قال النووي: القسط والأظفار نوعان من العود، وليس المقصود بهما الطيب، ورخص فيهما للمغتسلة من الحيض لإزالة الرائحة الكريهة يتبع به أثر الدَّم لا للتطيب“۔ (مرآة المفاتيح: كتاب الحيض، ج ۱، ص ۶۹، تحت رقم الحديث، ۳۳۳۱، دار الفكر، بيروت)

حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو کہاں لگائے
حیض سے پاک ہونے والی عورت خوشبو اپنی فرج (شرم گاہ) پہ لگائے۔ محاطی فرماتے ہیں کہ
جہاں جہاں خون پہنچا ہے وہاں خوشبو لگانا مستحب ہے۔^۱

ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد از فار یا عصب نامی خوشبو کا استعمال
حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَا تُحِدُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، فَإِنَّهَا تُحِدُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا عَصْبًا، وَلَا تَكْتَحِلُ، وَلَا
تَمَسُّ طَبِيبًا إِلَّا عِنْدَ طَهْرِهَا، قَالَ يَزِيدُ: أَذْنَى طَهْرِهَا، فَإِذَا طَهَّرَتْ مِنْ
مَحِيضِهَا، نُبْدَةَ مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ“۔^۲

ترجمہ: ”کوئی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ
منائے البتہ شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ منائے اور عصب کے علاوہ
کسی رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے الا یہ
کہ پاکی کے ایام آئیں تو لگالے۔ یعنی جب وہ اپنے ایام سے پاک ہو تو تھوڑی
عصب یا از فار نامی خوشبو لگائے۔“

نفاس والی عورت کا جھانسیں دور کرنے کے لئے چہرے پر ورس ملنا
اگر کوئی عورت نفاس کی حالت میں جھانسیں دور کرنے کی غرض سے اپنے چہرے پر ورس ملتی
ہیں تو جائز ہے۔

۱..... ”قَالَ النَّوَوِيُّ الْمُرَادُ بِهِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ الْفَرْجُ وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ يُسْتَحَبُّ لَهَا أَنْ تُطَيَّبَ كُلُّ مَوْضِعٍ
أَصَابَهُ الدَّمُ مِنْ بَدَنِهَا قَالَ وَلَمْ أَرَهُ لغيره وظاهر الحديث حجة له قلت ويصريح به رواية الإسماعيلي
تتبعي بها مواضع الدم“ (فتح الباري: باب ذلك المرأة نفسها، ج ۱، ص ۴۱۶، دار المعرفة)
۲..... (مسند أحمد: حديث أم عطية، ج ۳، ص ۳۸۹، رقم الحديث، ۲۰۷۹۴)

چنانچہ حضرت ام سلمیٰ فرماتی ہیں کہ:

”كَانَتْ النُّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ
بَعْدَ نَفْسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِي عَلَى وُجُوهِهَا
الْوَرَسَ تَعْنِي مِنَ الْكَافِ“۔^۱

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں نفاس والی عورتیں زچگی کے بعد
چالیس راتیں بیٹھتی تھیں (یعنی ان ایام کے دوران نماز نہیں پڑھتی تھیں)۔ (ام
سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ) ہم عورتیں جھائیں دور کرنے کے لئے
اپنے منہ پر ورس ملا کرتی تھیں۔

نوٹ: ورس: ایک خوشبودار گھاس ہے۔

حیض سے پاک ہونے والی کو خوشبو میسر نہ ہونے پر نمک کے استعمال کا حکم
اگر حیض سے پاک ہونے والی عورت کو اپنی شرم گاہ پر بدبو زائل کرنے کے لئے خوشبو میسر نہ
ہو تو نمک لگالے۔

عمرہ بنت حیان بیان کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا کہ:

”أَمَّا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا تَطَهَّرْتَ مِنْ حَيْضِهَا أَنْ تَتَدَخَّنَ بِشَيْءٍ
مِنْ قُسْطٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَشَيْئًا مِنْ آسٍ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ، فَشَيْئًا مِنْ نَوَى،
فَإِنْ لَمْ تَجِدْ، فَشَيْئًا مِنْ مِلْحٍ“۔^۲

ترجمہ: ”ہر ایک عورت ایسا کر سکتی ہے کہ جب وہ حیض کے بعد غسل کرے تو
تھوڑی سی خوشبو شرم گاہ پر لگالے اگر وہ نہ ملے تو کوئی اور چیز لگالے اگر وہ بھی نہ

۱.... (صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ/باب ما جاء فی وقت النفساء، ج ۱، ص ۸۳، رقم الحدیث، ۳۱۱، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

۲.... (سنن الدارمی: کتاب الطہارۃ/باب اغتسال الحائض اذا وجب الغسل علیها قبل أن تحيض، ج ۱، ص ۷۴۵، رقم الحدیث، ۱۲۰۱، دار المغنی للنشر والتوزیع، المملكة العربية)

ملے تو کھجور کی کھٹلی لگا لے اور اگر وہ بھی نہ ملے تو تھوڑا سا نمک لگا لے (تاکہ خون کی بدبو ختم ہو جائے)۔“

حیض کی حالت میں آئے ہوئے پسینہ کا حکم
حالت حیض میں عورت کا ظاہری جسم پاک شمار ہوتا ہے۔
چنانچہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ، وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ، قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ“۔ ۱
ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور حائضہ ہونے کے باوجود میں ان کے سامنے ہوتی، اکثر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے) مصلے پر نماز پڑھتے تھے۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ حالت حیض میں ظاہری بدن ناپاک نہیں کہلاتا، وہ بات الگ ہے کہ اس حالت میں نماز ادا کرنا درست نہیں ہے۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

”بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ: نَاوِلِينِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ فَنَاوَلْتُهُ“۔ ۲

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ مجھے کپڑا

۱..... صحیح البخاری: کتاب الصلاة/باب اذا أصاب ثوب المصلي امرأته اذا سجد، ج، ۱، ص، ۸۵، رقم الحديث، ۳۷۹، دار طوق النجاة

۲..... (صحیح مسلم: کتاب الحيض/باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وتزجيله وطهارة سورها والاعتكاف في حجها وقراءة القرآن فيه، ج، ۱، ص، ۲۳۵، رقم الحديث، ۲۹۹)

دے دو، سیدہ عائشہ نے عرض کیا میں حائضہ ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔“

مطلب یہ کہ حیض تو ایک مخصوص خون کا نام ہے، جو بذاتِ خود نجس (ناپاک) ہوتا ہے، لیکن وہ ایک خاص مقام پر ہوتا ہے، اور ہاتھوں میں نہیں ہوا کرتا، اس لئے ظاہراً حیض کی وجہ سے ہاتھ ناپاک شمار نہیں ہوتے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ“۔^۱

ترجمہ ”رسول کریم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی خاتون کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالتِ حیض میں ہوتی اور آپ تلاوت قرآن فرماتے رہتے۔“

حائضہ عورت کے بدن کے ساتھ سر لگا کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حیض والی عورت کا ظاہری بدن پاک ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْنِي رَأْسَهُ إِلَيَّ وَأَنَا حَائِضٌ وَهُوَ مُجَاوِرٌ، تَعْنِي مُعْتَكِفًا، فَيَضَعُهُ فِي حِجْرِي، فَأَغْسِلُهُ وَأَرْجُلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ“۔^۲

ترجمہ ”نبی ﷺ میری طرف اپنا سر جھکاتے تھے، اور میں حالتِ حیض میں ہوتی، اور آپ ﷺ اعتکاف میں ہوتے، تو میری گود میں آپ ﷺ سر رکھتے، تو میں آپ کا سر دھوتی، اور اس میں گنگھی کرتی، اور میں حالتِ حیض میں ہوتی۔“

۱.....(سنن النسائي: كتاب الحيض والاستحاضة/باب الرجل يقرأ القرآن ورأسه في حجر امرأته

وهي حائض، ج، ۱، ص، ۱۹۱، رقم الحديث، ۳۸۱، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

۲.....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الطهارة/باب في الرجل ترجله الحائض، ج، ۱، ص، ۱۸۲، رقم

الحديث، ۲۱۱۲، مكتبة الرشد، الرياض)

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ عورت کا ظاہری جسم حیض کی حالت میں پاک شمار ہوتا ہے، ورنہ اس حالت میں آپ ﷺ اپنا سر کیسے دھلواتے۔
حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ:

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ“۔^۱

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حائضہ (حیض والی) اور جنبی (یعنی غسل واجب شدہ شخص) کے پسینہ میں کوئی حرج نہیں تصور کرتے تھے۔“
جب حیض والی عورت کا ظاہری جسم پاک ہے تو پھر اس کے جسم سے خارج ہونے والا پسینہ بھی پاک شمار ہوگا۔

چنانچہ حضرت ام ہذیل رحمہا اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: فِي الْحَائِضِ تَعَرَّقُ فِي الثُّوبِ: لَا بَأْسَ بِهِ“۔^۲
ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حائضہ (حیض والی عورت) کے بارے میں فرمایا کہ کپڑوں میں اس کا پسینہ لگ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔“

اور ایک اثر میں ہے کہ:

”أَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنِ الثُّوبِ تَعَرَّقُ فِيهِ الْحَائِضُ فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِهِ تَعْنِي أَنْ تُصَلَّى فِيهِ“۔^۳

۱۔۔۔۔ (سنن الدارمی: کتاب الطہارۃ/باب فی عرق الجنب والحائض، ج، ۱، ص، ۶۹۲، رقم

الحديث، ۱۰۷۱، دار المغنی للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)

فی حاشیۃ سنن الدارمی: اسنادہ صحیح۔

۲۔۔۔۔ (الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: کتاب طہارات الابدان/ذکر عرق

الجنب والحائض، ج، ۲، ص، ۷۸، رقم الحديث، ۷۵۱، دار طيبة، الرياض، السعودية)

۳۔۔۔ (مصنف عبد الرزاق: کتاب الصلاة/باب الصلاة فی الثوب الذي یجامع فیہ و یرق فیہ

الجنب، ج، ۱، ص، ۳۶۶، رقم الحديث، ۱۳۳۲، المجلس العلمی، الهند)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ سے اس لباس کے بارے میں پوچھا گیا، جس میں حائضہ (حیض والی عورت) کو پسینہ آتا ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس لباس میں عورت نماز ادا کر سکتی ہے۔“

حضرت یونس سے روایت ہے کہ:

”عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ“۔^۱

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ جنابت والے (جنبی) شخص اور حائضہ (حیض والی عورت) کے پسینہ میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔“

مذکورہ روایات کی بنا پر محدثین اور فقہاء عظام نے فرمایا کہ حالت حیض اور جنابت میں خارج ہونے والا پسینہ پاک ہے، خواہ وہ مسلم کا ہو یا غیر مسلم کا۔^۲

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱.....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصلاة/باب في الجنب يعرق في الثوب، ج، ۱، ص، ۷۴، رقم الحديث، ۲۰۰۴، مكتبة الرشد، الرياض)

۲.....”وَمِمَّنْ مَذْهَبُهُ أَنَّ عَرَقَ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ طَاهِرٌ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو ثَوْرٍ وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ وَهَذَا قَوْلُ كُلِّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَعَرَقُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ كَذَلِكَ طَاهِرٌ وَلَا أَعْلَمُ شَيْئًا يَذُلُّ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ نَجَسٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَذَلِكَ السُّنَّةُ الثَّابِتَةُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَهَارَةِ الْجُنُبِ فَمِنْ ذَلِكَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ“. (الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف لابن المنذر: كتاب طهارات الابدان/باب ذكر عرق الجنب والحائض، ج، ۲، ص، ۷۸، تحت رقم الحديث، ۷۵۱، دار طيبة، الرياض، السعودية)

(باب نمبر ۳)

خوشبو اور نماز

انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول والی پرفیوم جائے نماز پر چھڑک کر نماز ادا کرنے کا حکم

اگر کسی نے انگور، منقا اور کھجور سے بنی الکحول (Alcohol) والی پرفیوم (Perfume) جائے نماز پر مقدار معفو عنہ زائد چھڑک کر نماز ادا کی تو ایسی صورت میں اس کی نماز نہیں ہوئی، کیونکہ ان اجزا سے بنی الکحول (Alcohol) سے جائے نماز ناپاک ہو گئی، اور جگہ کا پاک ہونا نماز کی شرائط میں سے ہے۔ اور مقدار معفو عنہ سے کم چھڑکنے کی صورت میں نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی۔^۱

جمعہ کے دن خوشبو لگانا

اسلام نے صفائی و طہارت سے متعلق ایسی قیمتی اور جامع ہدایات دی ہیں جو دوسرے مذاہب میں مفقود ہیں، اسلام صفائی و طہارت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ذیل میں چند احادیث بیان کی جاتی ہیں جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دین اسلام نے لوگوں میں صفائی کا شعور کیسے اجاگر کیا ہے۔ اسلام نے صفائی اور خوبصورتی کی صفت کا تعلق رب ذوالجلال کی صفت کے ساتھ جوڑا ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

۱..... ”تَطْهِيرُ النَّجَاسَةِ مِنْ بَدَنِ الْمُصَلِّي وَتَوْبِهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْهِ وَاجِبٌ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الصلاة/الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأول فی الطہارة وَسْتِرِ الْعَوْرَةِ، ج ۱، ص ۵۸، دار الفکر)

”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ قَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمُطُ النَّاسِ“۔^۱

ترجمہ: ”جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا اس پر ایک آدمی نے عرض کیا کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتی بھی اچھی ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق کی طرف سے منہ موڑنے اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔“

ایک حدیث میں سرکارِ دو عالم ﷺ نے رب ذوالنعمن کی نعمتوں کے اظہار کی فضیلت درج ذیل الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ:

”إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ“۔^۲

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اظہار پسند کرتا ہے۔“

ان احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ جمال والا ہے اور اس کو جمال و صفائی مرغوب و محبوب ہے، اس کی ترغیب خود نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی، اس سے طہارت و نفاست کی اہمیت بھی معلوم ہوگئی۔

مزید واضح الفاظ میں صفائی کے اہتمام پر زور دیتے ہوئے حضرت سلیمان بن سعد رحمہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کی ہے کہ:

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ج، ۱، ص، ۹۳، رقم الحدیث، ۹۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲..... (سنن ترمذی: ابواب الأدب عن رسول ﷺ، باب ما جاء ان الله تعالى يحب ان يرى أثر نعمته على عبده، ج، ۴، ص، ۴۲۱، رقم الحدیث، ۲۸۱۹، شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر) وقال الترمذي: وفي الباب عن أبي الأخص عن أبيه وعمران بن حصين وابن مسعود قال أبو عيسى هذا حديث حسن.

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنْظِفُوا“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صفائی کو اختیار کرو۔“

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ

الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجَوَادَ“۔^۲

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، صاف ہیں

اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں، مہربان ہیں، اور مہربانی کو پسند فرماتے ہیں، بہت سخی

ہیں اور سخاوت کو پسند فرماتے ہیں۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ایک صفت پاکیزہ (طیب) ہے اس طرح

نظیف بھی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو صفائی و ستھرائی محبوب ہے۔

ایک حدیث میں درج ذیل واقعہ بیان ہوا ہے کہ:

”أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ سَيِّئُ الْهَيْئَةِ ، فَقَالَ : أَلَك مَالٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ

مِنْ كُلِّ أَنْوَاعِ الْمَالِ ، قَالَ : فَلْيُرْ عَلَيْكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ

يُورَى أَثَرُهُ عَلَى عَبْدِهِ حَسَنًا وَلَا يُحِبُّ الْبُؤْسَ وَالتَّبَاؤُسَ“۔^۳

ترجمہ: ”ایک آدمی بُرے حلیہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ

نے اس سے فرمایا کہ کیا آپ کے پاس مال ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی ہاں، ہر قسم کا

مال ہے، تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ آپ کے اوپر نظر آنا چاہیے، بے شک

اپنے بندے کے اوپر مال کے اچھے اثر کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بُرے حلیہ

۱..... (الزهد لوکیع: باب تنظیف، ج، ۱، ص، ۵۶۲، رقم الحديث، ۲۹۳، مكتبة الدار، المدينة المنورة)

۲..... (مسند أبي يعلى: مسند سعد بن أبي وقاص، رقم الحديث، ۷۹۰، ج، ۲، ص، ۱۲۱، دار المأمون، للتراث، دمشق)

۳..... (المعجم الكبير للطبراني: عن زهير بن أبي علقمة ضبعي، رقم الحديث، ۵۳۰۸)

اور فقر و فاقہ اور تنگدستی کے اظہار کو اللہ عز و جل پسند نہیں فرماتے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں فرماتے جو میل کچیل میں رہے، مزید یہ کہ اپنے بندوں پر عطا کی ہوئی نوازشات و انعامات کے اظہار کو محبوب رکھتے ہیں۔ جب انسان نے جسم اور لباس کی پاکی و طہارت حاصل کر لی تو اس کی نظافت کو پسینے وغیرہ کی شکل میں متاثر ہونے کا ڈر تھا، لہذا اس کی صفائی و پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لئے انسان کو خوشبو کے استعمال کا حکم فرمایا۔

اسلام نے اس معاملہ میں جمعہ کے دن خوشبو لگانے کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ جمعہ کے دن خوشبو لگانا سنت ہے۔ اس سلسلے میں وارد ہونے والی چند احادیث و روایات اور صحابہ و تابعین کے آثار ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

”لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ، وَيُدْهِنُ مِنْ ذَهْنِهِ ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كَتَبَ لَهُ ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى“ ۱۔

”ترجمہ: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے استطاعت کے مطابق نظافت حاصل کرے (یعنی میل کچیل صاف کرے، مونچھیں اور ناخن کترائے، زیر ناف بال مونڈ لے) اپنا تیل یا اپنی خوشبو لگائے، اور دو آدمیوں کے درمیان گھسے بغیر جتنی نمازیں (سنت و نفل) ہو سکے پڑھے پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت سکوت اختیار کرے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

۱۔ (صحیح البخاری: کتاب الجمعة/بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ، ص ۲۱۰، ج ۱، رقم الحدیث، ۸۸۰، دار طوق النجاة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

۲..... 'سُنَّةُ الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ وَالسَّوَاكُ وَالطِّيبُ وَتَلْبَسُ أَنْفَى ثِيَابَكَ'۔ ۱

ترجمہ: غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا اور خوبصورت لباس پہننا جمعہ کی سنت ہے۔

۳..... ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَذْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ

بَدْرٍ، وَأَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَبَسُوا أَحْسَنَ

ثِيَابِهِمْ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُمْ طَيْبٌ مَسُّوا مِنْهُ، ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ“۔ ۲

ترجمہ: میں رسول اللہ کے بدر اور درخت کے ساتھیوں (یعنی بیعت رضوان میں

شریک حضرات) کو اس حالت میں پایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ خوبصورت لباس

پہنتے، اور اگر خوشبو میسر ہوتی تو استعمال کرتے، پھر جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے۔

۴..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ یا عبدالرحمن بن ابرزی سے روایت ہے کہ:

” أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَهْدِ

مِنْهُمْ بَدْرًا، أَوْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَرَادَ

أَحَدُهُمْ أَنْ يَرُوحَ اغْتَسَلَ، كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَبَسَ صَالِحَ

ثِيَابِهِ، وَمَسَّ طَيِّبًا إِنْ كَانَ لَهُ“۔ ۳

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کے ان ساتھیوں کو اس حالت میں پایا جو بدر

۱..... (مصنف عبد الرزاق: كتاب الجمعة / باب اللبوس يوم الجمعة، ج، ۳، ص، ۹۷، رقم الحديث، ۵۳۴۶، بیروت)

۲..... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصلاة / باب في الثياب النظاف والزينة لها، ج، ۴، ص، ۱۷۴، رقم الحديث، ۵۵۹۴، شركة دار القبلة)

۳..... (مصنف عند الرزاق: كتاب الجمعة / باب الغسل يوم الجمعة والطيب والسواك، ج، ۳، ص، ۹۱، رقم الحديث، ۱۴۷۶، بیروت)

میں حاضر ہوئے یا درخت کے نیچے بیعت کی جب ان میں سے کوئی جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کیلئے جانے کا ارادہ کرتا تو وہ ایسے غسل کرتا جیسے جنابت کا غسل کیا جاتا ہے، اور اچھا لباس پہنتا اور اگر خوشبو میسر ہوتی تو اس کا استعمال کرتا۔“

۵..... حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُجَمِّرُ ثِيَابَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ“۔^۱

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو اپنے لباس کو خوشبو لگایا کرتے تھے۔“

۶..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ السَّوَاكُ ، وَأَنْ

يَلْبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ، وَأَنْ يَتَطَيَّبَ بِطَيِّبٍ إِنْ كَانَ“۔^۲

ترجمہ: ”جب جمعہ کا دن ہو تو مسلمان پر مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا اور اگر

خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال کرنا حق (ثابت) ہیں۔“

۷..... حضرت ابوسعید خدریؓ اپنے والد سے روایت ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

”الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ، وَالسَّوَاكُ ، وَإِنَّمَا يَمْسُ

مِنَ الطَّيِّبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ ، وَلَوْ مِنْ طَيِّبِ أَهْلِهِ“۔^۳

ترجمہ: ”جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور اپنی وسعت کے

مطابق خوشبو لگانا خواہ خوشبو اس کے اہل کی ہو“

۸..... ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوسعید خدریؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ:

”ثَلَاثُهُنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ: الْغُسْلُ، وَالسَّوَاكُ،

۱..... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصلاة/من كان يأمر بالطيب، ج، ۴، ص، ۱۷۲، ۱۷۳)

۲..... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصلاة/من كان يأمر بالطيب، ج، ۴، ص، ۱۷۲)

۳..... (مسند احمد: باب مسند أبي سعيد الخدري، ج، ۳، ص، ۴۱۴، رقم الحديث،

وَيَمَسُّ طَيِّبًا إِنَّ وَجَدَ“۔^۱

ترجمہ: ”مسلمان پر جمعہ کے دن تین چیزیں ہیں، غسل، مسواک اور خوشبو استعمال کرنا اگر میسر ہو۔“

افسوس سے یہاں لکھنا پڑ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ مبارک سنت آج فوت ہو گئی ہے، لوگ کپڑے اور جوتوں کا ذخیرہ تو رکھتے ہیں لیکن خوشبو کا اہتمام نہیں کرتے۔ یا خوشبو لگانا صرف مخصوص محفلوں یا پارٹیز (Parties) وغیرہ تک محدود کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ خوشبو کی اہمیت تو ایسے ممالک میں اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جہاں گرمی زیادہ ہو، کیونکہ وہاں پسینہ زیادہ آنے کی وجہ سے کپڑے بدبودار ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی حالت میں لوگ بغیر خوشبو لگائے جمعہ کے لئے آئیں گے تو دوسروں کے لئے اذیت کا باعث ہو سکتے ہیں۔ حضور ﷺ نے لہسن کھا کر مسجد کے قریب آنے سے منع فرمایا ہے۔^۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَبِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسُ“۔^۳

ترجمہ: سرکارِ دو عالم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز اور لہسن وغیرہ) میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اس لئے کہ جس (بدبو) سے انسان کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔“

نوٹ: اس حکم سے ہر وہ چیز مراد ہے جو بدبودار ہو خواہ اس کا تعلق کھانے پینے سے ہو یا رہن سہن سے مثلاً منہ کی بدبو یا بغل کا تعفن یا پسینہ وغیرہ وغیرہ۔ یہاں یہ لکھ دینا بھی مناسب ہوگا

۱.....(مصنف عند الرزاق: کتاب الجمعة /باب الغسل يوم الجمعة والطيب والسواك، ج، ۳، ص، ۹۴، ۹۵، رقم الحديث، ۵۳۳۳، بیروت)

۲.....”(المنتبه) أي الثوم ويقاس عليه البصل والفجل وماله رائحة كريهة كالكراث“۔(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الصلوۃ/باب المساجد ومواضع الصلوۃ، ج، ۲، ص، ۳۸۵، بیروت)

۳.....(مشکوۃ: کتاب الصلوۃ/باب المساجد ومواضع الصلوۃ، ص، ۸۶، امدادیہ)

کہ ایسا شخص جس سے بدبو آ رہی ہو وہ کسی مسجد بھی میں داخل نہ ہوا گرچہ وہ انسانوں سے خالی ہو اس لئے کہ اس کی بدبو سے فرشتوں کو ایذا پہنچے گی کیونکہ مساجد ان کا محل ہیں۔ ۱۔
مزید برآں یہ کہ اسلام نے مردوں کو مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی تاکید کی ہے، یہاں تک کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں کے بارے بہت سخت الفاظ کے ساتھ زبردستی کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَّ بِحَاطِبٍ فَيُحْطَبُ، ثُمَّ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا، ثُمَّ أَمُرَّ رَجُلًا فَيُؤْمَرُ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفُ إِلَى رَجَالٍ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرَقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ“۔ ۲۔

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ کسی خادم کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں اور جب اذان ہو جائے تو ایک شخص کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں ان نمازیوں کو پیچھے چھوڑ کر ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت کے لئے مسجد میں نہیں آئے) اور ان کے گھروں کو جلا

۱۔..... فان الملائكة تأذى) و في نسخة صحيحة تتأذى ، أريد بهم الحاضرون موضع العبادات عامة توجد في سائر المساجد فيعم الحكم . ويدل هذا التعليل على أنه لا يدخل المسجد وان كان خالياً من الانسان ، لأنه محل ملائكة . (مرقاة المفاتيح : كتاب الصلاة / باب المساجد و مواضع الصلاة ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۸۶ ، بيروت)

۲۔.....(صحيح البخارى : كتاب الاذن / باب وجوب صلاة الجماعة ، ج ، ۱ ، ص ، ۱۵۷ ، رقم الحديث ، ۶۴۳ ، بيروت)

(وكذا في مشكوة المصابيح ، كتاب الصلاة / باب الجماعة وفضلها ، الفصل الاول ، ص ، ۹۵)

دوں، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (ان لوگوں میں سے جو جماعت کیلئے حاضر نہیں ہوتے) اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ (مسجد میں) اس کو گوشت کی ایک موٹی ہڈی یا اچھے گھر ملیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز باجماعت پڑھنے کی کتنی تاکید کی گئی ہے چنانچہ بعض فقہاء کرام نے نماز باجماعت کو سنت مؤکدہ جبکہ دوسرے بعض فقہاء کرام نے واجب قرار دیا ہے۔^۱

نماز باجماعت کی اتنی اہمیت اور تاکید کے باوجود فقہاء عظام اس پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی ایسے مرض کا شکار ہے جو لوگوں کے لئے تکلیف، بدبو اور گھن کا باعث ہوتی ہے، تو ایسے شخص کے لئے مسجد میں جا کر نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا جائز نہیں۔^۲

اس ساری گفتگو کا حاصل یہی ہے کہ انسان کو خوشبو لگا کر مسجد میں جانا چاہیے، تاکہ اس کے کپڑوں یا جسم سے آنے والی بدبو سے دوسرے لوگ تنگ نہ ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے خصوصیت کے ساتھ ”الطیب للجمعة“ الدھن للجمعة“ کا باب قائم کر کے خوشبو کے استعمال کی افادیت و اہمیت اور مسنونیت کو واضح کر دیا ہے۔^۳

۱..... والی القول بأنها فرض عين ذهب عطاء والاوزاعي وأحمد وجماعة من محدثي الشافعية كأبي جهور وابن خزيمة وابن المنذر وابن حبان وظاهر نص الشافعي أنها فرض كفاية، وعليه المتقدمين من أصحابه وقال به كثير من الحنفية والمالكية، والمشهور عند الباقيين أنها سنة مؤكدة“. (فتح الباري: كتاب الاذان/باب وجوب صلاة الجماعة، ص، ۱۶۰، ج، ۳، رقم الحديث، ۶۴۴، بيروت)

”ذكر ما استفاد منه فيه: أن جماعة استدلوا به على أن الجماعة فرض عين وقيل انه قول الشافعي وعن أحمد واجبة ليست بشرط. وقيل: سنة مؤكدة“. عمدة القاري: كتاب الاذان/باب وجوب صلاة الجماعة، ص، ۲۳۶، ج، ۵، رقم الحديث، ۶۴۴، بيروت

۲..... ”وأكل نحو ثوم، ويمنع منه؛ وكذا كل مؤذ ولو بلسانه (الدر المختار) وكذلك الحق بذلك من بفيه بخر أو به جرح له رائحة“. الدر المختار مع رد المختار: كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج، ۲، ص، ۴۳۵، بيروت)

۳..... (صحيح البخاري: كتاب الجمعة/باب الطيب للجمعة، ج، ۱، ص، ۲۱۰، رقم الحديث، ۸۸۰، ۸۸۳، بيروت)

خوشبو یا عطر وغیرہ اپنی جیب میں یا گھر میں رکھنا سنت ہے۔ ۱۔

خطبہ کے دوران خوشبولگانا

آج کل مساجد میں ایک دوسرے کو خوشبولگانے کا رواج بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے جو کہ بہت خوش آئند اور اچھی بات ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مسجد کے تقدس اور احترام کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا نیز خطبہ جمعہ و عیدین کے دوران ایک دوسرے کو خوشبولگانے کا عمل بھی جاری رہتا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔ خطبہ کا حکم نماز کی طرح ہے۔ لہذا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ خطبہ کے دوران اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو خوشبولگائے۔ خواہ وہ خطبہ جمعہ و عیدین ہو یا پھر خطبہ نکاح۔ ۲۔

دھونی دان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم

دھونی دان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ اس سے دھواں وغیرہ نکل رہا ہو۔ ۳۔
وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱۔..... "السنة أن يتخذ الطيب لنفسه ويجعل استعماله عادة له". (عمدة القاری : کتاب الجمعة /باب الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ ، ج ۶ ، ص ۲۵۲ ، رقم الحديث ، ۸۸۳ ، بیروت)

۲۔..... "وفی الخلاصة کل ما حرم فی الصلاة حرم حال الخطبة ولو امر بمعروف وفی السید استماع الخطبة من أولها إلى آخرها واجب وإن کان فیها ذکر الولاية وهو الأصح نهر وكذا استماع سائر الخطب كخطبة النکاح والختم اهـ". (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ، کتاب الصلاة ، ص ۵۱۹ ، دار الکتب العلمیة ، بیروت)

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ بْنِ بَلْتَعَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَطَلَعَ عَلَيْنَا عَمْرُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ فِي ثَوْبَيْنِ مُورَدَيْنِ وَقَمِيصٍ رَقِيقٍ فَجَلَسَ إِلَيَّ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَسَارَهُ بِشَيْءٍ مَا أَذْرَى مَا هُوَ قَالَ: فَلَمَّا أَنْ قَامَ ضَحَكَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَيَّ بَعْضُ فَقَالَ: مَا يُضْحِكُكُمْ؟ قَالَ: تَعَجَّبْنَا لَهُ وَرَأَيْنَا رِيحَ الْمُسْكِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، نَظْفُوا سَاحَتَكُمْ وَأَفْنَاءَكُمْ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ تَجْمَعُ الْأَكْبَاءُ فِي دُورِهِمْ". مسند سعد بن أبي وقاص: ج، ۱، ص، ۷۱، رقم الحديث ۳۱، دار البشائر الإسلامية، بيروت)

۳۔..... "وَلَوْ تَوَجَّهَ إِلَى قَنَدِيلٍ أَوْ إِلَى سِرَاجٍ لَمْ يُكْرَهْ. كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحِيِّ وَهُوَ الْأَصَحُّ. كَذَا فِي خِزَانَةِ الْفَتَاوَى". (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكرهه ، ج، ۱، ص، ۱۰۸، دار الفکر)

(فصل نمبر ۱)

خوشبو اور اذان

مؤذن قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْمِسْكِ أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَوْمَ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ“۔
ترجمہ: ”تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن کا بھی تذکرہ فرمایا) ان پر اگلے اور پچھلے سب رشک کر رہے ہوں گے۔ (۱) مؤذن جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ (۲) امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں (۳) ایسا غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی“۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

=====

۱..... (سنن الترمذی: ابواب البر والصلة/باب ما جاء في فضل المملوك الصالح، ج، ۴، ص، ۳۵۵، رقم الحديث، ۱۹۸۶، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

(فصل نمبر ۲)

خوشبو اور امامت

جس کی بیوی گھر سے باہر پر فیوم یا عطر لگا کر جائے، اس کی امامت کا حکم اگر کسی امام کی بیوی گھر سے باہر پر فیوم (Perfume) یا عطر وغیرہ لگا کر جاتی ہو اور اس کا شوہر اس کو اس فعل سے منع کرتا ہو اور وہ اس کے اس فعل پر راضی نہ ہو مگر عورت شوہر کی بات نہ مانے تو اس صورت میں امام پر اس کا کوئی وبال اور مواخذہ نہیں ہے نیز اس کی امامت بھی بلا کراہت جائز ہے۔ ۱

انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پر فیوم لگا کر نماز پڑھادی مقتدیوں کو اس کی اطلاع دینا ضروری ہے۔

اگر کسی نے انگور، کشمش اور کھجور سے بنی شراب والی پر فیوم لگا کر نماز پڑھادی تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کو نماز کے دوران احساس ہو گیا تو وہ نمازیوں کو اطلاع کر کے کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے۔ (اس لئے کہ وہ مطلقاً نجس ہے) اگر بعد میں مسئلہ معلوم ہوا یا یاد آیا تو سب مقتدیوں کے سامنے اعلان کر دے کہ فلاں دن کی فلاں نماز نہیں ہوئی اس کو سب لوگ دوبارہ ادا کریں، نیز جو نمازی اعلان کے وقت موجود نہ ہوں ان کو کسی دوسرے وقت مطلع کرنا واجب ہے، یا اگر امام کے پاس نمازیوں کے موبائل فون (Mobile Phone) کے نمبرز (Numbers) ہوں تو ان کو بذریعہ موبائل فون (Mobile Phone) یا ایس ایم ایس

۱..... ”قال الله تعالى: وَلَا تَنْزُ وَازِرَةً وَذُرْ أُخْرَى“ (سورة الفاطر: رقم الآية، ۱۸، پارہ ۲۲)

(S.M.S) یا ای میل (Email) اطلاع دے دے، ورنہ ان کی نماز خراب ہونے کا گناہ
امام کے کندھے پر ہے گا۔ ا۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

=====

ا۔..... ”(واذا ظهر حدث امامه،.....) (بطلت، فيلزم اعادةها) لتضمنها صلاة المؤتم صحةً
وفساداً (كما يلزم الامام اخبار اذا أمهم: وهو محدث أو جنب) أو فاقد شرط أو ركن
..... (بالقدر الممكن) بلسانه أو بكتاب أو رسول على الأصح) لو معين، والا لا يلزمه
بحر عن المعراج“. (تنوير الابصار مع الدر المختار: باب الامامة، ج، ۱، ص، ۵۹۱، ۵۹۲،
سعيد)
(وكذا في البحر الرائق: باب الامامة، ج، ۱، ص، ۶۴۰، رشيدية)
(وكذا في النهر الفائق: باب الامامة والحدث في الصلاة، ج، ۱، ص، ۲۵۵، مكتبة امداديه،
ملتان)

(فصل نمبر ۳)

خوشبو اور مفسدا ت و مکروہات نماز

خوشبو یا پرفیوم کی شیشی کی وجہ سے نماز توڑنا اگر کسی شخص کی عطریا پرفیوم (Perfume) کی شیشی نماز کے دوران چوری ہو گئی تو کیا وہ پرفیوم (Perfume) کی شیشی لینے کیلئے نماز توڑ سکتا ہے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر اس خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کی قیمت ایک درہم ہے تو اس کا نماز توڑنا جائز ہے خواہ وہ نماز نفل ہو یا فرض۔ ظاہر ہے کہ آج کل جو خوشبوئیں بازار سے مل رہی ہیں ان کی قیمت ایک درہم سے کہیں زیادہ ہے لہذا اگر کسی کی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) حالت نماز میں چوری ہو جائے تو وہ نماز توڑ کر چور سے لے سکتا ہے۔ ۱۔

کپڑوں پر حرام اجزاء سے بنی ہوئی پرفیوم لگا کر نماز ادا کرنے کا حکم اگر کسی نے کپڑوں پر ایسی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز ادا کی جو کھجور، منقا اور انگور کی شراب سے بنی ہو تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر یہ پرفیوم (Perfume) ایک درہم سے زائد لگ گئی، تو یہ نماز درست نہیں ہوئی۔ نماز کے دوران احساس ہو جائے تو نماز ختم کر دے

۱۔..... ”رجل قام الى الصلاة فسرقة منه شيء قيمته درهم له أن يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعاً لأن الدرهم مال“ (الفتاوى العالمية: كتاب الصلاة/باب فيما يفسد الصلاة وما يكره، الفصل الثاني فيما يكره الصلاة، ج، ۱، ص، ۱۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

و كذا في الدر المختار: كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج، ۱، ص، ۶۵۴، سعيد)

و كذا في فتح القدير، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل: ويكره للمصلي، ج، ۱، ص، ۴۱۸، مصطفى البابي الحلبي، مصر)

اور کپڑے تبدیل کر کے دوبارہ ادا کرے، اگر بعد میں مسئلہ معلوم ہوا تو دوبارہ پاک کپڑوں کے ساتھ نماز کا اعادہ کرے۔ ۱

جیب میں انگور، منقا اور کھجور سے بنی شراب والی پرفیوم (Perfume) رکھ کر نماز ادا کرنے کا حکم

ناپاک جسم اور کپڑوں کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز نہیں جبکہ ایسا شخص پاک کرنے پر قدرت رکھتا ہو، اگر وہ ناپاک کپڑے اور جسم کے ساتھ نماز ادا کرے گا تو اس کی نماز ادا نہیں ہوگی نیز بجائے ثواب کے اللہ کے عذاب کا مستحق ہوگا، خواہ اس حالت میں فریضہ نماز ادا کرنے والا پینا ہو یا پینا۔ اگر کسی شخص نے ایسی پرفیوم (Perfume) لگائی جو انگور، کشمش یا کھجور سے بنی ہو تو اس سے اس کی نماز ادا نہیں ہوگی۔ مزید برآں یہ کہ اگر وہ ان اقسام سے بنی پرفیوم (Perfume) لگا کر نماز میں شریک ہوتا ہے اور کسی امام کو لقمہ دیتا ہے اور امام اس کا لقمہ لے لیتا ہے تو اس صورت میں امام سمیت تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ ۲

۱..... "النجاسة ان كانت غليظة وهي اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة، والصلاة بها باطلة الخ (الفتاوى العالمية: كتاب الصلاة/ الباب الثالث في شروط الصلاة، ج، ۱، ص، ۶۳)
"اما النجاسة القليلة فانها لا تمنع جواز الصلاة، سواء كانت خفيفة أو غليظة استحساناً..... ولهذا قدرنا بالدرهم على سبيل الكناية عن موضع خروجه الحدث، كذا قاله ابراهيم النخعي: انهم استقبحوا زخرف المقاعد في مجالسهم، فكنوا عنه بالدرهم..... واما النجاسة الكثيرة فتمنع جواز الصلاة". (بدائع الصنائع: كتاب الطهارة/ فصل في بيان المقدار الذي يصير به المحل نجساً، ج، ۱، ص، ۴۲۸، ۴۲۹، دار الكتب العلمية، بيروت)
"وجد في ثوبه منياً أو بولاً، أو دماً أعاد من آخر احتلام و بول و رعا ف". (الدر المختار: كتاب الطهارة/ فصل ۵ البثر، ج، ۱، ص، ۳۷۸، دار الكتب العلمية، بيروت)
وفي المبسوط: "وان انتضح البول على المصلي أكثر من قدر الدرهم من موضع فانفتل فغسله لم يبن على صلاته". (المبسوط للسرخسي: باب الحدث في الصلاة، ج، ۱، ص، ۳۵۳)
۲... اگر پرفیوم (Perfume) مقدار غصو سے زیادہ ہے (یعنی مقدار درہم سے زیادہ ہے) تو پھر نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں، اگر پرفیوم (Perfume) کی اتنی پیمائش پڑی ہیں جو معاف ہیں (یعنی مقدار درہم سے کم ہیں) تو اس صورت میں لقمہ بھی صحیح ہے۔
﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

نماز میں خوشبو سونگھنا

نماز میں خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ ۱۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ثم الشرط لعل العلامة اللازمة ، وشرعاً ما يتوقف عليه الشيء ولا يدخل فيه . (هي) ستة: (طهارة بدنه) أي جسده (من حدث) بنوعيه (وحدث) مانع كذلك (وثوبه) وكذا ما يتحرك بحركته “ (الدر المختار: باب شروط الصلاة ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۰۱ ، سعيد) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب ، هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس “ . (الفتاوى العالمية المكيية: الباب الثالث في شروط الصلاة ، ج ، ۱ ، ص ، ۵۸) ” وفي القنية: ارتج على الامام ، ففتح عليه من ليس في صلاته وتذكر ، فاذا أخذ في التلاوة ، قبل تمام الفتح ، لم تفسد ، ولا تفسد لأن تذكره يضاف الى الفتح ولو سمعه المؤتم ممن ليس في الصلاة ففتحه على امامه يجب أن تبطل صلاة الكل ؛ لأن التلقين من خارج “ . (البحر الرائق: باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۱ ، دار الكتب العلمية ، بيروت) (وكذا في الفتاوى العالمية المكيية: الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ج ، ۱ ، ص ، ۹۹ ، رشيدية)

(وكذا في رد المحتار: باب ما يفسد الصلاة وما يكره ، فيها ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۲۲ ، سعيد) ” النجاسة ان كانت غليظة ، وهي أكثر من قدر الدرهم ، فغسلها فريضة ، والصلاة فريضة ، والصلاة بها باطلة . وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب ، والصلاة معها جائزة . وان كانت أقل من قدر درهم فغسلها سنة . وان كانت خفيفة ، فانها لا تمنع الصلاة جواز الصلاة حتى تفحش ، كذا في المضمرات “ (الفتاوى العالمية المكيية: الباب الثالث في الشروط الصلاة ، ج ، ۱ ، ص ، ۵۸ ، رشيدية) وكذا في الدر المختار: باب الأنجاس ، ج ، ۱ ، ص ، ۳۱۶ ، سعيد) ” أما النجاسة ، فانها لا تمنع جواز الصلاة سواء كانت خفيفة أو غليظة استحساناً ، ولهذا قدرنا بالدرهم على سبيل الكناية عن موضع خروج الحدث ، كذا قاله ابراهيم النخعي رحمه الله تعالى : انهم استقبحوا ذكر المقاعد في مجالسهم ، فكنوا عنه بأدبرهم ، تحسناً للعبارة ، وأخذ بصالح الأدب ، وأما النجاسة الكثيرة ، فتمنع جواز الصلاة “ . (بدائع الصنائع: كتاب الطهارة ، فصل في بيان المقدار الذي يصير به المحل نجساً ، ج ، ۱ ، ص ، ۴۲۸ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

۱۔ ” ويكره أن يشم طيباً أو ريحاناً كذا في الذخيرة “ .

(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ج ، ۱ ، ص ، ۱۲۰) ” (ويكره شم طيب) كأن يدللك موضع سجوده بطيب ، أو يضع ذرائحه طيبة عند أنفه في موضع ﴿بقية حاشية الگے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

نماز میں چہرہ اور داڑھی پر خوشبو لگانے کا حکم اگر کسی شخص نے نماز کے دوران اپنے کپڑوں، ہاتھ، چہرہ اور داڑھی پر خوشبو لگائی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہ حکم اس وقت ہے جب نمازی نے خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کی شیشی لے کر خوشبو لگائی اور اگر اس نے نماز سے پہلے ہی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) کو ہاتھ پر لگایا ہوا تھا اور بعد میں اس کو سر یا داڑھی پر مل دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، ہاں البتہ کراہت سے خالی نہیں۔ ۱

گھٹیا خوشبو لگا کر نماز ادا کرنا

گھٹیا خوشبو لگا کر نماز ادا نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اعلیٰ اور عمدہ خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔ کیونکہ عام محافل میں اس طرح کی خوشبو لگا کر جانا عار سمجھا جاتا ہے، نیز جب اسی طرح کی خوشبو پسینہ کے ساتھ مل جاتی ہے تو مزید بدبو اور دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے۔ فقہاء نے گھٹیا کپڑوں میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ ۲

نماز میں سر سے بہنے والی خوشبو صاف کرنا

اگر کسی نے نماز سے پہلے سر پر خوشبو لگائی اور وہ نماز میں بہہ کر اس کی پیشانی پر آگئی تو اس

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

السجود لیستشفہ أما اذا أمسكه بيده، وشمه فالظاهر الفساد لأن من رآه يعجزم أنه في غير الصلاة، وأفاد بعض شراح المنية أنها لا تفسد بذلك أي اذا لم يكن بعمل كثير“.(حاشية الطحطاوي: كتاب الصلاة/فصل في المكروهات، دارالكتب العلمية، بيروت)

۱.....”ولو ادهن رأسه أو لحيته أو جعل ماء الورد على رأسه فسدت صلاته، قيل: هذا اذا تناول القارورة فصب الدهن على رأسه ولو كان في يده فمسح برأسه أو بلحيته لم تفسد صلاته كذا في فتاوى قاضيخان“.(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/باب فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج، ۱، ص، ۱۱۵، دارالكتب العلمية، بيروت)

۲.....”وَتُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِي ثِيَابِ الْبَذْلَةِ. كَذَا فِي مَعْرَاجِ الدَّرَايَةِ“.(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ج، ۱، ص، ۱۰۷، دارالفكر)

صورت میں وہ نماز کے دوران اپنے ہاتھ سے خوشبو کو صاف کر سکتا ہے کیونکہ اگر صاف نہیں کرے گا تو آنکھوں میں جانے کا ڈر ہے جس سے اس کو ضرر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا پہلے پیشانی سے مٹی یا تنکھ پونچھے اگر تو اس کو اس سے ضرر تھا اور نماز میں خلل پڑتا تھا تو کوئی حرج نہیں اور اگر خلل نہیں پڑتا تھا تو درمیان نماز میں مکروہ ہے اور تشہد اور سلام سے پہلے مکروہ نہیں۔ ۱

حرام مال سے خریدی ہوئی خوشبو یا چوری شدہ پرفیوم لگا کر نماز پڑھنے کا حکم اگر کسی نے خوشبو یا پرفیوم (Perfume) چوری کی یا حرام مال سے اس کو خریدا اور اسے کپڑوں پر لگا کر نماز ادا کی تو ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ۲

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاحْكُم

۱..... ”وَلَا بَأْسَ أَنْ يَمَسَّ جَبْهَتَهُ مِنَ التُّرَابِ وَالْحَشِيشِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهُ إِذَا كَانَ يَضْرُؤُ ذَلِكَ وَيَسْعَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ لَا يَضْرُؤُ ذَلِكَ يُكْرَهُ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ وَلَا يُكْرَهُ قَبْلَ الشَّهَادِ وَالسَّلَامِ. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ وَالتَّرُكُ أَفْضَلُ. كَذَا فِي مُحِيطِ السُّرُحِيِّ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَمَسَّ الْعِرْقَ عَنْ جَبْهَتِهِ فِي الصَّلَاةِ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ كُلُّ عَمَلٍ هُوَ مُفِيدٌ لَا بَأْسَ بِهِ لِلْمُصَلِّي وَقَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَلَّتِ الْعِرْقَ عَنْ جَبْهَتِهِ“ (الفتاوى العالمية المكيية: كتاب الصلاة/الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ج، ۱، ص، ۱۰۵، دار الفکر)

۲..... ”فروع: تکرہ الصلاة في الثوب المغصوب وان لم يجد غيره لعدم جواز الانتفاع بملك الغير قبل الاذان، أو أداء الضمان“ (حاشية الطحطاوي: كتاب الصلاة/فصل في المكروهات، ص، ۳۵۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

وأيضاً قال الطحطاوي: ”(قوله: مع الكراهة): أي التحريمية ذكره السيد، وفي السراج، والقهستاني تکرہ الصلاة في الثوب الحرير، والثوب المغصوب، وان صحت، والثوب الى الله تعالى“ (حاشية الطحطاوي: كتاب الصلاة/فصل في المكروهات، ص، ۳۵۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

(وكذا في البحر الرائق: باب شروط الصلاة، ج، ۱، ص، ۴۶۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

(فصل نمبر ۴)

خوشبو اور سترہ

پرفیوم کی شیشی کو سترہ بنانا

نمازی کے سامنے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے رسول اللہ ﷺ نے نمازی کے سامنے گزرنے سے منع فرمایا ہے۔

بُسر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

”أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ ، يَسْأَلُهُ : مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي ؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ“ ۱۔

ترجمہ: ”حضرت زید بن خالد جہنی انصاریؓ نے انہیں (یعنی بُسر بن سعید کو) حضرت ابو جہیم انصاریؓ کی خدمت میں بھیجا کہ وہ حضرت ابو جہیم سے یہ پوچھیں کہ انھوں نے نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے تو حضرت ابو جہیم نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس گزرنے پر کتنا گناہ ہوگا تو چالیس سال تک کھڑا رہنا اس کو پسند ہوتا اس سے کہ سامنے سے گزرے۔“

بعض اوقات انسان کو مسجد کے علاوہ کسی ایسے مقام پر نماز پڑھنی پڑ جاتی ہے جہاں لوگوں کی

۱۔..... (صحیح البخاری: کتاب الصلاة / باب إثم المارِّ بين يدي المصلِّي ، ج ، ۱ ، ص ، ۱۲۸ ، رقم الحديث ، ۵۱۰ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

آمد و رفت ہو مثلاً اگر کوئی آدمی عام گزرگاہ یا جنگل میں نماز پڑھنا چاہے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے سامنے سترہ رکھ لے تاکہ اس کے آگے سے گزرنے والے گناہ گار نہ ہوں۔ اصطلاح میں ہر اس چیز کو سترہ کہتے ہیں جس کو سامنے رکھ نماز پڑھی جائے، خواہ وہ ستون، درخت، سواری ہو یا وقتی طور پر کوئی بھی چیز نمازی کے سامنے رکھ دی جائے یا کھڑی کر دی جائے۔ رسول اللہ اکرمؐ نے نماز پڑھاتے ہوئے اپنے سامنے سترہ رکھا ہے۔

حضرت حقیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، الظُّهُرُ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ“۔ ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (میدان) بطحاء میں ظہر کی نماز دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز پڑھائی (اور بوجہ مسافر ہونے کے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھوٹا نیزہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گزرتے رہتے تھے۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں اپنے سامنے سترہ رکھا ہے، مزید یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ رکھنے کی بھی ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيُذِنْ مِنْهَا لَا يَقْطَعْ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ۔ ۲

۱..... ”سترہ قائم کرنا سب ائمہ کے نزدیک مستحب ہے، البتہ بعض نے امام احمد بن حنبلؒ سے وجوب کا قول نقل کیا ہے۔“

(يستحب له أن يغرز سترة) وأوجه الام أحمد لظاهر الأمر“۔ (حاشیہ الطحطاوی: کتاب الصلاة/فصل فی اتخاذ السترة و دفع المار بین یدی المصلي اذا ظن ، ص ۳۶۵)

۲..... (صحیح البخاری: کتاب الصلاة/باب سترۃ الامام سترۃ من خلفه ، ج ۱، ص ۱۲۵، رقم الحدیث ۴۹۵، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۳..... (سنن نسائی، کتاب الصلاة/باب الامر بالدنو من السترة“۔)

ترجمہ: ”اگر تم میں سے کوئی شخص سترہ رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو جائے تاکہ شیطان اس کی نماز نہ توڑے۔“

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پرفیوم (Perfume) کی شیشی کو سترہ بنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تو پرفیوم (Perfume) کی شیشی زمین سے ایک ہاتھ یعنی دو بالشت کی مقدار (۱۸ انچ) اونچی ہے، نیز اس کی موٹائی انگلی کے برابر ہے تو مردوں اور عورتوں کو اس کے سامنے سے گزرنا جب کہ پرفیوم (Perfume) کی شیشی کے برابر کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو، خواہ اکیلا ادا کر رہا ہو یا باجماعت، بغیر کسی کراہت کے جائز ہے۔ اگر پرفیوم (Perfume) کی شیشی ایک ہاتھ یعنی دو بالشت زمین سے اونچی نہیں ہے تو اس صورت میں اس کے سامنے سے گزرنے والا گناہ گار ہوگا۔ ۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱..... ”(ویغرز الامام، ۵۱) وكذا المنفرد (سترۃ بقدر ذرائع) طولاً (وغلظ أصبح)“ قوله: (بقدر ذراع) بیاب لأقلها، والظاهر أن المراد به ذراع اليد كما صرح به الشافعية، وهو شبران“. (ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج، ۲، ص، ۴۰۱، ۴۰۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

والمستحب لمن يصلي في الصحراء أن ينصب بين يديه عوداً، أو يضع شيئاً أذناه طول ذراع ۵۱..... ينبغي أن يكون في غلظ أصبح، لوقل ابن مسعود: يجزىء من السترة السهم ۵۱.“ (بدائع الصنائع: كتاب الصلاة/فصل فيما يستحب ويكره فيها، ج، ۲، ص، ۸۴، دار الكتب العلمية بيروت)

(فصل نمبر ۵)

خوشبو اور فدیہ

فدیہ میں خوشبو دینا

قضاء شدہ نمازوں اور روزوں وغیرہ کا فدیہ فقط غلہ کی شکل میں دینا ضروری نہیں بلکہ اس کی قیمت نقدی کی صورت میں ادا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح خوشبو، کتاب اور کپڑے وغیرہ بھی دیے جاسکتے ہیں۔^۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاحْكُم

=====

۱.....”قوله (نُصِفَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ) أي: أو من دَقِيقِهِ أو سَوِيقِهِ، أو صَاعٌ تَمْرٍ أو زَبِيبٍ أو شَعِيرٍ أو قِيمَتِهِ، وَهِيَ أَفْضَلُ عِنْدَنَا لِأَسْرَاعِهَا بِسَدِّ حَاجَةِ الْفَقِيرِ“۔ (رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الصلاة/باب قضاء الفوائت، مطلب في إسقاط الصلاة عن الميت، ج، ۲، ۷۲، ۷۳، دار الفكر، بيروت)
”ويجوز دفع القيمة وهي أفضل عند وجدان ما يحتاجه لأنها أسرع لقضاء حاجة الفقير، أي: أي وحاجة الفقير متنوعة“۔ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: كتاب الزكاة/باب صدقة الفطر، ص، ۷۲۲، دار الكتب العلمية، بيروت)
(وكذا في البحر الرائق: كتاب الزكاة/باب صدقة الفطر، ج، ۲، ص، ۴۴۴، رشيدية)
وكذا في الفتاوى العالمية: كتاب الزكاة/الباب الثامن في صدقة الفطر، ج، ۱، ص، ۱۹۲، رشيدية)

(باب نمبر ۴)

عید اور خوشبو

عید

سال بھر میں دو دن مسلمانوں کے لئے خوشی کے مختص کیے گئے ہیں، ایک کو عید الفطر جبکہ دوسرے کو عید الاضحیٰ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ فطر کے معنی افطار کرنے کے آتے ہیں۔ اس سے مراد ماہ رمضان المبارک میں مسلمان کو جو روزے رکھنے کا حکم تھا وہ شوال کے چاند نظر آتے ہی ختم ہو گیا۔

عید کے معنی

”عید“ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے عربی میں مختلف معنی آتے ہیں۔ اس کا ایک معنی خوشی کے بھی ہیں، چونکہ مسلمانوں کو عیدین کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرحت و خوشی ملتی ہے جسے وہ اسلام کی حدود میں رہتے ہوئے مناتے ہیں اس لئے اس کو عید کہا جاتا ہے۔ اسی طرح عید کے ایک معنی لوٹ کر آنے والی چیز کے بھی آتے ہیں، اور کیونکہ عیدین کے موقع پر مسلمانوں پر سال بھر میں دو مرتبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے کئی قسم کے احسانات و نوازشات لوٹ کر آتے ہیں مثلاً روزے میں کھانے پینے اور اپنی بیوی سے دور رہنے کی ممانعت کے بعد افطار اور بیوی سے ہم بستری وغیرہ کی اجازت، صدقہ فطر، عید الاضحیٰ کے موقع پر حج جیسی عظیم عبادت، قربانی کا گوشت وغیرہ اس لئے ان موقعوں کو عید کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ عید کے نام سے موسوم کرنے کی اور بھی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ ۱۔

۱۔.....”سَمِيَ الْعِيدُ بِهَذَا الْاسْمِ لِأَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى فِيهِ ﴿لَقِيَهُ حَاشِيَا كُلِّ صَفْحَةٍ﴾ ملاحظہ فرمائیں ﴿

ہر قوم کے لئے سال بھر میں خوشی کا جشن منانے کے لئے کچھ ایام مخصوص ہوتے ہیں، جنہیں عرف عام میں تہوار کہا جاتا ہے، ہر ملت اپنے تہوار کو مختلف طریقے اور انداز سے مناتی ہے، مگر سب کا مقصود ”خوشی منانا“ ہے۔ اسلام نے بھی سال بھر میں مسلمانوں کے لئے عبادت کے طور پر دو دن مخصوص کیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کا آغاز ہوتا ہے، ان دو مقدس تہواروں کے سلسلہ کا آغاز بھی اس وقت سے ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَ كُفْمَ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ“۔^۱

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

عَوَائِدُ الْإِحْسَانِ أَيْ أَنْوَاعُ الْإِحْسَانِ الْعَائِدَةِ عَلَى عِبَادِهِ فِي كُلِّ عَامٍ: مِنْهَا الْفِطْرُ بَعْدَ الْمَنَعِ عَنِ الطَّعَامِ وَصَدَقَةُ الْفِطْرِ وَإِسْتِمَاءُ الْحَجِّ بِطَوَافِ الزِّيَارَةِ وَلُحُومِ الْأَضْحَى وَغَيْرَ ذَلِكَ، وَلَئِنْ الْعَادَةَ فِيهِ الْفَرَحُ وَالسُّرُورُ وَالنَّشَاطُ وَالْحُبُورُ غَالِبًا بِسَبَبِ ذَلِكَ“۔ (قَوْلُهُ أَوْ تَفَاوُلًا أَيْ بِعَوْدِهِ عَلَى مَنْ أَدْرَكَهُ كَمَا سُمِّيَتْ الْقَائِلَةُ قَائِلَةً تَفَاوُلًا بِقَوْلِهَا أَيْ رُجُوعِهَا بِحَرْفٍ)۔ (رد المحتار مع الدر المختار: باب العیدین، ج ۲، ص ۱۶۵، ۱۶۶، دار الفکر، بیروت)

”سمى العيد عيداً لأنه يعود ويتكرر لأوقاته وقيل يعود به الفرح على الناس ويكلاهما متقارب المعنى وقيل تفاؤلاً لأن يعود ثانية على الإنسان“۔ (مشارك الانوار على صحاح الآثار: حرف العين، مادة، عود، ج ۲، ص ۱۰۵، المكتبة العتيقة ودار التراث)

”أى: الفطر والأضحى قيل: إنما سُمِّيَ العيد عيداً لأنه يعود كُلُّ سَنَةٍ، وَهُوَ مُشْتَقٌّ مِنَ الْعَوْدِ، فَقُلِبَتْ الْوَاوُ يَاءً لِسُكُونِهَا وَانْكِسَارِ مَا قَبْلَهَا. وَفِي الْأَزْهَارِ: كُلُّ اجْتِمَاعٍ لِلْسُّرُورِ، فَهُوَ عِنْدَ الْعَرَبِ عِيدٌ لِعَوْدِ السُّرُورِ بِعَوْدِهِ. وَقِيلَ: لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَعُودُ عَلَى الْعِبَادِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَلِذَا قِيلَ: لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ لَيْسَ الْحَدِيدَ، إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ آمَنَ الْوَعْدَ، وَجَمْعُهُ أَعْيَادٌ وَإِنْ كَانَ أَصْلُهُ الْوَاوُ لَا الْيَاءُ لِلزُّوْمِ فِي الْوَاحِدِ، أَوْ لِلْفَرْقِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَعْوَادِ الْخَشَبِ“۔ (مرقاة المفاتيح: باب صلاة العیدین، ج ۳، ص ۱۰۶۰، دار الفکر، بیروت، لبنان)

۱.... (سنن أبي داود: كتاب الصلاة/باب صلاة العیدین، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾)

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے ہاں دودن تھے کہ وہ ان میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دودن کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں (اب وہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں)۔ عید الاضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن۔“

عید کے دن خوشبو کا استعمال

عید کے دن خوشبو کا استعمال سنت ہے اور آپ ﷺ اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اچھی خوشبو استعمال کرنے کی تاکید فرماتے۔ ۱۔

عید کا دن خوشبو لگانے کا نام نہیں

”لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ لَبَسَ الْجَدِيدَ إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ آمَنَ مِنَ الْوَعِيدِ لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ تَنَجَّرَ بِالْعُودِ إِنَّمَا الْعِيدُ لِلتَّائِبِ الَّذِي لَا يَعُودُ لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ تَزَيْنَ بِزِينَةِ الدُّنْيَا إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ تَزَوَّدَ بِزَادِ التَّقْوَى. لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ رَكَبَ الْمَطَايَ إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا لَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ بَسَطَ الْبَسَاطَ إِنَّمَا الْعِيدُ لِمَنْ جَاوَزَ الصِّرَاطَ.“

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ج، ۱، ص، ۲۹۵، رقم الحدیث، ۱۱۳۴، المكتبة العصرية، بیروت، واللفظ له، سنن النسائی: رقم الحدیث، ۱۵۵۶، مسند أحمد: مسند أنس رضی اللہ عنہ، ج، ۲۰، ج، ۲۱۲، رقم الحدیث، ۱۲۸۲۷) فی حاشیة مسند أحمد: ”إسناده صحيح على شرط الشيخين من جهة يزيد بن هارون، وأما متابعه سهل بن يوسف، فمن رجال البخاري وأصحاب السنن.“
۱۔..... ”والسنة أن يطيب لما روى الحسن بن علي رضي الله عنهما قال ”أمرنا رسول الله ﷺ أن نطيب باجود ما في نجد في العيد.“ (المجموع شرح المذهب: باب صلاة العيدين، ج، ۵، ص، ۶، دار الفكر)

ترجمہ: ”عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو نئے کپڑے پہنے بلکہ اس کے لیے ہے جو وعید سے امن میں (یعنی برے کاموں سے بچتا رہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا مستحق ہو اور اس کے عتاب سے امن میں رہے) عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو عود کی خوشبو سے معطر ہو بلکہ اس کے لیے ہے جو توبہ کرنے والا ہو کہ پھر گناہ نہ کرے عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو آرائش دنیا کی زینت اختیار کرے بلکہ اس کے لیے ہے جو تقویٰ (پرہیزگاری) کو آخرت کے لیے زاد راہ بنائے۔ عید اس آدمی کے لیے نہیں ہے جو سوار یوں پر سوار ہو بلکہ اس کے لیے ہے جو گناہوں کو ترک کرے۔ اور عید اس آدمی کے لیے نہیں جو (آرائش و زیبائش کے) فرش بچھائے بلکہ اس کے لیے ہے جو پل صراط سے گزر جائے گا۔“

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(باب نمبر ۵)

تکفین و تدفین اور خوشبو

قبر پر اگر بتی یا لوبان وغیرہ جلانے کا حکم
قبر پر لوبان یا اگر بتی وغیرہ جلانا بدعت ہے۔ میت کے لئے خوشبو کا استعمال تین موقعوں پر
ثابت ہے۔ جب اس کی روح نکلے، دوسرا جب اسے غسل دیا جائے اور تیسرا کفن کرنے کے
قریب۔ قبر وغیرہ پر ثابت نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی
ہے جو قبر پر چراغ جلاتے ہیں۔ ۲

کفن پر خوشبولگانا

کفن پر خوشبولگانا مستحب ہے ۳۔ البتہ مرد کے لیے جو خوشبوزندگی میں ممنوع تھی یعنی ورس

۱..... "وَجَمِيعُ مَا يُجَمَّرُ فِيهِ الْمَيِّتُ ثَلَاثَ مَوَاضِعَ عِنْدَ خُرُوجِ رُوحِهِ لَا زَالَةَ الرَّائِحَةِ الْكَرِيمَةِ وَعِنْدَ
غُسْلِهِ وَعِنْدَ تَكْفِينِهِ، وَلَا يُجَمَّرُ خَلْفُهُ، وَلَا فِي الْقَبْرِ". (البحر الرائق: كتاب الجنائز، ج ۲، ص ۳۱۰، رشیدیہ)

(و کذا في الدر المختار مع رد المحتار: باب صلوة الجنائز، ج ۲، ص ۱۹۵، سعید)
و کذا في فتح القدير: باب الجنائز / فصل في الغسل، ج ۲، ص ۱۰۸، مصطفى البابي الحلبي،
مصر)

۲..... وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ
وَالْمُتَخَذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ". (مشکوٰۃ المصابيح: كتاب الصلاة / باب المسجد ومواضع
الصلوة، ص ۷۱، المكتب الاسلامي)

۳..... "وصفة تكفين الرجل أن يسخر الكفن أولاً بالبخور الطيبة، ويرش عليه الحنوط ان وجد
ويسبط اللفافة، ثم الازار، وهو من القرن الى القدم ثم يجعل عليه حنوط ان وجد، ويطلى بالكافور
مساجده..... (رسائل الاركان لأبي العياش عند العلي محمد بحر
العلوم، الرسالة الأولى في الصلوة، فصل في حكم الجنائز، بيان سنة التكفين للرجل، ص ۱۵۳،
مطبع يوسفى، لكهنو)

اور زعفران، ایسی خوشبو کو کفن پر استعمال کرنا بھی منع ہے۔ اور عورت کے لئے جائز ہے۔^۱
مردہ کو کافور لگانے کی حکمت

- (۱).....مردوں کو کافور لگانے کا اس لئے امر ہوا کہ جس چیز کو کافور لگایا جائے وہ جلد نہیں بگڑتی۔
- (۲)..... کافور لگانے میں یہ فائدہ ہے کہ کوئی موزی جانور اس کے قریب نہیں آتا۔
- (۳)..... یہ بھی فائدہ ہے کہ کافور کی بو سے قبر کے کیڑے جو طبعی طور پر زمین میں پیدا ہو جاتے ہیں وہ بھاگ جاتے ہیں البتہ جو اعمال بد کے باعث کیڑے سانپ بچھو وغیرہ مردہ کو قبر میں کاٹنے کے لئے پیدا ہو جائیں وہ نہ کسی چیز سے ڈرتے ہیں اور نہ بھاگتے ہیں بلکہ فانی دنیا کی کوئی طاقت اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی الا الصدقة والدعاء یعنی صدقہ و دعا سے وہ دفع ہو جاتے ہیں۔ اور کافور مردہ کے سات انداموں پر جن پر سجدہ کیا جاتا ہے لگایا جاوے

۱.....”عن أبي وائل قال : عند علي رضي الله تعالى عنه مسك ، فأوصى أن يحنط به ، وقال :”هو فضل حنوط رسول الله ﷺ“ قال النووي اسناده حسن“ . (نصب الراية: كتاب الصلاة /باب الجنائز ، فصل في الغسل ، ج ، ۲ ، ص ، ۲۵۹ ، رقم الحديث ، ۲۹۹۷ ، المكتبة المكية ، جده)
” (وجعل الحنوط على رأسه ولحيته)“ لأن التطيب سنة . اذكر الرازي أن هذا يجعل مستحب . والحنوط عطر مركب من أشياء طيبة ولا بأس بسائر الطيب غير الزعفران والورس اعتباراً بالحياة ، وقد ورد النهي عن المزعفر للرجال وبهذا يعلم جهل من يجعل الزعفران في الكفن عند رأس الميت في زماننا“ . (البحر الرائق : كتاب الصلاة /باب الجنائز ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۰۳ ، بيروت)
” (ولا بأس في الكفن ببرود وكتان ، وفي النساء بحريز ومزعفر ومعصفر) لجوازه بكل ما يجوز لبسه حال الحياة (الدر المختار) وفي رد المحتار: قوله: (وفي النساء) على تقدير مضاف : أي وفي كفن النساء ، واحترز عن الرجال لأنه يكره لهم ذلك“ . (رد المحتار مع رد المحتار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنائز ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۰۰ ، بيروت)
” وفي حق النساء بالحريز والابرسم والمعصفر والمزعفر ويكره للرجال ذلك ولا بأس بسائر الطيب غير الزعفران والورس في حق الرجل كذا في الايضاح“ (الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/باب في الجنائز ، الفصل الثالث في التكفين ، ج ، ۱ ، ص ، ۱۷۶ ، بيروت)
” (العطر المركب من الاشياء الطيبة غير زعفران وورس) لكرههما للرجال ، وجعلهما في الكفن جهل“ . (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنائز ، ج ، ۳ ، ص ، ۸۹ ، بيروت)
” (ولا بأس بسائر الطيب غير الزعفران والورس في حق الرجل ، لما روي عن النبي : أَنَّهُ نَهَى الرَّجَالَ عَنْ الْمَزْعَفْرِ“ . (بدائع الصنائع : كتاب الصلاة/فصل : في كيفية التكفين ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۲۹)

اور وہ یہ ہیں۔ پیشانی، دونوں گھٹنے، دونوں قدم، دونوں ہاتھ یہ سات اندام کافور کے لئے اس وجہ سے مخصوص ہیں کہ وہ انہیں پر سجدہ کیا کرتا تھا لہذا مزید کرامت کے لئے مخصوص ہوئے۔
(۴)..... سارے جسم کی بناوٹ انہی انداموں سے ہوتی ہیں ان پر کافور لگانے سے گویا سارا جسم ان میں شامل ہو جاتا ہے۔ ۱۔

میت کے سر، داڑھی، پیشانی ہاتھ اور پاؤں پر کافور لگانا
میت کے سر، داڑھی اور پیشانی پر خوشبو لگانا اس کی شرافت و عزت کی وجہ سے مندوب ہے۔
مزید برآں یہ کہ وہ ان اعضاء کے ساتھ سجدہ کرتا ہے۔

معمر سے روایت ہے کہ انھوں نے ایوب کو دیکھا کہ:

”يَذُرُّ عَلَى رَأْسِ الْمَيِّتِ وَلَحْيَتِهِ وَصَدْرِهِ ذَرِيرَةً“۔ ۲

ترجمہ: وہ میت کے سر، داڑھی اور سینہ پر ذریرہ چھڑکتے تھے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”يُوضَعُ الْكَافُورُ عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِ الْمَيِّتِ“۔ ۳

ترجمہ: میت کی پیشانی پر کافور کو رکھا جائے۔

(کافور ایک قسم کی خوشبو ہے یا خوشبو کی قسم ہے)

۱..... (احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص ۹۰، ۹۱)

۲..... (مصنف عبد الرزاق: کتاب الجنائز / باب الحنوط، ج ۳، ص ۲۶۱، رقم الحديث، ۶۱۷۶، بیروت)

۳..... (مصنف لابن أبي شيبة: کتاب الجنائز / في الحنوط كيف يصنع به وأين يجعل، رقم الحديث، ۱۱۱۳۳، شركة دار القبلة)

”والكافور: طيب، وفي الصحاح: من الطيب، وفي المحكم: أخلاط من الطيب تُرْكَب من كافور الطلع“. (تاج العروس: مادة، ”كفر“، ج ۱۴، ص ۵۹، دار الهداية)

” (على رأسه ولحيته) ندباً (والكافور على مساجده) “ كرامة لها. وفي رد المحتار

” (كرامة لها) فانه كان يسجد بهذه الأضياء فتختص بزيادة كرامة وصيانة لها عن سرعة الفساد“.

﴿بقية حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

میت کی تکفین میں استعمال ہونے والی خوشبو کا خرچ کس کے ذمہ ہے؟
میت کی تکفین میں استعمال ہونے والی خوشبو، غسل، کفن اور جنازہ کے مصارف کس پر ہیں؟
اس کی تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ اگر میت نے اپنی ملکیت میں اتنا ترکہ (مال) چھوڑا ہے جو خوشبو اور دیگر لوازمات کے لئے کافی ہو تو یہ خرچ میت کے مال (ترکہ) میں سے کیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے یہ مصارف ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، خواہ متعلقہ شخص اجنبی یا میت کا وارث ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ ایسے شخص کا عاقل و بالغ ہونا ضروری ہے۔

۲۔ اگر میت نے اپنی ملکیت میں کوئی مال (ترکہ) نہیں چھوڑا تو یہ مصارف اس شخص کے ذمہ ہیں جس پر میت کی حیات میں نفقہ (خرچ) واجب تھا، اگر شرعی طور پر میت کا خرچ (نفقہ) ایک سے زائد اشخاص پر واجب تھا تو ان مصارف کی ادائیگی ان سب افراد پر مشترکہ طور پر

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(الدر المختار مع رد المحتار: کتاب الصلاة/باب صلاة الجنابة، ج، ۳، ص، ۸۹، بیروت)
”یوضع الحنوط فی رأسه ولحيته وسائر جسده كذا فی المحيط..... ویوضع الكافور علی جبهته وأنفه ویدیه وركبته وقدمیه“ (الفتاویٰ الہندیة: کتاب الصلاة/باب فی الجنابة، الفصل الثالث فی التكفین، ج، ۱، ص، ۱۷۶، بیروت)
”ثم یوضع الحنوط فی رأسه ولحيته، لما روي أن آدم صلوات الله وسلامه عليه لما توفي غسلته الملائكة وحنطوه، ویوضع الكافور علی مساجده، یعنی: جبهته وأنفه ویدیه وركبته وقدمیه، لما روى عن ابن رضى الله عنه أنه قال: وتبتع مساجده بالطيب، یعنی: بالكافور، ولأن تعظیم الميت واجب، ومن تعظیمه أن يطيب، لئلا تجيء منه رائحة منتنة، وليصان عن سرعة الفساد، وأولى المواضع بالتعظیم مواضع السجود، وكذا الرأس واللحية هما من أشرف الأعضاء“. (بدائع الصنائع: کتاب الصلاة/فصل: فی كيفية التكفین، ج، ۲، ص، ۳۲۸، بیروت)
۱..... ”(من له مال) أما من له فكفنه في ماله يقدم على الدين والوصية والارث الى قدر السنة ما لم يتعلق به حق الغير كالرهن والمبيع قبل القبض والعبد الجاني“. (رد المحتار: کتاب الصلاة/باب صلاة الجنابة، ج، ۳، ص، بیروت)
”وَالْكَفْنُ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَيَقْدَمُ عَلَى الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَالْأَرْثِ إِلَى قَدْرِ السَّنَةِ مَا لَمْ يَتَّعَلَّقْ بِغَيْرٍ مَالِهِ حَقُّ الْغَيْرِ كَالرَّهْنِ وَالْمَبِيعِ قَبْلَ الْقَبْضِ وَالْعَبْدُ الْجَانِي، هَكَذَا فِي النَّبِيِّينَ“. (الفتاویٰ الہندیة: کتاب الصلاة/باب فی الجنابة، الفصل الثالث فی التكفین، ج، ۱، ص، ۱۷۷، بیروت)

واجب ہوگی۔ یعنی اگر میت نے کچھ ترکہ (مال) چھوڑا ہوتا تو جس کو جتنا مال ملتا اسی حساب سے اس سے خرچ لیا جائے گا۔ ۱

۳۔ مرنے والا اگر شادی شدہ ہے تو اس کی تجہیز و تکفین کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے، خواہ عورت نے اپنی ملکیت میں مال چھوڑا ہوا ہو یا نہیں۔ ۲

۴۔ اگر مرنے والے نے اپنی ملکیت میں کوئی مال نہیں چھوڑا اور ایسا بھی کوئی شخص زندہ نہیں جس پر اس میت کا نفقہ واجب ہوتا تو ایسی صورت حال میں اسلامی حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مصارف کی ادائیگی کا بیڑا اٹھائے یعنی بیت المال یا حکومت وغیرہ کے فنڈز سے ادا کرے۔

بالفرض اگر حکومت وقت اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتی ہے تو ایسی صورت حال میں جن جن مسلمانوں کو اس میت کی اطلاع ہو ان سب پر فرض کفایہ کے طور ان مصارف کی ادائیگی ضروری ہے۔ اگر ان لوگوں نے باوجود اطلاع کے یہ کام انجام نہ دیا تو وہ سب کے سب گناہ گار ہوں گے۔ ۳

۱۔.....” (وکفن من لا مال له علی من تجب علیہ نفقته) فان تعددوا فعلى قدر ميراثهم . (الدر المختار) (فعلى قدر ميراثهم) كما كانت النفقة واجبة علیهم . فتح: أي فانها علی قدر الميراث .
(ردالمحتار مع الدر المختار : کتاب الصلاة/باب صلاة الجنائز، ج، ۳، ص، ۱۰۰، بیروت)
”ومن لم یکن مال فالكفن علی من تجب علیہ النفقة“ . (الفتاویٰ الہندیة: کتاب الصلاة/باب فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ج، ۱، ص، ۱۷۷، بیروت)
۲۔.....” (واختلف الزوج، والفتویٰ علی وجوب کفنتها علیہ) عند الثاني (وان ترکت مالاً) (الدر المختار) قوله: (وان ترکت مالاً) أنه یلزمه کفنتها وان ترکت مالاً، وعلیہ الفتوی . (ردالمحتار مع الدر المختار : کتاب الصلاة/باب صلاة الجنائز، ج، ۳، ص، ۱۰۱، بیروت)
”یجب الکفن علی الزوج وان ترکت مالاً وعلیہ الفتوی“ . (الفتاویٰ الہندیة: کتاب الصلاة/الفصل الثالث فی التکفین، ج، ۱، ص، ۱۷۷، بیروت)
(امداد الفتاوی: کتاب الصلوة، باب الجنائز، عنوان: ترتیب در وجوب صرۃ کفن: ج، ۱، ص، ۵۸۸، مکتبہ دارالعلوم کراچی)
۳۔.....” (ان لم یکن ثمة من تجب علیہ نفقته ففی بیت المال، فان لم یکن) بیت المال معموراً أو منتظماً (فعلى المسلمين تکفینہ) (الدر المختار) قوله: (فعلى المسلمين) أي العالمین به وهو فرض کفایة یأثم بترکه جمیع من علم به“ . (ردالمحتار مع ردالمحتار: کتاب الصلاة/باب صلاة الجنائز، ج، ۳، ص، ۱۰۲، بیروت)

۵۔ اگر کسی شخص نے مرنے والے کے وارثین کی غیر موجودگی یا حکومت وقت کی اجازت کے بغیر اپنے خرچہ سے یہ کام یوں گمان کرتے ہوئے انجام دیا کہ وہ بعد میں ورثاء سے خرچ وصول کر لے گا، تو اس مسئلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر بعد میں وارث رضا مندی سے اس کو خرچ دے دیں تو فیہا ورنہ ان سے جبراً وصول نہیں کر سکتا، اس لئے کہ وہ احسان تھا جو اس نے اپنی خوشی سے کیا تھا، وارث اس کے ذمہ دار نہیں۔ ۱

نوٹ: مذکورہ بحث میں جن مصارف کا حکم لکھا گیا ہے ان میں فقط خوشبو ہی نہیں بلکہ غسل، حمل کفن اور دفن شامل ہیں۔ ان میں ان رسوم کے اخراجات شامل نہیں جو عوام نے اپنی طرف سے بطور رسم ایجاد کی ہوئی ہیں۔ ۲

مرنے والے کے پاس خوشبو رکھنا

جس آدمی کی موت کا وقت آجائے اس کے پاس خوشبو رکھنا یا خوشبو کی دھونی دینا مندوب ہے اس لئے کہ فرشتوں کو خوشبو پسند ہے۔ ۳

۱..... ”تنبيه: لو كفنه الحاضر من ماله ليرجع على الغائب منهم بحصته فلا رجوع له ان انفق بلا اذن القاضي . حاوي الزاهدي . واستبطل منه الخير الرملي أنه لو كفن الزوجة غير زوجها بلا اذنه ولا اذن القاضي فهو متبرع“ . (رد المحتار: كتاب الصلاة / باب صلاة الجنابة ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۰۱ ، بيروت)

”ولو مات ولا شيء له وجب كفنه على ورثته فكفنه الحاضر من مال نفسه ليرجع على الغائب منهم بحصتهم ليس له الرجوع اذا انفق عليه بغير اذن القاضي قال محمد رحمه الله : كالبدن أو الزرع أو النخل بين شريكين أنفق أحدهما عليه ليرجع على الغائب لا يرجع اذا فعله بغير اذن القاضي“ . (البحر الرائق : كتاب الجنائز ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۱۲ ، بيروت)

۲..... ”ثم اعلم أن الواجب عليه تكفينها وتجهيزها الشرعيان من كفن السنة أو الكفاية وحنوط وأجرة غسل وحمل و دفن ، دون ما ابتدع في زماننا من مهللين وقراء ومغنين وطعام ثلاثة أيام ونحو ذلك ، ومن فعل ذلك بدون رضا بقية الورثة البالغين يضمه في ماله . رد المحتار: كتاب الصلاة / باب صلاة الجنابة ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۰۱ ، بيروت)

۳..... ”(و) نَدِبَ (إِحْضَارُ طَيْبٍ) كَبُخُورٍ غُودٍ أَوْ جَاوِي عِنْدَ الْمُحْتَضِرِّ لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تُحِبُّهُ“ . (حاشية الصاوي على الشرح الصغير : ج ، ۱ ، ص ، ۵۶۲ ، دار المعارف)

میت کے ہاتھ اور پاؤں کو مہندی لگانے کا حکم

میت کے ہاتھ اور پیروں پر مہندی لگانا درست نہیں، اس لئے کہ موت کے بعد زینت ممنوع ہے ۱۔
قبر میں خوشبو ڈالنا

قبر میں خوشبو چھڑکنا جائز ہی نہیں بلکہ سنت سے ثابت ہے ۲، البتہ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس پر عرق گلاب وغیرہ چھڑکنا بدعت ہے۔ ۳

قبر پر پھول ڈالنا

قبر پر پھول ڈالنا صحیح نہیں ہے۔ ۴

تین دن سوگ کے بعد خوشبو جائز ہے

آج کل ایسی رسومات کا رواج ہو گیا ہے کہ الامان الحفیظ۔ خواتین میت کے انتقال کر جانے کے بعد کتنا عرصہ خوشبو کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں بیوی کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

۱..... ”أَمَّا التَّزْيِينُ بَعْدَ مَوْتِهَا وَالْإِمْتِشَاطُ وَقَطْعُ الشَّعْرِ لَا يَجُوزُ“۔ (البحر الرائق: کتاب الجنائز / غَسَلِ الْمَيِّتِ، ج، ۲، ص، ۱۸۷، دار الكتاب الاسلامی)

۲..... ”ويوضع الحنوط في القبر، لأنه عليه الصلاة والسلام فعل ذلك بانه ابراهيم، حموى عن الروضة“۔ (فتح المعين على شرح لکنز مسکین للعلامة محمد أبي السعود المصري، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ج، ۱، ص، ۳۴۶، سعید)

۳..... ”وذكر ابن الحاج في المدخل أنه ينبغي أن يجتنب ما أحدثه بعضهم من أنهم يأتون بماء الورد فيجعلونه على الميت في قبره فإن ذلك لم يرو عن السلف رضي الله عنهم فهو بدعة قال ويكفيه من الطيب ما عمل له وهو في البيت فنحن متبعون لا مبتدعون فحيث وقف سلفنا وقفنا اه“۔ ”حاشية الطحطاوي على المراقي الفلاح، أحكام الجنائز، فصل في حملها ودفنها، ص، ۶۰۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۴..... ”قال العيني رحمه الله تعالى: ان القاء الرياحين ليس بشيء“۔ (فيض الباري: کتاب الجنائز / باب الجريد على القبر، ج، ۲، ص، ۲، ص، ۲، مکتبة حضر راہ بکڈپو، دیوبند)

”لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ

ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا“۔^۱

ترجمہ: ”کسی ایسی عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے کہ اس کی وفات پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔“

حضرت زینب بنت سلمی فرماتی ہیں کہ:

”ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ

بِطَيْبٍ فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ

تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا“۔^۲

ترجمہ: ”پھر میں زینب بنت جحش کے پاس گئی۔ جب ان کے بھائی نے انتقال کیا تھا انہوں نے خوشبو منگوا کر ملی، پھر کہا کہ مجھ کو خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے، مگر شوہر پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے گی۔“

غسل دینے والے کے پاس دھونی دان ہونی چاہیے

غسل دینے اور اس کی مدد کرنے والے کے پاس دھونی دان کا ہونا مستحب ہے تاکہ میت کے جسم سے نکلنے والی بدبو یعنی غسل دینے والوں کو غسل دیتے ہوئے بدبو کی وجہ سے حرج اور

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الجنائز / احداث المرأة علی غیر زوجها، ج، ۱، ص، ۳۱۱، رقم

الحديث، ۱۲۸۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲... ایضاً

پریشانی لاحق نہ ہو اور ان کی ذات کو سست نہ کر دے۔^۱
 غسل دینے والے کے لئے میت کے جسم سے نکلی والی خوشبو کو بیان کرنا
 مستحب ہے

مستحب یہ ہے کہ غسل دینے والا شخص ثقہ ہو، تاکہ وہ غسل اچھی طرح ادا کرے، مزید برآں یہ
 کہ اگر وہ بری بات دیکھے تو اس کو چھپا دے اور اچھی بات دیکھے تو اس کو ظاہر کر دے۔ اگر اس
 نے ایسی بات دیکھی جو غاسل (غسل دینے والا) کو پسند ہو مثلاً چہرہ کا نور یا خوشبو وغیرہ اس
 کے لئے مستحب ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے بیان کرے۔ اور اگر کوئی ایسی بات دیکھے جو بری
 معلوم ہو مثلاً منہ کا سیاہ ہونا یا جسم سے بدبو کا نکلتا یا شکل کا بدلنا یا اعضاء کا تبدیل ہونا تو اس
 (یعنی غسل دینے والا) کے لئے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

المُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ
 أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ
 كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.^۲
 ترجمہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم
 ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی
 ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ اس
 کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص
 کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔

۱..... "وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ بِقُرْبِ الْغَائِلِ مَجْمَرَةٌ فِيهَا بَخُورٌ لِنَلَا يَظْهَرَ مِنَ الْمَيِّتِ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ
 فَتَضَعُفُ نَفْسُ الْغَائِلِ وَمَنْ يُعِينَهُ". (الجوهرة النيرة: باب الجنائز، ج ۱، ص ۱۰۲)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب المظالم والغصب / باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ج ۳، ص ۱۲۸، رقم الحديث ۲۴۴۲، دار طوق النجاة)

حضرت ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

”مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفْرَ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً“۔^۱

ترجمہ: ”جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اس کا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت فرمائیں گے۔“

ہاں اگر میت بدعتی ہو اور اعلانیہ بدعت کرنے والا ہو تو ایسی صورت میں نہلانے والے کے لئے جائز ہے کہ وہ بدعتی کے جسم میں واقع تبدیلی کو لوگوں کے سامنے بیان کرے تاکہ لوگوں کے لئے عبرت ہو۔^۲

جنازہ کے ساتھ دھونی لے کر چلنا

جنازہ کے ساتھ آگ لے کر چلنا مکروہ ہے مثلاً کوئی دھونی اور لوبان وغیرہ، اس لئے اس میں بدفالی کا پہلو ہے کہ یہ میت جہنمی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”لَا تُتَّبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ، وَلَا نَارٍ“۔^۳

۱..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الجنائز، ج، ۱، ص، ۵۰۵، رقم الحدیث، ۱۳۰۷، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

۲..... ”يُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ الْغَاسِلُ ثِقَةً يَسْتَوِي الْفُسْلُ وَيَكْتُمُ مَا يَرَى مِنْ قَبِيحٍ وَيُظْهِرُ مَا يَرَى مِنْ جَمِيلٍ فَإِنْ رَأَى مَا يُعْجِبُهُ مِنْ تَهْلِيلٍ وَجْهِهِ وَطَيْبِ رَائِحَتِهِ وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ وَإِنْ رَأَى مَا يُكْرَهُ مِنْ سَوَادٍ وَجْهِهِ وَتَنَنٍ رَائِحَتِهِ وَانْقِلَابِ صُورَتِهِ وَتَغْيِيرِ أَعْضَائِهِ وَغَيْرِ ذَلِكَ لَمْ يَجْزُ لَهُ أَنْ يُحَدِّثَ بِهِ أَحَدًا، كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ. فَإِنْ كَانَ الْمَيِّتُ مُبْتَدِعًا مُظْهِرًا لِبِدْعَتِهِ وَرَأَى الْغَاسِلُ مِنْهُ مَا يُكْرَهُ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ لِيَكُونَ زَجْرًا لَهُمْ عَنِ الْبِدْعَةِ، كَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ“۔ (الفتاوى الهندية: الباب الحادي والعشرون في الجنائز / الفصل الثاني في غسل الميت، ج، ۱، ص، ۱۵۹، دارالفكر)

”وفيه من الفقه كراهة اتباع الجنائز بالنار، أو بالصوت، وكراهة المشي بين يديها، وهو من جملة حجب أصحابنا في المشي خلف الجنائز“۔ (شرح أبي داود للعيني: ج، ۶، ص، ۱۰۰، مكتبة الرشد)

۳..... (سنن أبي داود: كتاب الجنائز / باب في النار يتبع بها الميت، ج، ۳، ص، ۲۰۳، رقم الحدیث، ۳۱۷۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ آگ لے کر چلنا مکروہ ہے۔

حالتِ عدت میں فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا

جو عورت عدت کی حالت میں وفات پا جائے تو اسے بھی خوشبو لگانا چاہیے۔ ۱

فوت ہونے والی عورت کو خوشبو لگانا

جب کوئی انسان فوت ہو جائے تو اسے خوشبو وغیرہ لگانا چاہیے یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔ بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ عورت کو مرنے کے بعد بھی خوشبو لگانا منع ہے، جس طرح اس کی زندگی میں گھر سے باہر خوشبو کا استعمال منع تھا۔ (یعنی اجنبی مردوں کے سامنے یا ان کے پاس سے گزرنے سے) یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کی وفات پر اس کے جسم پر خوشبو لگانے کا حکم صادر فرمایا۔

چنانچہ حضرت ام عطیہ انصاری سے روایت ہیں کہ:

” دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأَذْنِي، فَلَمَّا فَرَعْنَا آذْنَاهُ، فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ“۔ ۲

ترجمہ: ”جب رسول اللہ کی بیٹی کی وفات ہوئی آپ وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں پیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کافور یا (یہ فرمایا کہ) کچھ

۱..... ”وَحُكْمُ الْمَرْأَةِ فِي الْغُسْلِ كَحُكْمِ الرَّجُلِ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: الباب الحادی والعشرون فی الجنائز / الفصل الثانی فی المیت، ج ۱، ص ۱۵۸، دار الفکر)

۲..... (صحیح البخاری: کتاب الجنائز / باب غسل المیت ووضوئہ بالماء والسدر، ج ۲، ص ۷۳، رقم الحدیث، ۱۲۵۳، دار طوق النجاة)

کا فوراً استعمال کر لینا اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھے خبر دے دینا۔ چنانچہ ہم نے جب غسل دے لیا تو آپ کو خبر دیدی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو۔ آپ کی مراد اپنے ازار سے تھی۔

جنازہ پڑھ کے آنے والوں پر گلاب چھڑکنے کا حکم

آج کل لوگ دفن کرنے کے بعد جب قبرستان سے واپس لوٹتے ہیں تو راستے میں کھڑا ایک شخص ان پر گلاب چھڑکتا ہے جیسے کہ شادی بیاہ وغیرہ پر کیا جاتا ہے۔ اس (یعنی دفن کرنے کے بعد واپس آنے والے لوگوں پر گلاب وغیرہ چھڑکنے کے عمل) کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ بدعت ہے، کیونکہ اس موقع پر قبرستان سے واپس لوٹنے والوں پر گلاب چھڑکنے کی کوئی معقول وجہ نہیں، سوائے نام و نمود کے۔ نیز اس سے میت کو ثواب پہنچانا بھی مقصود نہیں ہوتا، اس لئے کہ نہ یہ عبادت کا کام ہے اور نہ یہ صدقہ ہے۔ لہذا اس فعل سے اجتناب اور پرہیز لازم ہے۔ ۱

کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے اور خوشبو لگانے کی شرعی حیثیت

اسلام میں کسی چیز (کھانا وغیرہ) کو سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے کا ثبوت ہی نہیں ہے، نیز فاتحہ کے وقت کھانے پر خوشبو سلگانا وغیرہ یہ تمام امور بدعت ہیں۔ ۲

۱..... ”وَفِي تَبْيِينِ الْمَحَارِمِ: لَا شَكَّ فِي فَرُضِيَّةِ عِلْمِ الْفَرَائِضِ الْخَمْسِ وَعِلْمِ الْإِخْلَاصِ؛ وَعِلْمِ الرِّيَاءِ؛ لِأَنَّ الْمَابِدَ مَحْرُومٌ مِنْ ثَوَابِ عَمَلِهِ بِالرِّيَاءِ“۔ (ردالمحتار مع الدر المختار: مقدمة/مطلب في فرض الكفاية وفرض العين، ج ۱، ص ۴۲، دارالفکر، بیروت) ”وَأَطَالَ فِي ذَلِكَ فِي الْمِعْرَاجِ. وَقَالَ: وَهَذِهِ الْأَفْعَالُ كُلُّهَا لِلسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ فَيُحْتَرَزُ عَنْهَا لِأَنَّهُمْ لَا يُرِيدُونَ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى. اهـ“۔ (ردالمحتار مع الدر المختار: باب صلاة الجنائز /مطلب في كراهية الضيافة من أهل الميت، ج ۲، ص ۲۴۱، دارالفکر، بیروت)

۲..... ”این طور مخصوص نہ در زمان آن حضرت ﷺ بود، و نہ در زمان خلفاء، بلکه وجود آن در قرون ثلاثہ کہ مشہود لها بالخیر اند منقول نشدہ، و حالا در حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً. عادات خواص نیست و این را ضروری دانستن مذموم است“۔ (مجموعۃ الفتاوی علی بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں) ﴿

فاتحہ کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھانا سامنے رکھے بغیر جسے کے لئے چاہے فاتحہ پڑھے، اور کھانا وغیرہ صدقہ کر دے، اگر صدقہ کرنے کا ارادہ ہو تو، اور اس کا ثواب مردے کو بخش دے۔^۱ عمل صالح کا قبر میں خوبصورت اور خوشبودار نوجوان کی صورت میں آنا انسان کے نیک اعمال اس کی قبر میں خوشبودار اور عمدہ لباس والے آدمی کی صورت میں آئیں گے۔ چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعِ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ، كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَخُنُوطٌ مِنْ خُنُوطِ الْجَنَّةِ، حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ہامش خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلاة/ أبواب الجنائز، ج، ۱، ص، ۱۹۵، امجد اکیڈمی، لاہور)
”سوال: سامنے کھانا یا کچھ شیرینی رکھ کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟
جواب: فاتحہ مروجہ شرعاً درست نہیں ہے، بلکہ بدعت سیئہ ہے، کذا فی الریعیین و فتاوی سمرقند، فقط“۔ (فتاوی رشیدیہ، باب البدعات، ص، ۴۳۹، سعید)

۱۔۔۔۔۔ ”تنبیہ: صرح علمائنا فی باب الحج عن الغير بأن للانسان أن يجعل ثواب عمله غیرہ، صلاة، أو صوماً، أو صدقة، أو غیرها..... وفي البحر: من صام، أو صلی، أو تصدق، وجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء جاز، ويصل ثوابها اليهم عند أهل السنة والجماعة“۔ (رد المحتار: باب صلاة الجنائز، مطلب فی القراءة للمیت، واهداء ثوابها له، ج، ۲، ص، ۲۳۳، سعید)
(وکذا فی فتح القدير: کتاب الحج/باب الحج عن الغير، ج، ۳، ص، ۱۳۱، رشیدیة)
(وکذا فی الفتاوی الهندیة: کتاب الحج/الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير، ج، ۱، ص، ۲۵۷)

يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ،
فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ
قَالَ: فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْفَطْرَةُ مِنْ فِي السَّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا،
فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذَهَا، فَيَجْعَلُوهَا
فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ، وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطِيبِ
نَفْحَةٍ مُسَكٍ وَجَدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ: فَيَضَعُونَهَا، فَلَا
يَمُرُّونَ، يَعْنِي بِهَا، عَلَى مَلَأَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ
الطَّيِّبُ؟ فَيَقُولُونَ: فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ، بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا
يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا،
فَيَسْتَفْتَحُونَ لَهُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى
السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ،
فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أَعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى.
قَالَ: فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ
لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّي اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟
فَيَقُولُ: دِينِي الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟
فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا
عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيُنَادِي
مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: أَنْ صَدَقَ عَبْدِي، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَالْبَسُوهُ مِنَ
الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا، وَطِبِّهَا،
وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّةَ بَصَرِهِ. قَالَ: وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ،

حَسَنُ الثَّيَابِ، طَيِّبُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبَشِّرُ بِالَّذِي يَشْرِكُ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ، فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهَكَ الْوَجْهَ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحِ، فَيَقُولُ: رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي، وَمَالِي. قَالَ: وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ، مَعَهُمُ الْمُسَوِّحُ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلِكُ الْمَوْتِ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ، اخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَغَضَبٍ قَالَ: فَتَفَرَّقِي فِي جَسَدِهِ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةً عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسَوِّحِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنَّ رِيحَ جَيْفَةٍ وَجَدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيُصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ بَاقِحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمِّي بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتَّى يُنْتَهَى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ) فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سَجِّينَ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى، فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا. ثُمَّ قَرَأَ: (وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ، فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ) فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيَجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهَا لَا أَدْرِي،

فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا
الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ
السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ، فَافْرَشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ،
فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا، وَسُمُومِهَا، وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ
أَصْلَاعُهُ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ، قَبِيحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيحِ،
فَيَقُولُ: أَبَشِّرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ،
فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْبَشَرِّ، فَيَقُولُ: أَنَا
عَمَلُكَ الْخَبِيثِ، فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ“۔^۱

ترجمہ: ”ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصاری کے
جنارے میں نکلے ہم قبر کے قریب پہنچے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی اس لئے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھ گئے ایسا
محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو
کرید رہے تھے پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ سے عذاب قبر سے بچنے کے لئے پناہ مانگو، دو
تین مرتبہ فرمایا۔ پھر فرمایا کہ بندہ مؤمن جب دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر
جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے آس پاس سے روشن چہروں والے ہوتے
ہیں آتے ہیں ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی حنوط ہوتی ہے تا حد نگاہ وہ
بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سر ہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں
اے نفس مطمئنہ! اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکل چل چنانچہ اس کی روح
اس طرح بہہ کر نکل جاتی ہے جیسے مشکینزے کے منہ سے پانی کا قطرہ بہہ جاتا ہے

۱.....(مسند احمد: ص ۲۸۷، ج ۴، رقم الحديث، ۱۸۵۳۳، مؤسسة الرسالة)

ملک الموت اسے پکڑ لیتے ہیں اور دوسرے فرشتے پلک جھپکنے کی مقدار بھی اس کی روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ ان سے لے کر اسے اس کفن میں لپیٹ کر اس پر اپنی لائی ہوئی حنوط مل دیتے ہیں اور اس کے جسم سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے مشک کا ایک خوشگوار جھونکا جو زمین پر محسوس ہو سکے۔ پھر فرشتے اس روح کو لے کر اوپر چڑھ جاتے ہیں اور فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ان کا گذر ہوتا ہے وہ گروہ پوچھتا ہے کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ جواب میں اس کا وہ بہترین نام بتاتے ہیں جس سے دنیا میں لوگ اسے پکارتے تھے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازے کھلواتے ہیں جب دروازہ کھلتا ہے تو ہر آسمان کے فرشتے اس کی مشایعت کرتے ہیں اگلے آسمان تک اسے چھوڑ کر آتے ہیں اور اس طرح وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نامہ اعمال ”علیین“ میں لکھ دو اور اسے واپس زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے اپنے بندوں کو زمین کی مٹی ہی سے پیدا کیا ہے اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی سے دوبارہ نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، اس پر آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دو اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت

کا ایک دروازہ کھول دو چنانچہ اسے جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتیں ہیں اور تاحدنگاہ اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اس کے پاس ایک خوبصورت لباس اور انتہائی عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تمہیں خوشخبری مبارک ہو یہ وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا وہ اس سے پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ کہ تمہارا چہرہ ہی خیر کا پتہ دیتا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں اس پر وہ کہتا ہے کہ پروردگار! قیامت ابھی قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور مال میں واپس لوٹ جاؤں۔ اور جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصتی اور سفر آخرت پر جانے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اتر کر آتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ تاحدنگاہ بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سر ہانے بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ اے نفس خبیثہ! اللہ کی ناراضگی اور غصے کی طرف چل یہ سن کر اس کی روح جسم میں دوڑنے لگتی ہے اور ملک الموت اسے جسم سے اس طرح کھینچتے ہیں جیسے گیلی اون سے سیخ کھینچی جاتی ہے اور اسے پکڑ لیتے ہیں فرشتے ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی اسے ان کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے اور اس ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے مردار کی بدبو جیسا ایک ناخوشگوار اور بدبودار جھونکا آتا ہے۔ پھر وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے ان کا گذر ہوتا ہے وہی گروہ کہتا ہے کہ یہ کیسی خبیث روح ہے؟ وہ اس کا دنیا میں لیا جانے والا بدترین نام بتاتے ہیں یہاں تک کہ اسے لے کر آسمان دنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔ درکھلواتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے تا وقتیکہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے“۔ ”اور اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا نامہ اعمال ”سجین“ میں سے نکلی زمین میں لکھ دو چنانچہ اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لیں یا ہوا اسے دور دراز کی جگہ میں لے جا ڈالے۔“ پھر اس کی روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے ہائے افسوس! مجھے کچھ پتہ نہیں، وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ پھر وہی جواب دیتا ہے وہ پوچھتے ہیں کہ وہ کون شخص تھا جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا؟ وہ پھر وہی جواب دیتا ہے اور آسمان سے ایک منادی پکارتا ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور جہنم کا ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو چنانچہ وہاں کی گرمی اور لو اسے پہنچنے لگتی ہے اور اس پر قبر تنگ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک بد صورت آدمی گندے کپڑے پہن کر آتا ہے جس سے بدبو آ رہی ہوتی ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تجھے خوشخبری مبارک ہو یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے؟ کہ تیرے چہرے ہی سے شرکی خبر معلوم ہوتی ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا گندہ عمل ہوں وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔“

قبر میں مومن سے سوال و جواب کے بعد جنت کی خوشبو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:

”خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ

اسْتَعِيدُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هَاهُنَا وَقَالَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا وَلُّوا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ قَالَ هَذَا قَالَ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولَانِ وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا الْآيَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْبُسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرَى فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرَى فَيَقُولَانِ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرَى فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْبُسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيِّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكُمْ مَعَهُ مِرْزَبَةً مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ“۔^۱

۱.....(سنن أبي داود: كتاب السنة ، باب المألة في القبر وعذاب القبر ، ص ، ۶۷۲ ، رقم الحديث ، ۴۷۵۳ ، دار السلام)

ترجمہ: ”ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی انصاری آدمی کے جنازہ میں نکلے پس ہم ایک قبر پر جا پہنچے جو ابھی لحد نہیں بنائی گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں بیٹھ گئے اور آپ کے ارد گرد ہم بھی بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین پر کید رہے تھے پس آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ کی پناہ مانگو عذاب قبر سے جریر کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب دفن کرنے والے منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی دھمک سنتا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا مذہب کیا ہے؟ اور تیرے نبی کون ہیں؟ ہناد نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تمہارے درمیان بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وہ دونوں کہتے ہیں کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب میں پڑھا ہے اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ یہی مراد ہے اللہ کے قول **يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ** الخ سے۔ پھر ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا پس اس کے لئے جنت کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور اسے جنت کے کپڑے پہنا دو اور اس کے لئے جنت میں ایک دروازہ کھول دو فرمایا کہ جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی ہیں اور اس کی قبر حدنگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے اور فرمایا کہ کافر جب مرتا ہے اس کی روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھلاتے ہیں

اور اس سے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا وہ کہتے ہیں کہ یہ آدمی کون ہیں جو تم میں بھیجے گئے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پس آسمان سے ایک منادی آواز لگاتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور آگ کا لباس پہنا دو اور جہنم کا ایک دروازہ اس کی قبر میں کھول دو فرمایا کہ جہنم کی گرمی اور گرم ہوا اس کے پاس آتی ہے اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ پھر اس پر ایک اندھا بہرہ فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اس کے پاس ایک لوہے کا ایک ایسا گرز ہوتا ہے کہ جو اگر پہاڑ پر دے مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے فرمایا کہ وہ گرز سے اس مردے کو مارتا ہے اس کی مار کی آواز سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز سنتی ہے سوائے جن وانس کے اور وہ مردہ بھی مٹی ہو جاتا ہے پھر اس میں روح دوبارہ ڈال دی جاتی ہے۔“

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(باب نمبر ۶)

خوشبو اور زکوٰۃ

خوشبو کو بطور زکوٰۃ دینا

غیر نقد سے زکوٰۃ کی ادائیگی جائز ہے، مثلاً کسی مسکین کو کھانا تملیکاً دے دیا، نیا پرانا کپڑا دے دیا یا بیمار کو دوا دے دی، اسی طرح اگر کسی مستحق زکاۃ کو خوشبو یا پرفیوم (Perfume) وغیرہ تملیکاً دے دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ ۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

=====

۱..... ”ویشترط أن يكون الصرف تمليکاً لا إباحة“۔ (الدر المختار مع رد المحتار: باب الصرف، ج، ۲، ص، ۳۴۷، سعید)

(باب نمبر ۷)

خوشبو اور روزہ

روزہ کے لفظی و شرعی معنی

عربی زبان میں روزہ کو ”صوم“ کہتے ہیں اور صوم کے معنی بچنے اور توقف کے ہیں، شرعاً کھانے، پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے سے بچنے کو صوم کہتے ہیں، بشرطیکہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک لگاتار رکا رہے، مزید برآں یہ کہ دل میں صوم کی نیت بھی کی ہو، چنانچہ اگر صبح صادق کے فوراً بعد کچھ کھایا یا پیا، یا غروب آفتاب سے ایک منٹ پہلے کھالیا یا پیا لیا تو اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اگر اس نے پورا دن ان تمام چیزوں سے احتیاط تو کی لیکن دل میں روزہ کی نیت نہ کی تو اس صورت میں بھی روزہ نہیں ہوگا۔ ۱۔

رمضان کے روزہ کی اہمیت و فرضیت

دیگر عبادات کی طرح رمضان المبارک کے روزہ کو بھی اسلام کا ستون اور نشانی قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسالت کے بعد نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کو ارکان اسلام کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ روزہ جسمانی عبادت اور فرض عین ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کا ایک نہایت اہم رکن بھی ہے۔ مزید یہ کہ روزہ کی فرضیت قطعی دلائل کی بنیاد پر ثابت ہے۔

۱۔.....”الصوم: الصوم لغة: الإمساك والكف عن الشيء، قال: صام عن الكلام، أي أمسك عنه، قال تعالى: إخباراً عن مريم: (إني نذرت للرحمن صوماً) أي صمتاً وإمساكاً عن الكلام، وقال العرب: صام النهار: إذا وقف سير الشمس وسط النهار عند الظهيرة. وشرعاً: هو الإمساك نهاراً عن المفطرات بنية من أهله من طلوع الفجر إلى غروب الشمس“ (الفقه الإسلامي وأدلته: القسم الأول، العبادات، الباب الثالث، الصيام والاعتكاف، ۱ لمطلب الأول- تعريف الصوم، وركنه وزمنه وفوائده، ج، ۳، ص، ۱۶۱۶، دار الفکر)

یہ دلائل قرآن مجید، احادیث، رسول اللہ ﷺ کی سنت، اور اجماع امت پر مبنی ہیں۔ رمضان المبارک کا روزہ ہر مسلمان صاحب عقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہے۔ فرضیت صوم کا منکر کافر ہے اور بدون شرعی عذر کے چھوڑنے والا فاسق اور گناہ گار شمار کیا جاتا ہے۔

رمضان المبارک کے روزے ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئے، رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت سے پہلے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین دسویں محرم (عاشوراء) اور ایام بیض (یعنی ہر ماہ کی تیرویس، چودویں اور پندرہویں تاریخوں) کے روزے رکھتے تھے۔ ۱۔

(۱)..... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“۔ ۲

ترجمہ: ”اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو“۔

”أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللَّهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ، لَمْ يُغْنِ عَنْهُ شَيْئًا، حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا الصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحُجُّ الْبَيْتِ“۔ ۳

ترجمہ: ”(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ) پر ایمان لانے کے سوا اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں (اور) فرض کی ہیں جو شخص ان میں تین کو ادا کرے تو وہ اس کو (کامل) کام نہ دیں گی جب تک کہ سب کو ادا نہ کرے (اور یہ چار چیزیں) نماز، زکوٰۃ اور رمضان (المبارک) کے روزے اور حج بیت اللہ ہیں“۔

۱..... (درس ترمذی: ج ۲، ص ۵۱۱)

۲..... (سورۃ بقرہ، رقم الآیۃ، ۱۸۳، پارہ، ۲)

۳..... (مسند احمد: حدیث زیاد بن نعيم الحضرمي، ج، ۲۹، ص، ۳۲۸، رقم الحدیث،

۱۷۸۹، مؤسسة الرسالة)

(۲)..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
 ”بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ،
 وَإِقَامَ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ“۔^۱
 ترجمہ: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے
 سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور
 نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا“۔

روزہ کے فضائل

دین اسلام میں روزہ کی بہت اہمیت ہے احادیث میں اس کے بہت سے فضائل بیان ہوئے
 ہیں جن میں سے چند ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱)..... ”إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ
 ضَعُفٍ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخُلُوفُ
 فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَإِنْ جَهِلَ عَلَى
 أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ“۔^۲
 ترجمہ: ”بے شک آپ کے رب کا فرمان ہے کہ ہر نیکی کی جزا (کم از کم) دس گنا
 سے سات سو گنا تک (جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہو) ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور
 میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ جہنم سے ڈھال ہے اور البتہ روزہ دار کی منہ کی

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الایمان / باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس، ج، ۱، ص، ۱۱، رقم الحدیث، ۸، دار طوق النجاة)

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر تمام روزوں کے علاوہ تمام ارکان کو بجالاتا ہو مگر روزے نہ رکھتا ہو تو یہ
 تین ارکان اس کی نجات کے لئے کافی نہیں ہیں۔ (عثمانی)

۲..... (سنن الترمذی: کتاب الصوم / باب ما جاء فی فضل الصوم، ج، ۳، ص، ۱۲۷، رقم
 الحدیث، ۷۶۴، شركة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

- بدبو (جو کہ معدہ کے خالی ہونے کے باعث خارج ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (اور محبوب) ہے اور اگر تم میں سے کسی روزہ دار کے ساتھ کوئی جاہل الجھ پڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔“
- (۲)..... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا (کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا):
 ”كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، وَلَخُلُوفٌ
 فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ“۔^۱
 ترجمہ: ابن آدم کا ہر عمل اس کا ہے سوا روزہ کے کہ یہ میرا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا
 اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے۔
- (۳)..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:
 ”إِنَّمَا الصَّيَامُ جَنَّةٌ ، يَسْتَجِبُ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ ، هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ“۔^۲
 ترجمہ: ”روزہ ایسی ڈھال ہے جس کے ذریعہ سے بندہ دوزخ کی آگ سے اپنے
 آپ کو محفوظ کر لیتا ہے کہ روزہ میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔“
- (۴)..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:
 ”إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،
 لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، يُقَالُ : أَيْنَ الصَّائِمُونَ ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ
 مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ“۔^۳
 ترجمہ: ”جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ
 سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے، ان کے سوا اور کوئی اس میں

۱..... (صحیح البخاری: کتاب اللباس / باب ما ی ذکر فی المسک ، رقم الحدیث ، ۵۹۲۷)

۲..... (مسند أحمد: مسند جابر رضی اللہ عنہ ، ج ، ۲۳ ، ص ، ۴۱۱ ، رقم الحدیث ، ۱۵۲۶۴)

۳..... (صحیح البخاری: کتاب الصوم / باب الریان للصائمین ، ج ، ۳ ، ص ، ۲۵ ، رقم الحدیث ،

۱۸۹۶ ، دار طوق النجاة)

سے نہیں داخل ہوگا، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا۔“

(۵)..... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم نے فرمایا:

فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ، لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ^۱ ترجمہ: ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازے کا نام ریان ہے۔ جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار ہوں گے۔“

(۶)..... ایک اور روایت میں درج ذیل الفاظ آتے ہیں:

”لِكُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْبَرِّ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ بَابُ الصِّيَامِ يَدْعَى الرَّيَّانَ“^۲

ترجمہ: ”نیکو کی ہر قسموں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے مقرر کر دیے ہیں اور روزے داروں کے دروازے کا نام ریان ہے۔“

(۷)..... حضرت علی فرماتے ہیں کہ:

”إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَنَعَهُ الصِّيَامُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ يَشْتَهِيهِ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَسَقَاهُ مِنْ شَرَابِهَا“^۳ ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جس شخص کو روزہ نے ایسی چیز کھانے پینے سے روک رکھا جس کی اس کا دل خواہش کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ جنت کے پھلوں میں سے اسے کھلائیں گے اور اسے جنت کی شراب پلائیں گے۔“

۱..... (صحيح البخاري: كتاب بدء الخلق / باب صفة ابواب الجنة، ج، ۴، ص، ۱۱۹، رقم الحديث، ۳۲۵۷، دار طوق النجاة)

۲..... (كنز العمال: كتاب الصوم من قسم الأقوال الفصل الأول في فضل الصوم مطلقا، ۲۳۵۸۳)

۳..... (شعب الإيمان للبيهقي: كتاب الصيام / فضل أخبار وحكايات في الصيام، ج، ۵، ص، ۴۱۴، رقم الحديث، ۳۶۳۴، مكتبة الرشد)

(۸)..... ایک حدیث میں ہے کہ:

يُوضَعُ لِلصَّائِمِينَ مَائِدَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ذَهَبٍ يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ! ترجمہ: ”قیامت کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا ایک دسترخوان لگایا جائے گا جس سے وہ کھائیں گے، اور دوسرے لوگ ان کو دیکھ رہے ہوں گے۔“

(۹)..... ایک روایت میں آتا ہے کہ:

قیامت کے دن روزہ داروں کو روزوں کی خوشبو کی بدولت پہچانا جائے گا۔

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُخْرَجُ الصَّوْمُ مِنْ قُبُورِهِمْ يَعْرِفُونَ بِرِيحِ صِيَامِهِمْ ، أَفْوَاهُهُمْ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَلْقَوْنَ بِالْمَوَائِدِ وَالْأَبَارِيقِ مُخْتَمَةً بِالْمِسْكِ فَيَقَالُ لَهُمْ: كُلُوا فَقَدْ جَعَلْتُمْ وَاشْرَبُوا فَقَدْ عَطِيتُمْ ، ذُرُوا النَّاسَ يَسْتَرْيَحُوا فَقَدْ عَيَّيْتُمْ إِذَا اسْتَرَاحَ النَّاسُ فَيَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَالنَّاسُ مُعَلَّقُونَ فِي الْحِسَابِ فِي عَنَاءٍ وَظَمًا“۔ ۱ ترجمہ: ”قیامت کے دن روزہ دار اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ ان کو ان کے روزوں کی خوشبو سے پہچانا جائے گا، ان کے منہ مشک سے زیادہ معطر ہوں گے، ان کو مشک کے مہر لگے ہوئے برتنوں دسترخوانوں میں عالیشان کھانے پیش کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ کھاؤ کیونکہ تم نے (دنیا میں اللہ کے حکم کی پاسداری کرتے ہوئے روزہ رکھ کر) بھوک برداشت کی اور پیو کیونکہ تم نے (دنیا میں اللہ کے حکم کی پاسداری کرتے ہوئے روزہ رکھ کر) پیاس برداشت کی (اور ان سے کہا جائے گا) ان لوگوں کو چھوڑ دو، تاکہ آرام کر لیں، کیونکہ یہ (تراویح اور

۱..... (کنز العمال: کتاب الصوم من قسم الأقوال / الفصل الأول في فضل الصوم مطلقاً، ج، ۸، ص، ۴۵۷، رقم الحديث، ۲۳۶۴۱، بحوالہ أبو الشيخ والديلمي عن ابن عباس مؤسسة الرسالة)
۲..... (کنز العمال: کتاب الصوم / الباب الأول في صوم الفرض، الفصل الأول، في فضل الصوم مطلقاً، ج، ۸، ص، ۴۵۷، رقم الحديث، ۲۳۶۴۲، مؤسسة الرسالة)

عبادات الہی میں مصروف ہونے کی وجہ سے) تھکے ہوئے ہوتے تھے جب کہ دوسرے لوگ آرام کر رہے ہوتے تھے، بہر حال روزہ دار کھائیں پیئیں گے اور دوسرے لوگ ابھی پیاس شدید (اور بھوک) کی حالت میں تھکے ماندے، پریشان حال حساب و کتاب میں ہی اٹکے و پھنسے ہوئے ہوں گے“

(۱۰)..... ایک اور روایت میں ہے کہ:

”إِنَّ الصَّائِمَ تَصَلَّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عَنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا، وَرُبَّمَا قَالَ: حَتَّى يَشْبَعُوا“۔^۱

ترجمہ: ”جب روزہ دار کے سامنے کھایا پیا جاتا ہے تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والا کھانے پینے سے فارغ نہ ہو جائے، اور بعض مرتبہ یہ فرمایا کہ پیٹ نہ بھر لے۔“

(۱۱)..... ایک روایت میں ہے:

”وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَإِنْ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصِّيَامُ“۔^۲
ترجمہ: ”روزہ نصف صبر ہے، اور ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزے ہیں۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱..... (سنن الترمذی: ابواب الصوم / باب ما جاء في فضل السائم وقال حسن صحيح واللفظ له، ج، ۳، ص، ۱۳۳، رقم الحديث، ۷۸۵، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۲..... (شعب الایمان للبيهقي: كتاب الصيام، ج، ۵، ص، ۱۹۹، رقم الحديث، ۳۳۰۰، مكتبة الرشد، واللفظ له، ابن ماجه، مسند الشهاب قضاعي)

یہ روایت سند اضعیف قرار دی گئی ہے۔

”هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ مِنَ الطَّرِيقَيْنِ مَعًا فِيهِ مُوسَى بْنُ عُيَيْدَةَ الرِّبْدِيُّ وَهُوَ مُتَّفِقٌ عَلَى تَضْعِيفِهِ وَمَدَارُ الْإِسْنَادَيْنِ عَلَيْهِ“۔ (مصباح الزجاجة للكناني: كتاب الصيام / باب في ثواب من فطر صائما، ج، ۲، ص، ۷۹، دار العربية، بيروت)

(فصل ۱)

روزہ سے متعلق مختلف مسائل

مشک آمیز سرمہ لگانے کا حکم

روزہ دار کو حالتِ روزہ میں ایسا سرمہ استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جس میں مشک ملا ہوا ہو۔

”أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ ، وَقَالَ : لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ“۔^۱
ترجمہ: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوتے وقت کستوری ملا سرمہ استعمال کیا جائے اور فرمایا روزہ دار اس سے پرہیز کرے۔“

ناک کے اندرونی سوارخ سے حلق کی طرف آنے والی ریزش کا حکم
سب سے پہلا فطری آلہ ہضم غذا کے لئے منہ ہے، منہ کے اندر زبان، دانت، جڑے،
مسوڑھے، تالو کا حصہ، رخساروں کی اندرونی سطح، ہونٹ اور حلق کا راستہ واقع ہے۔
اور حلق (Oropharynx) یا بلعوم فموی) اس فضا اور کشادہ مقام کا نام ہے، جس کے بعد
بلعوم حنجری یا بلعوم سفلی (Hypopharynx) واقع ہے، اور اس کے بعد مری یعنی خوارک
کی نالی (Esophagus) اور حنجرہ یعنی سانس کی نالی (Larynx) کی تقسیم ہوتی ہے۔^۲
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

۱..... (سنن أبي داود: كتاب الصوم / باب في الكحل عند النوم للصائم، ج ۲، ص ۳۱۰، رقم الحديث، ۲۳۷۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے امام یحییٰ بن معین نے کہا: یہ سرے والی حدیث منکر ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثُ الْكُحْلِ .

۲..... (حافظ: ص ۱۴۷، ۱۴۸، باضافہ، مصنف: حکیم حافظ محمد رحیل خان، بحوالہ: ماہ رمضان کے فضائل و احکام: ص ۲۲۶)

”أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: لَقَدْ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَضَمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ؟ قُلْتُ: إِذَا لَا يَضُرُّ؟ قَالَ: فَفِيمَ؟“^۱

ترجمہ: ”حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے مزاج میں شوخی آئی، تو میں نے روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ کا) بوسہ لے لیا، میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: آج میں نے ایک بڑا جرم کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا؟ میں نے جواب دیا: میں نے روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ کا) بوسہ لے لیا ہے، نبی اکرم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر تم پانی کی کلی کر لو (تو روزے کو کیا ہوگا) میں نے جواب دیا: اس صورت میں کوئی نقصان نہیں ہوگا، نبی اکرم نے فرمایا: تو اس صورت میں کیسے ہوا۔“

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں منہ میں پانی لے جانا یا کلی کرنا منع نہیں، بشرطیکہ اس پانی کو پیانہ جائے۔ منہ میں پیدا ہونے والے تھوک کو نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ کتنی ہی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح روزہ کی حالت میں ناک کے اندرونی سوراخ یعنی بلعوم انفی (Nasopharynx) سے حلق یعنی بلعوم فموی (Oropharynx) کی طرف آنے والی ریزش بھی تھوک کے حکم میں ہے، پیٹ میں جانے کی صورت میں روزہ پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑتا۔ البتہ تھوک دینا بہتر ہے۔^۲

۱..... (صحیح ابن حبان: ذِکْرُ الْإِبَاحَةِ لِلرُّجُلِ الصَّائِمِ تَقْبِيلَ امْرَأَتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ وَرَاءَهُ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ، ص ۳۱۴، ج ۸، رقم الحديث، ۳۵۴۴، مؤسسة الرسالة، بیروت) فی حاشیة ابن حبان: إسناده صحيح على شرط مسلم. واللفظ له، مسند أحمد: مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ج ۱، ص ۲۸۵، رقم الحديث، ۱۳۸، مؤسسة الرسالة)

۲..... ”نزل المخاط الى رأس أنفه لكن لم يظهر“ بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴿

روزہ دار ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ نہ کرے

ناک ایک چھوٹا سا عضو ہے، جو منہ کے اوپر اور دونوں آنکھوں و رخسار کے درمیان واقع ہے، ناک دراصل سونگھنے کی قوت کا ذریعہ و آلہ ہے، ناک کا اوپری حصہ نازک ہڈیوں سے، اور نیچے کا حصہ نرم ہڈیوں یا گریوں سے بنا ہوا ہے، ناک کے دونوں نتھنوں کے سوراخ عظیم مصفات یا عظیم مشاشی تک پہنچتے ہیں۔ عظیم مصفات ایک جھلی کی طرح سوراخ دار ہڈی ہے، اس پر دو بے ڈول جوف یا گڑھے ہوتے ہیں، جو تالو کے اوپر واقع ہیں، ان جوفوں کے سامنے کے سوراخ باہر کی طرف ناک کے نتھنوں سے ملے رہتے ہیں، اور پچھلے سوراخ یعنی بلعوم انفی (Nasopharynx) منہ کے اندرونی حصہ میں بلعوم فموی سے پہلے کھلتے ہیں۔ ۱۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ثم جذبہ فوصل الی جوفہ لم یفسد ثم قال ابن الشحنة و ذکر فی البزازیة مسألة المخاط و عقبها بکلام الشافعية فقال: ویبطل الصوم بجری النخامة من فضاء الفم فی جوفہ ، وان جرت فیہ من مجراها و قدر علی مجها أفطر فی أصح الوجهین فعلى هذا ینبغی أن یحتاط فی النخامة حتی لا یفسد صومه علی قول مجتهد قال ابن الشحنة أحببت التنبہ علیہ فانه مهم اه. ولم أر حکم البلغم اذا ابتلعه بعد تخلص بالتنحیح من حلقه الی فمه و لعله کالمخاط فلینظر ثم وجدتها بحمد اللہ فی التتارخانیة سئل ابراهیم عمن ابتلع البلغم قال: ان کان أقل من ملء فیہ لا ینقض اجماعا، وان کان مل فیہ ینتقض صومه عند أبی یوسف ، وعند أبی حنیفة لا ینقض. (حاشیة الشرنبلالی علی درر الحکام: باب موجب الافساد فی الصوم، ج، ۱، ص، ۲۰۲، ۲۰۳)

”جذب الصائم مخاطه فوصل الی حلقه و ابتلع لا شیء وان عمد و کذا اذا ترطب شفتاه بالبزاق عند الکلام و نحوه فابتلعه أو خرج الدم من بین أسنانه و البزاق غالب فابتلعه ولم یجد طعمه وان غلب الدم و تساویا فسد و ذکر فی شرح الحاوی للشافعی رحمه اللہ تعالیٰ و یبطل الصوم بجری النخامة من فضاء الفم فی جوفہ وان جرت فیہ من مجراها و قدر علی مجها ولم یمجها أفطر فی أصح الوجهین و فی الوسیط لو جمع الریق قصد ثم ابتلعه لا یفسد صومه فی الأصح الوجهین فعلى هذا ینبغی أن یحتاط فی النخامة و البزاق حتی لا یفسد صومه علی قول مجتهد“. (الفتاوی البزازیة: کتاب الصوم: ج، ۱، ص، ۲۶)

۱۔..... (حاذق: ص، ۱۳۳، ۱۳۴، بإضافہ، مصنف، حکیم حافظ محمد رحمت خان۔ بحوالہ ماہ رمضان کے فضائل و احکام، ص، ۲۷۱) ”وإذا انتهى الأنف إلى أعلاه انقسم المجرى هناك إلى ثلاثة أقسام: قسم واحد غليظ متسع ينحدر مؤرباً إلى آخر فضاء الفم، وفيه ينفذ الهواء إلى الحنجرة وقصبة الرئة ثم إلى الرئة وقسمان دقيقان ﴿بقية حاشية﴾“

روزہ دار کو کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت اس طریقے سے مبالغہ کرنا مکروہ ہے کہ پانی حلق یا بلعوم فموی (Oropharynx) کے اندر ناک کے نرم و نازک حصے سے اوپر چلا جائے۔ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بَالِغٌ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا“۔^۱

ترجمہ: ”آپ (دورانِ وضو) ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کریں، مگر یہ کہ آپ روزہ دار ہوں۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ وضو کے دوران روزہ دار کے لئے ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے، لیکن مبالغہ کرنا منع ہے۔ کیونکہ بلعوم انفی یعنی ناک کے سوراخ (Nasopharynx) منہ میں کھلتے ہیں، جس کی وجہ سے ناک میں موجود پانی پیٹ میں جاسکتا ہے، اور اس سے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

يصعد منهما الهواء إلى عظام المصفاة المثقبة، ومن هناك إلى داخل الأم الجافية في ثقبوب الأم الجافية محاذية لثقبوب تلك العظام ومن هناك تنفذ إلى الزائنتين الشبيهتين بحلمة الثدي اللتين في مقدم الدماغ وفي كل واحدة من تلك الزائنتين ثقب دقيق جداً يفضي إلى داخل الدماغ، فلذلك فإن الروائح لها تأثير قوي في الدماغ، وذلك لأجل نفوذها صحة الهواء المستنشق في هذين الثقبين إلى داخل الدماغ. ومما يدل على أن إدراك الرائحة هو بهاتين الزائنتين أن الهواء المخالط للرائحة وإن كثرت تلك الرائحة وقويت فإن تلك الرائحة إنما تدرك إذا استنشق ذلك الهواء حتى بلغ هناك ولو كان إدراك الرائحة هو بالمنخرين لكننا ندرك تلك الرائحة بدون الاستنشاق وذلك إذا امتلأ المنخران من الهواء الحامل لتلك الرائحة ومن ذينك الثقبين تندفع الفضول من البطن المقدم من الدماغ إلى حيث ينتهي إلى الأنف في التصعيد فينزل بعضها في مجرى الحنك إلى فضاء الفم، وبعضها يخرج من الأنف وباقي ألفاظ هذا الفصل ظاهرة المعنى“۔ (شرح تشريح القانون لابن سينا: تشريح أعضاء الحلق، ج، ۱، ص، ۱۳۰، ۱۳۱)

..... (سنن أبي داود: كتاب الصوم/باب الصائم يصب عليه الماء من العطش ويبلغ في الاستنشاق، ج، ۲، ص، ۳۰۸، رقم الحديث، ۲۳۶۶، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

واللفظ له، سنن الترمذي: رقم الحديث، ۷۸۸)

قال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوطَ لِلصَّائِمِ، وَرَأَوْا أَنَّ ذَلِكَ يَفْطُرُهُ، وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَقْوَى قَوْلُهُمْ.

روزہ ٹوٹ سکتا ہے۔ ۱

۱..... ”وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ سَائِرِ مَا يَأْكُلُهُ لَا يَخْتَلِفُ فِي وَجُوبِ الْقَضَاءِ إِذَا أَكَلَهُ عَمْدًا، وَأَمَّا السُّعُوطُ وَالِدَّوَاءُ الرَّاصِلُ بِالْجَانَفَةِ أَوْ الْآثَمَةِ فَلَا ضَلَّ فِيهِ حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بَالِغٌ فِي الْاسْتِشْقَاءِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا“ فَأَمَرَهُ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الْاسْتِشْقَاءِ وَنَهَاهُ عَنْهَا لِأَجْلِ الصَّوْمِ، فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ مَا وَصَلَ بِالْاسْتِشْقَاءِ إِلَى الْخَلْقِ أَوْ إِلَى الدِّمَاغِ أَنَّهُ يُفْطِرُ، لَوْلَا ذَلِكَ لَمَا كَانَ لِنَهْيِهِ عَنْهَا لِأَجْلِ الصَّوْمِ مَعْنَى مَعَ أَمْرِهِ بِهَا فِي غَيْرِ الصَّوْمِ. وَصَارَ ذَلِكَ أَضْلًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ فِي إيجابِ الْقَضَاءِ فِي كُلِّ مَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَاسْتَقَرَّ فِيهِ مِمَّا يُسْتَطَاعُ الْإِمْتِنَاعُ مِنْهُ، سَوَاءً كَانَ وَصُولُهُ مِنْ مَجْزَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ أَوْ مِنْ مُخَارِقِ الْبَدَنِ الَّتِي هِيَ خَلْقَةٌ فِي بَنِيَّةِ الْإِنْسَانِ، أَوْ مِنْ غَيْرِهَا: لِأَنَّ الْمَعْنَى فِي الْجَمِيعِ وَصُولُهُ إِلَى الْجَوْفِ وَاسْتِقْرَارُهُ فِيهِ مَعَ إِمْكَانِ الْإِمْتِنَاعِ مِنْهُ فِي الْعَادَةِ، وَلَا يَلْزَمُ عَلَى ذَلِكَ الذَّبَابُ وَالِدُّخَانُ وَالْعَبَارُ يَدْخُلُ خَلْقَةً لِأَنَّ جَمِيعَ ذَلِكَ لَا يُسْتَطَاعُ الْإِمْتِنَاعُ مِنْهُ فِي الْعَادَةِ، وَلَا يُمَكِّنُ التَّحَفُّظَ مِنْهُ بِإِطْبَاقِ الْقَمِّ“ (احکام القرآن للجصاص: سورة البقرة: ج، ۱، ص، ۲۳۸)

”وَمَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ أَوْ إِلَى الدِّمَاغِ عَنِ الْمَخَارِقِ الْأَصْلِيَّةِ كَالْأَنْفِ وَالْأُذُنِ وَالذُّبُرِ بَأَنِّ اسْتَعْطَأَ أَوْ اخْتَنَقَ أَوْ أَفْطَرَ فِي أُذُنِهِ فَوَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ أَوْ إِلَى الدِّمَاغِ فَسَدَ صَوْمُهُ، أَمَّا إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ فَلَا شَكَّ فِيهِ لَوْجُودُ الْأَكْلِ مِنْ حَيْثُ الصُّورَةُ. وَكَذَا إِذَا وَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ لِأَنَّهُ لَهُ مَنَقَدٌ إِلَى الْجَوْفِ فَكَانَ بِمَنْزِلَةِ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْجَوْفِ. وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِلْقَيْطِ بْنِ صَبْرَةَ: ”بَالِغٌ فِي الْمُضْمَضَةِ وَالْاسْتِشْقَاءِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا وَمَعْلُومٌ أَنَّ اسْتِشْقَاءَ خَالَةِ الصَّوْمِ لِلْإِحْتِرَازِ عَنْ فَسَادِ الصَّوْمِ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِلْاسْتِشْقَاءِ مَعْنَى، وَلَوْ وَصَلَ إِلَى الرَّأْسِ ثُمَّ خَرَجَ لَا يُفْسِدُ بَأَنِّ اسْتَعْطَأَ بِاللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ بِالنَّهَارِ لِأَنَّهُ لَمَّا خَرَجَ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ إِلَى الْجَوْفِ، أَوْ لَمْ يَسْتَقِرَّ فِيهِ“ (بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: كتاب الصوم / فصل أركان الصيام، ج، ۲، ص، ۹۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

”وَكَانَ فِي نَهْيِهِ عَنْهَا فِي حَالِ الصِّيَامِ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّهَا تُفْسِدُ الصِّيَامَ بِدُخُولِ الْمَاءِ بِهَا مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِي بَلَغَ بِهَا إِلَيْهِ، مِمَّا يَكُونُ سَبَبًا إِلَى وَصُولِهَا إِلَى خَلْقِ الْمُسْتَعْمِلِ لَهَا، فَيَكُونُ ذَلِكَ مُفْسِدًا عَلَيْهِ صِيَامَهُ“ (شرح مشكل الآثار: باب بيان مشكل ما رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِهِ بِالْمُبَالَغَةِ بِالْاسْتِشْقَاءِ فِي الْوُضُوءِ لِلصَّلَاةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُتَوَضُّعُ صَائِمًا، ج، ۱۳، ص، ۱۳۱)

”و"يسن" المبالغة في المضمضة" وهي إيصال الماء لرأس الحلق "و" المبالغة في" الاستنشاق" وهي إيصاله إلى ما فوق المارن "لغير الصائم" والصائم لا يبالغ فيها خشية إفساد الصوم لقوله عليه الصلاة والسلام: "بالغ في المضمضة والاستنشاق إلا أن تكون صائما" (مراقى الفلاح شرح من نور الايضاح: ج، ۱، ص، ۳۲، ۳۳، المكتبة العصرية)

”وَتُكْرَهُ الْمُبَالَغَةُ فِي الْمُضْمَضَةِ وَالْاسْتِشْقَاءِ فِي الصَّوْمِ. فَفِي الْمُضْمَضَةِ: بِإِيصَالِ الْمَاءِ إِلَى رَأْسِ الْخَلْقِ، وَفِي الْاسْتِشْقَاءِ: بِإِيصَالِهِ إِلَى فَوْقِ الْمَارِنِ“ (الموسوعة الفقهية الكويتية: صوم / مكروهات الصوم، ج، ۲۸، ص، ۷۱، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ناک سے دماغ اور دماغ سے پیٹ تک منفذ ہونے کے بارے میں متقدمین کا موقف اور جدید طبی تحقیق

متقدمین علماء کا موقف یہ ہے کہ اگر کوئی چیز دماغ میں پہنچے تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اس لئے کہ دماغ سے پیٹ تک منفذ موجود ہے۔ جبکہ جدید طبی تحقیق کے مطابق دماغ سے پیٹ اور ناک سے دماغ تک کوئی غذائی اور دوائی منفذ نہیں ہے، لہذا ناک میں سے صرف دماغ کی طرف کسی چیز (پانی وغیرہ) کے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ۱

روزہ کی حالت میں نزلہ زکام کے لئے دوا ڈال کر (Nebulizer) کے ذریعے بھاپ لینے کا حکم

نزلہ زکام وغیرہ کے مریض خالص پانی یا اس میں دوا ڈال کر اس کی بھاپ (Vapour)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

”وحد المضمضة استيعاب جميع الفم. والمبالغة فيه أن يصل الماء الى رأس الحلق. وحد الاستنشاق أن يصل الماء الى المارن. والمبالغة فيه أن يجاوز المارن، وهو بكسر الراء: ما اشد من الأنف.“ (شرح النقاية: كتاب الطهارة/ سنن الوضوء، ج، ۱، ص، ۲۵)

”قَالَ الطَّبِيُّ: الْغُرْغَرَةُ أَنْ يُجْعَلَ الْمَشْرُوبُ فِي الْفَمِ، وَيُرَدَّدَ إِلَى أَصْلِ الْحَلْقِ وَلَا يُتَلَعُ.“ (مراقبة المفاتيح: باب الاستغفار والتوبة، ج، ۳، ص، ۱۶۲۳، دار الفكر، بيروت، لبنان)

۱..... ”فَلَوْ دَخَلَ الْمَاءُ فِي الْغُسْلِ أَنْفَهُ أَوْ أُذُنَهُ وَوَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ اهـ.“ (البحر الرائق شرح كنز الدقائق: باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج، ۱، ص، ۳۰۰، دار الكتاب الاسلامي)

”خلاصة هذا الفصل: ان الجوف المعبر في الصوم عند الحنفية والمالكية هي المعدة والحلق والامعاء، واما الاجواف الاخر في باطن الجسم فما كان له مسلك الى احد هذه الثلاثة بحيث اذا وصل شيء من الخارج الى هذا الجوف وصل الى احد هذه الثلاثة عادة ياخذ حكمها، وما لا فلا.“ (المقالات الفقهية: ضابط المفطرات في مجال التدوي للشيخ المفتي محمد رفيع العثماني: ص، ۱۰۸، مكتبة دار العلوم، كراتشي)

”الجوف المعبر في نفسه عند الحنفية هي المعدة والحلق والامعاء (وانظر للامعاء عبارتهم المارة برقم ۴) واما الاجواف الاخر التي توجد في باطن الجسم فما كان له مسلك الى احد هذه الثلاثة بحيث اذا وصل شيء من الخارج الى هذا الجوف وصل الى احد هذه الثلاثة عادة ياخذ حكمها

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سانس کے ذریعے سے اندر کھینچتے ہیں، اس میں چونکہ دوا یا پانی کے اجزاء شامل ہوتے ہیں، جو دھویں کی شکل میں اوپر اٹھتے ہیں، اس لئے بھاپ دراصل اسی چیز کا نام ہے جو پانی کی گرمی کے اثر سے اڑنے لگی ہے گویا کہ کوئی وہ چیز پھینک رہا ہے۔ ۱

اس لئے (Nebulizer) یا کسی اور طریقے سے حجرہ یعنی سانس کی نالی (Larynx) کے تنفس کو کھولنے یا سینہ پر جما ہوا بلغم نکالنے کے لئے جو بھاپ لی جاتی ہے وہ اگر حلق یعنی بلعوم سفلی (Hypopharynx) سے نیچے پہنچ جائے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ ۲

روزہ کی حالت میں نیزل سپرے (Nazal Spray) استعمال کرنے کا حکم اگر گرم والی خشک یا تر چیز ناک میں ڈالی گئی، یا ناک کے سوراخوں میں لگائی اور اس چیز کے

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾

وما لا فلا. وبقولنا: "باطن الجسم" خرج الفم والانف لان الشارع اعتبرهما في الصوم من الخارج فليسا بجوفين معتبرين، فما وصل اليهما لا يفسد الصوم ما لم يصل الى الحلق".

(حاشیہ: ضابط المفطرات في مجال التداءي للشيخ المفتي محمد رفيع العثماني: الباب الاول/ الفصل الثالث في بيان الجوف، ص، ۳۳)

۱..... طبعی جو ہر ضمیمہ بہشتی زیور: حصہ ۹، ص، ۱۰۸)

۲..... "وَإِنْ دَخَلَ فِي حَلْقِهِ غَبَارٌ أَوْ دُخَانٌ أَوْ ذَبَابٌ وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَوْمِهِ (لَا يُفْطَرُ) وَالْقِيَاسُ أَنْ يُفْطَرَ لَوْ صَوَّلَ الْمُفْطِرُ إِلَى جَوْفِهِ وَإِنْ كَانَ لَا يَتَغَذَّى بِهِ وَجْهَ الْإِسْتِحْسَانِ أَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْإِمْتِنَاعِ عَنْهُ فَإِنَّهُ إِذَا أَطْبَقَ الْفَمَ لَا يُسْتَطَاعُ الْإِخْرَازُ عَنِ الدُّخُولِ مِنَ الْأَنْفِ فَصَارَ كَبَلٍّ تَبَقَّى فِيهِ بَعْدَ الْمَضْمَضَةِ وَعَلَى هَذَا لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ فَسَدَ صَوْمُهُ حَتَّى إِنْ مَنْ تَبَخَّرَ بِبَخُورٍ فَاسْتَشَمَّ دُخَانَهُ فَأَدْخَلَهُ حَلْقَهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ؛ لِأَنَّهُمْ فَرَّقُوا بَيْنَ الدُّخُولِ وَالْإِدْخَالِ فِي مَوَاضِعَ عَدِيدَةٍ؛ لِأَنَّ الْإِدْخَالَ عَمَلُهُ وَالتَّحَرُّزُ مُمَكِّنٌ وَيُؤَيِّدُهُ قَوْلُ صَاحِبِ النَّهَائِيَةِ إِذَا دَخَلَ الدُّبَابُ جَوْفَهُ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهُ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَوْجَدْ مَا هُوَ ضِدُّ الصَّوْمِ وَهُوَ إِدْخَالُ الشَّيْءِ مِنَ الْخَارِجِ إِلَى الْبَاطِنِ وَهَذَا مِمَّا يَفْعَلُ عَنْهُ كَثِيرٌ فَلْيَتَنَبَّهُ لَهُ. (مجمع الانهر في شرح ملتقى الأبحر: كتاب الصوم/ باب موجب الفساد، ج، ۱، ص، ۲۴۵، دار احياء التراث العربي)

"الْبَخَارُ لُغَةً وَاصْطِلَاحًا: مَا يَنْصَاعِدُ مِنَ الْمَاءِ أَوْ النَّدَى أَوْ أَيِّ مَادَّةٍ رَطْبَةٍ تَتَعَرَّضُ لِلْحَرَارَةِ. وَيُطْلَقُ الْبَخَارُ أَيْضًا عَلَى: دُخَانِ الْعُودِ وَنَحْوِهِ. وَعَلَى: كُلِّ رَائِحَةٍ سَاطِعَةٍ مِنْ نَتْنٍ أَوْ غَيْرِهِ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "بخار"، ج، ۸، ص، ۱، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

"(البخار) كل ما يصعد كالمدخان من السوائل الحارة والرائحة". (المعجم الوسيط: باب الباء، ج، ۱، ص، ۴۱، دار الدعوة)

اجزایہ میں نہیں پہنچے، اور اگر منہ میں پہنچے تو ان کو باہر نکال دیا، تو ایسی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن بغیر کسی عذر کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اگر ناک کے تھنوں یا سوراخوں میں لگائی گئی دوا کے اجزاء پیٹ میں پہنچ گئے تو اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اگر حلق میں صرف کسی چیز کی خوشبو محسوس ہوئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۱۔..... "قال البرزلی: قَالَ الْبِرْزَلِيُّ: مَنْ رَغَفَ فَأَمْسَكَ أَنْفَهُ فَخَرَجَ الدَّمُ مِنْ فِيهِ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى خَلْقِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ مَنْفَذَ الْأَنْفِ إِلَى الْفَمِ دُونَ الْجَوْفِ، فَهُوَ مَا لَمْ يَصِلْ إِلَى الْجَوْفِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، انْتَهَى." (مواهب الجلیل فی شرح مختصر خلیل: کتاب الصیام/باب ما یثبت به رمضان، ج، ۲، ص، ۴۲۵، دار الفکر)

"أو دماغه" أى وإذا وصل دماغه وصل جوفه لأن التحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً فمتى وصل إلى جوف الرأس يصل إلى جوف البطن. (حاشية الطحاطاوي على مراقي الفلاح: كتاب الصوم/باب ما يفسد الصوم ويوجب القضاء، ۶۷۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

"وَلَا يَرِدُ مَا وَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ فَإِنَّهُ مُفْطَرٌ كَمَا سَيَأْتِي لِمَا أَنَّ بَيْنَ الدِّمَاغِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذًا فَمَا وَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ فِي الْبَدَائِعِ عَلَى مَا سَيَأْتِي، وَفِي الْبَرَاذِيرِ اسْتَشْقَ فَوَصَلَ الْمَاءُ إِلَى فَمِهِ، وَلَمْ يَصِلْ إِلَى دِمَاغِهِ لَا يُفْسِدُ صَوْمَهُ." (البحر الرائق شرح كنز الدقائق: كتاب الصوم/باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج، ۲، ص، ۲۷۹، دار الكتاب الاسلامي)

"وَفِي التَّحْقِيقِ أَنَّ بَيْنَ الْجَوْفَيْنِ مَنْفَذًا أَصْلِيًّا فَمَا وَصَلَ إِلَى جَوْفِ الرَّأْسِ يَصِلُ إِلَى جَوْفِ الْبَطْنِ كَذَا فِي النِّهَايَةِ وَالْبَدَائِعِ وَلِهَذَا لَوْ اسْتَعْطَ لَيْلًا، وَوَصَلَ إِلَى الرَّأْسِ ثُمَّ خَرَجَ نَهَارًا لَا يُفْسِدُ كَمَا قَدْ مَنَاهُ، وَعَلَّلَهُ فِي الْبَدَائِعِ بِأَنَّهُ لَمَّا خَرَجَ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ إِلَى الْجَوْفِ أَوْ لَمْ يَسْتَقِرَّ فِيهِ. (قَوْلُهُ، وَإِنْ أَقْطَرُ فِي إِخْلِيلِهِ لَا أُنَى لَا يُفْطَرُ أَطْلَقَهُ فَشَمِلَ الْمَاءُ وَالذَّهْنَ، وَهَذَا عِنْدَهُمَا خِلَافًا لِأَبِي يُوسُفَ، وَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى أَنَّهُ هَلْ بَيْنَ الْمَنَانَةِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذٌ أَمْ لَا، وَهُوَ لَيْسَ بِاخْتِلَافٍ فِيهِ عَلَى التَّحْقِيقِ لِقَوْلِهِ: وَلَا وَضُوءُ الْبَوْلِ مِنَ الْمَعْدَةِ إِلَى الْمَنَانَةِ بِالرَّشْحِ، وَمَا يَخْرُجُ رَشْحًا لَا يَتَوَدَّرُ رَشْحًا كَالْجَرَّةِ إِذَا سُدَّ رَأْسُهَا وَالْقِيَ فِي الْخَوْضِ يَخْرُجُ مِنْهَا الْمَاءُ، وَلَا يَدْخُلُ فِيهَا ذِكْرُهُ الْوَلَوِ الْجَمْعُ وَقَالَ: نَعَمْ قَالَ: هَذَا فِي الْهَدَايَةِ، وَهَذَا لَيْسَ مِنْ بَابِ الْفَقْهِ؛ لِأَنَّهُ مُتَعَلِّقٌ بِالطَّبِّ." (البحر الرائق: كتاب الصوم/باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج، ۲، ص، ۳۳۰، دار الكتاب الاسلامي)

"وَفِي غَمَلَةِ الْفَتَاوَى لِلصَّدْرِ الشَّهِيدِ فَلَوْ دَخَلَ الْمَاءُ فِي الْفُسْلِ أَنْفَهُ أَوْ أُذُنَهُ وَوَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ اهـ." (البحر الرائق: كتاب الصوم/باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج، ۲، ص، ۳۳۰، دار الكتاب الاسلامي)

"وَفِي الشَّرِيعَةِ (هُوَ تَرْكُ الْأَكْلِ) وَمَا فِي حُكْمِهِ فَلَا يَرُدُّ مَا وَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ فَإِنَّهُ مُفْطَرٌ؛ لِأَنَّ الْمُرَادَ إِدْخَالَ شَيْءٍ بَطْنَهُ مَا كُوِلَ أَوْ لَا فَمَا وَصَلَ إِلَى الدِّمَاغِ وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ لِمَا أَنَّ بَيْنَ الدِّمَاغِ وَالْجَوْفِ مَنْفَذٌ." (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر: كتاب الصوم، ج، ۱، ص، ۲۳۰، دار احياء التراث العربي)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اسی لئے اگر کسی نے ناک میں نازل سپرے (Nazal Spray) احتیاط کے ساتھ استعمال کی (مثلاً ناک کا رخ نیچے کی طرف رکھا) تاکہ بلعوم انفی (Nasopharynx) کے ذریعہ اس (ناک) میں جانے والی دوا پیٹ میں نہ پہنچے۔ اور اگر منہ میں گئی دوا کو اس نے بلعوم سفلی (Hypopharynx) سے نیچے نہیں جانے دیا، بلکہ باہر نکال دیا، تو ایسی صورت میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، لیکن روزہ کی حالت میں بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ۱

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

”ذَهَبَ الْحَنَفِيُّ وَالْمَالِكِيُّ إِلَى أَنَّ مَنْ رَعَفَ فَأَمْسَكَ أَنْفَهُ فَخَرَجَ الدَّمُ مِنْ فِيهِ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى حَلْفِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ مَنْفَذَ الْأَنْفِ إِلَى الْقَمِّ دُونَ الْجَوْفِ، فَهُوَ مَا لَمْ يَصِلْ إِلَى الْجَوْفِ لَا شَيْءَ فِيهِ، وَمَنْ دَخَلَ دَمٌ رُعَاهُ حَلْفَهُ فَسَدَ صَوْمُهُ. أَمَّا الشَّافِعِيُّ وَالْحَنَابِلَةُ فَيُؤْخَذُ مِنْ عِبَارَاتِهِمْ أَنَّ مَا يَصِلُ إِلَى جَوْفِ الصَّائِمِ بِلَا قَصْدٍ لَا يُفْطِرُ.“ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”رعا“ أثر الرعا على الصوم، ج، ۲۲، ص، ۲۶۷، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

”أما الاستئشاق فحكمه حكم المضمضة كما ذكره على الاختلاف وأما السعوط إذا وصل إلى دماغه يفسد صومه وعليه القضاء في قول الفقهاء ولا يفسد في قول أبي عبد الله.“ (النتف في الفتاوى: كتاب الصوم، ۱۵۶، دار الفرقان)

۱..... ”لَوْ بَقِيَ السَّعُوطُ فِي الْأَنْفِ وَلَمْ يَصِلْ إِلَى الرَّأْسِ لَا يُفْطِرُ.“ (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصوم/باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ج، ۲، ص، ۴۰۲، دار الفكر، بيروت)

”السعوط يصل إلى الدماغ وإلى الحلق (بدائع الصنائع: فصل في صفة الرضاع المحرم، ج، ۴، ص، ۹)، بعد اطلاعه على البحوث المقدمة في موضوع المفطرات في مجال التداوي، والدراسات والبحوث والتوصيات الصادرة عن الندوة الفقهية الطبية التاسعة التي عقدتها المنظمة الإسلامية للعلوم الطبية، بالتعاون مع المجمع وجهات أخرى، في الدار البيضاء بالمملكة المغربية، في الفترة من ۹ إلى ۱۲ صفر ۱۴۱۸ هـ (الموافق ۱۷-۱۹ يونيو ۱۹۹۷ م)، واستماعه للمناقشات التي دارت حول الموضوع بمشاركة الفقهاء والأطباء، والنظر في الأدلة من الكتاب والسنة، وفي كلام الفقهاء. قرر ما يلي: أولاً: الأمور الآتية لا تعتبر من المفطرات:

قطرة العين، أو قطرة الأذن، أو غسل الأذن، أو قطرة الأنف، أو بخاخ الأنف، إذا اجتنب ابتلاع ما نفذ إلى الحلق (مجلة مجمع الفقه الإسلامي: ج، ۱۰، ص، ۹۱۳، الموضوع ”المفطرات“، المفطرات في ضوء الطب الحديث، إعداد: الدكتور محمد هيثم الخياط، عضو مجامع اللغة العربية بدمشق و بغداد و عمان و القاهرة و عليكرة، و أكاديمية، نيويورك للعلوم، نائب المدير الإقليمي، لمنظمة الصحة العالمية للشرق المتوسط)

المسألة الثالثة: بخاخ الأنف، والبحث فيه هو البحث نفسه في بخاخ الربو عن طريق الفم، وقد سبق بيانه، فحكمه كحكمه تماماً ولا داعي لتكرار الكلام.“ ﴿بقية حاشيا گئے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

روزہ دار کا ناک کے ذریعہ دھواں کھینچنا

اگر روزہ دار ناک کے ذریعہ جان بوجھ کر دھواں وغیرہ کھینچے، اور وہ بلعوم حرجی سے نیچے پہنچ جائے، تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر کوئی ناک کے ذریعہ سگریٹ نوشی کرتے ہوئے دھواں کو بلعوم سفلی (Hypopharynx) کی طرف کھینچے تو اس صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ چنانچہ اگر کوئی ناک کے ذریعہ سگریٹ نوشی کرتے ہوئے دھواں کو بلعوم سفلی کی طرف کھینچے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ ۱۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(مفطرات الصیام المعاصرة الباب الثاني: المفطرات المعاصرة، الفصل الأول: المفطرات المعاصرة الداخلة الى بدن الصائم، المبحث الأول، لأحمد بن محمد الخليل، الأستاذ المساعد في قسم الفقه، بجامعة القصيم)

۱۔..... "كَذَلِكَ يُفْطِرُ الصَّائِمُ بِمَضْغِ الدُّخَانِ أَوْ نُشُوقِهِ، لِأَنَّهُ نَوْعٌ مِنْ أَنْوَاعِ التَّكْيِيفِ، وَيَصِلُ طَعْمُهُ لِلْحَلْقِ، وَيَتَكَيَّفُ بِهِ الدَّمَاعُ مِثْلَ تَكْيِيفِهِ بِالدُّخَانِ الَّذِي يُمَصُّ بِالْعُودِ".

(الموسوعة الفقهية الكويتية: تفطير الصائم بشرب الدخان، ج، ۱۰، ص، ۱۱۱، ۱۱۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية - الكويت)

قد عللوا عدم فساد الصوم بدخول الدخان بعدم امكان الاحتراز عنه فاذا شرب الدخان فقد ادخله عمدا ذاكرا للصوم فيفسد لا محالة ويجب القضاء حتما وقد نبه عليه بعض الفقهاء أيضاً فقال الشرنبلالی في شرحه مراقی الفلاح عند نور الايضاح أو دخل في حلقه دخان بلا صنعه وفي ما ذكرنا اشارة الى أن من ادخله بصنعه في حلقه باى صورة كان فسد صومه سواء كان دخان عنبر او غيرهما حتى ان من تبخر ببخار قآواه الى نفسه وشم دخانه ذاكرا للصوم أفطر لا مكان التحرز عن ادخال المفطر جوفه و دماغه وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس فليتبناه ولا يتوهم أنه كشم الورد ومائه والمسك لوضوح الفرق بين هواء التطيب بريح المسك وشبهه وبين جوهر دخان وصل الى جوفه بفعله و سند ذكر الكفارة بشربه انتهى وقال شيخ زاده في مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر عند قول الماتن وأن دخل حلقه غيا أو ذباب أو دخان لا يفطر والقياس أن يفطر لو وصل المفطر الى جوفه وأن كان لا يتغذى به وجه الاستحسان أنه لا يقدر على الامتناع عنها فاذا اطبق الفم لا يستطيع الاحتراز عن الوصول الى الانف فصار كبلل يبقى في فيه بعد المضمضة وعلى هذا لو ادخل حلقه فسد صومه حتى أن من تبخر ببخور فاشتد دخانه حلقه ذاكرا لصومه افطر لأنهم فرقوا بين الدخول والادخال لأن الادخال عمله والتحرز عنه ممكن ويؤيده قول صاحب النهاية اذا دخل الذباب جوفه لا يفسد صومه لأنه لم يوجد ما هو ضد الصوم وهو ادخال الشئ من الخارج الى الباطن وهذا مما يغفل عنه كثير من الناس فليتبناه له انتهى وقال الحصكفي في الدر المختار مفاده أنه لو

﴿بقية حاشية الگے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

روزہ دار کا ناک کے ذریعہ بغیر دوا کے آکسیجن کے استعمال کا حکم
اگر روزہ دار نے ناک کے ذریعہ بغیر دوائی کے آکسیجن (Oxygen) استعمال کی، تو اس سے
روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ یہ سانس کے ذریعہ جانے والی ہوا کا حکم رکھتی ہے۔ ۱
مشک سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مشک سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ روزہ یاد ہو یا ایسی ہوا سونگھی جو مشک کی خوشبو سے معطر ہو۔ ۲
روزے میں ایسی مسواک استعمال کرنا جس کو عطریا خوشبودار تیل میں ڈبویا
گیا ہو

آج کل مارکیٹ (Market) میں مخصوص قسم کی مسواک دستیاب ہیں جن کو پیک (Pack)
کرنے سے پہلے عطریات یا خوشبودار تیلوں میں ڈبویا جاتا ہے، جس کے اثرات مسواک میں
باقی رہتے ہیں، روزے دار کے لئے ایسی مسواک کا استعمال درست ہے۔ ۳

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾

أدخل حلقه الدخان الفطر أي دخان كان و لو عود لو ذاكر الامكان الاحتراز عنه فليتب له كما بسطه
الشرنبلالي انتهى وفي رد المحتار به يعلم حكم شرب الدخان انتهى فقد بان لك دراية ورواية
فساد الصوم بشرب الدخان التباك المعروف في هذا الزمان ولم يبق للمنكر مع ذلك الا
الضلال والطفیان۔ (ترویج الجنان فی حکم شرب الدخان لعبد الحیی الکنوی: ص، ۷۱، ۷۲)
۱..... ”(أَوْ اسْتَعَطَّ) عَلَى الْبِنَاءِ لِلْفَاعِلِ وَهُوَ يَصَالُ مَائِعَ إِلَى الْجَوْفِ مِنْ طَرِيقِ الْمَنْخَرَيْنِ“۔ (مجمع
الأنهر فی شرح ملتقى الأبحر، كتاب الصوم/باب موجب الفساد، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دار احیاء التراث
”الهواء غیر مفطر بالاجتماع، وكذا ما كان من قبيل الاعراض لا الجواهر كالرائحة والبرودة
والحرارة“۔ (ضابط المفطرات فی مجال التداوی للشیخ المفتی محمد رفیع العثماني الفصل
الأول/الباب الثالث، ص، ۱۶۵)

۲..... ”ذهب الحنفية الى أن من شم المسك ولو ذكرا، أو شم هواء تطيب بريح المسك أو
شبهة فلا يفطر“۔ (الموسوعة الكويتية: ماده، م، ص، ۲۹۱، وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية)
۳..... ”وَلَا بَأْسَ بِالسَّوَاكِ الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ عِنْدَنَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
يُكْرَهُ الْمَبْلُولُ بِالْمَاءِ، وَفِي ظَاهِرِ الرَّوَايَةِ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَأَمَّا الرُّطْبُ الْأَخْضَرُ فَلَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَ الْكُلِّ
كَذَا فِي فِتَاوَى قَاضِي خَانَ“۔ (الفتاوى الهندية: كتاب الصوم/الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا
يُكْرَهُ، ج، ۱، ص، ۱۹۹، دار الفكر)

(فصل ۲)

خوشبو اور اعتکاف

معتکف کا خوشبو لگانا

معتکف خوشبو کا استعمال کر سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ، تَعْنِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ حَائِضٌ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ، وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا، فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ“۔^۱
ترجمہ: ”وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حائضہ ہونے کی حالت میں کنگھا کیا کرتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں اعتکاف کر رہے ہوتے تھے۔ آپ اپنا سر مبارک عائشہ کی طرف قریب کر دیتے تھے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ ہی سے کنگھا کر دیتیں، حالانکہ وہ حائضہ ہوتیں۔“

حضرت جاج سے روایت ہے کہ:

”عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالْمُعْتَكِفِ أَنْ يَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَخِيطَهَا“۔^۲
ترجمہ: ”حضرت عطاء اعتکاف کرنے والے کے لئے اپنے کپڑے دھونے اور سینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔“

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الحيض / باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، ج، ۱، ص، ۶۷، رقم الحديث، ۲۹۶، دار طوق النجاة)
۲..... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الصيام / في المعتكف يغسل ثيابه ويخيطها، ج، ۲، ص، ۳۳۹، ۹۶۹۶، مكتبة الرشد، الرياض)

مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں فقہائے عظام نے فرمایا کہ معتکف کا اعتکاف کے دوران مسجد میں کھنگی کرنا، تیل اور خوشبو لگانا، کپڑے تبدیل کرنا، برتن دھونا اور کپڑا سینا جائز ہے، مزید برآں یہ کہ اپنے بڑھے ہوئے ناخنوں کو بقدر ضرورت کاٹ سکتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ ان افعال کو سرانجام دیتے ہوئے مسجد، اس کی صفوف اور دیواریں آلودہ نہ ہوں۔ ۱۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱۔..... ”عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ مَعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَنَازِلُنِي رَأْسَهُ مِنْ خِلَالِ الْحُجْرَةِ فَأَغْسِلُ رَأْسَهُ وَأَرْجِلَهُ وَأَنَا خَائِضٌ وَقَدْ حَوَى هَذَا الْخَبَرُ أَحْكَامًا مِنْهَا إِبَاحَةُ غَسْلِ الرَّأْسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَمِنْهَا جَوَازُ الْمُبَاشَرَةِ وَاللَّمْسِ بِغَيْرِ شَهْوَةٍ لِلْمُعْتَكِفِ وَمِنْهَا جَوَازُ غَسْلِ الرَّأْسِ فِي حَالِ الْإِعْتِكَافِ وَغَسْلُ الرَّأْسِ إِنَّمَا هُوَ لِإِصْلَاحِ الْبَدَنِ فَذَلِكَ عَلَى أَنْ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَفْعَلَ مَا فِيهِ صَلَاحٌ بَدَنِيٍّ وَذَلِكَ أَيْضًا عَلَى أَنَّهُ لَهُ أَنْ يَشْتَعِلَ بِمَا فِيهِ صَلَاحٌ مَالِيٍّ كَمَا أُبَيِّحُ لَهُ الْإِسْتِغْثَالَ بِإِصْلَاحِ بَدَنِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ الْمُؤْمِنِ كُفْرًا وَسَبَابُهُ فِسْقٌ وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ وَذَلِكَ أَيْضًا عَلَى أَنَّ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَزَيَّنَ لِأَنَّهُ تَرْجِيلُ الرَّأْسِ مِنَ الزَّيْنَةِ“. (احکام القرآن للجصاص: سورة البقرة / باب ما يجوز للمعتكف أن يفعله، ج، ۱، ص، ۳۱۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

”(قَالَ): وَيَلْبَسُ الْمُعْتَكِفُ يَنْامًا، وَيَأْكُلُ، وَيَذْهَبُ وَيَتَطَيَّبُ بِمَا شَاءَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي أَغْيَاكِهِ“۔ (المبسوط للسرخسي: كتاب الصوم / باب الاعتكاف، ج، ۳، ص، ۱۲۶، دارالمعرفة، بیروت)

”كَمَّا الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَاللَّبْسُ وَالطَّيْبُ وَالنُّوْمُ“۔ (بدائع الصنائع: كتاب الاعتكاف / فصل ركن الاعتكاف، ج، ۲، ص، ۱۱۷، دار الكتب العلمية، بیروت)

”وَلَا بَأْسَ أَنْ يُخْرِجَ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى بَعْضِ أَهْلِهِ لِيَغْسِلَهُ أَوْ يَرْجِلَهُ كَمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ-، وَإِنْ غَسَلَهُ فِي الْمَسْجِدِ فِي إِتَاءِ بَحِثٍ لَا يَلَوُثُ الْمَسْجِدَ لَا بَأْسَ بِهِ“۔ (فتح القدیر: كتاب الصوم / باب الاعتكاف، ج، ۲، ص، ۳۹۶)

(باب نمبر ۸)

خوشبو اور حج

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ہے۔ عرفہ عام میں تو یہ طواف کعبہ، صفا و مروہ کے مابین دوڑنے اور ارض مکہ کی بعض جگہوں کی زیارت سے عبارت ہے، مگر حقیقاً داستانِ محبت ہے جس کو دہرانے کے لئے مسلمان ایام مخصوص میں ارض مقدس پر ہر سال جاتے ہیں۔

ویسے تو اسلام کے ہر رکن کا مدار عقیدت و محبت پر ہے لیکن تفکر و تدبر سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ حج محبت و مودت کا محور اور نقطہٴ عروج ہے۔ اللہ اور اس کے رسول امام الانبیاء جناب محمدؐ پر ایمان لانے کے بعد نماز پہلا رکن ہے، انسان اسلام کے اس رکن کی ادائیگی کے لئے پانچ مرتبہ آستانہٴ محبوب پر سجدہ ریز ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اپنے مال کو محبوب حقیقی کے راہ میں خرچ کرنے کا نام ہے۔ اسی طرح روزہ اپنے حقیقی محبوب کے حکم پر کھانے پینے اور شہوات سے رکنے کا نام ہے۔ لیکن رکن حج کے کیا کہنے یہ تو سراپا سفرِ محبت ہے اس کا ہر رکن محبت کی منزل کا زینہ ہے۔ عاشق اپنے معشوق کے حکم پر اور اس کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے زیب و آرائش والا لباس اتار کر فقط دو چادریں پہن لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں مباح و جائز خواہشات سے دست کش ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کبھی تو یہ دیوانہ وار دوڑتا ہوا، کبھی پتھر کو بوسہ دیتے ہوئے، کبھی کعبہ کی درود یواروں سے لپٹے ہوئے، کبھی ملتزم پر ایک بے بس اور لاچار بھکاری کی طرح اپنی حاجت پیش کرنے کے لئے گالوں کو رگڑتے ہوئے، کبھی صفا و مروہ کے درمیان دوڑتے ہوئے، دعائیں کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح منیٰ کی طرف اس کی روانگی، میدانِ عرفات و مزدلفہ میں قیام اور جانوروں کی قربانی اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ یہ عاشق اپنے محبوب کی رضا جوئی کے لئے سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو

جاتا ہے مزید برآں کہ یہ عبادت عشق و محبت الہیہ کی مظہر اور آئینہ دار ہے جسے عقل و ذہن کے پیمانے ناپنے سے قاصر ہیں۔

قرآن مجید سے حج کی فرضیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ“۔^۱

ترجمہ: ”جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے، اللہ نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے، اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے سارے جہانوں سے۔“

حدیث شریف سے حج کی فرضیت

حج کی فرضیت پر بہت ساری احادیث موجود ہیں لیکن ہم یہاں فقط چند احادیث و روایات پر اکتفا کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

(۱)..... ”حَطَبْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ الْحَجَّ، فَحُجُّوْا، فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ يَّا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوْجَبْتُ، وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ“۔^۲

۱..... (سورۃ آل عمران، پارہ ۳، رقم الآیۃ: ۹۷)

۲..... (صحیح مسلم: کتاب الحج / باب فرض الحج مرة في العمر، ج، ۲، ص، ۹۷۵، رقم الحديث، ۱۳۳۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو تو ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض کیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کہتا ہوں تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن باتوں کو میں چھوڑ دیا کروں تم ان کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور وہ اپنے نبیوں سے اختلاف کرتے تھے جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم کروں تو حسب استطاعت تم اسے اپنالو اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو تم اسے چھوڑ دو۔“

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ:

(۲) بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔
ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کا اقرار کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز پابندی سے پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

(۳) أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الایمان / باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس، ج ۱، ص ۴۵، رقم الحدیث ۱۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فَرِيضَةُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يَقْضَى أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ“۔^۱
 ترجمہ: ”قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مسئلہ پوچھا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرمؐ ہی کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا جو فریضہ اس کے بندوں پر ہے (یعنی حج) میرے والد پر بھی فرض ہو چکا ہے لیکن بڑھاپے کی وجہ سے ان کی حالت یہ ہے کہ وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے۔ تو کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! کر سکتی ہو۔“

اجماع سے حج کی فرضیت

علامہ کاسانی نے حج کی فرضیت پر اجماع نقل کیا ہے۔

”وَأَمَّا الْأَجْمَاعُ فَلِلْأُمَّةِ أَجْمَعَتْ عَلَى فَرَضِيَّتِهِ“۔^۲

ترجمہ: ”تمام امت نے فرضیت حج پر اجماع کیا ہے۔“

عقلی طور پر حج کی فرضیت

انسان جتنی بھی عبادات کرتا ہے ان سب کا مقصد اپنے محبوب حقیقی کا شکر اور اظہار عبودیت ہے، جبکہ حج میں یہ دونوں چیزیں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ عبودیت کا مقصد اپنی لاچاری اور بے بسی کا اظہار ہے، اگر غور کیا جائے تو حاجی کی حالت انتہائی عاجزی اور انکساری کی ہوتی ہے، گویا کہ وہ عاجزی کا پیکر ہو۔

۱.....(صحیح البخاری: کتاب المغازی/باب حجة الوداع، ج، ۵، ص، ۱۷۶، رقم الحديث، ۴۳۹۹، دار طوق النجاة)

۲.....(بدائع الصنائع: کتاب الحج /فصل في بيان فرضية الحج، ج، ۲، ص، ۱۱۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

”لیک لیک“ کے ترانہ سے وہ اپنی عاجزی کو رقم کرواتا ہے۔ محبوب کے گھر کے در و دیوار کو چومتے ہوئے اور طواف کرتے ہوئے یہ صدا دیتا ہے۔

أَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلَى أَقْبَلُ ذَا الْجِدَارِ وَذَا الْجِدَارِ
وَمَا حُبُّ الدِّيَارِ شَغَفَنَ قَلْبِي وَلَكِنْ حُبٌّ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارِ
ترجمہ: ”میں لیلیٰ کے گھر پر گزرتا ہوں کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں کبھی اس دیوار کو،
(یہ نہ سمجھو کہ) میرے دل کو اس گھر کی محبت نے بے چین بنا دیا ہے بلکہ میرے
قلب کو اس کے رہنے والے کی محبت نے بے چین کیا ہے۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

فصل (۱)

جنایات یعنی ممنوعات احرام

جنایات

جنایات جنائیہ کی جمع ہے جس کے معنی خطا کے ہیں اور حج کے بیان میں ایسے فعل کا مرتکب ہونا جس کا بجالانا حرم یا احرام کے سبب ناجائز ہو۔

احرام کی جنایات آٹھ ہیں

نمبر شمار	جنایات	نمبر شمار	جنایات
۱	سلا کپڑا پہننا	۲	سراور چہرے کا ڈھانکنا
۳	بال جدا کرنا	۴	ناخن کاٹنا
۵	جماع کرنا	۶	خوشبو کا استعمال کرنا
۷	خشکی کے جانور کا شکار کرنا	۸	حج کے واجبات سے کسی واجب کا چھوڑنا

حرم کی جنایات

حرم کی جنایات دو ہیں۔

(۱)۔۔۔۔۔ حرم کے جانور سے چھیڑ چھاڑ کرنا

(۲)۔۔۔ حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا

نوٹ: چونکہ اس کتاب میں ہمارا موضوع خوشبو اور حج ہے لہذا اس کتاب میں خوشبو کی جنایات ہی کو ذکر کیا جائے گا۔

محرم پر خوشبو لگانے کے بدلے میں کفارہ لازم ہونے کی وجہ حج کے تمام افعال عاشقانہ رنگ کے آداب ہیں جو عاشقانِ الہی کے لئے اپنے معشوق حقیقی کے گھر کے پاس بجالانے کے لئے موضوع ہیں پس جو شخص ان آداب پسندیدہ معشوق کے برخلاف کوئی حرکت کرے اس عاشقانہ ادا کو چھوڑنے اور اپنے معشوق حقیقی کے خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے کفارہ دینا لازم ہو لہذا محرم اگر اپنے کسی اندام کو خوشبو لگا دے تو اس کو صدقہ دینا چاہیے اور اگر ایک دن کامل سیاہوا کپڑا پہنے یا اپنے سر کو ڈھانپے تو اس پر قربانی واجب ہوتی ہے اور اگر اس سے کم مدت میں یہ فعل کیا ہو تو صدقہ دینا چاہیے اور اگر اپنے سر کا چوتھائی یا زیادہ منڈوا دے تو اس پر قربانی لازم آتی ہے اور اس سے کم کے لئے صدقہ دینا چاہیے اور ایسا ہی ناخن کٹوانے کے باب میں ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ ان حرکات کو عاشقانہ نیاز دہنگی و شکستگی کے برخلاف شمار کیا جاتا ہے کیونکہ خوشبو ملنا اور سنے ہوئے کپڑے پہننا اور سر منڈوانا اور ناخن کٹوانا زیب و زینت کے اسباب اور حظوظ نفسانی و خود آرائی کی صورتیں ہیں اور یہ تمام حرکات عاشقانہ نیاز کے برخلاف اور معشوق حقیقی کی نظر میں بحالت احرام ناپسندیدہ ہیں۔ لہذا ان مخالفانہ حرکات کے تدارک کے لئے کفارات مقرر ہوئے۔

ترک خوبی می کننا ند خوب تر عشق رادرماں بود عشق دگر

ہر کہ ترک خود کند باید خدا چہست وصل از نفس خود گشتن خدا

لیک ترک نفس کے آسان بود مرون و از خود شدن یکساں بود

ہست آں عالی خبر بے بس بلند بہر وصلش شود ہا باید قلند

زیب و زینت و آرائشی اور رنگ و ناموس کے سامان و اسباب حالت عشق و فریفتگی و مسکر کے نفیض دخلہ اور ایک قسم کی تصنع و تکلف پر دال ہیں ان سب کو بحالت احرام حج یعنی کوچہ محبوب میں گشت کرنے کے وقت ترک کرنا مناسب ہو اور محبت صادق و عاشق خالص وہ آداب و طریقے اختیار کرنے ضروری ٹھہرے جو کہ کوچہ محبوب میں پہنچنے کے وقت معشوق حقیقی کی نظر

التفات و توجہ رحمت کے جاذب ہوں۔ چنانچہ ایک عاشق صادق کا ترانہ اسی حالت و رنگ کو ظاہر کرتا ہے۔ ۱۔

نگ و نام عزت و نیاز و اماں ریتیم یار آمیز دگر باما بخاک آیتیم
دل بد اویم از کف و حال رہش انداختیم وز پئے وصل نگار حیلہا آیتیم

عود یا صندل کی خوشبو کی دھونی والا احرام پہننا

اگر کسی نے احرام باندھنے کے بعد ایسا کپڑا پہنا جس کو صندل یا عود وغیرہ کی دھونی دی گئی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، ۲۔ جس طرح عطر فروش کی دوکان میں بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ۳۔

آنکھ میں خوشبو بطور دوا استعمال کرنا

اگر حُرُم نے آنکھ میں خوشبو کو بطور دوا لگایا تو اس صورت میں اس پر کفارہ واجب ہوگا۔ ۴۔

حُرُم کا خوشبو دار بچھونا استعمال کرنا

حُرُم کے لئے ایسے بچھونے کا استعمال ممنوع ہے جس کو خوشبو وغیرہ لگی ہو۔ ۵۔

۱۔..... (احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص ۱۳۲، ۱۳۳)

۲۔..... یعنی ایسے لباس کے پہننے سے جزا لازم تو نہیں ہوتی۔

۳۔..... مگر عطر فروش کی دوکان میں خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھنا مکروہ ہے۔ (عثمانی)

”وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقْعَدَ فِي دُكَّانِ عَطَّارٍ أَوْ مَوْضِعٍ يَتَبَخَّرُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ إِذَا كَانَ جُلُوسُهُ هُنَاكَ لَا سِتْرَ شَمَامِ الرَّائِحَةِ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک / الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول فیما یجب بالتطیب والتدهن، ج ۱، ص ۲۴۲، دار الفکر)

۴۔..... ”نَوْعٌ هُوَ طِيبٌ مَحْضٌ مُعَدٌّ لِلتَّطْيِبِ بِهِ كَالْمَسْكِ وَالْكَافُورِ وَالْعَنْبَرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ تَجِبُ بِهِ الْكَفَّارَةُ عَلَى أَىِّ وَجْهِ اسْتِعْمَالٍ حَتَّى قَالُوا الْوَادِي عَيْنُهُ بِطِيبٍ تَجِبُ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک / الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول فی ما یجب بالتطیب والتدهن، ج ۱، ص ۲۴۰، دار الفکر)

۵۔..... ”وَلَا فَرْقَ فِي الْمَنْعِ بَيْنَ بَدَنِهِ، وَإِذَا رَهِ وَفَرَاثِهِ، كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک / الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول فی ما یجب بالتطیب والتدهن، ج ۱، ص ۲۴۰، دار الفکر)

مُحْرَم کا خوشبو کو چھونا

اگر کسی نے حالتِ احرام میں خوشبو کو چھوا اور وہ اس کے کپڑے یا جسم پر لگی نہیں تو ایسی صورت میں اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔ ۱

مُحْرَم کا مُحْرَم کو یا حلال کو خوشبو لگانا یا خوشبودار کپڑے پہننا
اگر کسی مُحْرَم نے مُحْرَم کو یا کسی حلال کو خوشبو لگائی یا اس کو خوشبودار کپڑے پہنائے تو اس پر کچھ واجب نہیں بشرطیکہ وہ اس کو نہ لگی ہو۔ ۲

احرام سے ایسی خوشبو لٹکانا جو آگ سے چمپتی ہو
اگر مُحْرَم نے ایسی خوشبو کو اپنے دامن سے باندھا جس کی ذات کپڑے کو نہیں لگتی بلکہ جب اسے آگ میں یا کونکہ وغیرہ کے ذریعہ جلایا جائے یا پیسا جائے تب اس کی ذات کپڑے کو چمپتی ہے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے جیسے عود اور صندل وغیرہ باندھنے سے کچھ لازم نہیں آتا۔ ۳

احرام کی حالت میں صابن استعمال کرنے پر کفارہ کا حکم
صابن یا ہینڈ واش (Hand Wash) استعمال کرنے والے کا مقصد صفائی و نظافت حاصل کرنا ہوتا ہے نہ کہ خوشبو کا حصول، مزید برآں یہ کہ دیکھنے والا اسے خوشبو تو سمجھتا بھی نہیں بلکہ صفائی کے حصول کا ذریعہ سمجھتا ہے، اور اس میں خوشبو کے اجزاء کی بانسبت صفائی کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں لہذا اگر مُحْرَم صابن کا استعمال کر لے تو اس پر دم لازم نہیں البتہ بہتر

۱..... "وَإِنْ لَمْ يَلْزُقْ بِهِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ". (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک / الفصل الأول فیما یجب بالتطیب والتدهن، ۱، ص، ۲۴۱، دار الفکر)

۲..... "وَإِذَا أَلْبَسَ الْمُحْرِمُ مُحْرَمًا أَوْ حَلَالًا مَخِيطًا أَوْ مُطَيَّبًا بِطِيبٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بِالْإِجْمَاعِ كَذَا فِي الظَّهْرِيَّةِ". (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک / الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثاني فی اللبس، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دار الفکر)

۳..... "وَإِنْ رَبَطَ الْعُودَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ يَجِدُ رَائِحَتَهُ". (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک / الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول فی ما یجب بالتطیب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دار الفکر)

ہے کہ صدقہ دے دے، لیکن ضروری نہیں۔ ۱۔

زعفران سے رنگا ہوا کپڑا دھونے کے بعد پہننا جائز ہے
زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اگر دھولیا جائے تو اسے احرام کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔
چنانچہ حضرت ابراہیم اس کپڑے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ:
فِي الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فَيُغْسَلُ إِنَّهُ لَمْ يَرِ بِأَسَاءٍ أَنْ يُحْرَمَ فِيهِ ۲
ترجمہ: ”جس میں ورس یا زعفران ہو پھر اسے دھولیا جائے، اس میں احرام
باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔“

احرام کی حالت میں خوشبودار پان کھانا
اگر محرم خوشبودار چیز کسی کھانے والی شے میں پکا کر یا پکائے بغیر استعمال کرے تو اگر خوشبودار
چیز مغلوب ہے تو ایسی چیز کھانے سے اس پر کوئی دم واجب نہیں ہوتا، مگر کراہت سے خالی نہیں
ہے، اور اگر خوشبودار چیز کا غلبہ ہے تو ایسی صورت میں اس کے کھانے سے دم واجب ہوگا۔
جہاں تک پان کا تعلق ہے تو چونکہ اس میں خوشبودار چیز مغلوب ہوتی ہے اس لئے پان کے
کھانے سے محرم پر دم تو لازم نہیں ہوگا البتہ مکروہ ہے، اس لئے اس کے لئے احسن یہی ہے کہ
وہ حالت احرام میں خوشبودار اشیاء کا استعمال نہ کرے۔ ۳

۱۔..... ”وُغْسِلَ الرَّأْسُ وَاللِّحْيَةُ وَالْجَسَدُ بِالسُّدْرِ وَنَحْوِهِ..... بِخِلَافِ غَسْلِهِ بِصَابُونٍ أَوْ دَلْقَكِ
وَأَشْنَانٍ فَإِنَّهُ لَا يَكْرَهُ إِلَّا أَنْ يَزِيلَ الْوَسْخَ“۔ (غنية المناسك في بغية المناسك: فصل في مكروهات
الاحرام، ص ۴۷۰، ادارة القرآن)

”الغسل أي الاغتسال بالماء القراح، وماء الصابون والأشنان، ويكره بالسدر لكن يستحب أن لا
يزيل الوسخ بأي ماء كان بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار والحرارة“۔ (لباب المناسك مع شرحه
:فصل في مباحاته، ص ۱۳۵، بيروت)

۲۔..... (شرح معاني الآثار: كتاب مناسك الحج/باب لبس الثوب الذي قد مسه ورس أو زعفران
في الاحرام، ۲، ص ۱۳۷، رقم الحديث، ۳۶۳۹، عالم الكتب)

۳۔..... ”وَلَوْ كَانَ الطَّيِّبُ فِي طَعَامٍ طَبِخَ وَتَغَيَّرَ فَلَا شَيْءَ عَلَى الْمُحْرَمِ فِي أَكْلِهِ سَوَاءٌ كَانَ تُوْجَدُ رَائِحَتُهُ
أَوْ لَا، كَذَا فِي الْبَدَائِعِ. وَإِنْ خَلَطَهُ بِمَا يُؤْكَلُ بِلَا طَبِخٍ ﴿بِقِيَرِ حَاشِيَةِ الْكَلِّ صَفْحَةٍ بِمُلَاحَظَةِ فَرَائِصٍ﴾

احرام کی حالت میں بھولے یا غلطی سے خوشبو کا استعمال
اگر کسی نے احرام کی حالت میں بھولے یا غلطی سے خوشبو کا استعمال کر لیا تو اس صورت میں
اس پر جزا واجب ہوگی۔ ۱

ایک ہی مجلس میں کامل جسم پر خوشبو لگانا
کسی نے ایک ہی مجلس میں بیٹھ کر پورے بدن کو خوشبو لگائی تو اس صورت میں، جس ایک
ہونے کی وجہ سے اس پر ایک ہی دم واجب ہوگا۔ ۲

احرام میں پورے عضو پر پرفیوم لگانا اور اس کے اڑ جانے کا حکم
اگر کسی نے حالت احرام میں اپنے پورے عضو پر پرفیوم (Perfume) لگائی تو ایسی صورت
میں اس پر قربانی لازم ہوگی، خواہ ٹیکنیکی (Technically) یہ ثابت ہو جائے کہ وہ جسم کو
لگنے کے بعد اڑ جاتی ہے۔ ۳

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾

فَإِنْ كَانَ مَغْلُوبًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ وَجِدَتْ مَعَهُ الرَّائِحَةُ كُرْهُهُ، وَإِنْ كَانَ غَالِبًا وَجَبَ الْجَزَاءُ“
(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک/الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الاول فیما یجب بالتطیب
والتدهن، ج ۱، ص ۲۴۱، دار الفکر)

۱.....”وَيُسْتَوَى فِي وَجُوبِ الْجَزَاءِ بِالتَّطْيِبِ الذَّكَرُ وَالنِّسَاءُ وَالطُّوْعُ وَالْكُرْهُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ هَكَذَا
فِي الْبَدَائِعِ“.(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک/الفصل الاول فیما یجب بالتطیب والتدهن، ج ۱،
۲۴۱، دار الفکر)

۲.....”وَإِنْ طَيَّبَ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا، فَإِنْ كَانَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ؛ لِأَنَّ جِنْسَ الْجِنَايَةِ وَاحِدٌ
حَظَرَهَا إِخْرَامٌ وَاحِدٌ مِنْ جِهَةٍ غَيْرِ مُنْقَوِّمَةٍ فَيَكْفِيهِ دَمٌ وَاحِدٌ“.(بدائع الصنائع: کتاب
الحج/فصل: تطیب المحرم، ج ۲، ۱۹۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

”وَلَوْ طَيَّبَ جَمِيعَ أَعْضَائِهِ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ لِاتِّحَادِ الْجِنْسِ كَذَا فِي التَّبَيِّنِ“.(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب
المناسک/الفصل الاول فیما یجب بالتطیب والتدهن، ج ۱، ۲۴۱، دار الفکر)
۳.....(وایضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)

احرام کی حالت میں خوشبو کی ممانعت مرد و عورت کے لئے

احرام کی حالت میں خوشبو کے استعمال کی ممانعت مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ ۱۔

احرام کی حالت میں خوشبو کو ہاتھ لگنے کا حکم

محرم نے خوشبو کو ہاتھ لگایا اور وہ اس کے ہاتھ کے ساتھ چٹ گئی تو یہ خوشبو استعمال کرنے کے حکم میں ہے۔ اسی طرح اگر استلام کرتے وقت اس کے ہاتھ پر حجر (پتھر) سے خوشبو لگ گئی تو اس صورت میں اس پر کفارہ لازم ہے اس لئے کہ خوشبو کا استعمال پایا گیا۔ گرچہ اس کا ارادہ خوشبو لگانے کا نہیں تھا۔ نیز وجوب کفارہ کے لئے ارادہ شرط نہیں۔ ۲۔

احرام میں خوشبو کا ازالہ خود کرے یا کسی کو کہے؟

اگر کسی نے احرام کو خوشبو لگائی ہے تو وہ اس کا ازالہ خود نہ کرے بلکہ غیر محرم سے کروائے تاکہ وہ اس کے ہاتھوں کو نہ لگ جائے۔ اگر خوشبو لگ گئی تو اس پر کفارہ لازم ہو جائے گا۔ ۳۔

خوشبو کے استعمال کی وجہ سے قارن پر دو گنی جزا

خوشبو کے استعمال میں قارن اور مفرد دونوں برابر ہیں، البتہ فرق اتنا ہے کہ احتاف کے نزدیک مفرد کے مقابلے قارن پر دو گنی جزا لازم ہوتی ہے۔ اس لئے کہ قارن کے دو احرام ہوتے ہیں تو دونوں احرام میں نقص واقع ہوا۔ لہذا جزا بھی دو گنی ہوگی۔ ۴۔

۱..... "وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِي الطَّيْبِ سَوَاءٌ فِي الْحَظَرِ وَوُجُوبِ الْحَزَاءِ؛ لِاسْتِوَائِهِمَا فِي الْحَاطِرِ وَالْمَوْجِبِ لِلْحَزَاءِ"۔ (بدائع الصنائع: کتاب الحج/فصل: تطيب المحرم، ج، ۲، ۱۹۲، بیروت)
۲..... "فَإِنْ مَسَّ طَيْبًا فَلَزِقَ بِيَدِهِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ التَّطْيِيبِ؛ لِأَنَّهُ طَيَّبَ بِهِ يَدَهُ، وَإِنْ لَمْ يَقْصِدْ بِهِ التَّطْيِيبَ، لِأَنَّ الْقَصْدَ لَيْسَ بِشَرْطٍ لَوْجُوبِ الْكَفَّارَةِ"۔ (بدائع الصنائع: کتاب الحج/فصل: تطيب المحرم، ج، ۲، ۱۹۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

۳..... (وأيضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)
۴..... "وَكَذَا الْقَارِنُ وَالْمُفْرَدُ إِلَّا أَنَّ عَلَى الْقَارِنِ مِثْلَى مَا عَلَى الْمُفْرَدِ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّهُ مُحْرَمٌ بِإِحْرَامَيْنِ فَأَدْخَلَ نَقْصًا فِي إِحْرَامَيْنِ فَيُؤْخَذُ بِحَزَائِنِ"۔ (بدائع الصنائع: کتاب الحج/فصل: تطيب المحرم، ج، ۲، ۱۹۲، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

نوٹ: حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھنے والے کو قارن کہتے ہیں جبکہ فقط حج کے احرام کے قصد کرنے والے کو مفرد کہتے ہیں۔

مختلف مجالس میں ہر عضو پر خوشبولگانا

اگر کسی نے جدا جدا مجالس میں ہر عضو پر خوشبولگائی تو امام اعظم ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر عضو کے بدلے کفارہ واجب ہوگا، جبکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر پہلے عضو کا کفارہ دے چکا تھا تو دوسرے عضو کے عوض قربانی واجب ہوگی اور اگر پہلے عضو کا کفارہ نہیں دیا تھا تو ایک ہی قربانی واجب ہوگی۔ ۱

احرام کی حالت میں اپنے ازار کے کنارہ کے ساتھ مشک اور عنبر باندھنے کا حکم اگر کسی نے احرام کی حالت میں اپنے ازار کے کنارے میں مشک، کافور یا عنبر باندھا تو اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ اور اگر عود باندھا تو اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا اگرچہ اس کی خوشبو مہکتی ہو۔ ۲

جسم پر متفرق طور پر خوشبولگانا

کسی نے بدن پر متفرق طور پر خوشبولگائی، اگر تو وہ اکٹھا کرنے کے بعد ایک بڑے عضو کے برابر ہو جاتی ہے تو اس صورت میں دم واجب ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔ ۳

۱..... ”وَإِنْ طَبَّ كُلُّ عَضْوٍ فِي مَجْلِسٍ عَلَى حِدَةٍ فَعِنْدَهُمَا عَلَيْهِ لِكُلِّ عَضْوٍ كَفَّارَةٌ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا كَفَّرَ لِلأَوَّلِ فَعَلَيْهِ دَمٌ آخَرُ لِلثَّانِي، وَإِنْ لَمْ يُكْفَرْ لِلأَوَّلِ كَفَّاهُ دَمٌ وَاحِدٌ كَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك / الفصل الاول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ۲۴۱، دار الفكر)

۲..... ”وَلَوْ رَبَطَ مِسْكَاً أَوْ كَافُوراً أَوْ عُنْبُرًا فِي طَرَفِ إِزَارِهِ لَزِمَتْهُ الْفِدْيَةُ، وَإِنْ رَبَطَ الْعُودَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ يَجِدُ رَائِحَتَهُ“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك / الفصل الاول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ۲۴۱، دار الفكر)

۳..... ”وَلَوْ كَانَ الطَّيْبُ فِي أَعْضَائِهِ مُتَفَرِّقَةً يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ فَإِنْ بَلَغَ عَضْوًا كَامِلًا فَعَلَيْهِ دَمٌ، وَإِلَّا فَصَدَقَتْ“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك / الفصل الاول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ۲۴۱، دار الفكر)

”فَإِنْ طَبَّ مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةً مِنْ كُلِّ عَضْوٍ يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ، فَإِذَا بَلَغَ عَضْوًا كَامِلًا يَجِبُ عَلَيْهِ دَمٌ، وَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ فَعَلَيْهِ صَدَقَةٌ“. (بدائع الصنائع: كتاب الحج / فصل: تطيب المحرم، ج، ۲، ص، ۱۹۰)

نیت سے پہلے احرام کو دھونی دینا
اگر کسی نے نیت کرنے سے پہلے احرام کو دھونی دی اور بعد میں اس (احرام) سے خوشبو آتی
رہی تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ۱

احرام میں بچے کا خوشبولگانا

اگر بچہ حالت احرام میں خوشبولگا لے تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ ۲

اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھنے والے سے ممنوعات احرام کا صادر
ہونا اور اس پر کفارہ کا حکم

اگر کسی نے نابالغ کی طرف سے احرام باندھا اور اس سے وہ امور صادر ہوئے جو حالت احرام
میں حرام ہیں تو ایسی صورت میں اس پر کچھ لازم نہیں ہوگا۔ چنانچہ اگر کسی نے اپنے نابالغ بچہ
کی طرف سے احرام باندھا اور حالت احرام میں خوشبولگائی تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ ۳

احرام میں ولی محرم کا بچے کو خوشبولگانا

اگر ولی نے بچے کو حالت احرام میں خوشبولگا دی تو لگانے والے ۴ اور بچے پر کچھ لازم نہیں

۱..... "وَكَذَلِكَ إِنْ أَجَمَرَ ثِيَابَهُ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ لَبَسَهَا بَعْدَ الْإِحْرَامِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَذَكَرَ هِشَامٌ عَنْ
مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى". (المبسوط للسرخسي: كتاب المناسك: باب الدهن والطيب، ج ۴،
ص ۱۲۳، دار المعرفة، بيروت)

۲..... "وَيَنْبَغِي لِمَنْ أَحْرَمَ عَنِ الصَّبَّانِ أَنْ يُجَرِّدَهُ وَيُلْبِسَهُ قَوِيْنٍ إِذَا رَأَى وَرْدَاءَ وَيُجَنِّبُهُ مَا يُجَنِّبُهُ الْمُحْرِمُ
فِي إِحْرَامِهِ فَإِنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى وَلِيِّهِ لِأَجَلِهِ وَلَوْ أَفْسَدَهُ لَا قَضَاءَ
عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/فصل في المتفرقات، ج ۱، ص ۲۳۶)

۳..... "قَالَ: صَبَّيْتُ أَحْرَمَ عَنْهُ أَبَوُهُ وَجَنَّتُهُ مَا يُجَنَّبُ الْمُحْرِمُ فَلَيْسَ قَوْلًا أَوْ أَصَابَ طَبِيبًا أَوْ صَيَّدَا
فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ عِنْدَنَا". (كتاب المبسوط: كتاب المناسك/باب ما يلبسه المحرم من الثياب،
ج ۴، ص ۱۲۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

ثمَّ الْأَبُ إِذَا أَحْرَمَ عَنْ ابْنِهِ الصَّغِيرِ وَازْتَكَبَ بَعْضَ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ لَمْ يَلْزَمُهُ شَيْءٌ كَذَا فِي
الْمُحِيطِ فِي الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/فصل في المتفرقات، ج ۱، ص
۲۳۶، دار الفكر)

۴..... "وَإِذَا أَلْبَسَ الْمُحْرِمُ مُحْرِمًا أَوْ خَلَّاهُ مَخِيطًا أَوْ مُطَيًّا" (بقية حاشيا گلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

بشرطیکہ لگانے والے کو خوشبو نہ لگی ہو۔ ۱۔

غیر محرم کا محرم بچے کو خوشبو لگانا

اگر غیر محرم نے محرم بچے کو خوشبو لگائی تو اس صورت میں بچے پر کچھ لازم نہیں۔ ۲۔

احرام کے وقت حضرت عائشہ کا غالیہ نامی خوشبو کا استعمال کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا احرام کے وقت غالیہ نامی خوشبو کا استعمال کرتی تھیں۔

چنانچہ حضرت دُرہ بیان کرتی ہیں کہ:

”كُنْتُ أَشْبَعُهُ بِالْغَالِيَةِ أَغْلَفُ رَأْسَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِالْمِسْكِ

وَالْعَنْبَرِ عِنْدَ إِحْرَامِهَا“۔ ۳۔

ترجمہ: ”میں احرام کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا سر غالیہ نامی خوشبو سے

پر کر دیتی تھی اور کنٹوری اور عنبر سے ان کا سر احرام کے وقت چپکا دیتی۔“

ازواج مطہرات کا احرام سے پہلے ورس اور زعفران کی پٹیاں باندھنا

ازواج مطہرات احرام کے وقت ورس اور زعفران کی پٹیاں باندھتیں۔

حکیمہ اپنی والدہ ابہ التجار سے بیان کرتی ہیں کہ:

”أَنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَجْعَلْنَ عَصَائِبَ فِيهِنَّ الْوَرُسُ وَالزُّعْفَرَانُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بَطِيبٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ بِالْإِجْمَاعِ كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّةِ“۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک/الباب الثامن

فی الجنایات، الفصل الثانی فی اللبس، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دار الفکر)

۱۔....”وَكَذَلِكَ الْغُلَامُ يُجَاوِزُ ثُمَّ يَحْتَلِمُ وَيُحْرِمُ بِمَنْزِلَةِ الْكَافِرِ، كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحِصِيِّ“۔ (الفتاویٰ

الہندیہ: کتاب المناسک/الباب الثامن فی الجنایات، الباب العاشر فی مجاوزة الميقات بغير

احرام، ۱، ص، ۲۵۳، دار الفکر)

۲۔....(وأيضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)

۳۔....(شرح معاني الآثار: کتاب مناسک الحج/ با التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۱۳۱، رقم

الحديث، ۳۶۰۹، عالم الكتب)

فَيُعَصِّبْنَ بِهَا أَسَافِلَ شُعُورِهِنَّ عَلَى جِبَاهِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يُحَرِّمَنَّ ثُمَّ يُحَرِّمَنَّ. ۱
ترجمہ: ازواج مطہرات ایسی پیٹیاں باندھتیں جن میں درس اور زعفران ہوتی وہ
ان کو اپنے بالوں کے نیچے پیشانیوں پر احرام سے پہلے باندھ لیتیں پھر احرام باندھتیں

محرم کا ایسا نمک کھانا جس میں زعفران ہو

اگر محرم نے ایسا نمک کھایا جس میں زعفران ڈالا گیا ہو تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر زعفران
غالب ہے تو اس کے کھانے سے کفارہ لازم ہوگا۔ اس لئے کہ نمک زعفران کے تابع ہے،
لہذا خوشبو کے حکم سے خارج نہ ہوگا، اگر نمک غالب ہے تو کفارہ لازم نہ ہوگا کیونکہ اس
میں خوشبو کا کوئی معنی نہیں۔ ۲

حالت احرام میں خوشبودار دوا کے استعمال کا حکم

اگر کسی نے حالت احرام میں (اپنے) زخم میں خوشبودار دوا لگائی، پھر ایک دوسرا زخم پیدا ہوا تو
اس نے دوسرے زخم کے ساتھ ساتھ پہلے زخم کو بھی دوا لگائی (تو اس بارے میں حکم یہ ہے
کہ) جب تک پہلا زخم ٹھیک نہ ہو جائے اس پر ایک ہی کفارہ لازم ہوگا۔ ۳

حالت احرام میں عذر کی وجہ سے خوشبو کا استعمال کرنا

اگر کسی نے حالت احرام میں عذر کی وجہ سے خوشبو کا استعمال کیا تو اس کو اختیار ہے کہ وہ خواہ
بکری ذبح کرے، خواہ چھ مساکین پر تین صاع صدقہ کرے اور خواہ تین روزے رکھے۔ اگر

۱..... (شرح معانی الآثار: کتاب مناسک الحج/باب التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۱۳۱،
رقم الحديث، ۳۶۱۰، عالم الكتب)

۲..... "وَقَالُوا فِي الْمِلْحِ يُجْعَلُ فِيهِ الزُّعْفَرَانُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ الزُّعْفَرَانُ غَالِبًا فَلَعَلَّهِ الْكُفَّارَةُ؛ لِأَنَّ الْمِلْحَ
يَصِيرُ تَبَعًا لَهُ، فَلَا يُخْرِجُهُ عَنْ حُكْمِ الطَّيِّبِ، وَإِنْ كَانَ الْمِلْحُ غَالِبًا، فَلَا كُفَّارَةَ عَلَيْهِ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ مَعْنَى
الطَّيِّبِ". (بدائع الصنائع: کتاب الحج/باب تطيب المحرم، ج، ۲، ص، ۱۹۱، دار الكتب العلمية
۳..... "وَلَوْ ذَاوَى فُرْخَةً بِذَوَاءٍ فِيهِ طِبُّ ثُمَّ خَرَجَتْ فُرْخَةٌ أُخْرَى فَذَاوَاهَا مَعَ الْأُولَى فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا
كُفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ مَا لَمْ تَبْرَأَ الْأُولَى كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ". (الفتاوى الهندية: کتاب المناسک/الباب
الغائم في الجنایات، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دار الفکر)

قربانی کو اختیار کرے گا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حرم میں ذبح کرے اور اگر وہ حرم سے باہر ذبح کرے گا تو قربانی کی ادائیگی نہیں ہوگی۔ ہاں اگر اس کا گوشت چھ مسکینوں کو صدقہ کر دے اور ہر مسکین کو نصف صاع کی قیمت کے برابر دے تو اس کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اگر وہ روزے اختیار کرے تو اس کے جائز ہے کہ وہ جہاں چاہے تین روزے رکھے خواہ لگاتار روزے رکھے یا جدا جدا۔ اگر صدقہ اختیار کرے تو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ مکہ کے فقیروں کو دے اور اگر مکہ سے باہر فقیروں کو صدقہ دیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

”وَقَفَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَرَأْسِي يَتَهَاثَفُ فَمَلَأَ، فَقَالَ: يُؤْذِيكَ هَوَاؤُكَ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، أَوْ قَالَ: احْلِقْ، قَالَ: فِيْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ) إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ انْصُكْ بِمَا تَيْسَّرُ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول کریم حدیبیہ میں میرے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو جوئیں میرے سر سے برابر گر رہیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جوئیں تو تمہارے لیے تکلیف دہ ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا پھر سر منڈالے یا آپ نے صرف یہ لفظ فرمایا کہ منڈالے۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی کہ اگر تم میں کوئی مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (آخر آیت تک)، پھر نبیؐ نے فرمایا تین دن کے روزے رکھ لے یا ایک فرق غلہ سے چھ مسکینوں کو کھانا دے یا جو میسر ہو اس کی قربانی کر دے۔“

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الحج / ابواب المحصر، باب قول اللہ تعالیٰ (أو صدقة) وہی اطعام ستة مساکین، رقم الحديث، ۱۸۱۵، ج، ۳، ص، ۱۰، دار طوق النجاة)

نوٹ: اس اثر سے معلوم ہوا کہ عذر ہو اور احرام کے خلاف کام کیا ہو تو صدقہ، روزہ اور قربانی میں سے کسی کو بھی اختیار کرنا جائز ہے۔ ۱۔

خبیص حلوا کھانا

اگر حرم نے خبیص حلوا کھالیا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔

نوٹ: خبیص ایک حلوا ہے جس میں زعفران ڈالی جاتی ہے۔ ۲۔

بے احرام کا احرام والے کے حکم یا بغیر حکم کے خوشبولگانے کا حکم

اگر غیر حرم نے حرم کے حکم سے اس کو خوشبولگائی تو احرام والے پر کفارہ واجب ہوگا اور وہ خوشبولگانے والے سے کچھ نہ لے گا، نیز خوشبولگانے والے پر صدقہ واجب ہوگا۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر بے احرام والے نے کسی احرام والے کا سر اس کے حکم سے یا بغیر حکم کے مونڈا تو احرام والے پر کفارہ واجب ہوگا، اور مونڈنے والے پر صدقہ واجب ہوگا۔ ۳۔

۱۔.....” (مَسَائِلُ تَعَلُّقُ بِالْفُصُولِ السَّابِقَةِ) فِي كُلِّ مَوْضِعٍ إِذَا فَعَلَ مُخْتَارًا يَلْزَمُهُ الدَّمُ كَاللَّبْسِ وَالْحَلْقِ وَالنَّطِيطِ وَالْقَلَمِ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بَعْلَةً أَوْ ضَرْوَةً فَعَلَيْهِ أَى الْكَفَّارَاتِ شَاءَ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ وَذَلِكَ إِمَّا النُّسْكَ أَوْ الصَّدَقَةَ أَوْ الصُّومَ فَإِنْ اخْتَارَ النُّسْكَ ذَبَحَ فِي الْحَرَمِ كَذَا فِي الْمُحِيطِ. وَإِنْ ذَبَحَ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ لَا يَجُوزُ عَنِ الذَّبْحِ إِلَّا إِذَا تَصَدَّقَ بِلَحْمِهِ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قِيَمَةً يَصِفُ صَاعٌ مِنَ الْحِنْطَةِ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ. وَإِنْ اخْتَارَ الصُّومَ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي أَى مَكَانٍ شَاءَ كَذَا فِي الْمُحِيطِ إِنْ شَاءَ تَابِعَ، وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ كَذَا فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ. وَإِنْ اخْتَارَ الصَّدَقَةَ تَصَدَّقَ بِثَلَاثِ أَصْوُعٍ حِنْطَةً عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ يَصِفُ صَاعٌ وَالْأَفْضَلُ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَلَى فَقَرَاءٍ مَكَّةَ وَلَوْ تَصَدَّقَ عَلَى غَيْرِ فَقَرَاءٍ مَكَّةَ جَازَ، كَذَا فِي الْمُحِيطِ“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/ الباب الثامن في الجنائيات، الفصل الثالث في حلق الشعر وقلم الاظفار في الحج، ج، ۱، ص، ۲۴۴، دار الفكر)

۲۔.....” وَلَا بَأْسَ بِأَكْلِ الْخَبِيصِ لِلْمُحْرِمِ وَهُوَ الْحُلُوءُ الْمُرْغَرُ كَذَا فِي السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/ الباب الثامن في الجنائيات، الفصل الأول فيما يجب بالنطيط والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دار الفكر)

۳۔.....” وَلَوْ حَلَقَ الْحَلَالُ رَأْسَ مُحْرِمٍ بِأَمْرِهِ أَوْ بغيرِ أَمْرِهِ كَانَتْ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَلَا يَرْجِعُ بِذَلِكَ عَلَى الْحَالِقِ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانٍ وَعَلَى الْحَالِقِ الْحَلَالِ صَدَقَةٌ كَذَا فِي غَايَةِ الشُّرُوجِ شَرْحُ الْهِدَايَةِ“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/ الباب الثامن في الجنائيات، الفصل الثالث في حلق الشعر وقلم الاظفار في الحج، ج، ۱، ص، ۲۴۳، دار الفكر)

محرم کب لباس و خوشبو استعمال کر سکتا ہے؟

محرم رمی و حلق کے بعد سلا کپڑا اور خوشبودونوں کا استعمال کر سکتا ہے البتہ طواف زیارت کے بعد جماع جائز ہے۔

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ، فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الطَّيْبُ وَالنَّيِّبُ وَكُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النَّسَاءَ ۚ

ترجمہ: ”جب رمی اور حلق کر چکو تو تمہارے لئے سلعے کپڑے اور خوشبو اور ہر چیز

حلال ہے سوائے عورتوں کے“۔

احرام میں ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا استعمال

اگر ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) میں خوشبو و ڈالی گئی ہو مثلاً لونگ، کافور اور لاپچی وغیرہ اور وہ پکی ہوئی نہ ہوں نیز مقدار کے لحاظ سے خوشبودار چیز مغلوب ہو، (یعنی قلیل ہو) تو ایسے ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا استعمال حالت احرام میں مکروہ ہوگا۔ مگر صدقہ وغیرہ لازم نہیں ہوگا، اور اگر ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) میں خوشبودار چیز غالب ہو اور وہ پورے منہ یا اکثر حصہ میں لگ جائے تو اس صورت میں محرم پردم لازم ہوگا۔ محرم کے لئے احسن بات یہی ہے کہ وہ احرام کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کی بجائے مسواک کا ہی استعمال کرے۔

احرام میں خوشبودار کھانا

محرم کے لئے خوشبودار پکایا ہوا کھانا جائز ہے اگرچہ پکانے کے بعد خوشبو آتی ہو بغیر پکا کھانا مکروہ ہے۔ ۲

۱..... (مسند أحمد: مسند النساء/ مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضي الله عنها، ج ۴۲، ص ۴۰، رقم الحديث، ۲۵۱۰۳، مؤسسة الرسالة)

۲..... (معلم الحجاج، ۱۲۶)

خوشبودار کھانے پر کفارہ کا حکم

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خالص خوشبودار کھانا محظوراتِ احرام میں سے ہے۔ اگر کسی نے کثیر (زیادہ) مقدار میں خوشبو کھالی تو اس صورت میں اس پر دم واجب ہوگا، اور اگر قلیل (تھوڑی) مقدار میں کھائی تو صدقہ واجب ہوگا، ہاں خوشبودار چیز پکا کر کرکھانے سے کوئی جزا لازم نہیں ہوتی ہے، اگر خوشبو کو بغیر پکائے استعمال کیا جائے اور وہ مغلوب ہو تو اس صورت میں محرم پر کوئی جزا لازم تو نہیں البتہ کراہت سے خالی نہیں اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔^۱

احرام کی حالت میں خوشبودار شربت پینا

حالتِ احرام میں ایسے مشروبات جن میں خوشبو ڈالی جاتی ہو پینے سے پرہیز کیا جائے، اگر کسی نے حالتِ احرام میں ایک مرتبہ تھوڑا سا پی لیا تو اس صورت میں اس پر صدقہ (پونے دو کلو گندم یا اسکی قیمت) واجب ہوگا، اور اگر زیادہ مقدار میں پیا گیا یا قلیل مقدار میں دو تین مرتبہ پیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ ہاں البتہ جس بوتل میں بالکل خوشبو نہ ڈالی گئی ہو اس کا پینا جائز ہے۔^۲

۱..... "فلو أكل طيباً كثيراً وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة ، هذا إذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ ، فلو جمعه في الطعام وطبخه فلا بأس بأكله ، لأنه خرج من حكم الطيب وصار طعاماً ، وكذلك كل ما غيرته النار من الطيب فلا بأس بأكله ، ولو كان ريح الطيب يوجد منه ، وإن لم تغيره النار يكره أكله ، إذا كان يوجد منه رائحة الطيب ، وإن أكل فلا شيء عليه ، كذا في شرح الطحطاوي " (غنية المناسك في بغية المناسك: مطلب أكل الطيب وشربه ، ص ، ۱۳۲ ، إدارة القرآن)

"وأكل طعام أي غير مطبوخ يوجد منه رائحة الطيب بخلاف المطبوخ ، فإنه لا يكره ، وكذا إذا كان المخلوط غير مطبوخ ولم يوجد منه الريح ، حينئذ مغلوب مستهلك فلا شيء عليه ، وكذا حكم الشراب ، وهذا كله عند أبي حنيفة ، وأما عندهما فلا شيء عليه بأكل الزعفران ، فإنه يستعمل في الأطعمة فالتحقق بها ، ولأبي حنيفة أنه طيب حقيقة ، ولا تسقط هذه الحقيقة إلا لضرورة التبعية للطعام بأن كان في طعام مسته النار أو لم تمسه ، كذا في الشمني " (لباب المناسك مع شرحه: فصل في مكروهاته ص ، ۱۳۴ ، بيروت)

۲..... "وإن خلط بمشروب فالحكم فيه للطيب" (بقيہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

محرم کے لئے خوشبودار کپڑے کو اتارنا لازم ہے اگر محرم نے اپنے کپڑے پر اتنی مقدار میں خوشبو لگائی جس سے جزا لازم آتی ہو تو اس کے لئے کپڑے کو بدن سے جدا کرنا بھی لازم ہے، اگر اس نے کفارہ دینے کے بعد دور نہ کیا تو دوسری قربانی واجب ہونے میں اختلاف ہے اظہر یہی ہے کہ کپڑے پر خوشبو باقی رہنے کی وجہ دوسری قربانی واجب ہوگی۔ ۱۔

جہاز میں ایئر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال اور احرام کا مسئلہ سفر شروع کرنے سے پہلے جہاز میں کثیر مقدار میں ایئر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات مسافروں کی موجودگی میں بھی خوشبو کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں اگر احرام سے خوشبو کی مہک آنے لگے تو کچھ بھی لازم نہیں۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی عطار (خوشبو بیچنے والے) کی دوکان پر بیٹھا اور اس کے احرام سے خوشبو آنے لگی تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ ۲۔

مزید لکھا کہ اگر احرام کی حالت میں کسی ایسے کمرہ میں داخل ہوا، جہاں خوشبو سلگائی گئی ہو جس

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

سَوَاءَ غَلَبَ غَيْرُهُ أَمْ لَا غَيْرَ أَنَّهُ فِي غَلَبَةِ الطَّيِّبِ يَجِبُ الدَّمُ، وَفِي غَلَبَةِ الْغَيْرِ تَجِبُ الصَّدَقَةُ إِلَّا أَنْ يُشْرَبَ مِرَازًا فَيَجِبُ الدَّمُ. (رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الحج/باب الجنایات فی الحج، ج، ۲، ص، ۵۴۷، دار الفکر، بیروت)

”وَلَوْ خَلَطَهُ بِمَا يُشْرَبُ فَإِنْ كَانَ غَالِبًا فَدَمٌ، وَإِلَّا فَصَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يُشْرَبَ مِرَازًا فَيَجِبُ دَمٌ هَكَذَا فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ“. (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک/الباب الثامن فی الجنایات/الفصل الأول فیما یجب بالتطیب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دار الفکر)

۱۔.....”وَإِذَا وَجَبَ الْجَزَاءُ بِالتَّطْيِبِ فَلَا بُدَّ مِنْ إِزَالَتِهِ مِنْ بَدَنِهِ أَوْ ثَوْبِهِ فَلَوْ لَمْ يُزَلِّهِ بَعْدَمَا كَفَّرَ لَهُ اخْتَلَفُوا فِي وَجُوبِ دَمٍ آخَرَ لِقَائِهِ وَأَظْهَرَ الْقَوْلَيْنِ الْوُجُوبُ، كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ“. (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب المناسک/الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول فیما یجب بالتطیب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۲، دار الفکر)

۲۔.....”وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَجْلِسَ فِي حَانُوتٍ عَطَارٍ قَصْدًا“. (درر الحکام شرح غرر الأحکام: کتاب الحج/باب الجنایات، ج، ۱، ص، ۲۳۹، دار احیاء الکتب العربیہ)

کے نتیجے میں اس کے کپڑوں سے خوشبو مہکنے لگی تو اس صورت میں ایسے شخص پر کچھ لازم نہیں اس لئے کہ اس نے عین خوشبو سے کوئی نفع نہیں اٹھایا۔ ۱

حالت احرام میں فوت ہونے والے کو خوشبو لگانا

اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین اور غسل اسی طرح کیے جائیں گے، جس طرح دوسرے لوگوں کے لئے کیے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ موت کی وجہ سے اس کا احرام ختم ہو گیا اور جب احرام ختم ہو گیا تو میت پر خوشبو کا استعمال اور سر وغیرہ کو ڈھلنا بھی جائز ہو گیا۔ ۲

محرم کا خوشبو والی مسواک، پرفیوم یا عطر کی ڈبی کو اپنے بیگ (Bag) میں رکھنا اگر محرم نے خوشبو والی مسواک، خوشبو کی ڈبی یا پرفیوم (Perfume) کو اپنے بیگ (Bag) وغیرہ میں رکھا تو اس صورت میں اس پر فدیہ لازم نہیں ہوگا۔ البتہ خوشبو کا سونگھنا مکروہ ہے۔ ۳

احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو یا تیل لگانا

احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو یا تیل لگانا سنت ہے۔ اگرچہ اس کا جرم باقی رہے۔ آج کل تو ایسے تیل بھی ملتے ہیں جن میں خوشبو ہوتی ہے۔ احرام سے پہلے ایسے تیل لگانا بھی جائز ہے۔ حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ:

۱..... "أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا قَدْ أُجْمِرَ فِيهِ فَطَالَ مُكْنُهُ حَتَّى عَلِقَ ثَوْبُهُ لَا يَلْزُمُهُ شَيْءٌ". (المبسوط للسرخسي: باب الذهب والطيب، ج ۴، ص ۱۲۳، دارالمعرفة، بيروت)

۲..... "والمحرم كالاحلال (الدر المختار) قوله: (والمحرم كالاحلال) أي فيغطي رأسه وتطيب أكفانه، رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب صلاة الجنابة، ج ۳، ص ۹۹، بيروت

"ثم المحرم يكفن كما يكفن الاحلال عندنا، أي: تغطي رأسه ووجهه وتطيب.....، عن اب عباس رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه قال: في المحرم يموت خمرؤهم، وَلَا تُشَبَّهُوهُمْ بِالْيَهُودِ". بدائع الصنائع: كتاب الصلاة/فصل: في كيفية التكفين، ج ۲، ص ۳۲۸، بيروت)

۳..... "وَلَا يَلْزُمُهُ شَيْءٌ بِسَمِّ الرِّيحَانِ وَالطَّيْبِ وَالْفَمَارِ الطَّيِّبِ مَعَ كَرَاهَةِ شَمِّهِ كَذَا فِي غَايَةِ السُّرُوجِيِّ شَرْحُ الْهَدَايَةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك /باب الجنائيات، الباب الثامن في الجنائيات، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج ۱، ص ۲۶۷، دار الكتب العلمية)

”كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِأَحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ، وَلِحَلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ“.

ترجمہ: کہ میں رسولؐ کو جب آپ احرام باندھتے تو احرام باندھتے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت خانہ کعبہ کے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. ۱
”ترجمہ: گویا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مانگ میں مشک خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔“
كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمُّ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، فَإِذَا عَرَقْتُ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ فَلَا يَنْهَاهَا. ۲
ترجمہ: ”ہم رسولؐ کے ساتھ مکہ جاتیں تو احرام کے وقت اپنی پیشانیوں کو خوشبودار مرکب کے ساتھ لپ دیتے تھے۔ جب پسینہ آتا تو وہ ہمارے چہروں پر بہہ جاتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے تو اس سے منع نہ فرماتے تھے۔“

نوٹ: ان مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر احرام کے بعد خوشبو کا جرم باقی رہ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۱.....(صحیح البخاری: کتاب الحج/باب الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلُ وَيَذْهِنُ، ج، ۱، ص، ۳۸۰، رقم الحديث، ۱۵۳۹، بیروت)
۲.....(صحیح البخاری: کتاب الحج/باب الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلُ وَيَذْهِنُ، ج، ۱، ص، ۳۸۰، رقم الحديث، ۱۵۳۸، بیروت)
۳.....(سنن أبي داود: باب ما يلبس المحرم، ص، ۲۶۹، رقم الحديث، ۱۸۳۰، دار السلام)
۴.....”وفيه: استحباب التطيب عند ارادة الاحرام وجواز استدামته بعد الاحرام“. (عمدة القاری: کتاب الحج/باب الطَّيِّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلُ وَيَذْهِنُ، ج، ۹، ص، ۲۲۶)

”احتج به أبو حنيفة وأبو يوسف وزفر في «بقية حاشية الكافي» بملاحظة فرمائیں

محرم کے لئے سرمہ کا استعمال

محرم سرمہ کا استعمال کر سکتا ہے جبکہ اس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو اگر خوشبو ملی ہوئی ہے تو اس

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

أن المحرم اذا تطيب قبل احرامه بما شاء من الطيب مسكاً كان أو غيره فانه لا بأس به ، ولا شيء عليه سواء كان مما يبقى عليه بعد احرامه أو لا ولا يضره بقاؤه عليه. (عمدة القاری: کتاب الحج / باب الطيب عند الاحرام وما يلبس إذا أراد أن يحرم ، ويترجل ويدهن ، ج ، ۹ ، ص ، ۲۲۴ ، بیروت)

و کذا فی سنن أبی داود: کتاب المناسک / الطيب عند الاحرام ، ص ، ۲۵۷ ، رقم الحديث ، ۱۷۴۵ ، دار السلام)

”ویدھن بأي دھن شاء ، ویتطیب بأي طیب شاء سواء كان طيباً تبقى عينه بعد الاحرام ، أو لا تبقى في قول أبي حنيفة وأبي يوسف ، وهو قول محمد أو لأثم رجوع وقال : يكره له أن يتطيب بطيب تبقى عينه بعد الاحرام ، وحكي عن محمد في سبب رجوعه ؛ أنه قال : كنت لا أرى بي بأساً ، حتى رأيت قوماً أحضروا طيباً كثيراً ، ورأيت أمراً شنيعاً فكرهته ؛ وهو قول مالك “.(بدائع الصنائع : کتاب الحج / فصل في بيان سنن الحج والترتيب في فعله ، ج ، ۳ ، ص ، ۱۰۹ ، بیروت)

”(وتطيب) أي يسن له استعمال الطيب في بدنه قبيل الاحرام . أطلقه فشمّل ما تبقى عينه بعده كالمسك والغالية وما لا تبقى لحديث عائشة في صحيحين في لفظ لمسلم : كاني أنظر الى وبيض المسك وهو البريق واللمعان . وكرهه محمد بما تبقى عينه والحديث حجة عليه . وقيدنا بالبدن اذ لا يجوز التطيب في الثوب بما تبقى عينه على قول الكل على أحد الروايتين عنهما قالوا : وبه نأخذ . والفرق لهما بينهما أنه في البدن تابعاً على الاصح والمتصل بالثوب منفصل عنه فلم يعتبر تابعاً ، والمقصود من استنائه حصول الارتفاق به حالة المنع منه كالسحور للصوم وهو يحصل بما في البدن فأغنى عن تجويزه في الثوب اذ لم يقصد كمال الارتفاق حالة الاحرام لأن الحاج الشعث والتفل ، وظاهر ما في الفتاوى الظهيرية أن ما عن محمد رواية ضعفة وأن مشهور مذهبه كمذهبهما “(البحر الرائق : کتاب الحج / باب الاحرام ، ج ، ۲ ، ص ، ۵۶۲ ، بیروت)

”(وادهن بأي دهن شئت) وهو الظاهر من المذهب عندنا . أنه لا بأس بأن يتطيب ويدهن قبل احرامه بما شاء “(المبسوط : کتاب المناسک : ج ، ۴ ، ص ، ۴ ، بیروت)

”(فان كان تطيب أو أدهن قبل الاحرام ثم وجد ريحه بعد الاحرام لم يضره ، وكذلك ان أجمر ثيابه قبل أن يحرم ثم لبسها بعد الاحرام فلا شيء عليه) وذكر هشام عن محمد رحمهما الله تعالى أن المحرم اذا دخل بيتاً قد أجمر فيه فطال مكثه حتى علق ثوبه لا يلزمه شيء ولو أجمر ثيابه بعد الاحرام فعليه الجزاء ؛ لأن الاجمار اذا كان في البيت فعين الطيب لم يتصل بثوبه ولا ببدنه انما نال رائحته فقط بخلاف ما اذا أجمر ثيابه ؛ فان عين الطيب قد علق بثيابه فاذا كان الاجمار قبل الاحرام لم يكن ممنوعاً عن استعمال عين الطيب يومئذ وانما بقي مع المحرم رائحته فلا يلزمه شيء “.

(المبسوط : کتاب المناسک / باب الدهن والطيب ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۳۶ ، بیروت)

صورت میں اس کے لئے سرمہ کا استعمال ممنوع ہے۔

نبیہ بن وہب فرماتے ہیں کہ:

”اَشْتَكِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنِيهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَفِيَانُ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ : مَا يَصْنَعُ بِهِمَا قَالَ : أَضْمِدُهُمَا بِالْصَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ“۔^۱
ترجمہ: عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں خراب ہو گئیں اس نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا، سفیان نے کہا کہ اس وقت ابان بن عثمان، ان کے امیر المہج تھے، پیغام یہ تھا کہ آنکھوں کا کیا کروں؟ ابان نے کہا کہ ان پر مہر کا لیپ کرو کیونکہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ بات رسول اللہ سے روایت کرتے ہوئے سنا تھا۔

محرم مہندی نہ لگائے

محرم مہندی کا استعمال نہیں کر سکتا اس لئے کہ وہ خوشبو ہے۔

چنانچہ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَا تُطَيِّبِي وَأَنْتِ مُحْرَمَةٌ وَلَا تَمْسِي الْحَنَاءَ فَإِنَّهُ طَيِّبٌ“۔^۲

ترجمہ: ”احرام کی حالت میں نہ خوشبو لگاؤ اور نہ مہندی اس لئے کہ وہ خوشبو ہے۔“

اور اگر محرم نے سر میں گاڑھی مہندی لگالی، تو اس صورت میں اس پر دودم واجب ہوں

۱..... (سنن أبی داود: کتاب المناسک / باب یکتحل المحرم ، ص ، ۲۷۰ ، رقم الحدیث ، ۱۸۳۸ بیروت)

”والکحل لیس بطیب ، وللمحرم أن یکتحل بکحل لیس فیہ طیب“ . (بدائع الصنائع: کتاب الحج / فصل فیما یرجع الی الطیب ، ج ، ۳ ، ص ، ۲۲۲ ، بیروت)
”ولا بأس بأن یکتحل المحرم بکحل لیس فیہ طیب“ . (المبسوط : کتاب الحج / باب الدھن والطیب ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۳۶ ، بیروت)

۲..... (طبرانی کبیر: باب خولة عن ام سلمة ، ج ، [۲۳] ثلاث وعشرون ، ص ، ۴۱۸ ، رقم الحدیث ، ۱۰۱۲ ، بحوالہ اثمار الہدایہ)

گے، ایک دم خوشبو لگانے کا اور دوسرا سر ڈھا تکتے کا۔^۱
اور پورے ہاتھ پر لگنے کی صورت میں اس پر قربانی کے چھوٹے جانور کے ذبح کی شکل میں
متعین طور پر دم لازم ہوگا۔^۲

محرم کے لئے عظمیٰ کا استعمال

محرم کے لئے عظمیٰ کا استعمال جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے اور محرم کے
لئے خوشبو کا استعمال جائز نہیں نیز یہ کہ عظمیٰ سر کے جوں کو مارتی ہے اور احرام کی حالت میں
جوں کو مارنا حرام ہے، لہذا اس کا استعمال جائز نہیں۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ:
الرَّأْدُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: الشَّعِثُ
وَالْتِفْلُ وَقَامَ آخِرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا الْحَجُّ؟ قَالَ: الْعَجُّ
وَالنَّجْ قَالَ وَكَيْفَ: يَعْنِي بِالْعَجِّ: الْعَجِيجَ بِالنَّيْبَةِ، وَالنَّجْ نَحْرُ الْبَدَنِ. ۳
ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا
اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا

۱..... ”وان خضب رأسه بحناء فعليه دم، لأنه طيب قال عليه السلام الحناء طيب وإن صار ملبدا
فعليه دمان دم للتطيب ودم للتغطية“۔ (ہدایہ: کتاب الحج/باب الجنایات، ج،
ص، ۱، ص، ۱۵۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)
”وإن خضب رأسه بحناء يجب الدم وهذا إذا كان مائعا، وإن كان ملبدا فعليه دمان دم للتطيب ودم
لتغطية الرأس“۔ (الفتاویٰ الهندیہ: کتاب المناسک/الباب الثامن فی الجنایات وفيه خمسة
فصول، الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دار الفکر)
۲..... ”وفرق الحنفية بين تطيب وتطيب، وفصلوا: أما في البدن فقالوا: تجب شاة إن طيب المحرم
عضوا كاملا مثل الرأس واليد والساق، أو ما يبلغ عضوا كاملا“۔ (الموسوعة الفقهية
الكويتية: ”مادة“ ج، ۲، ص، ۱۸۳، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويتية)
۳..... (سنن ابن ماجه: كتاب المناسك: باب: ما يوجب الحج، ج، ۳، ص، ۴۱۳، رقم
الحديث، ۲۸۹۶، بیروت)

توشہ اور سواری۔ پھر اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ حاجی کیسا ہوتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا بکھرے بالوں والا خوشبو سے مبرا ایک اور شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسولؐ حج کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ لیک پکارنا اور خون بہانا (یعنی قربانی کرنا)۔“
عظمیٰ کو اردو میں گلو خیر کہتے ہیں یہ بالوں کی صفائی کے کام بھی آتی ہے نیز اس میں خوشبو کی بھی آمیزش ہوتی ہے۔

حالتِ احرام میں ہیئر کلر (Hair Colour) لگانا ممنوع ہے
آج کل مارکیٹ (Market) میں بالوں کو مختلف رنگوں میں رنگنے کے لئے کئی قسم کے ہیئر کلو (Hair Colours) دستیاب ہیں، جن میں کئی اجزاء شامل ہوتے ہیں ان میں سے اکثر میں پرفیوم (Perfume) کی آمیزش ہوتی ہے۔ محرم کو ہیئر کلر (Hair Colour) لگانے کی اجازت نہیں۔ ۱۔

حالتِ احرام میں ہیئر جیل (Hair Gel) لگانا ممنوع ہے
محرم کے لئے ہیئر جیل (Hair Gel) کا استعمال جائز نہیں اس لئے کہ اس میں فیوم (Perfume) شامل ہوتی ہے۔ ۲۔

محرم ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے
محرم کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسا کپڑا پہنے جس پر ورس اور زعفران لگا ہوا ہو۔
چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَّ وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ،

۱۔....”ولا يغسل رأسه ولا لحيته بالخطمي لأنه نوع طيب، ولأنه يقتل هوام الرأس“ (هدايہ: کتاب الحج/باب الاحرام، ج، ۱، ص ۱۳۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)
۲۔....(وایضاً راجع للتخريج المسئلة السابقة)

وَلَا الْبَرَائِيسَ ، وَلَا الْحِفَافَ ، إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسْ خَفَيْنِ ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ ! ترجمہ: ”ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! محرم کون سا کپڑا پہنے؟ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو وہ کرتا پہنے اور نہ عمامہ اور نہ پانچامہ اور نہ ٹوپیاں اور نہ موزے، لیکن اگر اس کے پاس جوتی نہ ہو تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ لیا ہو (احرام میں) کوئی کپڑا ایسا نہ پہن جو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔“

نوٹ: مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کے لئے زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں اس لئے کہ زعفران اور ورس میں خوشبو ہوتی ہے اور محرم کے لئے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

”سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخَفَيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ“۔ ۱

۱.....(صحیح البخاری: کتاب الحج/باب ما لا یلبس المحرم من الثیاب، ج، ۱، ص، ۳۸۰، ۳۸۱، رقم الحدیث، ۱۵۴۲، بیروت)

۲.....(سنن أبو داؤد: کتاب المناسک: باب ما یلبس المحرم، ص، ۲۶۸، رقم الحدیث، ۱۸۲۳، دارالسلام، ریاض)

و کذا فی صحیح مسلم: کتاب الحج/باب ما یباح للمحرم بحج أو عمرة وما لا یباح، و بیان تحریم الطین علیہ، ج، ۲، ص، ۸۳۴، رقم الحدیث، ۱۱۷۷، بیروت)
”ولا یلبس ثوباً صبغ بورس أو زعفران، وان لم یکن مخیطاً؛ لخبر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولأن الورس والزعفران طیب، والمحرم ممنوع من استعمال الطیب فی بدنه“۔ (بدائع الصنائع: کتاب الحج/فصل. وأما بیان ما یحظره الاحرام وما لا یحظره، ج، ۳، ص، ۲۰۴، بیروت)

ترجمہ: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ احرام والا کون سے کپڑے ترک کرے (یعنی نہ پہنے)؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: قمیص، سر ڈھانکنے والا جبہ، شلوار، عمامہ، ورس یا زعفران لگا کپڑا اور موزے نہ پہنے سوائے اس کے جس کو جوتا نہ ملے، جسے جوتا نہ ملے وہ موزے پہن لے مگر انھیں کاٹ دے یہاں تک کہ وہ گٹوں سے نیچے ہو جائیں۔“

ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے دم محرم نے ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہن لیا تو اس پر دم لازم ہوگا اس لئے کہ ورس اور زعفران میں خوشبو ہوتی ہے تو اس کے استعمال سے جسم پر خوشبو کا استعمال لازم آتا ہے لہذا دم لازم ہوگا۔!

محرم خوشبو اور تیل نہیں لگا سکتا

محرم خوشبو کا استعمال نہیں کر سکتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں خوشبو کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ نیز تیل کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ آج کل تو بعض ایسے تیل ملتے ہیں جن میں خوشبو ہوتی ہے جب عام تیل (جس میں خوشبو نہیں ہے) کی ممانعت ہے تو پھر خوشبو دار تیل کی ممانعت تو بطریق اولیٰ ہوگی۔

محرم تو اللہ کے گھر کعبہ مشرفہ اور خود اللہ کا عاشق ہوتا ہے اس لئے وہ زینت سے مکمل اجتناب کرے مثلاً خوشبو اور تیل وغیرہ کے استعمال سے احتراز کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے حاجی کے انداز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو پراگندہ ہونا چاہیے۔ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

۱۔۔۔۔۔ ”وَلَوْ لَبَسَ ثَوْبًا مَّصْبُوعًا بِالْوُزْءِ أَوْ الزَّعْفَرَانِ لَعَلَّيْهِ دَمٌ؛ لِأَنَّ الْوُزْءَ وَالزَّعْفَرَانَ لَهُمَا رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، فَقَدْ اسْتَعْمَلَ الطَّيِّبَ فِي بَدَنِهِ فَيَلْزَمُهُ الدَّمُ“۔ (بدائع الصائغ: کتاب الحج/فصل: تطيب المحرم، ج ۲، ص ۱۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

”كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلْقٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يُسْتَرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، يُظْلِلُهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي أُحِبُّ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ. فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، حَمَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَ السَّائِلُ أَنْفَاءً عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلْقِ الَّذِي بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجَّتِكَ“۔^۱

ترجمہ: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی خلوک خوشبو سے آلودہ جبہ پہنے ہوئے آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو میں کس طرح کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب رسول کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو خود ایک کپڑے سے آڑ کر لیتے تھے اور میں نے حضرت عمر سے پہلے سے ہی کہہ رکھا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے تو میں کپڑے میں سر ڈال کر دیکھنا چاہتا ہوں تو جب آپ پر وحی کا نزول ہونا شروع ہوا تو معمول کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کپڑے میں چھپا لیا، پس میں آیا اور میں نے اپنا سر آپ ﷺ کے ساتھ اس کپڑے میں ڈال لیا اور ان کی طرف دیکھا، اور جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھ سے عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو وہ شخص کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے

۱..... (صحیح مسلم، کتاب الحج/باب ما یباح للمحرم بحج أو بعمره، وما لا یباح و بیان تحریم الطیب علی، ج، ۲، ص، ۸۳۴، رقم الحدیث، ۱۱۷۷، بیروت)

فرمایا کہ جبہ اتار دو اور تیرے ساتھ جو خوشبو کا نشان لگا ہے اسے دھو دو اور پھر اپنے عمرہ میں وہی اعمال کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔
صفوان بن یعلیٰ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ: أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ، وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، جَاءَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى، وَعَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبٌ أَظْلَلُ بِهِ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُحَمَّرُ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَادَ الْإِنْقَاءَ، حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يُغْسَلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ نَعَمْ. ۱

ترجمہ: ”یعلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جب رسول اللہ ﷺ پر وحی کا نزول ہو تو مجھے آپ ﷺ کو دکھانا، صفوان نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم ﷺ جعرانہ میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے کئی صحابہ بھی تھے اتنے میں ایک آدمی آ کر کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے عمرے کا احرام باندھا اور وہ خوشبو میں لت پت ہو یہ سن کر آپ ﷺ ایک گھڑی کے لئے خاموشی اختیار کی اتنے میں آپ ﷺ پر

۱.....(صحیح البخاری: کتاب الحج / باب غَسْلِ الْخُلُقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الْغِيَابِ، ج، ۱، ص، ۳۷۹، رقم الحدیث، ۱۵۳۶، بیروت)

وحی نازل ہونے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ کو اشارہ کیا تو یعلیٰ آئے اور (دیکھا کہ) آپ ﷺ پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے یعلیٰ نے اپنا سر کپڑے کے اندر کیا تو دیکھا کہ سر کا ردو عالم ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا ہے اور خراٹے کی طرح آواز نکل رہی ہے پھر یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ آدمی کدھر ہے؟ جس نے عمرہ کے بارے میں سوال کیا تھا اس شخص کو لایا گیا تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا جو خوشبو تیرے ساتھ لگی ہے (کپڑے میں ہو یا جسم پر) تین مرتبہ دھو دو اور جبہ اتار دو اور حج میں جو اعمال کرتے تھے وہ عمرہ میں بھی کرو۔ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے جو اس کو تین مرتبہ دھونے کا حکم صادر فرمایا کیا اس سے یہ مقصد ہے کہ اچھی طرح صفائی ہو جائے تو انھوں نے کہا کہ جی ہاں۔

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کے لئے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْهِنُ بِالزَّيْتِ غَيْرَ الْمُقْتَتِ“^۱

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ خوشبو کے بغیر تیل استعمال کرتے تھے۔“

خوشبودار اور غیر خوشبودار تیل استعمال کرنے سے دم

محرم نے خوشبودار تیل کا استعمال کیا مثلاً گلاب، بنفشہ، یا ان کے علاوہ ایسے تیل کا استعمال کیا جن میں خوشبو ہوتی ہے، اگر تو یہ تیل عضو کامل پر لگایا گیا تو اس پر دم لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنفشہ خوشبو نہیں ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں اس لئے کہ اس سے نکلا

۱..... (مسند احمد بن حنبل: مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ج ۹، ص ۱۹۲، رقم

الحديث، ۵۲۳۱، مؤسسة الرسالة)

”قال: (ولا يَمَسُّ طيباً) لقوله عليه الصلاة والسلام الحَاجُّ الشَّعْثُ النَّفِيلُ“ (هداية: كتاب الحج / باب

الاحرام، ج ۱، ص ۱۳۶، دار احياء التراث العربی بیروت، لبنان)

ہوا تیل خوشبودار اور معطر ہوتا ہے۔ یہ بکائن اور دوسرے تیلوں کی طرح ہے۔ اگر ایسا تیل استعمال کیا جس میں خوشبو نہیں تھی تو ایسی صورت میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس پر دم لازم ہوگا جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک اس پر صدقہ لازم ہوگا۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر اس (محرم) نے غیر خوشبودار تیل کا استعمال بالوں میں کیا تو دم لازم ہوگا جبکہ جسم پر استعمال کرنے کی صورت میں اس کچھ لازم نہیں۔ صاحبین درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

”رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں زیتون کا تیل استعمال کیا“۔ صاحبین کا کہنا یہ ہے کہ اگر تیل کے استعمال سے دم لازم ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے استعمال ہی نہ فرماتے۔ اس لئے کہ یہ بات آنحضرت ﷺ کی ذات سے بعید ہے کہ آپ ایسا کام کریں جس سے دم واجب ہوتا ہو۔ مزید برآں کہ غیر خوشبودار تیل خوراک کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے، لہذا یہ گوشت گھی اور چربی کے مثل ہو گیا۔ اس کے استعمال سے صدقہ کا وجوب اس کی خوشبو کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ اس سے جوئیں مرتی ہیں۔ امام صاحب کی دلیل یہ حدیث ہے۔

”ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب ان کے بھائی کی موت کی خبر پہنچی تو وہ تین دن غم میں علیحدہ رہیں، تین ایام کے بعد انہوں نے زیتون کا تیل منگوایا اور فرمایا مجھے خوشبو استعمال کرنے کی ضرورت تو نہیں ہوتی، لیکن میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے شوہر کے۔ اس کی موت پر چار مہینے دس دن سوگ کرے“۔ امام صاحب کا کہنا یہ ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زیتون کو خوشبو کا نام دیا۔ زیتون خوشبو کی اصل ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اس میں خوشبو ڈال کر اسے خوشبو بنایا جاتا ہے تو جب اسے خوشبو کے طور پر استعمال کیا جائے گا تو یہ دوسرے خوشبودار تیلوں کی مانند ہو جائے گا۔ نیز اس سے

پراگندگی زائل ہوتی ہے جو کہ حدیث کے مطابق احرام کی علامات و شعار ہے۔ احرام کی علامت کا ازالہ کرنے سے یہ جارج بن گیا اور جنایت پوری ہوگئی اس لئے دم لازم ہوگی۔ جہاں تک صاحبین کی بیان کردہ حدیث کا تعلق ہے وہ ضرورت پر محمول ہے۔ اس لئے کہ جس طرح آپ ﷺ کی ذات اقدس سے موجب دم فعل کا سرزد ہونا بعید ہے ایسے ہی آپ ﷺ کی ذات سے ایسے فعل کے سرزد ہونا محال ہے جس سے صدقہ واجب ہوتا ہو۔ حالانکہ صاحبین کے نزدیک صدقہ لازم آتا ہے۔ حدیث میں اس چیز کا ذکر نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کفارہ نہیں دیا، ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اس تیل کو استعمال کرنے کے بعد کفارہ ادا کر دیا ہو۔ لہذا یہ حدیث حجت نہیں بن سکتی۔

حضرت عائشہؓ کا رسول اللہ کو احرام باندھنے کے وقت غالیہ خوشبو لگانا احرام باندھنے کے وقت اعلیٰ خوشبو کا استعمال کرنا چاہیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ“۔^۱
ترجمہ: میں نے رسول اللہ کو احرام باندھنے کے وقت غالیہ (ایک خوشبو) لگائی۔

احرام کھولتے وقت خوشبو لگانا

احرام کھولتے وقت خوشبو لگانا سنت ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِنْدَ إِحْرَامِهِ حِينَ أَرَادَ أَنْ

۱..... (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الحج/باب الطيب للاحرام، ج ۵، ۵۳، رقم الحديث، ۸۹۶۳، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان) وفي حاشية مسند أحمد: ”قال أبو حاتم، كما في ”علل ابنه هذا حديث منكر. وقال ابن عبد البر: وهذا الحديث بهذا اللفظ وهذا الإسناد لم يروه إلا أبو زيد بن أبي الغمر، وقد أنكروه عليه. (حاشية مسند أحمد بن حنبل: مسند الصديق عاتشه بنت الصديق رضي الله عنها. ج ۴۰، ص ۱۲۶، مؤسسة الرسالة)

يُحْرِمُ، وَعِنْدَ إِحْلَالِهِ، قَبْلَ أَنْ يُحْلَلَ بِيَدَيَّ“۔^۱
ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھتے وقت آپ ﷺ کو خوشبو لگائی۔ اس طرح آپ کے احرام کھولتے وقت بھی اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی۔“

احرام سے پہلے اعلیٰ خوشبودار تیل لگانا
احرام سے پہلے سر میں اعلیٰ قسم کا خوشبودار تیل لگانا چاہیے۔
ہشام بن عروہ روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَدْهِنُ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ“۔^۲
ترجمہ: ”ابن زبیر احرام کے وقت سر میں غالیہ (خوشبودار) تیل لگایا کرتے تھے۔“
منی میں روانہ ہوتے وقت خوشبو لگانا

منی روانہ ہوتے وقت خوشبو لگانا سنت ہے۔
نوٹ: آٹھویں ذی الحجہ کو احرام کی نیت کرنے سے پہلے خوشبو لگائے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ، وَطَيَّبْتُهُ بِمَنَى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ“۔^۳
ترجمہ: ”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی اور منی میں آپ کے روانہ ہوتے وقت خوشبو لگاتی تھی۔“

۱.....(سنن النسائي: كتاب مناسك الحج / باب اباحه الطيب عند الاحرام، ج، ۵، ص، ۱۳۶، رقم الحديث، ۲۶۸۳، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)
۲.....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الحج / من رخص في الطيب عند الاحرام، ج، ۳، ص، ۲۰۶، رقم الحديث، ۱۳۳۸۹، مكتبة الرشد، الرياض)
۳.....(سنن الدارمي: كتاب المناسك / باب الطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۱۱۳، رقم الحديث، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية)

غیر محرم ہونے کی صورت میں حضرت عائشہؓ کا رسول اللہؐ کو خوشبو لگانا حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:

”سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبَتْ رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطَّيِّبِ عِنْدَ إِحْلَالِهِ وَقَبْلَ أَنْ يُحْرَمَ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو کس چیز کے ساتھ خوشبو لگاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا میں آپ کو غیر محرم ہونے کی صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے بہت اچھی خوشبو لگاتی تھی۔

عائشہ بنت سعد کا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو سر میں خوشبو لگانا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

”سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُولُ: كُنْتُ أَشْبِعُ رَأْسَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ لِحَرَمِهِ بِالطَّيِّبِ“۔^۲

ترجمہ: ”میں نے عائشہ بنت سعد سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے احرام کے لئے ان کے سر کو اچھی طرح خوشبو لگاتی“۔

حالتِ احرام میں ویکس (Vicks) کے استعمال کرنے پر وجوب کفارہ کا حکم ویکس (Vicks) میں باون فی صد (۵۲) کافور کی آمیزش ہوتی ہے لہذا اس کا استعمال حالتِ احرام میں جائز نہیں ہے، اگر محرم نے اس کا استعمال کیا تو اس صورت میں اس پر کفارہ لازم ہوگا، اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر محرم نے اس کا استعمال ایک عضو یا اس کے بقدر کیا تو دم

۱..... (شرح معانی الآثار: کتاب مناسک الحج/باب التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص ۱۳۰، رقم الحديث، ۳۶۰۵، عالم الكتب)

۲..... (شرح معانی الآثار: کتاب مناسک الحج/باب التطيب عند الاحرام، ج، ۲، ص ۱۳۱، رقم الحديث، ۳۶۰۸، عالم الكتب)

واجب ہوگا، اور ایک عضو سے کم استعمال کرنے کی صورت میں صدقہ لازم ہوگا۔ ۱

عورت کا احرام کی حالت میں بچے کا پیپر (Pamper) تبدیل کرنا

احرام کی حالت میں خواتین کو بعض اوقات ساتھ لائے ہوئے بچوں کے پیپرز

(Pampers) وغیرہ تبدیل کرنے پڑتے ہیں، جس کے لئے انہیں بے بی وائپس

(Baby wipes) کا استعمال کرنا پڑتا ہے اور ان میں خوشبو وغیرہ ہوتی ہے۔ کیا

پیپرز (Pampers) تبدیل کرنے کی وجہ سے ان پر کوئی جزا لازم آتی ہے؟ اس سلسلہ میں

عرض یہ ہے اگر خوشبو پورے ہاتھ پر لگی ہے تو اس صورت میں اس پر قربانی کے چھوٹے جانور

کے ذبح کی شکل میں متعین طور پر دم لازم ہوگا، اور اگر کم لگی ہے تو صدقہ۔ ۲

کیا عورت کا احرام سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے؟

عورتوں کے لئے احرام سے پہلے عورتوں کی خوشبو لگانا مسنون ہے جبکہ اس کا رنگ ہو خوشبو نہ ہو۔

طواف سے قبل خوشبو لگانا

طواف سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے۔

”كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ“

۱..... ”فَإِذَا اسْتَعْمَلَ الطَّيْبَ فَإِنْ كَانَ كَثِيرًا فَاحْشًا فِيهِ الدَّمُ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلًا فَفِيهِ الصَّدَقَةُ.... حَتَّى لَوْ طَيَّبَ بِهِ غَضُوءًا كَامِلًا يَكُونُ كَثِيرًا يَلْزُمُهُ دَمٌ وَفِيمَا ذُوْنُهُ صَدَقَةٌ“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك/الفصل الأول فيما يجب بالطيب والتدهن، ج، ۱، ص، ۲۴۱، دارالفكر)

”ولو تداوى بالطيب أي المحض الخالص أو بدواء فيه طيب أي غالب ولم يكن مطبوخاً فالتصق أي الدواء على جراحته تصدق أي إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضواً أو أكثر، إلا أن يفعل ذلك مراراً فليزمه دم لأن كثرة الفعل قامت مقام كثرة الطيب“. (شرح لباب المناسك مع إرشاد الساري: فصل في التدوي بالطيب، ص، ۳۵۳، بيروت) وكذا في غنية المناسك في بغية

المناسك: مطلب في التدوي بالطيب، إدارة القرآن

۲..... ”وَفَرَّقَ الْحَنَفِيُّ بَيْنَ تَطْيِيبٍ وَتَطْيِيبٍ، وَفَضَّلُوا: أَمَّا فِي الْبَدَنِ فَقَالُوا: تَجِبُ شَاةٌ إِنْ طَيَّبَ الْمُحْرِمُ غَضُوءًا كَامِلًا يَمْلُؤُ الرِّأْسَ وَالْيَدَ وَالسَّاقَ، أَوْ مَا يَبْلُغُ غَضُوءًا كَامِلًا..... وَإِنْ طَيَّبَ أَقْلَ مِنْ غَضُوءٍ فَعَلَيْهِ الصَّدَقَةُ لِقُصُورِ الْجَنَائِزَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الطَّيْبُ كَثِيرًا فَعَلَيْهِ دَمٌ“. (الموسوعة الفقهية

الكويتية: ”مادة“ ج، ۲، ص، ۱۸۳، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطَيْبٍ فِيهِ مِسْكٌ“۔^۱
ترجمہ: ”میں نبی کریم ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی والے دن اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے وہ خوشبو لگاتی تھی کہ جس میں مشک تھی۔“

احرام کی حالت خوشبو کا تحفہ قبول کرنا

احرام کی حالت میں خوشبو کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، فقط استعمال ممنوع ہے لینا دینا ممنوع نہیں ہے، بشرطیکہ اس کے ہاتھ پر نہ لگے۔^۲

محرم کا خوشبو کا چھونا

محرم کا خوشبو چھونا مکروہ ہے۔^۳

حضرت عائشہ کا حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ کو ذریعہ خوشبو لگانا
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

”طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةٍ

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الحج/باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ج ۲، ص ۸۴۶، رقم الحديث، ۱۱۸۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)
۲..... ”تفصیل احکام التطیب للمحرم:

تَطْيِيبُ الثُّوبِ:

وَهُوَ أَضَلُّ فِي الْبَابِ، لِتَنْصِصٍ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ السَّابِقِ، وَمِنْ هُنَا قَالُوا: الْمَحْرُومُ مَمْنُوعٌ مِنْ اسْتِعْمَالِ الطَّيْبِ فِي إِزَارِهِ، أَوْ رِدَائِهِ، وَجَمِيعِ ثِيَابِهِ، وَفَرَّاشِهِ، وَنَعْلِهِ حَتَّى لَوْ عَلِقَ بِنَعْلِهِ طَيْبٌ وَجَبَ أَنْ يُبَادِرَ لِنَزْعِهِ، وَلَا يَضَعُ عَلَيْهِ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرَسُ أَوْ الزُّعْفَرَانُ، أَوْ نَحْوُهُمَا مِنْ صَبْغٍ لَهُ طَيْبٌ. كَذَلِكَ لَا يَجُوزُ لَهُ حَمْلُ طَيْبٍ تَفْرُخُ الرِّيحَةُ، أَوْ شِدَّةُ بَطْرِفِ ثَوْبِهِ، كَالْمِسْكِ، بِخِلَافِ شِدَّةِ غُودٍ أَوْ صَنْدَلٍ. أَمَّا الثُّوبُ الَّذِي فِيهِ طَيْبٌ قَبْلَ الْإِحْرَامِ فَلَا يَجُوزُ عِنْدَ الْحَنْفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ لُبْسُهُ. وَيَجُوزُ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ تَطْيِيبُ ثَوْبِ الْإِحْرَامِ عِنْدَ إِزَادَةِ الْإِحْرَامِ. وَلَا يَضُرُّ بَقَاءُ الرِّيحَةِ فِي الثُّوبِ بَعْدَ الْإِحْرَامِ، كَمَا لَا يَضُرُّ بَقَاءُ الرِّيحَةِ الطَّيِّبَةِ فِي الْبَدَنِ اتِّفَاقًا، قِيَاسًا لِلثُّوبِ عَلَى الْبَدَنِ، لَكِنْ نَصُّوا عَلَى أَنَّهُ لَوْ نَزَعَ ثَوْبُ الْإِحْرَامِ أَوْ سَقَطَ عَنْهُ فَلَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَوَدَّ إِلَى لُبْسِهِ مَا دَامَتِ الرِّيحَةُ فِيهِ، بَلْ يُزِيلُ مِنْهُ الرِّيحَةَ ثُمَّ يَلْبَسُهُ“۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”احرام“، ج ۱۲، ص ۱۶۰، ۱۶۱، وزارة الأوقاف)

۳.... (معلم الحجاج: ص ۱۲۶)

الْوَدَاعُ لِلْحِلِّ وَالْأَحْرَامِ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے حجۃ الوداع میں اپنے ہاتھ سے ذریعہ خوشبونی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت لگائی۔“

نوٹ: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ”فتح الباری“ میں لکھا ہے کہ ”ذریعہ“ چند خوشبوؤں کا مجموعہ اور مرکب کا نام ہے۔ امام نووی کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں کہ ”ذریعہ“ ہند سے آنے والی خوشبوؤں میں سے ہے، داودی نے کہا کہ پہلے اس کے مفردات و اجزاء جمع کیے جاتے ہیں، پھر انہیں پیستے ہیں اور یوں سفوف والی خوشبو تیار ہو جاتی ہے۔^۲

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال

قربانی کے دن خوشبو کا استعمال سنت ہے۔ یعنی دسویں ذی الحجہ کو حلق کروانے کے بعد حاجی احرام سے نکل جاتے ہیں۔ وہ چیزیں جو احرام کی وجہ سے ممنوع ہوئی تھیں اب ان کا استعمال جائز ہو گیا۔ نیز علماء نے لکھا ہے کہ جن مواقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خوشبولگانے کا ذکر کیا ہے یعنی احرام سے پہلے اور نحر کے دن طواف سے پہلے، ان مواقع پر مٹک اور گلاب کی خوشبولگانا اولیٰ اور بہتر ہے۔^۳

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ

۱..... (صحیح البخاری: کتاب اللباس / باب الذریعہ، ج ۷، ص ۱۶۳، رقم الحدیث ۵۹۳۰)
۲..... ”قَوْلُهُ بَابُ الذَّرِيرَةِ بِمَعْنَى وَرَاءِ بَوَازِنٍ عَظِيمَةٍ وَهِيَ نَوْعٌ مِنَ الطِّيبِ مُرَكَّبٌ قَالَ الدَّوْدِيُّ تَجْمَعُ مَفْرَدَاتُهُ ثُمَّ تُسْحَقُ وَتُنْخَلُ ثُمَّ تُدْرُ فِي الشَّعْرِ وَالطُّوقِ فَلِلذَّلِكَ سُمِّيَتْ ذَرِيرَةً كَذَا قَالَ وَعَلَى هَذَا فَكُلُّ طِيبٍ مُرَكَّبٍ ذَرِيرَةٌ لَكِنِ الذَّرِيرَةُ نَوْعٌ مِنَ الطِّيبِ مُخْصُوصٌ يَعْرِفُهُ أَهْلُ الْحِجَازِ وَغَيْرُهُمْ وَجَزَمَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ النَّوَوِيُّ بِأَنَّهُ فُتَاتٌ قَصَبِ طِيبٍ يُجَاءُ بِهِ مِنَ الْهِنْدِ“ (فتح الباری: باب الذریعہ، ج ۱۰، ص ۳۷۱، دار المعرفۃ، بیروت)

”وَقَالَ النَّوَوِيُّ: هِيَ فُتَاتٌ قَصَبِ يَجَاءُ بِهِ مِنَ الْهِنْدِ، وَقَالَ الدَّوْدِيُّ: تَجْمَعُ مَفْرَدَاتُهُ ثُمَّ تُسْحَقُ وَتُنْخَلُ ثُمَّ تُدْرُ فِي الشَّعْرِ وَالطُّوقِ فَلِلذَّلِكَ سُمِّيَتْ ذَرِيرَةً“ (عمدة القاری: ج ۲۲، ص ۶۲، دار إحياء)

۳..... (مظاہر حق جدید: ج ۲، ص ۶۹۹، دارالاشاعت)

يَطُوفُ بِالْبَيْتِ بِطَيْبٍ فِيهِ مِسْكٌ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نبی اکرم ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے (خواہ یہ احرام حج کا یا عمرہ کا ہوتا یا دونوں کا) قربانی (نحر) کے دن خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے پہلے (حلق کروانے اور کپڑے وغیرہ پہننے کے بعد) خوشبو لگایا کرتی تھی، اور خوشبو بھی وہ جس میں مشک ہوتا تھا“۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

=====

۱....(مشکوۃ المصابیح: کتاب المناسک، باب الحلق، الفصل الأول، ج، ۲، ص، ۸۱۳، رقم الحدیث، ۲۶۵۱، المكتب الإسلامي، بیروت)

(باب نمبر ۹)

خوشبو اور نکاح

عورتوں کی خوشبو استعمال کرنے والے کی گواہی یا وکالت سے انعقاد نکاح کا حکم عورتوں کی خوشبو استعمال کرنے والے کی گواہی یا وکالت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، اگر ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کو شہادت یا وکالت جیسے اہم امور کو انجام دینے کے لئے منتخب نہ کیا جائے۔^۱

۱..... ”(و) شُرْطُ (حُضُورِ) شَاهِدَيْنِ (حُرَّيْنِ) أَوْ حُرٍّ وَحُرَّتَيْنِ (مُكَلَّفَيْنِ سَامِعَيْنِ قَوْلَهُمَا مَعًا) عَلَى الْأَصَحِّ (فَاهِمَيْنِ) أَنَّهُ نِكَاحٌ عَلَى الْمَذْهَبِ بَحْرٍ. (مُسْلِمَيْنِ لِنِكَاحِ مُسْلِمَةٍ وَلَوْ فَاسِقَيْنِ.“ (قوله: ولو فاسقين) (قَوْلُهُ: وَلَوْ فَاسِقَيْنِ إلخ) اَعْلَمُ أَنَّ النِّكَاحَ لَهُ حُكْمَانِ: حُكْمُ الْإِنْعِقَادِ، وَحُكْمُ الْإِظْهَارِ، فَلِأَوَّلِ مَا ذَكَرَهُ وَالثَّانِي إِنَّمَا يَكُونُ عِنْدَ التَّجَاوُزِ، فَلَا يُقْبَلُ فِي الْإِظْهَارِ إِلَّا شَهَادَةُ مَنْ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ فِي سَائِرِ الْأَحْكَامِ.“ (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح / قبيل مطلب في عطف الخاص على العام، ج، ۳، ص، ۲۱، ۲۲، ۲۳، دار الفكر، بيروت)

” (ولا ينعقد نكاح المسلمين إلا بحضور شاهدين حرين بالغين عاقلين مسلمين) سامعين معاً قولهما فاهمين كلامهما على المذهب كما في البحر (أو رجل وامرأتين، عدولا كانوا) أى الشهود (أو غير عدول.....) لأن كل منهم أهل للولاية ليكون أهلاً للشهادة تحملاً، وإنما الفاتت ثمرة الأداء، فلا يبالى بفواته. (اللباب في شرح الكتاب: كتاب النكاح، ج، ۳، ص، ۳، ۴، المكتبة العلمية، بيروت)

”يُنْعَقِدُ النِّكَاحُ بِشَهَادَةِ الْفَاسِقَيْنِ عِنْدَنَا.“ (بدائع الصنائع: كتاب الشهادة: مطلب: وأما بيان أن العدالة شرط قبول أصل الشهادة، ج، ۶، ص، ۲۷۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

”وَيَصِحُّ بِشَهَادَةِ الْفَاسِقَيْنِ وَالْأَعْمَى، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ.“ (الفتاوى الهندية: كتاب النكاح / الباب الأول، ج، ۱، ص، ۲۶۷، دار الفكر)

۲..... ”وَصَرَّحَ فِي إِضْلَاحِ الْإِبْصَاحِ بِأَنَّ مَنْ قَلَّدَ فَاسِقًا يَأْتُمُّ، وَإِنْ قَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَتَهُ يَأْتُمُّ.“ (البحر الرائق: كتاب القضاء، ج، ۶، ص، ۲۸۴، دار الكتاب الاسلامي)

”يَصِحُّ قَبُولُ شَهَادَتِهِ لِوُجُودِ أَصْلِ الْأَهْلِيَّةِ (وَلَا تُقْبَلُ) لِمَا ذَكَرَ حَتَّى تَوْ قَبِلَ الْقَاضِي وَحَكَمَ بِهَا كَانَ آثِمًا لِكُنْهَ يَنْفُذُ.“ (درر الاحكام في شرح غرر الاحكام، كتاب القضاء، ج، ۲، ص، ۴۰۴،)

” (ولا تقبل) (شهادة الفاسق) يعني من قلة المبالاة فاللهي للإيجاب يعني يجب عدم قبول شهادته (الفاسق) لكن لو قبل صح الحكم بها، وكان القاضي آثماً.“ (حاشية العلامة أبي الاخلاص الشيخ

﴿بقية حاشياں گے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

کسی عورت کے خوشبو والے کپڑے کو ناک پہ رکھنے سے حرمت مصاہرت کسی شخص نے عورت کے خوشبودار کپڑے کو ناک پہ کر رکھ کر سونگھا اور اس کو شہوت محسوس ہوئی تو اس سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ مساس کپڑے پر تو پایا گیا اور اسے شہوت محسوس ہوئی لیکن یہ کپڑا پہنا ہوا نہیں تھا نیز عورت کی جسم کی گرمی بھی اس نے محسوس نہیں کی! جہیز میں دی ہوئی پرفیوم (Perfume) کس کی ملکیت ہے؟ جو پرفیومز (Perfumes) وغیرہ عورت کو اس کے والدین کی طرف سے ملی ہیں وہ اسی کی ملکیت ہیں شوہر یا سرکار اس میں کوئی حصہ نہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

حسن بن عمار بن علی الوفاہی الشرنبلالی الحنفی علی درر الاحکام، کتاب القضاء، ج ۲، ص ۴۰۴، دار احیاء الکتب العربیہ

ل... ثُمَّ الْمَسُّ اِنَّمَا يُوجِبُ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا نَوْبٌ، اَمَّا اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا نَوْبٌ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَجْعَلَ الْمَسُّ حَرَارَةَ الْمَمْسُوسِ لَا تَنْبَغِي حُرْمَةُ الْمُصَاهَرَةِ اِنْ اَنْتَشَرَتْ اَلْتَّه بِذَلِكَ وَاِنْ كَانَ رَقِيقًا بِحَيْثُ تَصِلُ حَرَارَةُ الْمَمْسُوسِ اِلَى يَدِهِ تَنْبَغِي، كَذَا فِي الدُّخَيْرَةِ. وَكَذَا لَوْ مَسَّ اَسْفَلَ الْخُفِّ اِلَّا اِذَا كَانَ مُنْعَلًا لَا يَجْعَلُ لَيْنَ الْقَدَمِ، كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانٍ. (الفتاوى العالمكيريّة: كتاب النكاح / الباب الثالث، في بيان المحرمات، القسم الثاني، ج ۱، ص ۲۷۵، دار الفكر)

(فصل نمبر ۱)

خوشبو اور مہر

مرد کا عورت کو پرفیوم بھیج کر مہر کی ادائیگی کا دعویٰ کرنا
 اگر مرد نے عورت کو پرفیوم (Perfume) یا عطر وغیرہ کی شیشی بھیجی اور بعد میں دعویٰ کیا کہ وہ
 پرفیوم (Perfume) مہر میں تھی تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہوگا۔ ۱
 گھر سے باہر پرفیوم لگا کر جانے والی عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا
 اگر بیوی گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جائے تو اس سے اس کا مہر ساقط نہیں ہوتا
 گو کہ یہ عمل قبیح ہے۔ نفس مہر تو محض نکاح سے لازم ہو جاتا ہے، پھر زوجین جب تنہائی میں
 اکٹھے ہوں تو مہر مؤکد ہو جاتا ہے اور اگر قبل خلوت صحیحہ تفریق ہوگئی تو نصف مہر واجب ہوگا۔ ۲

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاحْكُمْ

۱..... ”فِي الْحُجَّةِ وَلَوْ أُرْسِلَ إِلَى الْمَرْأَةِ نَافِجَةً مَسْكٍ أَوْ طِبْيًا ثُمَّ قَالَ: كَانَ مِنَ الْمَهْرِ فَأَقُولُ قَوْلُهُ“ (الفتاوى الهندية: كتاب النكاح / الباب السابع في المهر، الفصل الثالث عشر في تكرار المهر، ج، ۱، ص، ۳۲۳، دار الفکر)
 ۲..... ”وَيَتَأَكَّدُ (عِنْدَ الْوُطْءِ أَوْ خُلُوةٍ صَحْتَ) مِنَ الزَّوْجِ (أَوْ مَوْتِ أَحَدِهِمَا)“ (الدر المختار) قوله: (وَيَتَأَكَّدُ) أَيِ الْوَاجِبِ مِنَ الْعَشْرَةِ أَوْ الْأَكْثَرِ، وَأَفَادَ أَنَّ الْمَهْرَ وَجِبَ بِنَفْسِ الْعَقْدِ..... (رد المحتار: كتاب الطلاق/باب المهر، ج، ۴، ص، ۲۳۳، دار الكتب العلمية، بيروت)
 ”وَالْمَهْرُ يَتَأَكَّدُ بِأَحَدٍ مَعَانٍ ثَلَاثَةً: الدَّخُولُ، وَالْخُلُوةُ الصَّحِيحَةُ، وَمَوْتُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ سِوَاكَانِ مَسْمًى أَوْ مَهْرٍ الْمَثَلِ حَتَّى لَا يَسْقُطَ مِنْهُ شَيْءٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا بِالْإِبْرَاءِ“ (الفتاوى الهندية: كتاب النكاح/باب المهر، الفصل الثاني فيما يتأكد به المهر والمتعة، دار الكتب العلمية، بيروت)

(فصل نمبر ۲)

خوشبو اور طلاق

گھر سے باہر خوشبو یا پرفیوم لگا کر جانے والی عورت کو طلاق دینا اگر کسی شخص کی بیوی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) لگا کر گھر سے باہر جاتی ہے اور اس کا شوہر اس کی اصلاح سے مایوس ہو گیا ہو اور اسے طلاق دینے کے بعد مہر دینے میں مشکل نہ ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو طلاق دینا مستحب ہے۔ ۱۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



۱۔..... ”بَلْ يُسْتَحَبُّ لَوْ مُؤَدِّيَةً أَوْ تَارِكَةً صَلَاةً“ (الدر المختار) ”الظَّاهِرُ أَنَّ تَرْكَ الْفَرَائِضِ غَيْرُ الصَّلَاةِ كَالصَّلَاةِ“. (رد المحتار: كتاب الطلاق، ج، ۴، ص، ۴۲۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

(فصل نمبر ۳)

خوشبو اور رجعت

شوہر کا رجعت کو بیوی کے خوشبولگانے پر معلق کرنا
رجعت کو کسی شرط کے ساتھ معلق کرنے سے رجعت ثابت نہیں ہوتی، چنانچہ اگر کسی نے
رجعت کو بیوی کے خوشبولگانے پر معلق کیا اور بیوی نے خوشبولگالی تو اس صورت میں رجعت
درست نہیں ہوگی۔ ۱۔

شوہر کا مطلقہ رجعیہ کو خوشبولگانا

مطلقہ رجعیہ کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ شوہر کو مائل کرنے کی وجہ سے خوب خوشبو استعمال
کرے اور بناؤ سنگار کرے تاکہ مرد کا میلان اس کی طرف ہو اور وہ اپنی طلاق سے رجوع کر
لے۔ اگر مرد کا اپنی طلاق سے رجوع کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو پھر وہ عورت کے سامنے بلا
تکلف نہ آئے بلکہ کھنکار کے آئے تاکہ عورت اپنے آپ کو سنبھال کر پردہ کر لے۔ مزید برآں
یہ کہ شوہر کے لئے یہ درست نہیں کہ وہ عورت کو خوشبو وغیرہ لگائے۔ ۲۔

۱۔..... "وَلَا يَجُوزُ تَعْلِيْقُ الرَّجْعَةِ بِالشَّرْطِ بِأَنْ يَقُولَ: إِذَا جَاءَ غَدٌ فَقَدْ رَاجَعْتُكَ وَإِذَا دَخَلْتُ الدَّارَ وَإِذَا
فَعَلْتُ كَذَا فَهَذَا لَا يَكُونُ رَجْعَةً إِجْمَاعًا كَذَا فِي السَّجْوَةِ النَّبَوِيَّةِ". (الفتاوى الهندية: كتاب
الطلاق/الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج، ۱، ص، ۵۰۳،
دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔..... "الْمُطَلَّقةُ الرَّجْعِيَّةُ تَتَشَوَّفُ وَتَتَزَيَّنُ وَيُسْتَحَبُّ لِرَوْحِهَا أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيْهَا حَتَّى يُؤْذِنَهَا أَوْ
يُسَمِعَهَا خَفَقَ نَعْلَيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ قَضِيهِ الْمَرَاجَعَةُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُسَافِرَ بِهَا حَتَّى يُشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا
كَذَا فِي الْهَدَايَةِ وَكَذَا لَا يَحِلُّ إِخْرَاجُهَا إِلَى مَا دُونَ السَّفَرِ كَذَا فِي النَّهْرِ الْفَائِقِ وَكَمَا يُكْرَهُ السَّفَرُ بِهَا
تُكْرَهُ الْخُلُوءَةُ وَقَالَ السَّرَخْسِيُّ إِنَّمَا تُكْرَهُ الْخُلُوءَةُ إِذَا لَمْ يَأْمَنْ مِنْ غَشَايَهَا كَذَا فِي فَتْحِ
الْقَدِيرِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق/الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما
يتصل به، ج، ۱، ص، ۴۷۲، دار الفكر، بيروت)

(فصل نمبر ۴)

خوشبو اور تعلیق طلاق

شوہر کا بیوی کے خوشبو لگانے پر طلاق کو معلق کرنا
 شوہر نے طلاق کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کیا تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تو بیوی نے
 پرفیوم (Perfume) یا کسی قسم کی خوشبو لگالی تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی ورنہ نہیں۔
 شوہر کا خوشبو لگانے کو ایک بیوی پر معلق کرنا اور دوسری بیوی کا خوشبو لگانا
 کسی شخص کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام زینب اور دوسری کا عائشہ تھا اور اس نے طلاق کو زینب
 کے خوشبو لگانے پر معلق کیا اور زینب کی بجائے عائشہ نے خوشبو لگالی تو کسی بیوی پر طلاق واقع
 نہیں ہوگی۔ ۲

۱..... ”ففي البحر: أنت طالق بدخول الدار أو بحضك لم تطلق حتى تدخل أو تحيض“.
 (رد المحتار: کتاب الطلاق/باب التعليق، مطلب: ما يكون في حكم الشرط، ج، ۴، ص، ۶۰۳،
 دار الكتب العلمية، بيروت)
 وَإِذَا أَضَافَهُ إِلَى الشَّرْطِ وَقَعَ عَقِيبَ الشَّرْطِ اتِّفَاقًا مِثْلُ أَنْ يَقُولَ لَامْرَأَتِي: إِنْ دَخَلْتُ الدَّارَ فَأَنْتَ طَالِقٌ.
 (الفتاوى الهندية: کتاب الطلاق/باب في الطلاق بالشرط ونحوه، الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَعْلِيلِ الطَّلَاقِ
 بِكَلِمَةٍ إِنْ وَإِذَا وَغَيْرِهِمَا، ج، ۱، ص، ۴۵۷، دار الكتب العلمية)
 ۲..... ”رجل له امرأتان عمرة وزينب فقال زينب: فأجته عمرة فقال أنت طالق ثلاثاً وقع الطلاق
 على التي اجابت ان كانت امراته، وان لم تكن امراته بطل؛ لأنه أخرج الطلاق جواباً بالكلام التي
 اجابت، وان قال نويت زينب طلقت زينب، ولو قال يا زينب أنت طالق، فلم يجبه أحد طلقت زينب
 “(فتاوى قاضي خان: کتاب الطلاق/ج، ۱، ص، ۳۹۶، دار الكتب العلمية، بيروت)
 ”عن سعيد قال: سئل عن رجل قال لامرأته: ان دخلت دار فلان فأنت طالق، فدخلت وهو لا يشعر
 حتى مضى لذلك أشهر“. (مصنف لابن أبي شيبة: کتاب الطلاق/في الرجل يقول لامرأته: ان
 دخلت هذه الدار فأنت طالق، فتدخل ولا يعلم، شركة دار القبله، المملكة العربية السعودية)

عمرہ یا زینب بشرطیکہ خوشبو لگائے

کسی نے کہا کہ عمرہ طالق ہے یا زینب بشرطیکہ خوشبو لگائے تو دونوں نے خوشبو لگائی تو اس صورت میں اس کو اختیار ہوگا کہ دونوں میں جس پر چاہے طلاق واقع کر دے۔ ۱

شوہر کا بیوی کے خوشبو سپرے (Spray) کرنے پر طلاق کو معلق کرنا

آج کل بہت سی خوشبوئیں یا پرفیومز (Perfumes) ایسی شیشی میں ہوتی ہیں جن کی مدد سے کپڑے یا جسم کے اکثر حصہ پر خوشبو سپرے (Spray) کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ مرد نے بیوی کے خوشبو سپرے (Spray) کرنے پر طلاق کو معلق کیا (یعنی اس نے کہا کہ اگر تو نے خوشبو یا پرفیوم (Perfumes) سپرے والی شیشی کے ذریعہ لگائی تو تجھے طلاق) تو بیوی نے بغیر سپرے (Spray) والی شیشی کے ذریعہ اپنے کپڑے یا جسم پر خوشبو لگائی تو اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ۲

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱.....”ولو قال: عمره طالق أو زينب ان دخلت الدار فدخلها خير في ابقاعه على ابتهما شاء (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق/باب في ابقاع الطلاق ج، ۱، ص، ۳۹۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲.....”اذا قال لامرأته: أنت طالق لو دخلت الدار لم تطلق حتى تدخل الدار“ (الفتاوى التاتارخانية: كتاب الطلاق، ج، ۳، ص، ۶۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

(فصل نمبر ۵)

خوشبو اور طہار

طہار کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق کرنا
اپنی بیوی کے ساتھ طہار کی تعلیق صحیح ہے چنانچہ اگر کسی نے طہار کو بیوی کے خوشبو لگانے پر معلق
کیا اور بیوی نے خوشبو کا استعمال کیا تو اس صورت میں طہار صحیح ہو جائے گا۔ ۱۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

=====

۱۔..... ”يَصِحُّ طَهَارُ زَوْجَتِهِ تَغْلِيْقًا بِأَنْ قَالَ: إِنَّ دَخَلْتُ الدَّارَ أَوْ إِنَّ كَلِمَتِ فَلَانَا فَأَنْتِ عَلَيَّ كَطَهْرِ أُمِّي
كَذَا فِي الْبَدَائِعِ.“ (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق / الباب التاسع، في الطهار، ج ۱، ص ۵۳،
دار الكتب العلمية، بيروت)

(فصل نمبر ۶)

خوشبو اور عدت

معتدہ کا پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر کام کرنا عورت بلا ضرورت شرعی گھر سے باہر نہیں جاسکتی خواہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی، البتہ فقہاء نے ایسی ضرورت کے لئے گھر سے نکلنے کی اجازت دی ہے جس میں اس کے جائے بغیر مسئلہ حل نہ ہوتا ہو مگر رات کو گھر واپس آنا ضروری ہے۔ چنانچہ اگر معتدہ باپردہ ہو کر پرفیوم شاپ (Perfume Shop) میں کام کرتی ہو تو دوران عدت اس کے لئے گھر سے نکلنا جائز ہے اگر خرچ کا انتظام نہ ہو۔^۱

معتدہ کا خوشبو خریدنے کے لئے گھر سے باہر جانا عدت کے دوران معتدہ خوشبو وغیرہ خریدنے کے لئے باہر نہیں جاسکتی۔ یہ کام تو کسی اور کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے، نیز حالت عدت میں عورت کو تو ویسے بھی خوشبو کا استعمال ممنوع ہے، گھر

۱..... ”(وَتَعْتَدُ أَنْ أَيْ مُعْتَدَةٌ طَلَاقٍ وَمَوْتٍ (فِي بَيْتٍ وَجَبَتْ فِيهِ) وَلَا يَخْرُجَانِ مِنْهُ (إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ يَتَّهِمَ الْمَنْزِلُ، أَوْ تَخَافَ) أَنْهَدَامُهُ، أَوْ تَلَفَ مَالِهَا، أَوْ لَا تَجِدَ كِرَاءَ الْبَيْتِ) وَنَحْوَ ذَلِكَ مِنَ الضَّرُورَاتِ فَتَخْرُجُ لِأَقْرَبِ مَوْضِعٍ إِلَيْهِ“۔ (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطلاق/باب العدة، ج، ۵، ص ۲۲۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

”وَمُعْتَدَةٌ مَوْتٍ تَخْرُجُ فِي الْجَدِيدَيْنِ وَتَبَيَّنَ أَكْثَرَ اللَّيْلِ (فِي مَنْزِلِهَا) وَفِي الشَّامِيَةِ: وَأَمَّا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا رَوْجُهَا فَلِأَنَّهُ لَا نَفَقَةَ لَهَا فَتَخْتِجُ إِلَى الْخُرُوجِ نَهَارًا لِطَلَبِ الْمَعَاشِ“۔ (رد المختار مع الدر المختار: كتاب الطلاق/مطلب: الحق أن على المفتي أن ينظر في خصوص الوقائع، بيروت)

”قَوْلُهُ وَمُعْتَدَةٌ الْمَوْتِ تَخْرُجُ يَوْمًا وَبَعْضَ اللَّيْلِ لِتَكْتَسِبَ لِأَجْلِ قِيَامِ الْمَعِيشَةِ؛ لِأَنَّهُ لَا نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى لَوْ كَانَ عِنْدَهَا كِفَايَتُهَا صَارَتْ كَالْمُطَلَّاقَةِ فَلَا يَجُزُّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ لِرِيزَارَةٍ وَلَا لِغَيْرِهَا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا..... فَقَالُوا لَا تَخْرُجُ الْمُعْتَدَةُ عَنْ طَلَاقٍ أَوْ مَوْتٍ إِلَّا لِضَرُورَةٍ؛ لِأَنَّ الْمُطَلَّاقَةَ تَخْرُجُ لِلضَّرُورَةِ بِحُسْبِهَا لَيْلًا كَانَ أَوْ نَهَارًا وَالْمُعْتَدَةُ عَنْ مَوْتٍ كَذَلِكَ“۔ (البحر الرائق: كتاب الطلاق/فصل في الاحداد، ج، ۴، ص ۲۵۸، ۲۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

وغیرہ کے لئے ہو تو کسی کو کہہ کر منگوائی جاسکتی ہے۔ ۱۔

معتدہ کا طلاق رجعی میں پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرنا

اگر عورت طلاق رجعی گزار رہی ہو تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ تعلقات میں مزید کشیدگی پیدا کرنے کی بجائے شوہر کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لے تاکہ ان دونوں کے درمیان اختلافات ختم ہو جائیں اور شوہر کے سامنے زیب و زینت کر کے آئے اور اس کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کرے اس لئے کہ اس کا نکاح ابھی باقی ہے مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ چنانچہ اگر کوئی عورت طلاق رجعی کی عدت میں اپنے شوہر کے لئے پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرتی ہے تاکہ اس کا دل اس کی طرف مائل ہو تو اس کا یہ عمل جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔ ۲۔

معتدہ کا خوشبو کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا

عدت گزارنے والی عورت (خواہ موت یا طلاق بائن یا طلاق مغلظہ یا کسی اور علیحدگی کی وجہ سے) کو بلا عذرتیل، خوشبو سرمہ، مہندی لگانا، کنگھی کرنا، خضاب لگانا، ریشم کا شوخ رنگ کا کپڑا پہننا یا دیگر زینت والی اشیاء کا استعمال ممنوع ہے۔ البتہ طلاق رجعی یا نکاح فاسد اور وطی بالشبہ کی عدت گزارنے والی عورت یا نابالغ معتدہ یا مجنونہ پر زینت کو ترک کرنا ضروری

۱۔..... "إِنْ كَانَتْ مُعْتَدَةً مِنْ نِكَاحٍ صَحِيحٍ وَهِيَ حُرَّةٌ مُطْلَقَةٌ بِاللَّغَةِ عَاقِلَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَالْحَالَةُ حَالَةُ الْإِخْتِيَارِ فَإِنَّهَا لَا تَخْرُجُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا سِوَاءَ كَانِ الطَّلَاقُ ثَلَاثًا أَوْ بَائِنًا أَوْ رَجْعِيًّا كَذَا فِي الْبَدَائِعِ". (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق / باب الحداد، ج ۱، ص ۵۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔..... "عَنْ إِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ، قَالَ: تَكْتَحِلُ، وَتَلْبَسُ الْمُعْصَفَرُ، وَتَشْوِفُ لَهُ، وَلَا تَضَعُ يَسَابِهَا". (مصنف لابن أبي شيبه: مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ تَشْوِفُ وَتَزِينُ لَهُ، ج ۱۰، ص ۱۳۸، رقم الحديث ۱۹۲۹۰، شركة دار القبلة. المملكة العربية، السعودية)

"والمطلقة الرجعية تشوف وتزين" لأنها حلال للزوج إذ النكاح قائم بينهما ثم الرجعة مستحبة والتزين حامل له عليها فيكون مشروعاً". (الهداية: كتاب الطلاق / باب الرجعة، ج ۲، ص ۲۵۷، دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان)

نہیں ۱۔ اسلام نے معتدہ کو بغیر نیت زینت کے بناؤ سنگاری اشیاء کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جیسے آنکھ میں تکلیف کی وجہ سے سرمہ لگانا، درد سر کی وجہ سے تیل کا استعمال کرنا، خارش کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا، موٹے اور فاصلہ دار دندانے والی کنگھی سے سر کے بالوں کو اس طرح سیدھا کرنا کہ اس سے خوبصورتی نہ آنے پائے جائز ہے۔ اسی تناظر میں معتدہ کے لئے خوشبو یا خوشبودار عریقات کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے۔ ۲

شوہر کا معتدہ رجعیہ کی شرم گاہ پر خوشبو لگانا

اگر کسی نے اپنی بیوی کی شرم گاہ پر خوشبو لگائی اور اس دوران اس نے عورت کا اندرونی حصہ دیکھ لیا اور اس سے اس کو شہوت پیدا ہوئی، جس کی اس نے تصدیق بھی کی تو رجعت ثابت ہو جائے گی اور اگر شوہر نے شہوت کا انکار کیا تو اس صورت رجعت صحیح نہیں ہوگی۔ ۳

کسی خاتون کا معتدہ کو خوشبو لگا دینا

اگر کسی خاتون نے معتدہ کے کپڑوں پر پرفیوم (Perfume) کی خوشبو چھڑک دی تو معتدہ

۱..... ”(تَحُدُّ)..... (مُكَلِّفَةٌ مُسْلِمَةً وَلَوْ أَمَةً مَّنْكَوْحَةً) بِنِكَاحٍ صَحِيحٍ وَدَخَلَ بِهَا، بِدَلِيلِ قَوْلِهِ: (إِذَا كَانَتْ مُعْتَدَةً بَتًّا، أَوْ مَوْتًا) وَإِنْ أَمَرَهَا الْمُطَلَّقُ، أَوْ الْمَيِّتُ بِتَرْكِهِ لِأَنَّهُ حَقُّ الشَّرْعِ، إِطْهَارًا لِلنَّاسِ عَلَى قَوَاتِ النِّكَاحِ (بِتَرْكِ الزَّيْنَةِ) بِحُلِيِّ أَوْ حَرِيرٍ، أَوْ امْتِشَاطِ بِضَيْقِ الْأَسْنَانِ (وَالطَّيِّبِ) وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا كَسْبٌ إِلَّا فِيهِ (وَالذَّهْنِ) وَلَوْ بِلَا طَيِّبٍ كَزَيْتٍ خَالِصٍ (وَالْكُحْلِ وَالْجَنَاءِ وَلَبَسَ الْمُعْصِفِ وَالْمُزْغَفِ)..... (إِلَّا بِعُدْنٍ.....) (لَا) جَدَادَ عَلَى..... صَغِيرَةٍ وَمَخْنُونَةٍ..... (وَمُعْتَدَةٍ.....) (نِكَاحٍ فَاسِدٍ) أَوْ وَطِئَ بِشَبْهَةٍ أَوْ طَلَّقَ رَجْعِيًّا“۔ (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطلاق / باب العدة، ج ۳، ص ۵۳۰، الی ۵۳۲، دار الفکر)

۲..... ”(إِلَّا بِعُدْنٍ) رَاجِعٌ لِلْجَمِيعِ إِذَا الضَّرُورَاتُ تَبِيحُ الْمَحْظُورَاتِ“ (الدر المختار) فَإِنْ كَانَ وَجَعٌ بِالْعَيْنِ فَتَكْسِجُلُ، أَوْ حَكَّةٌ فَتَلْبَسُ الْحَرِيرَ، أَوْ تَشْتَكِي رَأْسَهَا فَتَذْهَنُ وَتَمَشُطُ بِالْأَسْنَانِ الْغَلِيظَةِ الْمُتَبَاعِلَةِ مِنْ غَيْرِ إِرَادَةِ الزَّيْنَةِ لِأَنَّ هَذَا تَدَاوٍ لَا زِينَةَ جَوْهَرَةً“۔ (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطلاق / باب العدة، ج ۳، ص ۵۳۱، دار الفکر، بیروت)

۳..... ”لَا فَرْقَ بَيْنَ كَوْنِ الْقُبْلَةِ وَالنَّظَرِ وَاللَّمْسِ مِنْهَا أَوْ مِنْهُ فِي كَوْنِهِ رَجْعَةً إِذَا كَانَ مَاصِدَرٌ مِنْهَا بِعَلْمِهِ وَلَمْ يَمْنَعْهَا اتِّفَاقًا..... تَبَيَّنَ الرَّجْعَةُ هَذَا إِذَا صَدَقَهَا الزَّوْجُ فِي الشَّهْوَةِ فَإِنْ أَنْكَرَ لَا تَبَيَّنَ الرَّجْعَةُ“۔ (الفتاوى الهندية: كتاب الطلاق / الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج ۱، ص ۵۰۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

گناہگار نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ اس نے یہ فعل خود انجام نہیں دیا۔ اگر لگانے والے نے منع کرنے کے باوجود لگائی ہے تو معتدہ بھی گناہگار ہوگی منع نہ کرنے کی صورت میں۔

معتدہ کا کسی کو پرفیوم (Perfume) چھڑکنے کا حکم دینا

اگر معتدہ نے کسی کو کہا کہ وہ اس پر خوشبو یا پرفیوم (Perfume) لگا دے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ معتدہ کو خوشبو لگائے۔ حکم کی تعمیل کرنے کی صورت میں لگانے والا اور حکم دینے والا دونوں گناہگار ہوں گے۔ ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ لگانے والے کو معلوم نہ ہو کہ یہ عورت معتدہ ہے۔ ل

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱..... ”وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“۔ الآیہ (سورۃ المائدہ: رقم الآیہ ۲)

قال الملاحيون رحمه الله تعالى: هو عام لكل بر وتقوى واثم وعدوان، هكذا قال المفسرون “(التفسيرات الأحمديّة، ص ۳۳۱، مكتبة حقانية، بشار)

وقال الحافظ ابن كثير رحمه الله تعالى تحت هذه الآیة: ”يَأْمُرُ تَعَالَى عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ بِالْمُعَاوَنَةِ عَلَى فِعْلِ الْخَيْرَاتِ وَهُوَ الْبِرُّ، وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ وَهُوَ التَّقْوَى وَيَنْهَاهُمْ عَنِ التَّصَاوُرِ عَلَى الْبَاطِلِ وَالْتِمَاحِ عَلَى الْمَآثِمِ وَالْمَحَارِمِ“ (تفسير ابن كثير: سورة المائدة، ۲، ج ۳، ص ۱۰، مكتبة دار الفحاء) “كل ما يودى الى مالا يجوز، لا يجوز (الدر المختار: كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ج ۲، ص ۳۶۰، سعيد)

”عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ”لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ“ (مسند احمد: باب دعاؤه لأنس بن مالك الأنصاري رضي الله عنه بكثرة المال، ۶، ۱۹۵، رقم الحديث ۱۰۹۵، مؤسسة الرسالة)

عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ“۔ السنة لأبي بكر بن الخلال: باب في الصبر والوفاء، ج ۱، ص ۱۱۳، دار الراية، الرياض)

(باب نمبر ۱۰)

خوشبو اور عقائد

عبادت کی تین اقسام ہیں۔

(۱)..... قولی عبادت

(۲)..... بدنی عبادت

(۳)..... مالی عبادت

یہ تینوں عبادتیں اللہ جل مجدہ کے لئے ہوں گی، معراج کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے سوال کیا تھا کہ میرے لئے کیا تحفہ لائے تو آنحضرت ﷺ نے عرض کیا تھا:

”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ“.

اے میرے مولا! میری قولی، مالی اور بدنی عبادت صرف اور صرف تیرے لئے ہوگی۔

قرآن مجید کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ سے اعلان کروایا:

”قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“۔

ترجمہ: ”آپ فرما دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز اور میری سب عبادتیں اور میرا جینا اور

میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔“

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ انسان کی بدنی، مالی اور قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی

چاہیے۔ لہذا غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا حرام ہے۔

مورتیوں کے لئے چڑھائی ہوئی خوشبو کا استعمال

جو خوشبوئیں غیر اللہ کے نام پر چڑھائیں گئی ہوں یا کسی نے کسی مورتی کے نام پر خوشبو

چڑھائی ہو تو ایسی خوشبو کا استعمال جائز نہیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”حُرِّمْتُ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ“۔^۱

ترجمہ: ”تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا

دوسرے کا نام پکارا گیا ہو“۔

مشرکین اپنے بتوں پر زعفران کو ملتے تھے

مشرکین اپنے بتوں کے جسموں پر زعفران کا لپکرتے، شہد ملتے ان کے سامنے کھانا رکھتے

تھے۔ کھیاں کھانے پر گرتی اور سب کچھ لے اڑتی تھیں۔ مگر افسوس کہ بت ان سے واپس لینے

سے عاجز تھے۔ اسی تناظر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

”يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبَ مَثَلٍ فَاسْتَمِعُوا لَهُ، إِنَّ الدِّينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ

اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ. وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا

لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ. ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ“۔^۲

ترجمہ ”اے لوگو! ایک مثل کہی ہے سو اس پر کان رکھو جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا

ہرگز نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہو جائیں اور اگر کچھ چھین لے ان

سے مکھی چھڑانہ سکیں وہ اس سے عاجز ہے چاہنے والا اور جن کو چاہتا ہے“۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱.....(سورة المائدة، رقم الآية، ۳)

۲.....(سورة الحج، آیت نمبر ۷۳)

”كانوا يطلون الأصنام بالزعفران ويضعون بين يديها الطعام وكانت الذباب تقع عليه وتسلب منه“.(التفسير المظهر: ج ۶، ص ۳۳۸، ۳۳۹، مكتبة الرشدية، باكستان)

(فصل نمبر ۱)

خوشبو اور مساجد

مساجد کو معطر کرنا چاہیے

تمام مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔

”إِنَّ بُيُوتَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْمَسَاجِدُ“۔^۱

ترجمہ: ”بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر مساجد ہیں۔“

”مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَهُوَ زَائِرُ اللَّهِ وَحَقُّ عَلَى الْمَزُورِ

أَنْ يُكْرِمَ الزَّائِرَ“۔^۲

ترجمہ: ”جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد کی طرف آیا وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان

ہے اور میزبان کے ذمے یہ ضروری ہے کہ وہ مہمان کا اعزاز و اکرام کرے۔“

مساجد کو صاف اور معطر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوَرِ

وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ“۔^۳

ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا

رکھنے اور ان کو خوشبو لگانے کا حکم دیا۔“

۱..... (المعجم الكبير للطبراني: ج ۱۰، ص ۱۶۱، رقم الحديث ۱۰۳۲۲، مكتبة ابن تيمية)

۲..... (الدر المنثور: ج ۴، ص ۱۴۲، دار الفكر، بيروت)

۳..... (سنن الترمذی: باب ما ذکر فی تطیب المساجد، ج ۲، ص ۴۸۹، رقم الحديث،

۵۹۴، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

مسجد میں لوگوں کو خوشبو لگانا

جہاں مسجدوں کو معطر اور صاف رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ۱۔ وہاں نمازی کو بھی خوشبو لگا کر جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی مسجد میں کسی کو خوشبو لگانے کے لئے پیش کرتا ہے تو لگانا جائز ہے، البتہ اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ مصلیوں کی نماز میں خلل واقع نہ ہو۔ آج کل یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو خوشبو لگانے کیلئے مسجدوں میں ادھر ادھر آتے جاتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات نمازی کے سامنے سے گزرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ نمازی کے سامنے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ۲

۱۔.....”أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ“
(سنن الترمذی: باب ما ذکر فی تطیب المساجد، ج ۲، ص ۲۸۹، رقم الحدیث، ۵۹۳،
شرکة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)
ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف تھرا رکھنے اور ان میں خوشبو کا حکم دیا۔“

۲۔.....”عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ، أُرْسِلَ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي؟ فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ“
(سنن الترمذی: باب ما جاء فی كراهية المروءین يدي المصلي، ج ۲، ص ۱۵۸، رقم الحدیث، ۳۳۶،
شرکة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)
ابوفضر، بر بن سعید کہتے ہیں کہ:

ترجمہ: زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابو جہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے نماز کے آگے گزرنے کے متعلق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہے ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے۔
”أَنَّ الْمَارَّ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْوُزْرِ لَوْ قَفَّ أَرْبَعِينَ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ“
(البحر الرائق: باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۱۶، دار الكتاب الاسلامي)
”قَوْلُهُ أَوْ مُرُورُهُ الْخُ مَرُوقٌ بِالْعَطْفِ عَلَى مُرُورٍ مَارٍّ: أَي لَا يُفْسِدُهَا أَيْضًا مُرُورُهُ ذَلِكَ وَإِنْ أَمَّ الْمَارَّ“
(رد المحتار مع الدر المختار: باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، دار الفكر، بيروت)

مسجدوں میں رکھی ہوئی خوشبو کا استعمال

اگر مسجدوں میں خوشبو یا عطر کی شیشیاں ان لوگوں کے استعمال کے لئے رکھی گئی ہیں جو مسجدوں میں نماز پڑھنے کے لئے آئیں تو ایسی خوشبو کو صرف وہی لوگ استعمال کر سکتے ہیں جو نماز پڑھنے کے لئے آئیں۔ ان کے سوا کسی اور شخص کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اور ان کا استعمال مسجد کے احاطہ ہی میں کیا جائے۔ (یعنی ان کو گھر لے کر جانے کی اجازت نہیں) البتہ اگر کسی نے خوشبو کی شیشیاں اس لئے رکھی ہیں تاکہ مسجد میں آنے والا کوئی بھی شخص لے جائے اور کہیں بھی جا کر اس کا استعمال کر لے تو ایسی خوشبو یا عطر کی شیشیوں کو لے کر جانا جائز ہو گا۔ جیسا کہ بعض مساجد میں اس کا تعامل بھی ہے۔ مزید برآں یہ کہ اگر کوئی شخص مسجد میں خوشبو کی شیشی بھول گیا ہے تو اس صورت میں اس خوشبو کا استعمال کسی کے لئے بھی مباح نہیں۔ ۲

۱۔۔۔۔۔ ”لكن في القنية : سبل مصحفاً في مسجد بعينه للقرأة ليس له بعد ذلك أن يدفعه الى آخر من غير أهل تلك المحلة للقرأة مما قدمه عن الخلاصة من حكاية القولين ، من أنه لو وقف المصحف على المسجد : أي بلا تعيين أهله قبل يقرأ فيه : أي يختص بأهله المترددين ، الى ؛ وقيل : لا يختص به أي فيجوز الى غيره ، وقد علمت تقوية القول الأول بما مر عن القنية “ (رد المحتار : كتاب الوقف / مطلب : متى ذكر للوقف مصرفاً لا بد أن يكون فيهم تنصيب على الحاجة ، ومطلب في نقل كتب الوقف من محلها ، ج ، ۶ ، ص ، ۵۵۸ ، ۵۵۹ ، دار الكتب العلمية) ”واذا وقف للوضوء لا يجوز الشرب منه وكل ما أعد للشرب حتى الحياض لا يجوز منها التوضؤ كذا في خزائن المفتين .“ (الفتاوى الهندية: كتاب الوقف / الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر الخ ، ج ، ۲ ، ص ، ۴۳۲ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

”ذكر في فتاوى أهل سمرقند أن النهبة جائزة إذا أذن صاحبه فيها“ . (الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/باب النهبة ونثر الدراهم والسكر ، الباب الثالث عشر ، ج ، ۵ ، ص ، ۴۲۴ ، بيروت)

۲۔۔۔۔۔ ”وَعَنْ أَبِي حُرَّةٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا تَغْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ“ . (السنن الكبرى للبيهقي : ج ، ۴ ، ص ، ۳۸۷ ، رقم الحديث ، ۵۴۹۲ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

ترجمہ: ”خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لیٹا یا اس کا استعمال کرنا) اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔“

مسجد کو معطر کرنے کے لئے متولی کی اجازت ضروری نہیں
مسجد کو معطر کرنے کے لئے متولی کی اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ اس کی ترغیب رسول اللہ
نے خود بھی دی ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

”أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ“^۱
ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا
رکھنے اور ان میں خوشبو کا حکم دیا۔“

مسجدوں میں خوشبو کی خالی شیشی کو اپنے استعمال میں لانا یا اس کو پھینک دینا
مسجد میں دی گئی خوشبوؤں کی شیشیاں خالی ہونے کے بعد کیا اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں۔
تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر خالی ہونے کے بعد وہ مسجد کے کسی کام میں استعمال نہ ہو سکتی
ہوں اور ان کا ضائع ہونے کا خطرہ بھی ہو تو ان کو فروخت کرنا یا امام صاحب کا ان کو اپنے
استعمال میں لانا جائز ہے بلکہ اگر مسجد وغیرہ کا کوئی تعمیری کام چل رہا ہو تو اس کی رقم مسجد کے
تعمیری کام پہ بھی خرچ کی جاسکتی ہے۔^۲

ہندو سے خریدی ہوئی خوشبو مسجد میں رکھنے کا حکم
اگر کوئی شخص ہندو یا کسی بھی غیر مسلم سے خوشبو خرید کر مسجد میں رکھ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔^۳

۱..... (سنن الترمذی: باب ما ذکر فی تطیب المساجد، ج، ۲، ص، ۴۸۹، رقم الحدیث، ۵۹۴،
شرکة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۲..... ”سئل أبو بكر عن حشيش المسجد يخرج عن المسجد أيام الربيع؟ قال: ان لم يكن له قيمة
فلا بأس بطرحه خارج المسجد، ولا بأس برفعه والانتفاع به“۔ (الفتاوى التاتارخانية: كتاب
الوقف / الفصل الحادي والعشرون في المسجد، نوع منه في ذكر المسائل التي تعود الى
المسجد، ج، ۴، ص، ۴۶۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳..... ”لأنَّ المِلْكَ مَا مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يُتَصَرَّفَ فِيهِ بِوَصْفِ الْإِخْتِصَاصِ“۔ (رد المحتار مع الدر
المختار: كتاب البيوع، ج، ۴، ص، ۵۰۲، دار الفكر، بيروت)

نوٹ: بہت ساری مساجد میں خوشبو کی خالی شیشیوں کو پھینک دیا جاتا ہے حالانکہ ان کو فروخت کرنے سے کچھ نہ کچھ رقم مل سکتی ہے جو کہ مسجد کے کسی کام وغیرہ پر خرچ ہو سکتی ہے۔

بت خانہ کی استعمال شدہ خوشبوؤں کی شیشیوں کو دوبارہ بھر کے مسجد میں رکھنے کا حکم

اگر کسی نے بت خانہ کی استعمال شدہ شیشیوں کو خرید کر اس میں خوشبو بھر کے مسجد میں رکھ دیا تو اس سے مسجد میں کوئی نقصان نہیں آئے گا اس لئے مشرکین مکہ نے بھی تو کعبہ کی عمارت کو بت خانہ کے طور پر استعمال کیا ہے لیکن آنحضرت ﷺ عمارت کو تبدیل نہیں فرمایا اور نہ ہی اسے گرانے کا حکم دیا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُونَ نَضْبًا، فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ، وَزَهَقَ) ۱۔

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے دن جب) مکہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ بت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان بتوں پر مارنے لگے اور فرمانے لگے کہ ”جاء الحق وزهق الباطل“ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔“

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، أَبِي أَنْ يَدْخُلَ

۱۔..... (صحیح البخاری: کتاب المغازی/باب: هَلْ تُكْسَرُ الدَّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ، أَوْ تُخَرَّقُ الزُّفَاقُ، فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا، أَوْ صَلِيًّا، أَوْ طَبُورًا، أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ، ج، ۳، ص، ۱۳۶، رقم الحديث، ۲۴۷۸، دار طوق النجاة)

الْبَيْتِ وَفِيهِ الْآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأُخْرِجَ صُورَةُ إِبْرَاهِيمَ
وَأِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا مِنَ الْأَزْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ،
لَقَدْ عَلِمُوا: مَا اسْتَقْسَمَا بِهَا قَطُّ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِي
الْبَيْتِ، وَخَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آئے تو بیت اللہ میں اس وقت تک
داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں بت موجود رہے بلکہ آپ نے حکم دیا تو بتوں کو
باہر نکال دیا گیا۔ انہیں میں ایک تصویر ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی بھی تھی اور
ان کے ہاتھوں میں (پانسہ) کے تیر تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ ان مشرکین کا ناس کرے انہیں خوب معلوم تھا کہ ان بزرگوں نے کبھی پانسہ
نہیں پھینکا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اندر چاروں
طرف تکبیر کہی پھر باہر تشریف لائے۔ آپ نے اندر نماز نہیں پڑھی تھی۔“

مسجد کی دیوار پر پرفیوم یا عطر وغیرہ کی مشہوری کے لئے اشتہار لگانا
آج کل مسجد کی دیواروں پر اشتہار لگانے اور چاکنگ (Chalking) کا رواج عام ہو
رہا ہے، شرعاً اس کی اجازت نہیں، خواہ کسی بھی مقصد کے لئے اشتہار یا چاکنگ
(Chalking) کی گئی ہو۔ اس لئے کہ ایک تو مسجد کی دیواروں کو ذاتی مقاصد کے لئے
استعمال کرنا ممنوع ہے۔ چنانچہ فقہاء نے مسجد کے ہمسائے کے لئے اپنے مکان کا شہتیر مسجد

۱۔..... (صحیح البخاری: کتاب المغازی/بَاب: أَيْنَ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ يَوْمَ
الْفَتْحِ؟ ج، ۵، ص، ۱۴۸، رقم الحديث، ۴۲۸۸، دار طوق النجاة)
(وكذا في فتح الباري: كتاب المظالم/باب هل تكسر الدنان التي فيها خمر الخ، ج، ۵، ص،
۱۵۳، قديمي)

کی دیوار پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ۱۔

دوسرا یہ کہ اسلام نے مساجد کو صاف رکھنے کی تاکید کی ہے۔ چہ جائیکہ مسجد کی پوری کی پوری دیوار کو اشتہارات اور چاکنگ (Chalking) کی نظر کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے امت کو مساجد صاف رکھنے کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ مسجد کی خود صفائی بھی کی ہے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں:

”أَنَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ كَانَ يَتَّبِعُ غُبَارَ الْمَسْجِدِ بِجَرِيدَةٍ“۔ ۲

ترجمہ: ”رسول اللہ مسجد کے غبار کو کھجور (کی شاخ) سے صاف کیا کرتے تھے“۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَ سَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِلَّا ذِي يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَ وَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ“۔ ۳

ترجمہ: ”مجھ پر میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے میں نے اس کے نیک عمل میں تو راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو دور کر دینا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوکنادیکھا جس کو دبایا نہ گیا ہو“۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجُورُ أُمَّتِي ، حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ عُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي ، فَلَمْ أَرْ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ

۱۔..... (ولا يجوز أخذ الأجرة منه ولا أن يجعل شيئاً منه مستغلاً ولا سكيناً.....) (الدر المختار) ”قلت: وبه علم حكم ما يصنعه بعض جيران المسجد من وضع جذوع على جداره فانه لا يحل ولو دفع الأجرة“۔ (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الوقف / مطلب في أحكام المسجد، ج ۶، ص ۵۴۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔..... (مرقاة المفاتيح: كتاب الصلاة/باب المساجد ومواضع الصلاة، ج ۲، ص ۳۹۳) ۳۔..... (مشكوة: كتاب الصلاة/باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ص ۶۹، امداديه)

أَوْ آيَةٍ أَوْ تِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا“۔^۱

ترجمہ: میرے سامنے میری امت کے ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے نکال دے۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد کر کے بھول جائے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث میں لفظ ”قَدَاة“ (بمعنی وہ ذرات جو آنکھ میں چلے جائیں) استعمال کیا گیا، مطلب یہ کہ ایسی معمولی گندگی، بھوسہ اور ادنیٰ چیز جو انسان کو ایذا دے اس کو بھی صاف کیا جائے۔^۲ صاحب فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ایک واقع نقل کیا ہے۔ جو کہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔
سعید بن منصور روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّهُ تَنَحَّمَ فِي الْمَسْجِدِ لَيْلَةً فَنَسِيَ أَنْ يَذْفَنَهَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ ، فَأَخَذَ شُعْلَةً مِنْ نَارٍ ثُمَّ جَاءَ فَطَلَبَهَا حَتَّى ذَفَنَهَا ، ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَكْتُبْ عَلَى خَطِيئَةِ اللَّيْلَةِ“۔^۳

ترجمہ: ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے رات کو مسجد میں کچھ تھوک دیا اور صاف کرنا بھول گئے گھر پہنچ کر یاد آیا تو فوراً روشنی لے کر مسجد میں آئے اور اس کو صاف کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ“۔^۴

۱..... (سنن أبي داود: كتاب الصلاة/باب كنس المسجد، ص ۷۸، رقم الحديث، ۴۶۱)
۲..... (حتى القدادة) بفتح القاف: ما يقع في العين من تراب أو تبن أو وسخ، والمراد الشيء القليل الذي يذئ المسلمین، سواء كان من تبن أو وسخ أو غير ذلك من بصاق أو نخامة يخرجها الرجل من المسجد“۔ (بذل المجهود: كتاب الصلاة/باب كنس المسجد، ج ۳، ص ۱۸۴)
۳..... (فتح الباري: كتاب الصلاة/باب كفارة البزاق في المسجد، ج ۲، ص ۶۷۴، بيروت)
۴..... (سنن أبي داود: أبواب السفر/باب ما ذكر في تطيب المساجد، ج ۱، ص ۷۳۳، رقم الحديث، ۵۹۴، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجد بنانے ان کو پاک صاف رکھنے اور معطر رکھنے کا حکم فرمایا۔“

ایک صحابی امام کو قبلہ کی طرف تھوک دینے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں امامت سے برطرف کر دیا تھا۔

چنانچہ حضرت سائب بن خلادؓ جو کہ رسول اللہ کے صحابہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ:

”إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقَوْمِهِ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيَ لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ قَدْ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ“۔

ترجمہ: ”ایک آدمی جماعت کو نماز پڑھا رہا تھا اور اس نے قبلہ کی طرف تھوک دیا

(اتفاقاً) رسول اللہ ﷺ (اس کی طرف دیکھ رہے تھے)۔ جب وہ نماز سے

فارغ ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے مقتدیوں سے فرمایا کہ ”آئندہ سے یہ آدمی

تمہیں نماز نہ پڑھائے“ اس کے بعد اس شخص نے ان کو نماز پڑھانی چاہی تو ان

لوگوں نے اسے (امامت سے) روک دیا اور اس سے رسول اللہ کا فرمان بیان

کر دیا وہ آدمی سرکارِ دو عالم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا

آپؐ نے فرمایا کہ ہاں میں نے ہی لوگوں سے تمہیں امام نہ بنانے کے لئے کہا تھا،

اور راوی (یعنی سائب رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے

اس شخص سے (امامت سے) روک دینے کا بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم

نے (اس نا جائز فعل کو کر کے) اللہ اور اس کے رسولؐ کو تکلیف پہنچائی ہے۔“

ان مذکورہ احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اسلام نے مساجد کو صاف

رکھنے کی کس حد تک تلقین فرمائی ہے لیکن افسوس دیکھا یہ گیا ہے کہ مسجد کی پوری کی پوری دیوار اشتہارات سے بھری پڑی ہوتی ہے۔ اور طرہ یہ کہ مسجد کی دیواروں پر اشتہار لگانے اور چاکنگ (Chaking) کرنے سے ائمہ مساجد بھی عوام کو متنبہ کرنے سے غافل نظر آتے ہیں۔ راقم الحروف کے ایک ساتھی نے بتایا کہ لیڈز (Leeds) (جو کہ برطانیہ کا ایک بہت بڑا شہر ہے) کی ایک مسجد میں جہاں جوتے وغیرہ رکھنے کی جگہ ہوتی ہے وہاں ماڈلز (Models) وغیرہ کی تصاویر لگی ہیں، اور انہوں نے کمپنی (Company) والوں کو کرائے پر اشتہارات وغیرہ لگانے کے لئے دیواروں کو دیا ہوا ہے۔ آج کل کے اس ٹیکنالوجی (Technology) کے دور میں اشتہارات اور بینرز (Banners) وغیرہ پر اتنے اخراجات اور وقت ضائع کرنے کی بجائے ایس ایم ایس (S.M.S) کا استعمال کر لیا جائے تو موزوں ہوگا، جبکہ اس دور میں تو تقریباً ہر آدمی کے پاس ہی موبائل فون (Mobile Phone) موجود ہے۔ ایک منٹ (Minute) سے کم وقت میں یہ بیس ہزاروں افراد کو پہنچ جائے گا۔ جس سے پیسے اور وقت بچنے کے ساتھ مسجد بھی اشتہارات اور چاکنگ (Chaking) سے محفوظ رہے گی۔

امام کا مسجد میں رکھی گئی خوشبو کو گھر لے جانا

مسجد کے امام کے لئے جائز نہیں کہ وہ مسجد میں وقف شدہ خوشبوؤں کو گھر لے جا کر استعمال کرے تاہم اگر واقف نے علی الاطلاق نیت کی ہو تو پھر لے جانے میں کوئی حرج نہیں۔^۱

مسجد میں خوشبوئیں دینے کے بعد ملکیت ختم ہوگئی

اگر کسی شخص نے خوشبوئیں خرید کر مسجد میں دیں یعنی وقف کر دیں تو اب اس کو واپس لینے کا حق

۱.....”متولی المسجد ليس له أن يحمل سراج المسجد الى بيته وله أن يحمله من البيت الى المسجد كذا في قاضیخان“۔ (الفتاویٰ الہندیۃ: کتاب الوقف / باب فی المسجد وما یتعلق بہ، الفصل الثانی فی الوقف علی المسجد وتصرف القیم وغیرہ فی مال الوقف علیہ، ج ۲، ص ۴۳۱)

نہیں ہے، بشرطیکہ شرائط وقف پائے جائیں۔ ۱۔

ایک مسجد کی خوشبو نہیں دوسری مسجد میں منتقل کرنے کا حکم

اگر کسی شخص نے خوشبو کو مسجد میں وقف کر کے رکھ دیا تو اس صورت میں اس کو نکال کر دوسری مسجد میں منتقل کرنا درست نہیں۔ ۲۔

مسجد کی خوشبو گھر لا کر قیمت ادا کرنے کا حکم

اگر کسی شخص نے مسجد میں عطر کی شیشیاں وقف کی ہیں تو کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ مسجد سے وہ خوشبو اٹھا کر اس کے بدل میں دوسری خوشبو مسجد میں رکھ دے۔ اس لئے کہ وہ چیز جو وقف کی گئی ہے اس کا عوض دے کر اس پر مالکانہ قبضہ نہیں کیا جاسکتا۔ ۳۔

گمشدہ خوشبو کو مسجد میں لگانا

اگر کسی شخص کو شاہراہ عام پر پڑی ہوئی خوشبو ملی تو اس کا حکم یہ ہے کہ تتبع اور تلاش کر کے اس کے مالک کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جائے، اگر باوجود تلاش کے مالک نہ مل سکے تو اٹھانے والا خوشبو کو کسی محتاج کو دے دے اور اگر خود محتاج ہے تو اپنے کام میں لاسکتا ہے، پھر اگر زندگی

۱۔..... "فإذا تم ولزم لا يملك ولا يعار ولا يرهن". (الدر المختار). قال ابن عابدين (قوله: لا يملك) أي لا يكون مملوكاً لصاحبه ولا يملك: أي لا يقبل التملك لغيره بالبيع ونحوه لاستحالة تملك الخارج عن ملكه". (رد المحتار: كتاب الوقف/ ج، ۶، ص، ۵۳۹)
 "وعندهما حبس العين على حكم ملك الله تعالى على وجه تعود منفعة الى العباد فيلزم ولا يباع ولا يوهب ولا يرث". (الفتاوى الهندية: كتاب الوقف / الباب الأول، ج، ۲، ص، ۳۵۷)
 ۲۔..... "أن الفتوى على أن المسجد لا يعود ميراثاً، ولا يجوز نقله ونقل ماله الى مسجد آخر". (رد المحتار: كتاب الوقف / مطلب: فيما لو خرب المسجد أو غيره، ج، ۶، ص، ۵۴۸. بيروت)
 "وقال أبو يوسف: هو مسجد أبداً إلى قيام الساعة لا يعود ميراثاً ولا يجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا وهو الفتوى كذا في الحاوي القديسي وفي المجتبى وأكثر المشايخ على قول أبي يوسف ورجح في فتح القدير قول أبي يوسف بأنه الأوجه". (البحر الرائق: كتاب الوقف / فصل في أحكام المسجد، ج، ۵، ص، ۴۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)
 ۳۔..... "وإذا صح الوقف، لم يجوز بيعه ولا تملكه". (الهداية: كتاب الوقف، ج، ۲، ص، ۶۴۰، دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان)

کے کسی حصہ میں اس کا مالک مل جائے اور وہ صدقہ کی اجازت دے تو ٹھیک ورنہ اس شخص کو اس خوشبو کا ضمان دینا ہوگا۔ ضمان دینے کی صورت میں صدقہ کا ثواب اس شخص کو مل جائے گا۔ بہر حال مسجد میں ایسی خوشبو نہ رکھی جائے۔^۱

لوبان کی خوشبو مسجد میں جلانا

لوگوں میں ایک یہ بھی غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ مسجد میں لوبان نہیں جلا سکتے، اس بات کی کوئی حقیقت نہیں۔ لوبان ایک قسم کی خوشبو ہے لہذا اس کا استعمال مسجد میں جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تَنْظَفَ وَتُطَيَّبَ“^۲

ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان کو خوشبو لگانے کا حکم دیا۔“

مسجد میں بدبودار رنگ کرنے کا حکم

مسجد میں بدبودار رنگ کرنا مکروہ تحریمی ہے، رسول اللہ ﷺ نے کچا لہسن کھا کر بغیر منہ صاف کیے مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتْنِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ

الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ“^۳

۱..... ”(وعرف)..... (الی أن علم أن صاحبها لا يطلبها) الخ (فيتنفع) الرفع (بها) لو فقيراً والّا تصدق بها على فقير“ (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب اللقطة، ج ۶، ص ۴۳۶ الى ۴۳۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... (سنن الترمذی: باب ما ذکر فی تطیب المساجد، ج ۲، ص ۴۸۹، رقم الحديث، ۵۹۴، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۳..... (مشكلة المصابيح: كتاب الصلاة/باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۲۲، رقم الحديث، ۷۰۷، المكتب الإسلامي، بيروت)

ترجمہ: ”جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز اور لہسن وغیرہ) میں سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے اس لئے کہ جس (بدبو) سے انسان کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔
نیز فقہاء عظام نے بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ ا

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



ا..... ”وَأَكُلْ نَحْوِ ثُومٍ، وَيُمْنَعُ مِنْهُ؛ وَكَذَا كُلُّ مُؤَذِّ وَلَوْ بِلِسَانِهِ“. (الدر المختار). ”قَوْلُهُ وَأَكُلْ نَحْوِ ثُومٍ“ أَيْ كَبَصَلٍ وَنَحْوِهِ مِمَّا لَهُ رَائِحَةٌ كَرِيهَةٌ لِلْحَدِيثِ الصَّحِيحِ فِي النَّهْيِ عَنْ قُرْبَانِ أَكِلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ الْمَسْجِدَ“. (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ج، ۱، ص، ۶۶۱، دار الفكر، بيروت)

(فصل نمبر ۲)

خوشبو اور تجارت

پرفیوم (Perfume) کے ڈبہ پر تصویر

اگر کسی شخص نے ایسی پرفیوم (Perfume) خریدی جس کے ڈبہ پر کسی جاندار کی تصویر ہو تو اس صورت میں کیا خریدنے والا گناہگار ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ خریدار جب ایسی چیز خریدتا ہے جس کے ڈبہ پر تصویر ہوتی ہے تو اس کا اصل مقصود ڈبہ میں بند چیز ہوتی ہے نہ کہ تصاویر، بلکہ تصاویر اس کے تابع ہوتی ہیں۔ اگر ان تصاویر کو بگاڑ دیا جائے یعنی سر وغیرہ کو کاٹ دیا جائے تو اس صورت میں ان کو آدمی اپنے پاس بھی رکھ سکتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”أَنْهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ ، فَلَمَّا رَأَتْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ ، فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ ، مَاذَا أَذْنَبْتُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ ؟ قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ ، فَيَقَالُ لَهُمْ : أَحْيُوا مَا

۱..... ”والدلیل ما رواه الطحطاوي من حديث مجاهد عن أبي هريرة ، قال : استأذن جبريل ، عليه السلام على رسول الله ﷺ فقال : أدخل فقال : كيف أدخل وفي بيتك ستر فيه تماثيل خيل ورجال ؟ فاما ان تقطع رؤوسها واما أن تجعلها بساطاً ، فانا معشر الملائكة لا تدخل بيتاً فيه تماثيل . قال الطحطاوي : فلما أبيحت التماثيل بعد قطع رؤوسها الذي لق قطع من ذي الروح لم يبق ، دل ذلك على اباحة تصوير ما لا روح له .“ (عمدة القاري: كتاب البيوع /باب التَّجَارَةِ فيما يَكْرَهُ بُسُّهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، ج ، ۱۱ ، ص ، ۳۲۰ ، دار الكتب العلمية، بيروت)

خَلَقْتُمْ . وَقَالَ : إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ“ ۱۔
ترجمہ: ”انھوں نے ایک گدا خریداجس پر مورتیں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نظر جوں ہی اس پر پڑی، آپ ﷺ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے
اور اندر داخل نہیں ہوئے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ
کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! میں
اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں اور اس کے رسول ﷺ سے معافی مانگتی
ہوں، فرمائیے مجھ سے کیا غلطی سرزد ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گدا کیسا
ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ آپ ہی کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر
بیٹھیں اور اس سے ٹیک لگائیں۔ آپؐ نے فرمایا لیکن اس طرح کی مورتیں بنانے
والے لوگ قیامت کے دن عذاب کیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ تم
لوگوں نے جس چیز کو بنایا اسے زندہ کر دکھاؤ۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جن گھروں
میں تصویریں ہوتی ہیں (رحمت کے) فرشتے ان میں داخل نہیں ہوتے۔“

اس حدیث میں چند چیزیں قابل غور ہیں۔ پہلی بات یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غایت
احترام دیکھئے کہ پہلے انھوں نے اللہ کے دربار میں توبہ کی اور بعد میں اپنی غلطی کے بارے
میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ دوسری بات یہ کہ تصویر ناجائز ہے۔ تیسری بات یہ کہ
تصویر والا کپڑا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ممنوع ہے۔ چوتھی بات یہ کہ رسول اللہ
ﷺ نے حضرت عائشہ کے سامنے تصویر کے حکم کے بارے وضاحت فرمانے کے ساتھ
ساتھ ناگواری کا اظہار بھی فرمایا لیکن بیع کو فسخ نہیں کیا ۲۔ جس سے یہ بات بالکل واضح ہو

۱..... (صحیح البخاری: کتاب البیوع/باب التَّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، ج ۲، ص ۱۹، رقم الحدیث، ۲۱۰۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

۲..... ”أَنَّهُ ﷺ لَمْ يَفْسَخِ الْبَيْعَ فِي النَّمْرِقَةِ“ (فتح الباری: کتاب البیوع/باب التَّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، ج ۵، ص ۴۰۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

جاتی ہے کہ جس چیز پر تصویر ہو اس کی بیع جائز ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ لِي: أَتَيْتَكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ سِتْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ ، فَمَرُّ بِرَأْسِ التَّمْثَالِ الَّذِي فِي بَابِ الْبَيْتِ يَقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرُّ بِالسِّتْرِ فَلْيَقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ مَبْنُودَتَيْنِ تُوْطَّانِ وَمُرُّ بِالْكَلْبِ فَلْيَخْرُجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحُسْنٍ أَوْ حُسْنٍ كَانَ تَحْتَ نَصْدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ . ۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل نے میرے پاس آ کر کہا کہ میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا پس مجھے داخل ہونے سے کسی نے منع نہیں کیا مگر یہ کہ دروازے پر مورتیاں بنی تھیں اور گھر میں تصویروں سے منقش پردہ کا کپڑا تھا۔ اور گھر میں کتا بھی تھا پس آپ گھر میں موجود تصاویر کے تو سر کاٹنے کا حکم دیں تو وہ درخت کی طرح ہو جائیں گے (یعنی وہ بے جان اشیاء کی طرح ہو جائیں گی) اور پردہ کے بارے میں (آپ ﷺ) حکم دیں کہ اسے کاٹ دیا جائے پس اس میں دو مسندیں بنالی جائیں بیٹھنے کے لئے جو روندی جائے اور کتے کو باہر نکالنے کا حکم دیا پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا جبکہ کتا حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہما) کا تھا جو ان کے بستر کے نیچے تھا پس اس کے بارے میں حکم دیا گیا تو اسے نکال دیا گیا۔

۱..... (سنن أبی داؤد : کتاب اللباس / باب فی الصور ، ص ۵۸۴ ، رقم الحدیث ، ۴۱۵۸ ، دار السلام ، ریاض)

ہندو کا مسلمان سے خوشبو مورتی کے اوپر لگانے کے لئے خریدنا اگر ہندو مسلم عطر فروش سے خوشبو خریدنا چاہے اور مسلمان کو معلوم ہو جائے کہ وہ مورتی وغیرہ کے نام پر چڑھا دے گا یا اس (ہندو) نے عطر فروش کو بتا دیا کہ وہ خوشبو خرید کر کہیں چڑھائے گا تو اس صورت میں مسلمان اس کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ نہ کرے اور تعاون علی المعصیت سے گریز نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“۔^۱

ترجمہ: ”اور گناہ اور زیادتی پر آپس میں مدد نہ کرو“۔

عورت کا خوشبو پہننا

عورتوں کے ساتھ بیع و شراء کے معاملات کیے جاسکتے ہیں، لہذا عورت خوشبو بیچ بھی سکتی ہے اور خرید بھی سکتی ہے۔ اور مرد عورت سے خوشبو خرید بھی سکتا ہے اور اسے بیچ بھی سکتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ان کے آقا سے خریدا تھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے تھے کہ:

”أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ،

فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرُطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قُلْتُ لِنَافِعٍ: خُرًّا

كَانَ زَوْجَهَا أَوْ عَبْدًا؟ فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي“۔^۲

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی (جو باندھی تھیں)

۱.....(سورۃ مائدہ: پارہ ۶، رقم الآیہ، ۲)

۲.....(صحیح البخاری: کتاب البیوع/باب الشراء والبيع مع النساء، ج ۳، ص ۷۱، رقم الحدیث، ۲۱۵۶، دار طوق النجاة)

قیمت لگا رہی تھیں (تاکہ انہیں خرید کر آزاد کر دیں) کہ رسول اللہ نماز کے لیے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے تو) اپنے لیے ولاء کی شرط کے بغیر انہیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر آزاد تھے یا غلام، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔“

عورت کا خوشبو بنانا

عورت خوشبو بنا سکتی ہے۔ لیکن خیال رہے کہ ہاتھوں پر لگا کر گھر سے باہر نہ جائے تاکہ غیر مردوں کو اس کی خوشبو نہ پہنچے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ:

”رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً فَأَغْبَتَهُ، فَاتَى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِبْيًا، وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ، فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا“۔^۱

ترجمہ: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا وہ آپ کو اچھی لگی آپ حضرت سودہ کے پاس آئے وہ اس وقت خوشبو بنا رہی تھی ان کے پاس کچھ دیگر خواتین بھی موجود تھیں وہ خواتین اٹھ کر چلی گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت پوری کی اور فرمایا جو شخص کسی عورت کی طرف دیکھے وہ عورت اسے اچھی لگے تو اس شخص کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لے کیونکہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہ کچھ ہوگا جو اس عورت کے پاس ہے۔“

۱۔۔۔۔ (سنن الدارمی: کتاب النکاح/باب الرجل یری المرأة فیخاف علی نفسه، ج، ۳، ص، ۱۴۲۱، رقم الحدیث، ۲۲۶۱) دار المغنی للنشر والتوزیع، المملكة العربیة السعودیة

مشک پاک اور اس کی بیع جائز ہے

مشک پاک ہے اور اس کی بیع بھی جائز ہے۔ علامہ نوویؒ نے اس کی طہارت اور جوازِ بیع پر اجماع نقل کیا ہے۔ رسول اللہؐ نے مشک کو بہترین خوشبو قرار دیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ،

حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكَاً، وَالْمِسْكَ أَطْيَبُ الطِّيبِ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ فرمایا

جس نے اپنی انگوٹھی کو مشک سے بھرا ہوا تھا اور مشک سب سے عمدہ خوشبو ہے۔“

مشک میں بیع سلم

مشک میں بیع سلم جائز ہے۔^۲

پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر خوشبو چیک کرنے کے لئے استعمال کرنا

آج کل پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر خوشبو خریدنے سے پہلے ڈسپلے (Display)

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الألفاظ من الأدب وغیرھا، باب استعمال المسک وأنه اطیب الطیب وکراهة رد الريحان والطیب، ج، ۴، ص، ۱۷۶، رقم الحديث، ۲۲۵۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

”قَوْلُهُ طَاهِرٌ حَلَالٌ؛ لِأَنَّهُ وَإِنْ كَانَ دَمًا فَقَدْ تَغَيَّرَ قَيْصِيرُ طَاهِرًا كَرَمَادِ الْعَذْرَةِ خَائِئَةً، وَالْمُرَادُ بِالتَّغْيِيرِ الْإِسْتِحَالَةَ إِلَى الطَّيِّبَةِ وَهِيَ مِنَ الْمُطَهَّرَاتِ عِنْدَنَا، وَزَادَ قَوْلُهُ حَلَالٌ؛ لِأَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنَ الطَّهَارَةِ الْجَلُّ كَمَا فِي التُّرَابِ مَنْحٌ: أَيْ فَإِنَّ التُّرَابَ طَاهِرٌ وَلَا يَجِلُّ أَكُلُهُ. قَالَ فِي الْجَلِّيَّةِ: وَقَدْ صَحَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمِسْكَ أَطْيَبُ الطِّيبِ كَمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَحَكَى النَّوَوِيُّ إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى طَهَارَتِهِ وَجَوَازِ بَيْعِهِ“. (رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطهارة/ فرع ما ینخرج من دار الحرب کسنباج ان علم دبعه بطاهر، ج، ۱، ص، ۲۰۹، دار الفکر، بیروت)

۲..... ”نص الحنفية والشافعية والحنابلة على جواز السلم في المسك“. (الموسوعة الكويتية: مادة م، ص، ۲۹۰، وزارة الاوقاف والشؤون الاسلامية، کویت)

پر پرفیومز (Perfumes) دستیاب ہوتی ہیں تاکہ خریدار خریدنے سے پہلے ان کو استعمال کر کے پسند کر لے اور پھر متعلقہ پرفیوم (Perfumes) خرید لے۔ کیا بلا ارادہ خریدنے کے ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ ان کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا اس میں سے کچھ پرفیوم (Perfume) شیشی وغیرہ میں ڈال کر گھر لے جانا جائز ہے یا نہیں؟ تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ پرفیوم شاپس (Perfume Shops) کے مالکان نے وہ پرفیومز (Perfumes) اسی لئے رکھی ہیں تاکہ آنے جانے والا اس کو استعمال کرے۔ ممکن ہے کہ پہلے اس کا ارادہ خریدنے کا نہ ہو اور خوشبو استعمال کرنے کے بعد اس کا ذہن خریدنے کے لئے تیار ہو جائے۔ مزید یہ کہ تجربہ بھی یہی ہے کہ وہ مالکان اس پر نکیر بھی نہیں کرتے۔

دوسرا اگر تو مالکان نے پرفیوم (Perfumes) زیادہ لگانے کی اجازت دی ہے تو پھر تو جائز ہے ورنہ زیادہ مقدار میں لگانا جائز نہیں ہوگا۔ ویسے تو بعض پرفیوم شاپس (Perfume Shops) پر کام کرنے والے یا مالکان خوشبو ٹیسٹ (Test) کروانے کے لئے خود ہی چھوٹے کاغذ وغیرہ پر لگا کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ تیسرا یہ کہ پرفیوم شاپس (Perfume Shops) کے ڈسپلے (Display) پر پڑی پرفیومز (Perfumes) میں سے پرفیوم نکالنا جائز نہیں کیونکہ مالکان نے ان کو ڈسپلے (Display) پر صرف ان لوگوں کے لئے لگایا ہے جو ان کی دوکان میں آئے۔ دوکان کے باہر لے جانا یا اس میں سے کوئی خوشبو نکال کر لے جانا جائز نہیں ہوگا۔

۱..... ”ذُكِرَ فِي فَتَاوَى أَهْلِ سَمَرْقَنْدَ أَنَّ النُّهْبَةَ جَائِزَةٌ إِذَا أُذِنَ صَاحِبُهُ فِيهَا إِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ مِقْدَارًا مِنَ السُّكَّرِ أَوْ عَدَدًا مِنَ الدَّرَاهِمِ بَيْنَ قَوْمٍ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَوْ قَالَ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ فَكُلُّ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا يَصِيرُ مِلْكًا لَهُ“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية / الباب الثالث عشر في النهبة ونثر الدراهم والسكر وما رمى به صاحبہ، ج ۵، ص ۴۲۴، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... ”وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَطْلُمُوا إِلَّا لَا يَجِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطَلَبِ نَفْسٍ مِنْهُ“.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

پرفیوم (Perfume) کو پرفیوم کے بدلے خرید و فروخت کرنے کا حکم
 دو مختلف کمپنیوں کی پرفیومز (Perfumes) کو باہم فروخت کرنا (مثلاً گوچی (Gucci)
 کو جوپ گو (Joop Go) کے بدلے فروخت کرنا)، اسی طرح ایک کمپنی کے مختلف سیریل
 کی پرفیومز (Perfumes) کو باہم فروخت کرنا (مثلاً جوپ گو (Joop Go) کو جوپ جب
 (Joop Jump) کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔ خواہ دونوں طرف سے پرفیوم
 (Perfume) ہو یا ایک طرف سے پرفیوم (Perfume) ہو اور دوسری طرف سے
 پرفیوم (Perfume) کے ساتھ کچھ نقدی ہو۔ ۱۔

ایک ہی کمپنی (Company) کے ایک ہی سیریل (Serial) کی پرفیومز (Perfumes)
 کو باہم فروخت کرنا (مثلاً سفاری (Safari) کو سفاری (Safari) کے بدلے نقد تو
 فروخت کرنا جائز ہے، خواہ دونوں طرف سے پرفیوم (Perfume) ہو یا ایک طرف سے
 پرفیوم (Perfume) ہو اور دوسری طرف سے پرفیوم (Perfume) کے ساتھ کچھ نقدی
 ہو۔ البتہ ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ ”لاتحاد الجنس“ - ۲۔

ایسی پرفیوم کی تجارت جس کا استعمال مردوں کے لئے مکروہ ہے
 مردوں کے لئے ایسی پرفیومز (Perfumes) کو بیچنا جائز ہے جس کا لگانا مردوں کے لئے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(السنن الكبرى للبيهقي: ج ۴، ص ۳۸۷، رقم الحديث ۵۲۹۲، دار الكتب العلمية)
 ترجمہ: ”خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لینا یا اس کا استعمال کرنا) اس کی
 رضامندی و رضا کے بغیر حلال نہیں۔“

۱۔..... ”وَإِخْتِلَافُ الْجِنْسِ يُعَرِّفُ بِإِخْتِلَافِ الْأَسْمِ الْخَاصِّ وَإِخْتِلَافِ الْمَقْصُودِ..... وَالْقُوبُ
 الْهَرَوِيُّ وَالْمَرْوِيُّ يَسْكُونُ الرِّاءَ جِنْسَانِ لِإِخْتِلَافِ الصَّنْعَةِ وَقِيَامِ الْقُوبِ بِهَا“. (البحر الرائق: كتاب
 البيع / باب الربا، ج ۶، ص ۱۳۸، دار الكتاب الاسلامي)
 ۲۔..... ”قُلُوْا بَاعَ خُمُسَةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْهَرَوِيِّ بِسِتَّةِ أَذْرُعٍ مِنْهُ أَوْ بِيْضَةَ بِيْضَتَيْنِ جَازَ لَوْ يَدَا بَيْدَ لَا لَوْ
 نَبِيْئَةً“. (ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب البيوع / باب الربا، مطلب في الإبراء عن الربا، ج ۵، ص
 ۱۷۰، دار الفكر، بيروت)

درست نہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ بِحُلَّةٍ حَرِيرٍ أَوْ سَبْرَاءَ ، فَرَأَاهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَرْسَلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ، إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ، إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُسْتَمْتَعَ بِهَا“ .^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے (ایک دن) پہنے ہوئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا میں نے اسے تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، اسے تو وہی لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے تو اس لئے بھیجا تھا کہ تم اس سے (بیچ کر، یا ہدیہ کر کے) فائدہ اٹھاؤ۔“

مطلب یہ ہے کہ ریشمی کپڑا مردوں کے لئے حلال نہیں تھا جبکہ عورتوں کے لئے حلال تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ریشم کا کپڑا بھیجنے کا مقصد ہر گز یہ نہیں تھا کہ وہ (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) خود اس (جوڑا) کو پہنیں، بلکہ مطلب یہ تھا کہ وہ اس کو کسی خاتون کو ہدیہ یا اس کو پہننے کے لئے بیچ دیں۔ اس حدیث سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جو چیز مردوں کو پہننا ممنوع ہے، اس کی بیچ مردوں کے لئے جائز ہے جبکہ اس کا پہننا خواتین کے لئے جائز ہے۔

زید نے غلطی سے عورتوں کی پرفیوم خرید لی اب کیا کرے؟

زید نے کسی شخص سے عورتوں کی پرفیوم (Perfume) خرید لی، اسے بعد میں معلوم ہوا کہ یہ

۱.....(صحيح البخاري: كتاب البيوع/باب التجارة فيما يكره للبسة للرجال والنساء، ج ۲، ص ۱۹، رقم الحديث، ۲۱۰۴، دار الكتب العلمية، بيروت)

تو عورتوں کی پرفیوم (Perfume) ہے۔ دوکاندار واپس نہیں کر رہا تو اس صورت میں اگر وہ پرفیوم (Perfume) کسی عورت کے ہاتھ بیچ دیتا ہے یا ہدیہ دے دیتا ہے تو حرج نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيرَاءٍ، فَلَبِسْتُهَا،

فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي“۔^۱

ترجمہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ریشمی حلہ ہدیہ میں دیا تو میں نے اسے پہن لیا۔ لیکن جب غصے کے آثار چہرہ مبارک پر دیکھے تو اسے اپنی عورتوں میں بھاڑ کر تقسیم کر دیا۔“

خریدنے کی غرض سے اپنے قبضہ میں لی ہوئی پرفیوم کی سپرے (Spray) والی شیشی کا خراب ہو جانا

کوئی شخص پرفیوم شاپ (Perfume Shop) سے خریدنے کی غرض سے پرفیوم (Perfume) گھر لے گیا تاکہ وہ کسی سے مشورہ کر سکے یا اس کے بارے میں تحقیق کر سکے، اور پرفیوم (Perfume) اس کے پاس چند روز رہی۔ اس دوران وہ (یعنی سپرے (Spray) والی پرفیوم (Perfume) کی شیشی) اس سے خراب ہو گئی۔ تو اس کی مرمت کی قیمت کس پر لازم آئی گی؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ مرمت کی اجرت خریدنے کے ارادے سے لے جانے والے پر ہوگی۔ البتہ اگر وہ پرفیوم (Perfume) کو فقط دیکھنے کے لئے لے گیا یا اس لئے لے گیا تاکہ وہ کسی کو دکھائے یا مشورہ کرے، اور دوکاندار سے اس کی قیمت کے بارے میں بالکل نہیں پوچھا یا خریدنے کا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا تو اس صورت

۱۔..... (صحیح البخاری: کتاب الہبة وفضلها والتحریر علیہا / باب ہدیہ ما یکرہ لبسہا، ج ۳، ص ۱۶۳، رقم الحدیث، ۲۶۱۴، دار طوق النجاة)

میں وہ امین ہوگا۔ لہذا اگر اس نے تعدی نہیں کی تو اس پر ضمان لازم نہیں ہے۔ ۱۔

مال حرام سے خریدی ہوئی خوشبو کا استعمال بھی حرام ہے

اگر کسی شخص نے حرام مال سے خوشبو خریدی ہے تو اس کا استعمال بھی حرام ہے۔ ۲۔

حرام اجزاء سے بنائی گئی پرفیوم غلطی سے خرید لی تو اب کیا کیا جائے

اگر کسی نے حرام اجزاء سے بنائی ہوئی پرفیوم (Perfume) غلطی سے خرید لی، اور خریدنے

کے بعد معلوم ہوا کہ اس کا استعمال ناجائز ہے۔ تو اب کیا کرے؟ اس میں تفصیل یہ ہے کہ

اس پرفیوم (Perfume) کو کسی غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کر دے۔ اور اگر حرام اجزاء وغیرہ

سے تو نہیں بنی لیکن کسی قبر پر چڑھاوا کے طور پر دی گئی تھی اور اب اس نے خرید لی ہے تو اصل

مالک کو واپس کر دے، یا اسے کہہ دے کہ تم نے اسے فلاں مزار وغیرہ پر چڑھایا تھا اور یہ

تمہاری ملکیت سے نہیں نکلی، میں نے غلطی سے خرید لی ہے، میرے لئے اس کا استعمال جائز

نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی نیت تبدیل کر (یعنی توبہ کرے) کے اس کو وہ پرفیوم (Perfume)

اللہ تعالیٰ کے نام پر واپس کر دے یا فروخت کر دے تو پھر لینا اور اس کا استعمال جائز ہوگا۔

ہاں اگر مالک معلوم نہ ہو سکے تو کسی غریب کو اس نیت کے ساتھ صدقہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس

۱۔..... ”وَفِي فُرُوقِ الْكَرَابِيسِي هَذَا الثُّوبُ لَكَ بِعَشْرَةٍ فَقَالَ هَاتِيهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ أَوْ حَتَّى أَرِيَهُ غَيْرِي
فَضَاعَ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ -رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى- لَا شَيْءَ عَلَيْهِ يَغْنَى بِهَلْكَ أَمَانَةٍ وَإِنْ قَالَ هَاتِيهِ فَإِنْ رَضِيَتْهُ
أَخَذْتُهُ فَضَاعَ كَانَ عَلَيْهِ الثَّمَنُ“۔ (الفتاوى الهندية: كتاب البيوع / الباب الثاني، الفصل الثاني، ج، ۳، ص، ۱۱، دار الفکر)

”رجل أخذ من البزاز ثوباً، فقال: اذهب به فان رضيت اشتريته فضاع من يده لا يضمن، ولو قال:
ان رضيت اشتريته بعشرة كان ضامناً“۔ (الفتاوى قاضي خان، ج ۱، هامش الفتاوى الهندية: كتاب
البيوع / فصل في المقبوض على سوم الشراء، ج، ۲، ص، ۲۶۵، رشيدية)

۲۔..... ”قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: نقل ط عن الحموي عن صدر الاسلام: أن
الصحيح لا يحل له الأكل ولا الوطء؛ لأن في السببوع خبث ۵۱. فليتأمل“۔ (ردالمحتار مع
الدر المختار: كتاب الغصب / مطلب: شري داراً وسكنها فظهرت لوقف أو يتيم وجب الأجر وهو
المُعتمد، ج، ۹، ص، ۲۷۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

کو حرام مال کے وبال سے محفوظ رکھے۔ ۱۔

پرفیوم شاپ پر ملازم کا بلا اجازت مالک پر فیوم استعمال کرنے کا حکم
پرفیوم شاپ (Perfume Shop) پر کام کرنے والے ملازم کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ پرفیوم
(Perfume) کا استعمال اپنے کپڑوں پر کرے جبکہ دوکان کے مالک نے دلالت اور نہ
اشارہ اس کی اجازت دی ہو۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اکثر پرفیوم شاپس
(Perfume Shops) پر گاہک کے لئے کھلی ہوئی پرفیوم (Perfume) ہوتی ہے تا کہ
وہ اس کو اپنے کپڑوں یا کاغذ وغیرہ پر لگا کر پسند کر لیں۔ کیا ملازم کے لئے جائز ہے کہ وہ اس
طرح کی کھلی ہوئی پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرے جو گاہک کے استعمال کے لئے
رکھی گئی ہے۔ اس میں وہی تفصیل ہے کہ اگر تو مالک دوکان نے اس کے استعمال کی دلالت یا
اشارہ اجازت دی ہے تو استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اگر اجازت نہیں دی تو ملازمین کے
لئے جائز نہیں کہ وہ اس پرفیوم (Perfume) کو استعمال کریں۔ ۲۔

دوکان کے ڈسپلے (Display) پر پڑی خوشبو کتنی استعمال کرنی چاہیے؟
پرفیومز شاپس (Pefume Shops) کے ڈسپلے (Display) پر پڑی ہوئی خوشبوؤں کو
کتنا استعمال کرنے کی اجازت ہے؟ تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ مالک نے تھوڑی مقدار
میں اس کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے، نیز وہاں چھوٹے چھوٹے گتے رکھے ہوتے

۱۔..... "لَوْ مَاتَ الرَّجُلُ وَكَسْبُهُ مِنْ بَيْعِ الْبَادِقِ أَوْ الظُّلْمِ أَوْ أَخَذَ الرُّشْوَةَ يَتَوَرَّعُ الْوَرَّةَ، وَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا وَهُوَ أَوْلَى بِهِمْ وَيَرُدُّونَهَا عَلَى أَرْبَابِهَا إِنْ عَرَفُوهُمْ، وَإِلَّا تَصَدَّقُوا بِهَا لِأَنَّ سَبِيلَ الْكَسْبِ الْخَبِيثِ التَّصَدَّقُ إِذَا تَعَدَّرَ الرَّدُّ عَلَى صَاحِبِهِ اهـ"۔ (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الحظر والاباحة / فصل

في البيع، ج، ۶، ص، ۳۸۵، دار الفکر، بیروت)

۲۔..... "أَلَا تَطْلُبُوا أَلَّا لَا يَجْلُ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ"۔ صحيح البخاري: كتاب البيوع / باب الغصب والغارية، الفصل الثاني، ج، ۲، ص، ۸۸۹، رقم الحديث، ۲۹۴۶، دار طوق النجاة

ترجمہ: "خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لینا یا اس کا استعمال کرنا) اس کی

رضامندی و رضا کے بغیر حلال نہیں۔"

ہیں تاکہ خریدار پرفیوم (Perfume) کو ان پر تھوڑی مقدار میں سپرے (Spray) کر کے سونگھ لے۔ کیونکہ ڈسپلے (Display) پر پڑی ہوئی پرفیومز (Perfumes) کا مقصد محض سونگھ کر پسند کرنا ہوتا ہے نہ کہ کثیر مقدار میں ان کو کپڑوں پر استعمال کرنا۔^۱

اگر کوئی ڈسپلے (Display) پر پڑی پرفیوم لے گیا تو واپس کرنا ضروری ہے پرفیوم شاپس (Pefume Shops) پر خوشبو وغیرہ خریدنے سے پہلے ڈسپلے (Display) پر ہر قسم اور ہر کمپنی (Company) کی خوشبوئیں یا پرفیومز (Perfumes) کی شیشیاں رکھی ہوتی ہیں تاکہ خریدنے سے پہلے انہیں استعمال کر کے پسند کر لیا جائے خیال رہے کہ ان خوشبوؤں اور پرفیومز (Perfumes) کا استعمال صرف دوکان کے احاطہ میں ہی جائز ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی آدمی ڈسپلے (Display) پر پڑی خوشبوؤں یا پرفیومز کو گھر لے گیا تو اس کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں بلکہ واپس لوٹانا ضروری ہے، گو کہ اس کا استعمال دوکان کے احاطہ میں مالک کی اجازت و رضامندی سے جائز تھا۔^۲

عورتوں کی پرفیومز (Perfumes) کی کمائی کا حکم

عورتوں کی پرفیومز (Perfumes) کی کمائی حلال ہے۔ اگر خواتین ان کا استعمال ناجائز کریں گی تو اس کا وبال بیچنے والے پر نہیں ہوگا بلکہ استعمال کرنے والے پر ہوگا۔ مزید برآں کہ خواتین خوشبو کا استعمال گھر کے احاطہ وغیرہ میں کر سکتی ہیں۔^۳

۱..... ”ومن ذلک ما سئل أحمد بن حنبل رحمۃ اللہ عن رجل یكون فی المسجد یحمل معجرة لبعض السلاطین ویبخر المسجد بالعود فقال ینبغی أن یرج من المسجد فإنه لا ینتفع من العود إلا برائحته وهذا قد یقارب الحرام فإن القدر الذی یعقب بثوبه من رائحة الطیب قد یقصد وقد ینخل به فلان یدری أنه یتسامح به أم لا. وسئل أحمد بن حنبل عن سقطت منه ورقة فیها أحادیث فهل لمن وجدها أن یکتب منها ثم یردها فقال لا بل یستأذن ثم یکتب وهذا أيضاً قد یشک فی أن صاحبها هل یرضی به أم لا فما هو فی محل الشک والأصل تحریمه فهو حرام وترکه من الدرجة الأولى.“ (احیاء العلوم الدین: کتاب الحلال والحرام، ج ۲، ص ۹۶، دار المعرفة، بیروت)

۲..... المرجع السابق

۳..... ”وَلَا تَنْزِرْ وَازِرَةً وَزَرَ أُخْرَى“. (سورة الزمر، پارہ ۲۳، رقم الآیہ، ۷)

(فصل نمبر ۳)

عورت اور خوشبو

اسلام نے عورتوں کو زیب و زینت کی اجازت دی ہے، لیکن ان کی بھی حدود و قیود ہیں۔ اگر عورت ان حدود کی رعایت کرتے ہوئے زیب و زینت اختیار کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ذیل میں عورتوں کے لئے خوشبو سے متعلق احکام و مسائل بیان کیے جاتے ہیں۔

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی اللہ کے غضب میں
گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت جب تک باہر رہتی ہے اللہ تعالیٰ کے غضب میں
رہتی ہے۔

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ فِي شَهْرَةٍ مِنَ الطَّيِّبِ، فَيَنْظُرُ الرَّجَالُ إِلَيْهَا، إِلَّا لَمْ تَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا“۔^۱

ترجمہ: ”جو عورت بھی دکھانے کے لئے خوشبو (وغیر) لگا کر نکلے کہ لوگ اسے دیکھیں تو وہ اللہ کے غضب میں داخل ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ اپنے گھر (واپس) نہ لوٹے۔“

عورت کا گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنا باعث لعنت ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

”بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا

۱..... (کنز العمال: الفصل الأول في الترهيات، ج، ۱۶، ص، ۳۸۷، رقم الحديث، ۴۵۰۳۰)

نِسَاءُكُمْ عَنْ لُبْسِ الزَّيْنَةِ وَالتَّبَخُّرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى لَبَسُوا نِسَاءُهُمْ الزَّيْنَةَ وَتَبَخَّرُوا فِي الْمَسَاجِدِ“۔^۱
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ قبیلہ مزینہ کی ایک عورت زینت میں ملبوس مسجد میں آئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کے اختیار کرنے سے (باہر نکلنے وقت) منع کرو اور مسجد میں ناز و اندام سے چلنے سے روکو۔ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک کہ ان کی عورتوں نے زینت کو اور مسجد میں ناز و اندام کو اختیار نہیں کیا۔“

نوٹ: پرفیوم (Perfume) لگانا بھی زینت میں داخل ہے لہذا ایسی عورت بھی اس وعید میں شامل ہوگی۔

خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت کو حضرت ابو ہریرہؓ کی تنبیہ

ابوہم کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ لَقِيَ امْرَأَةً، فَوَجَدَ مِنْهَا رِيحَ إِعْصَارٍ طَيِّبَةً، فَقَالَ لَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ: الْمَسْجِدُ تُرِيدِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: وَلَهُ تَطَيُّبٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ فَيَقْبُلُ اللَّهُ لَهَا صَلَاةً حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْهُ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ فَادْهَبِي فَاغْتَسِلِي^۲
ترجمہ: ”ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا سامنا ایک ایسی خاتون سے ہو گیا جس نے خوشبو لگا رکھی تھی؟ انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمہارا مسجد کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں انہوں نے پوچھا کیا تم نے اسی وجہ سے خوشبو لگا رکھی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو

۱..... (الترغیب والترہیب: کتاب النکاح وما يتعلق به، ج ۳، ص ۲۵، رقم، الحدیث، ۲۹۳۰)

۲..... (مسند أحمد: مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ج ۱۳، ص ۳۳۹، رقم الحدیث، ۷۹۵۹)

عورت اپنے گھر سے خوشبو لگا کر مسجد کے ارادے سے نکلے اللہ اس کی نماز کو قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس جا کر اسے اس طرح دھوئے جیسے ناپاکی کی حالت میں غسل کیا جاتا ہے لہذا تم جا کر اسے دھو دو۔
عورت کے لئے خوشبو کی دھونی لے کر مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے آنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَيُّمَا امْرَأَةً أَصَابَتْ بِخُورٍ فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ“۔
ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت خوشبو کی دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شریک نہ ہو۔“

لوگوں کے لئے خوشبو لگا کر باہر جانے والی عورت زانیہ ہے
اسلام نے عورت کو گھر میں رہنے کی تلقین کی ہے اس لئے کہ اس کے نکلنے سے بہت سارے فتنے سراٹھا سکتے ہیں۔ اگر اس کو کسی مجبوری کی بنا پر باہر جانا ہی پڑ جائے تو پردہ میں جائے اور پرفیوم (Perfume) وغیرہ لگا کر نہ جائے۔ چنانچہ اگر کوئی عورت گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر اس ارادے سے جائے کہ لوگوں کو میری لگائی ہوئی پرفیوم (Perfume) محسوس ہوگی تو وہ زانیہ ہے۔ یعنی وہ گناہ حاصل کرنے کی وجہ سے زانیہ کی طرح ہے یا پھر زبرد و توخ کے لئے یہ وعید سنائی گئی ہے۔ ۲

۱۔۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب الصلاة/باب خروج النساء الى المسجد اذا لم يترتب عليه فتنه، وانها لا تخرج مطيبة، ج ۱، ص ۳۲۸، رقم الحديث، ۴۴۴، دار احیاء التراث، العربی، بیروت)
۲۔۔۔۔۔ ”(أَيُّمَا امْرَأَةً اسْتَعْمَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لَيَجِدُوا رِيحَهَا فِيهِ زَانِيَةً، وَكُلُّ غَيِّنٍ زَانِيَةٌ“۔ (فیض القدير: حرف الهمزة، رقم الحديث، ۲۹۷۱)
” (أَيُّمَا امْرَأَةً اسْتَعْمَرَتْ) أي استعملت العطر أي الطيب يعني ما يظهر ريحه منه (ثم خرجت) من
﴿بقية حاشيا﴾ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴿

گھر سے باہر خوشبو لگا کر نکلنے والی قیامت کے دن سخت تاریکی میں
 سیدہ میمونہ بنت سعدؓ جو نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھیں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 مَثَلُ الرَّائِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا
 ترجمہ: ”جو عورت اپنے شوہر کے سوا زینت کر کے ناز و اندام سے چلی، قیامت
 کے دن سخت ظلمت و تاریکی میں رہے گی۔ (اس کو کوئی روشنی میسر نہ ہوگی)۔“

عورت کا خوشبو لگا کر باہر جانا منع کیوں ہے؟ ایک شبہ کا ازالہ
 آج کل عوام میں عورتوں کا گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے کے بارے میں ایک سوال جنم لے
 رہا ہے کہ اگر اسلام کا فلسفہ یہ ہے کہ عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر اس لئے نہ جائے کہ فتنہ
 پھیلے گا اور مرد اس کی طرف متوجہ ہوں گے تو پھر آج کل مارکیٹ (Market) میں ایسی
 پرفیومز (Perfumes) بھی دستیاب ہیں جن کو محسوس کر کے عورتیں مردوں کی طرف مائل

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بیتھا (فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ) مِنَ الْأَجَانِبِ (لِيَجِدُوا رِيحَهَا) أَيُّ بِقَصْدِ ذَلِكَ (فَهِيَ زَانِيَةٌ) أَيُّ كَالزَّانِيَةِ فِي
 حصول الائتم وان تفاوت لأن فاعل السبب كفاعل المسبب قال الطيبي شبه خروجها من بيتها
 متطية مهيجة لشهوات الرجال التي هي بمنزلة رائدة الزنا بالزنا مبالغة وتهديداً وتشديداً
 عليها“۔ (فيض القدير: حرف الهمزة، ج، ۳، ص، ۱۸۹، دار الكتب العلمية، بيروت)
 ترجمہ: ”جو عورت خوشبو لگائے اور گھر سے باہر نکلے پس ایسی قوم پر گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو کو پائیں تو وہ
 زانیہ ہے، اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے“

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”إِذَا اسْتَعْطَرَّتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ“
 (کنز العمال: الباب السادس في ترهيبات وترغيبات تختس بالنساء / الفصل الأول في الترهيبات،
 ج، ۱۶، ص، ۳۸۱، ۳۵۰۰، مؤسسة الرسالة)
 ترجمہ: ”جب عورت عطر لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سے محظوظ ہوں تو وہ زانیہ ہے
 اللہ تعالیٰ خواتین کو اس قبیح فعل سے محفوظ فرمائے، آمین۔“

۱۔..... (سنن الترمذی: ابواب الرضاع / باب ما جاء في كراهية خروج النساء في الزينة، ج، ۳، ص،
 ۲۶۲، رقم الحديث، ۱۱۶۷، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

ہوتی ہیں لہذا مردوں کو بھی گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانا منع ہونا چاہیے؟ تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ اس شبہ کے ازالہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات ملاحظہ ہوں جن کی بنیاد پر یہ شبہ پیدا ہوا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ ۚ
ترجمہ: ”جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے اس لئے گزرے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے۔“

حضرت زینبؓ جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ تھیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ:

”إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ، فَلَا تَمَسَّ طِيبًا“۔ ۱

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی جماعت میں آئے تو خوشبو نہ لگائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهْنٌ تَفْلَاثٌ“۔ ۲

ترجمہ: ”اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے مت منع کرو، لیکن انہیں چاہیے کہ زیب و زینت کے بغیر نکلیں۔“ (یعنی سادگی میں آئیں)۔

لیکن اس کے مقابلے میں مردوں کو گھر سے باہر خوشبو لگانے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ ان کے لئے مسنون ہے کہ وہ جمعہ اور عیدین وغیرہ پر خوشبو لگا کر جائیں (جس کی بحث اپنے مقام پر گزر چکی ہے)۔ رسول اللہ ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی۔

۱..... (سنن النسائي: كتاب الزينة / باب ما يُكره للنساء من الطيب، ج ۸، ص ۱۵۳، رقم الحديث، ۵۱۲۶، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)

۲..... (سنن النسائي: كتاب الزينة / باب ما يُكره للنساء من الطيب، ج ۸، ص ۱۵۵، رقم الحديث، ۵۱۳۳، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)

۳..... (سنن أبي داود: باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، ج ۱، ص ۱۵۵، رقم الحديث، ۵۶۵، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

جہاں تک مذکورہ شبہ کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ کہ مرد کے مقابلے میں عورت کو گھر میں رہنے کی تلقین کی گئی ہے اور اس کی زیب و زینت کو گھر کی چار دیواری میں محدود کیا گیا ہے (یہ علیحدہ بات ہے کہ آج خواتین ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی غرض سے میک اپ کر کے گھر سے باہر جاتی ہیں، الامان الحفیظ) تاکہ کسی بھی عورت کی وجہ سے فتنہ نہ پھیلے اور نہ عورت کسی ناگوار واقعہ کا شکار ہو۔ چونکہ اللہ رب العزت نے مردوں پر گھر کے اخراجات کی ذمہ داری ڈالی ہے، جس کی وجہ سے اس کو بازاروں میں کام، یا سفر میں لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا پڑتا ہے۔ اگر وہ خوشبو نہیں لگائے گا تو دوسرے لوگوں کو اس کے جسم کی بدبو سے تکلیف ہوگی۔

مزید یہ کہ مرد کا فتنہ عورت کے فتنہ سے کم ہے، اگر مرد کسی عورت سے متاثر ہوا ہے تو وہ اس کا پیچھا کر سکتا ہے اور اسے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کر سکتا ہے، عورت کا اکثر و بیشتر پیچھا کیا جاتا ہے نہ کہ وہ مرد کے پیچھے جاتی ہے۔ بالفرض اگر عورت کو کوئی مرد اچھا بھی لگے تو وہ اس کا پیچھا شرم و حیا کی وجہ سے کبھی نہیں کرے گی۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ پہلے وقتوں میں عورتیں علیحدہ بند گاڑی میں سفر کرتی تھیں مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط نہیں ہوتا تھا جبکہ مرد اپنی علیحدہ بند گاڑی میں سفر کرتے تھے۔ گاڑی میں ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے گھر میں ہونا۔ لیکن اگر گاڑی میں غیر محرم مرد ہوں تو پھر خوشبو لگانا جائز نہیں۔ ہاں اگر اکیلی ہے یا محارم یا عورتیں ساتھ ہیں تو پھر حرج نہیں۔

اگر ایمر جنسی میں مرد عورت کی لگائی ہوئی خوشبو سونگھ لیتا ہے مثلاً عورت گاڑی میں سفر کر رہی ہے اور اس کی گاڑی خراب ہوگئی یا اس کا ایکسیڈنٹ (Accident) ہو گیا جس کی وجہ سے اسے اے اے (A.A) وغیرہ کو بلانا پڑا یا وہ اچانک بیمار ہوگئی اور اسے ایمبولینس (Ambulance) کے ذریعہ ہسپتال لے جایا گیا تو ان تمام صورتوں میں انشاء اللہ وہ معذور ہوگی اس لئے کہ اس نے اس نیت سے خوشبو نہیں لگائی کہ غیر مرد اسے محسوس کریں بلکہ

اچانک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے غیر مردوں نے اس کی لگائی ہوئی خوشبو کو سونگھ لیا۔ اگر یہ حادثہ پیش نہ آتا تو وہ بھی اس کی خوشبو کو نہ محسوس کر پاتے۔

نوٹ: راقم الحروف نے پڑھا تھا کہ ماہرین حیاتیات نے ناک میں ایک جنسی غدود دریافت کی ہے جس کا خوشبو کے ساتھ براہ راست رابطہ ہے جب انسان خوشبو سونگھتا ہے تو اس کی جنسی خواہش ابھرنے لگتی ہے۔ اب تو یہ بات غیر مسلم سائنس دانوں کے سامنے عیاں ہو گئی ہے کہ اسلام کی تعلیمات کتنی قیمتی ہیں جن پر عمل درآمد کر کے عورتیں اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کر سکتی ہیں۔

خوشبو لگا کر باہر جانے سے کیا مراد ہے؟

عورت کو گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانا منع ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ عورتیں گھر کے صحن میں کپڑے پھیلانے کے لئے نکلتی ہیں، بعض مرتبہ مرکزی دروازے پر نصب شدہ ڈبہ میں ڈاک اٹھانے کے لئے گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انہوں نے خوشبو لگائی ہوتی ہے، ایسے بہت سے مواقع ہیں جہاں عورت کو گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے تو کیا ایسی صورتوں میں عورت خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی؟ حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی لگائی ہوئی خوشبو (غیر محرم) مردوں کو پہنچے، اور اس کی وجہ سے فتنہ پھیل سکتا ہے۔ اگر ایسی پرفیوم (Perfume) استعمال کر کے گھر سے باہر گئی ہے جس کی خوشبو ہے ہی نہیں (اس لئے کہ مارکیٹ (Market) میں ایسی پرفیومز (Perfumes) دستیاب ہیں جن کی خوشبو نہ ہونے کے برابر ہے) یا وہ گھر سے نکل کر گاڑی میں بیٹھی اور بچوں کو سکول اتار کر (گاڑی سے نکلے بغیر) گھر آگئی یا گاڑی میں شوہر کے ساتھ سفر کر رہی ہے اور اس کا گزر مردوں میں سے نہیں ہونا ہے، یا عورتوں کی محفل میں جانا ہے جہاں مردوں میں سے نہیں گزرنا یا گلی میں گزر کر کسی کے گھر میں جانا ہے اور وہاں مرد نہ ہو تو ان تمام صورتوں میں اگر عورت نظافت کا خیال کرتے

- ہوئے خوشبو لگا گھر سے باہر جاتی ہے تو اس کی گنجائش درج ذیل وجوہات کی بنا پر معلوم ہوتی ہے۔
- (۱)..... ان مواقع پر عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط نہیں ہے جب اختلاط نہیں تو پھر ان کی لگائی ہوئی خوشبو ان تک کیسے پہنچے گی؟ جب خوشبو غیر محرم مردوں تک نہیں پہنچے گی تو فتنہ نہیں پھیلے گا جب فتنہ کا اندیشہ نہیں ہے تو ان مواقع پر خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں۔
- (۲)..... دوسرا ازواج مطہرات بھی خوشبو کا استعمال وہاں کرتی تھیں جہاں مردان کی خوشبو کو سونگھ نہیں سکتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ فرماتی ہیں کہ:

”كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَنُضَمُّدُ جَبَاهُنَا بِالشَّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْأَحْرَامِ، فَإِذَا عَرَقْتُ إِحْدَانَا سَالَ عَلَى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَاهَا“۔^۱

ترجمہ: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ جاتیں تو احرام کے وقت اپنی پیشانیوں کو خوشبودار مرکب کے ساتھ لپ دیتے تھے۔ جب پسینہ آتا تو وہ ہمارے چہروں پر بہہ جاتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے تو اس سے منع نہ فرماتے تھے۔“

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

حسن بن عمران بن حصین سے روایت ہے کہ:

”لَا أَرُكِبُ الْأَرْجَوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعْصِفَرَ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ قَالَ وَأَوْمَأَ الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ قَالَ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنٌ لَهُ أَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ قَالَ سَعِيدٌ أَرَاهُ قَالَ إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طِيبِ النِّسَاءِ عَلَى أَنَّهَا إِذَا

۱۔۔۔ (سنن أبي داود: باب ما يلبس المحرم، ص ۲۶۹، رقم الحديث، ۱۸۳۰، دار السلام)

خَرَجَتْ فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلَتَطَيَّبَ بِمَا شَاءَتْ“۔^۱
ترجمہ: ”میں ارغونی رنگ (کی زین) پر سوار نہیں ہوتا ہوں، اور نہ ہی معصفر
(زعفران رنگ کا کپڑا) پہنتا ہوں اور نہ ہی قمیص پہنتا ہوں جس میں ریشم لگا ہو،
حسن نے جو راوی ہیں اپنی قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ
خبردار مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں بو ہو رنگ نہ ہو، فرمایا کہ عورتوں کی خوشبو وہ
ہے جس میں رنگ ہو بو نہ ہو۔ سعید بن عروبہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے بارے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اس بات پر محمول ہے جبکہ وہ گھر سے
باہر نکلے البتہ اگر وہ اپنے شوہر کے پاس ہو تو جوئی چاہے خوشبو لگا لے۔“

عورت کا گھر سے باہر مردوں کے لئے پرفیوم لگا کر نہ نکلتا
اگر کوئی عورت گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر مردوں کے لئے نہ جائے تب بھی
اس کے لئے گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ اگرچہ وہ خوشبو لگا کر
مردوں کے لئے نہیں جا رہی لیکن اس کی خوشبو غیر مردوں تک پہنچے گی جو کہ فتنہ کا سبب بنے
گی۔ مزید برآں عورت کو گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے سے منع کر دیا گیا ہے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

”بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مِنْ
مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا
نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزَّيْنَةِ وَالتَّبَخُّرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ
لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى لَبَسَ نِسَاؤُهُمُ الزَّيْنَةَ وَتَبَخَّرُوا فِي الْمَسَاجِدِ“۔^۲
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ قبیلہ مزینہ کی ایک عورت

۱..... (سنن أبي داود: كتاب اللباس / باب من كرهه، ج ۴، ۴۸، رقم الحديث، ۴۰۴۸)

۲..... (الترغيب والترهيب: كتاب النكاح وما يتعلق به، ج ۳، ص ۲۵، رقم، الحديث، ۲۹۳۰،

دار الكتب العلمية، بيروت)

زینت میں ملبوس مسجد میں آئی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کے اختیار کرنے سے (باہر نکلتے وقت) منع کرو اور مسجد میں ناز و اندام سے چلنے سے روکو۔ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک کہ ان کی عورتوں نے زینت کو اور مسجد میں ناز و اندام کو اختیار نہیں کیا۔“

حاملہ عورت کے لئے پرفیوم کا استعمال

حاملہ عورت گھر کی حدود میں خوشبو استعمال کر سکتی ہے شرعاً اس کے خوشبو کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض اطباء کی رائے یہ ہے کہ حاملہ عورت کو پرفیوم وغیرہ لگانے سے پرہیز کرنا چاہیے اس لئے کہ اس کو نقصان ہو سکتا ہے۔ ۱۔

عورت کو پرفیوم (Perfume) بطور ہدیہ دینا

کسی عورت کو پرفیوم (Perfume) کا ہدیہ دینا جائز ہے اگر وہ اس پرفیوم (Perfume) کا غلط استعمال کرتی ہے تو وبال دینے والے پر نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ہدیہ دینے والے کو معلوم ہے یا ظن غالب ہے کہ وہ اس پرفیوم (Perfume) کو گھر سے باہر لگا کر جائے گی تو اس صورت میں وہ ایسی عورت کو پرفیوم (Perfume) کا ہدیہ نہیں کر سکتا اس لئے کہ وہ گناہ کے کام میں اس عورت کے ساتھ تعاون کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں منع فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“۔ ۲

۱۔..... لیکن یہ بات حتمی نہیں ہے اور نہ ہی تجربہ سے ثابت ہوئی ہے۔ (عثمانی)

۲۔..... (سورۃ مائدہ: پارہ ۶، رقم الآیہ، ۲)

(نوٹ: غیر محرم کو ہدیہ دینے میں بعض اوقات فتنہ کا اندیشہ ہوتا ہے، اور جن لوگوں کی طبیعت میں سلامتی نہیں ہوتی وہ اس کی وجہ سے قبیح و مذموم ارادے قائم کر سکتے ہیں، اس لئے کسی عورت کو غیر محرم کا ہدیہ قبول کرنے سے پہلے اپنے سرپرست کو مطلع کرنا چاہیے تاکہ مستقبل میں فتنہ کا سد باب ہو سکے۔ عثمانی)

”يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْتَ كَاٰحِدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنَّ النَّفْسَيْنِ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَّرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا“۔ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر۔“

عورت کا استنجاء کے بعد خوشبودار چیز سے اپنا ہاتھ دھونا

آج کل سروس اسٹیشنز (Service Stations) یا ایئر پورٹس (Airports) وغیرہ پر ہاتھ رومز (Bath Rooms) میں ایسے ڈبے نصب کیے جاتے ہیں جن میں ہینڈ واش (Hand Wash) ہوتا ہے تاکہ لوگ استنجاء کے بعد اس سے اپنے ہاتھ دھولیں۔ یہ خوشبودار ہوتا ہے۔ اگر اس میں کسی حرام چیز کی ملاوٹ نہ ہو تو مردوں کے استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں، البتہ عورت کے استعمال میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تو عورت کو غالب گمان ہے کہ ہینڈ واش (Hand Wash) کے استعمال سے اتنی خوشبو مہکے گی جو غیر مردوں تک نہیں پہنچے گی تو پھر اس کا استعمال جائز و نہ ناجائز ہے۔ ۱۔

ایئر ہوسٹس (Air Hostess) کا جہاز میں پرفیوم لگانا

ایئر ہوسٹس (Air Hostess) کے لئے جائز نہیں کہ وہ جہاز میں داخل ہونے کے بعد پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرے، اگرچہ وہ خوشبو کا استعمال چار دیواری میں کر رہی ہے لیکن اس کی مہک غیر محرم مردوں کو پہنچے گی جو کہ حرام ہے۔ یہ علیحدہ بحث ہے کہ (Air Hostess) کا جہاز میں کام کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ۱۔

﴿گزشتہ صفحے کا قیہ حاشیہ﴾

(سورۃ الاحزاب: پارہ ۲۲، رقم الآیہ، ۳۲)

ترجمہ: ”اے نبی کی بیویو! تم دوسری عورتوں میں سے کسی عورت کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو ایسا شخص لالچ نہ کرنے لگے جس کے دل میں مرض ہو، اور مناسب طریقہ پر گفتگو کرو۔“

۱۔..... ”إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ“.

(کنز العمال: الباب السادس في تزيينات وتزيينات تختص بالنساء / الفصل الأول في التزيينات،

ج، ۱۶، ص، ۳۸۱، رقی الحدیث ۴۵۰۰، مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: جو عورت خوشبو لگائے اور گھر سے باہر نکلے پس ایسی قوم پر گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو کو پائیں تو وہ زانیہ ہے

۲۔..... المرجع السابق

کیا خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے والی عورت کو مالی جرمانہ کیا جاسکتا ہے؟
 آج کل مسلمان خواتین کی اکثر و بیشتر تعداد پرفیوم (Perfume) کا استعمال کرتی ہے یہ
 استعمال گھر کی حد تک ہی نہیں بلکہ گھروں سے باہر محفلوں اور پارٹیز وغیرہ میں بڑے اہتمام
 کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ خواتین کو گھر سے باہر خوشبو لگانے کی روک تھام کے سلسلے میں کیا ان کو
 مالی جرمانہ کیا جاسکتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے احادیث سے تعزیر بالمال کا
 ثبوت نظر قارئین کیا جاتا ہے۔

چنانچہ معاویہ بن حیدہ قشیریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”فِي كُلِّ سَائِمَةٍ إِبِلٌ فِي أَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ، وَلَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ
 حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُوتَجِرًا قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ مُوتَجِرًا بِهَا فَلَهُ أَجْرُهَا،
 وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطَرُ مَالِهِ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبَّنَا
 عَزَّوَجَلَّ، لَيْسَ لآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ“۔^۱

ترجمہ: ”باہر چرنے والے اونٹوں میں ہر چالیس میں دو سالہ مونث ہے، اور
 اونٹوں کو ان کے حساب سے جدا نہ کیا جائے، جو شخص اجر ثواب حاصل کرنے کی
 خاطر ان میں عطا کرے تو اس کے لئے اجر ہے اور جو اسے روک دے تو ہم اس
 سے مواخذہ کریں گے اور اس کا نصف مال بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ایک
 حق کے طور پر لیں گے۔ آل محمد کے لئے ان میں کچھ نہیں۔“

عبداللہ بن عمرو بن العاص نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ:

”أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ فَقَالَ: مَنْ أَصَابَ بِهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ
 غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ

۱۔۔۔ (سنن أبي داود: كتاب اللقطة، باب في زكوة السائمية، ج، ۲، ص، ۱۰۱، رقم
 الحديث، ۱۵۷۵، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيرُ قُبِلَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْأَبْلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَهُ غَيْرُهُ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ، فَقَالَ: مَا كَانَ مِنْهَا فِي طَرِيقِ الْمَيْتَاءِ أَوْ الْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرَفَهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَادْفَعَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ، وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ يَعْنِي فِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ“۔^۱
ترجمہ: ”آپ ﷺ سے درخت لٹکے ہوئے پھل کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اگر کوئی حاجت مند اسے کھا لے اور اسے اپنے کپڑے وغیرہ میں نہ چھپا لے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔ اور جو اسے لے کر وہاں باہر نکلے تو اس پر اس پھل سے دگنا تاوان ہے، اور اسے سزا ملے گی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ضَالَّةُ الْأَبْلِ الْمَكْتُومَةُ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا“۔^۲

ترجمہ: گم شدہ اونٹ کو لے کر اگر چھپا لیا گیا تو اس کا تاوان ہوگا اور اس جیسی اور بھی مذکورہ روایات سے تعزیر بالمال کا ثبوت معلوم ہوا۔ احناف سمیت جمہور ائمہ کے نزدیک مالی جرمانہ جائز نہیں۔ احناف میں صرف امام یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے جواز کا قول ملتا ہے لیکن وہ بھی ضعیف روایت ہے۔ مالی جرمانہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا لیکن بعد منسوخ ہو گیا۔ ہاں البتہ بغرض تنبیہ اگر تارک صلوٰۃ و الزکوٰۃ کو مالی جرمانہ کرنا ہو تو اس کے جواز کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اس شخص سے لئے ہوئے مالی جرمانہ کو الگ رکھا جائے پھر جب وہ اس گناہ سے رک جائے تو مال اس کو واپس کر دیا جائے یا اس کی رضامندی سے کسی کار خیر میں خرچ کر دیا

۱..... (سنن أبی داود: کتاب اللقطة / بَابُ التَّعْرِيفِ بِاللَّقْطَةِ، ج، ۲، ص، ۱۳۶، رقم الحديث، ۱۷۱۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲..... (سنن أبی داود: کتاب اللقطة / بَابُ التَّعْرِيفِ بِاللَّقْطَةِ، ج، ۲، ص، ۱۳۹، رقم الحديث، ۱۷۱۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

جائے۔ احقر کی رائے میں اگر یہ صورت مالی جرمانہ کی اختیار کر لی جائے ان خواتین کے لئے جو پرفیوم (Perfume) وغیرہ لگا کر گھر سے باہر جاتی ہیں جائز ہی نہیں بلکہ پرفیوم (Perfume) کا غلط استعمال کرنے والی خواتین میں کمی کے لئے مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔ مزید یہ کہ اگر مالی جرمانہ اس طریقہ سے کیا جائے کہ مجرم کو تنبیہ کے لئے اس کے مال پر قبضہ کر کے بیت المال اور سرکاری تحویل میں لے لیا جائے، اور پھر اسے ضروریات عامہ پر خرچ کیا جائے، تو بہت سے فقہاء اگرچہ اس کے جواز کے قائل نہیں، لیکن بعض فقہاء ضرورت اور مصلحت کے وقت اس کے جواز کے قائل ہیں۔ ۱۔

۱۔..... ”حَبَسُ الْمَالِ عَنْ صَاحِبِهِ:

وَهُوَ أَنْ يُمَسِكَ الْقَاضِي شَيْئًا مِنْ مَالِ الْجَانِي مُدَّةَ زَجْرٍ لَهُ، ثُمَّ يُعِيدُهُ لَهُ عِنْدَمَا تَظْهَرُ تَوْبَتُهُ، وَلَيْسَ مَعْنَاهُ أَخْذُهُ لِبَيْتِ الْمَالِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَخْذُ مَالِ إِنْسَانٍ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ يَفْتَضِي ذَلِكَ. وَقَسْرُهُ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ أَبُو يَحْيَى الْخَوَارِزْمِيُّ. وَنَظِيرُهُ مَا يُفْعَلُ فِي خُيُولِ الْبَغَاةِ وَبِإِلَاجِهِمْ، فَإِنَّهَا تُحْبَسُ عَنْهُمْ مُدَّةٌ وَتُعَادُ إِلَيْهِمْ إِذَا تَابُوا. وَصَوَّبَ هَذَا الرَّأْيَ الْإِمَامُ ظَهِيرُ الدِّينِ التَّمْرَتَايُ الْخَوَارِزْمِيُّ.

أَمَّا إِذَا صَارَ مَيْسُوسًا مِنْ تَوْبَتِهِ، فَإِنَّ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَصْرِفَ هَذَا الْمَالِ فِيمَا يَرَى فِيهِ الْمَصْلَحَةَ. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”تعزير“، ص، ۲۷۱، ۲۷۲، وزارة الأوقاف والشئون

” (لا بأخذ مال في المذهب) بحر. وفيه عن البزازیة : وقيل يجوز ، ومعناه أن يمسه مدة لينزجر ثم يعيده له ، فان أيس من توبته صرفه الى ما يرى. وفي المجتبى أنه كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ.

(الدر المختار) قوله: (لا بأخذ مال في المذهب) قال في الفتح: عن أبي يوسف : يجوز التعزير للسلطان بأخذ المال. وعندهما وباقي الأئمة : لا يجوز ۱۰. ومثله في المعراج ، وظاهره أن ذلك

رواية ضعيفة عن أبي يوسف. قال في الشرنبلالية : ولا يفتى بهذا لما فيه من تسلط الظلمة على أخذ مال الناس فيأكلونه ۱۱. (رد المحتار: كتاب الحدود / باب التعزير ، مطلب في التعزير بأخذ

المال، ج، ص، ۱۰۵، ۱۰۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

”يَجُوزُ التَّعْزِيرُ بِأَخْذِ الْمَالِ وَهُوَ مَذْهَبُ أَبِي يُوسُفَ وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ، وَمَنْ قَالَ: إِنَّ الْعُقُوبَةَ الْمَالِيَّةَ مَنْسُوخَةٌ فَقَدْ غَلِطَ عَلَى مَذَاهِبِ الْأَئِمَّةِ ثَقَلًا وَاسْتِذْلَالًا وَلَيْسَ بِسَهْلٍ دَعْوَى نَسْخِهَا. وَفِعْلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَأَكَابِرِ الصَّحَابَةِ لَهَا بَعْدَ مَوْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْطِلٌ لِدَعْوَى نَسْخِهَا، وَالْمُدَّعُونَ لِلنَّسْخِ لَيْسَ مَعَهُمْ سُنَّةٌ وَلَا إِجْمَاعٌ يُصَحِّحُ دَعْوَاهُمْ“. (معين الحکام فيما يتردد بين الخصمين من

الاحکام: فصل في التعزير، ص، ۱۹۵، دار الفکر)

”وَفِي الْخُلَاصَةِ سَمِعْتُ عَنْ ثِقَةٍ أَنَّ التَّعْزِيرَ بِأَخْذِ الْمَالِ إِنْ رَأَى الْقَاضِي ذَلِكَ أَوْ الْوَالِي جَازَ وَمِنْ جُمْلَةِ ذَلِكَ رَجُلٌ لَا يَحْضُرُ الْجَمَاعَةَ يَجُوزُ تَعْزِيرُهُ بِأَخْذِ الْمَالِ“. (البحر الرائق: فصل في التعزير

ج، ص، ۴۱، كوته) ﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے معین القضاة والمفتین میں معین الحکام کا حوالہ دیتے ہوئے تعزیر الممال پر جواز نقل کیا ہے اور منسوخ ہونے سے متعلق عدم اتفاق کا اظہار فرمایا ہے۔^۱

مفتی تقی عثمانی صاحب زید مجدہ تقریر ترمذی میں رقم طراز ہیں:

اکثر فقہاء کا کہنا ہے کہ تعزیر الممال جائز نہیں ہے، صرف جسمانی سزا کے ذریعہ تعزیر کرنا جائز ہے، البتہ امام احمد بن حنبلؒ نے تعزیر الممال کو جائز قرار دیا ہے۔ حنفیہ میں امام یوسفؒ کی ایک روایت ہے کہ تعزیر الممال جائز ہے.... لیکن تعزیر الممال کے عدم جواز پر کوئی صریح

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

”وَأَمَّا تَعْرِيمُ الْمَالِ وَهُوَ الْعُقُوبَةُ الْمَالِيَّةُ فَشَرَعَهَا فِي مَوَاضِعَ: مِنْهَا تَحْرِيقُ مَنَاعِ الْغَالِ مِنَ الْغَنِيمَةِ، وَمِنْهَا حِرْمَانُ سَهْمِهِ، وَمِنْهَا إِضْعَافُ الْغُرْمِ عَلَى سَارِقِ الثَّمَارِ الْمُعْلَقَةِ، وَمِنْهَا إِضْعَافُهُ عَلَى كَاتِمِ الضَّالَّةِ الْمُتَلَقِّطَةِ، وَمِنْهَا اخْتِصَارُ مَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ، وَمِنْهَا عَزْمُهُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلَى تَحْرِيقِ دُورِ مَنْ لَا يُصَلِّي فِي الْجَمَاعَةِ لَوْلَا مَا مَنَعَهُ مِنْ إِنْفَادِهِ مَا عَزَمَ عَلَيْهِ مِنْ كَوْنِ الدُّرَّةِ وَالنِّسَاءِ فِيهَا فَتَعَدَّى الْعُقُوبَةُ إِلَى غَيْرِ الْجَنَانِ، وَذَلِكَ لَا يَجُوزُ كَمَا لَا يَجُوزُ عُقُوبَةُ الْحَامِلِ، وَمِنْهَا عُقُوبَةُ مَنْ أَسَاءَ عَلَى الْأَمِيرِ فِي الْغَزْوِ بِحِرْمَانِ سَلْبِ الْقَتِيلِ لِمَنْ قَتَلَهُ، حَيْثُ شَفَعَ فِيهِ هَذَا الْمُسِيءُ، وَأَمَرَ الْأَمِيرُ بِإِعْطَائِهِ، فَحُرِّمَ الْمَشْفُوعُ لَهُ عُقُوبَةُ لِلشَّافِعِ الْأَمِيرِ. التَّعْرِيمُ نَوْعَانِ مَضْبُوطٌ، وَغَيْرُ مَضْبُوطٍ..... وَأَمَّا النَّوْعُ الثَّانِي غَيْرُ الْمُقَدَّرِ فَهَذَا الَّذِي يَدْخُلُهُ اجْتِهَادُ الْأَئِمَّةِ بِحَسَبِ الْمَصَالِحِ، وَلِذَلِكَ لَمْ تَأْتِ فِيهِ الشَّرِيعَةُ بِأَمْرِ عَامٍّ، وَقَدْ لَرَّ لَا يُزَادُ فِيهِ وَلَا يُنْقُصُ كَالْحُدُودِ، وَلِهَذَا اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِيهِ: هَلْ حُكْمُهُ مَنْسُوخٌ أَوْ ثَابِتٌ؟ وَالصَّوَابُ أَنَّهُ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْمَصَالِحِ، وَيَرْجِعُ فِيهِ إِلَى اجْتِهَادِ الْأَئِمَّةِ فِي كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ بِحَسَبِ الْمَصْلَحَةِ؛ إِذْ لَا دَلِيلَ عَلَى النَّسْخِ، وَقَدْ فَعَلَهُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ..... وَأَمَّا التَّعْزِيرُ فَفِي كُلِّ مَعْصِيَةٍ لَا حَدَّ فِيهَا وَلَا كَفَّارَةَ“ (اعلام الموقعين: فصل في تعزير

المال، ج، ۲، ص، ۱۱۷، بيروت)

”التَّمْلِيكُ:

”مِنَ التَّعْزِيرِ بِالتَّمْلِيكِ: قَضَاءُ الرُّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ سَرَقَ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ إِلَى الْجُرَيْنِ بِجَلْدَاتِ نَكَالٍ، وَغُرْمٌ مَا أَخَذَ مَرَّتَيْنِ، وَلِيَمَنْ سَرَقَ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَبْلَ أَنْ تُؤْوَى إِلَى الْمَرَاحِ بِجَلْدَاتِ نَكَالٍ، وَغُرْمٌ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ، وَقَضَاءُ غَمَرِ رَجِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ بِتَضْعِيفِ الْغُرْمِ عَلَى كَاتِمِ الضَّالَّةِ، وَقَدْ قَالَ بِذَلِكَ طَائِفَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ، مِنْهُمْ: أَحْمَدُ، وَغَيْرُهُ، وَمِنْ ذَلِكَ إِضْعَافُ غَمَرِ وَغَيْرِهِ الْغُرْمِ فِي نَاقَةِ أَغْرَابِيٍّ أَخَذَهَا مَمَالِيكَ جِيَاعٍ، إِذَا أَضْعَفَ الْغُرْمُ عَلَى سَيِّدِهِمْ، وَكَرَأَ الْقَطْعُ“ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”تعزير“، ج، ۱۲، ص، ۲۷۳، وزارة الأوقاف والشئون

۱..... (معين القضاة والمفتين: ص، ۷۰)

دلیل مجھے نہیں ملی... چنانچہ بعض متاخرین حنفیہ نے امام ابو یوسفؒ کے قول کو رائج قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ تعزیر بالمال جائز ہے۔ ۱

مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب ”اسلامی فقہ“ میں رقم طراز ہیں:

امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ اسے ناجائز کہتے ہیں، طرفین کے برخلاف امام یوسفؒ کہتے ہیں کہ مصلحت متقاضی ہو تو جائز ہے،.... راقم الحروف کے خیال میں امام یوسفؒ اور جو فقہاء مالی جرمانہ یا اتلاف کے ذریعہ تعزیر کے قائل ہیں ان کی رائے قابل ترجیح ہے، جیسا کہ حدیث و آثار میں ان کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ ۲

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب مدظلہ ”قاموس الفقہ“ میں فرماتے ہیں:

اس وقت اسلام کے قانون حدود و تعزیرات کے فقدان کی وجہ سے مسائل جو سماجی طور حل کئے جاتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وحدتیں بعض منکرات کا مقابلہ کر رہی ہیں، ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ مالی جرمانوں کے ذریعہ وہ ان جرائم کی روک تھام کی سعی کریں، یوں بھی عملاً اس زمانہ میں مالی تعزیر کی بڑی کثرت ہو گئی ہے، اور ریلوے، بس ٹریفک وغیرہ میں کثرت سے اس کا تعامل ہے، راقم الحروف کا رجحان ہے کہ اس کی اجازت دی جانی چاہیے۔ ۳

نابالغ بچیوں کا خوشبو لگا کر باہر جانا

اس پر فتن دور میں جہاں نابالغ لڑکیوں کی عزت کو خطرہ ہے وہاں نابالغ و معصوم بچیوں کی عزت بھی محفوظ نہیں ہے۔ شہوت پرست اپنی خواہشات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے نابالغ بچیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے سے بھی نہیں رکتے۔ میڈیا، رسائل و اخبار کے ذریعہ آئے دن نئے نئے اس قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں کہ نابالغ لڑکیوں کو شہوت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حال ہی میں انیس سالہ پردیپ رام (Pardeep Ram) اور بائیس سالہ مانوج کمار

۱.... (تقریر ترمذی: ج ۲، ص ۱۱۸)

۲.... (اسلامی فقہ: تعزیراتی جرائم، ج ۳، ص ۲۸۰)

۳.... (قاموس الفقہ: ج ۲، ص ۴۷۹)

(Manoj Kumar) نے دہلی میں اپنے گھر کے سامنے کھیلنے والی پانچ سالہ لڑکی کو ہوس کا نشانہ بنایا، طرہ یہ کہ دونوں نے باری باری اس معصوم بچی پر اپنی قبیح خواہش کی تکمیل کی۔ پھر اس بچی کے رونے پر دونوں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا جسے وہ پورا نہ کر سکے البتہ جاتے ہوئے اس معصوم بچی کے گلے پر بلیڈ (Blade) پھیر گئے اور چینی چلاتی معصوم جان کو ایک بند کمرے میں چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ بعد میں بچی کی چیخنے پر اس کو فوری طور پر طبی امداد کے لئے ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے، جہاں وہ اپنے زخموں کا مقابلہ بہادری سے کر رہی ہے۔ ۱۔

اسی طرح انڈیا میں ایک چار سالہ بچی کو اغوا کر کے اس سے زنا کیا گیا جس کی پاداش میں اس کی حرکتِ قلب رکنے سے موت واقع ہو گئی۔ ۲۔

امریکہ (America) میں تین لڑکوں نے بارہ سالہ لڑکی کے ساتھ جنسی زیادتی کی جن کی عمریں ۱۵ سے ۱۶ سال کے درمیان ہیں۔ اس کائنات و ہست و بود میں ایسے ان گنت واقعات رونما ہو رہے ہیں جن کو طوالت کے خوف سے چھوڑا جا رہا ہے۔

آئی ایس ایس (ISS) (The Institute for Security Studies) نے پولیس کی ایک رپورٹ شائع کی ہے کہ ۲۰۰۸ء سے ۲۰۱۱ء کے درمیان چالیس فی صد بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی میں اضافہ ہوا ہے۔ ۲۰۱۰ء سے ۲۰۱۱ء کے درمیان اٹھائیس ہزار (28000) بچوں کے ساتھ شہوت پرستی کی گئی، جن میں ایک تہائی کی عمریں دس سال سے کم ہیں۔ (العیاذ باللہ) ۳۔

۱۔.....www.indiatimes.com/news/india/delhi-child-rape-why)

-did-the-men-rape-the-5year-old-child-73864.html

۲۔.....www.globalpost.com/dispatch/news/regions/asia-p)

(acific/130430/4-year-old-girl-dies-india-after-horrific-rape

۳۔.....The Institute For Security Studies (ISS) said police

between 2008 revealed a 40% increase in child rape cases and 2011 more than 28,000 sexually assaulted from 2010 to 2011.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مذکورہ بحث کی روشنی میں یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اس فتنہ کے زمانہ میں نابالغ بچیوں کی عزت بغیر کسی زیب و زینت کے داؤ پر لگی ہیں، لہذا والدین ان کو زیب و زینت کے بغیر گھر سے باہر جانے کی تربیت کریں تاکہ بالغ ہونے پر وہ خوشبو لگا کر گھر سے باہر جانے والی قبیح عادت سے محفوظ رہ سکیں۔

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت کا پکا یا ہوا کھانا عورت کے لئے گھر سے باہر خوشبو کا استعمال ناجائز اور حرام ہے، البتہ جو عورت گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جاتی ہو اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا اور جھوٹا پاک ہے۔ ہاں اگر کھانے میں کوئی نجس چیز ہو تو ناپاک ہے۔ اگر اس لئے کھانے سے گریز کیا جائے کہ وہ اس قبیح فعل سے باز آجائے (یعنی گھر سے باہر پرفیوم (Perfume) لگا کر جانا چھوڑ دے) تو مستحسن ہے۔ ۱۔

مرد کا عورت یا عورت کا مرد کی پرفیوم استعمال کرنے کا حکم مرد و عورتوں یا عورت مردوں کی پرفیوم (Perfume) کو استعمال نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ ایسے مرد و عورت پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے جو ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کریں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

10. Nearly a third of these children were under the age of Most of the perpetrators are found to be known to the children. (www.platinumweekly.co.za/article975.html)

۱۔ ”ثُمَّ اعْلَمَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ الْمُنْكَرُ حَرَامًا وَجَبَ الزُّجُورُ عَنْهُ، وَإِذَا كَانَ مُكْرُوهًا نَدِبٌ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ أَيْضًا تَبِعَ لِمَا يُؤْمَرُ بِهِ، فَإِنْ وَجَبَ قَوَاجِبٌ، وَإِنْ نَدِبَ فَمَنْدُوبٌ، وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لَهُ فِي الْحَدِيثِ لِأَنَّ النَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ شَامِلٌ لَهُ، إِذِ النَّهْيُ عَنِ الشَّيْءِ أَمْرٌ بِضِدِّهِ، وَضِدُّ الْمَنْهَى إِمَّا وَاجِبٌ أَوْ مَنْدُوبٌ أَوْ مُبَاحٌ وَالْكُلُّ مَعْرُوفٌ، وَشَرَطُهُمَا أَنْ لَا يُؤَدَّى إِلَى الْفِتْنَةِ، كَمَا عَلِمَ مِنَ الْحَدِيثِ“۔ مرقاة المفاتیح: کتاب الأداب / باب الأمر بالمعروف، الفصل الأول، ج، ۸، ص، ۳۲۰۹، دار الفکر

لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ
ترجمہ: جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور جو عورتیں مردوں کی
مشابہت اختیار کرتی ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

یہودیہ کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خوشبو مانگنا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”دَخَلْتُ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةٌ اسْتَوْهَبْتُهَا طِيْبًا، فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ:
أَجَارَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ،
حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِلْقَبْرِ عَذَابًا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي
قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ“۔ ۱

ترجمہ: ”ایک مرتبہ ہمارے یہاں ایک یہودیہ آئی، اس نے مجھ سے خوشبو مانگی،
میں نے اسے دے دی، وہ کہنے لگی اللہ تمہیں عذاب قبر سے محفوظ رکھے، وہ کہتی
ہیں کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے
ان سے اس واقعہ کا ذکر کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قبر میں بھی عذاب ہوتا
ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے
جنہیں درندے اور چوپائے سنتے ہیں“۔

۱۔... (مشکوٰۃ: کتاب اللباس/باب الترجل، ص، الفصل الاول، ص، ۳۸۰، امدادیہ)

”فان الرجل ممنوع من طيب النساء“ (مرقاة المفاتيح/باب التطيف والتكبير للجمعة، ج، ۳، ص، ۴۴۵، بیروت)

۲۔..... (مسند أحمد: مسند الصديقه عائشه بنت الصديق رضي الله عنها، ج، ۴۰، ص، ۲۰۹، رقم الحديث، ۲۴۱۷۸، مؤسسة الرسالة)

خوشبو خریدتے ہوئے عورت کی انگلی پر خوشبو لگنے کا حکم
 کسی عورت نے عطار کی دوکان سے خوشبو خریدی اور خریدتے ہوئے کچھ خوشبو اس کی انگلی پر
 لگ گئی، تو اس صورت میں اگر اتنی مقدار میں لگی ہے کہ پھیلنے والی نہیں (یعنی غیر مردوں تک
 پہنچنے والی نہیں ہے) تو اس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ اگر زیادہ مقدار میں لگی ہے تو
 اس کو زائل کرنا ضروری ہے تاکہ کسی مرد کی توجہ اس کی طرف مائل نہ ہو۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

=====

(فصل نمبر ۴)

خوشبو اور زو جین

حضرت عثمان بن مظعونؓ کی اہلیہ کا خوشبو ترک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

”كَانَتْ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ تَخْتَضِبُ، وَتَطْيِبُ، فَتَرَكَتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَى، فَقُلْتُ لَهَا: أَمْشِهْدُ، أَمْ مُغِيبٌ؟ فَقَالَتْ: مُشْهَدٌ كَمُغِيبٍ، قُلْتُ لَهَا: مَا لَكَ؟ قَالَتْ: عُثْمَانُ لَا يُرِيدُ الدُّنْيَا، وَلَا يُرِيدُ النِّسَاءَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، أَتُؤْمِنُ بِمَا تُؤْمِنُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَسْوَأَ مَا لَكَ بِنَا“۔^۱

ترجمہ: ”حضرت عثمان بن مظعونؓ کی اہلیہ پہلے مہندی لگاتی تھیں اور خوشبو سے مہکتی تھیں لیکن ایک دم انہوں نے یہ سب چیزیں چھوڑ دیں، ایک دن وہ میرے پاس آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے شوہر موجود ہیں یا کہیں گئے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ان کا ہونا بھی نہ ہونے کی طرح ہے، میں نے کہا کیا مطلب؟ انہوں نے کہا کہ عثمان دنیا اور عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے، تھوڑی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور فرمایا اے عثمان! کیا تم ان چیزوں پر

۱..... (مسند أحمد: مسند الصديقه عائشه بنت الصديق رضي الله عنها، ج ۴، ص ۲۷۳، رقم الحديث، ۲۷۵۳، مؤسسة الرسالة)

ایمان رکھتے ہو جن پر ہم ایمان لائے؟ انہوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا پھر ہمارے اسوہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا خوشبو لگا کر شوہر کے پاس آنا

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ:

”تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، وَالْبَرَاءِ، قَالَ: فَوَلَدَتْ لَهُ بِنًى. قَالَ: فَكَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا. قَالَ: فَمَرِضَ الْغُلَامُ مَرَضًا شَدِيدًا، فَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَقُومُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ يَتَوَضَّأُ، وَيَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي مَعَهُ، وَيَكُونُ مَعَهُ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ، فَيَجِيءُ فَيَقِيلُ وَيَأْكُلُ، فَإِذَا صَلَّى الظُّهْرَ تَهَيَّأَ وَذَهَبَ، فَلَمْ يَجِءْ إِلَى صَلَاةِ الْعَتَمَةِ. قَالَ: فَرَاخَ عَشِيَّةً، وَمَاتَ الصَّبِيُّ. قَالَ وَجَاءَ أَبُو طَلْحَةَ، قَالَ: فَسَجَّتُ عَلَيْهِ ثَوْبًا، وَتَرَكْتُهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهَا أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمُّ سُلَيْمٍ، كَيْفَ بَاتَ بَنِي اللَّيْلَةِ؟ قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، مَا كَانَ ابْنُكَ مُنْذُ اشْتَكَى أَسْكَنَ مِنْهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ تَهً بِالطَّعَامِ، فَأَكَلَ وَطَابَتْ نَفْسُهُ. قَالَ: فَقَامَ إِلَى فِرَاشِهِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، قَالَتْ: وَقُمْتُ أَنَا، فَمَسِسْتُ شَيْئًا مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى دَخَلْتُ مَعَهُ الْفِرَاشَ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَجَدَ رِيحَ الطِّيبِ كَانَ مِنْهُ مَا يَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ إِلَى أَهْلِهِ. قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَهَيَّأُ كَمَا كَانَ يَتَهَيَّأُ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا اسْتَوْدَعَكَ وَدِيعَةً، فَاسْتَمْتَعَتْ بِهَا، ثُمَّ طَلَبَهَا، فَأَخَذَهَا مِنْكَ تَجَزَعُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَإِنَّ ابْنَكَ قَدْ مَاتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَجَزَعَ عَلَيْهِ جَزَعًا شَدِيدًا،

وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فِي
الطَّعَامِ وَالطَّيِّبِ، وَمَا كَانَ مِنْهُ إِلَيْهَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ قَبْتُمَا عَرُوسَيْنِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِكُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي
لَيْلَتِكُمَا. قَالَ: فَحَمَلْتُ أُمُّ سُلَيْمٍ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَتِلْدُ غُلَامًا، قَالَ:
فَحِينَ أَصْبَحْنَا، قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اْحْمِلْهُ فِي خِرْقَةٍ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاحْمِلْ مَعَكَ تَمْرَ
عَجُورَةٍ. قَالَ: فَحَمَلْتُهُ فِي خِرْقَةٍ. قَالَ: وَلَمْ يُحْنِكْ، وَلَمْ يَذُقْ طَعَامًا وَلَا
شَيْئًا، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَدْتُ أُمُّ سُلَيْمٍ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ مَا
وَلَدْتُ؟ قُلْتُ: غُلَامًا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَقَالَ: هَاتِي إِلَيَّ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ،
فَحَنَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَعَكَ تَمْرُ
عَجُورَةٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَخْرَجْتُ تَمْرًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً وَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُهَا حَتَّى اخْتَلَطَتْ بِرَيْقِهِ، ثُمَّ دَفَعَ الصَّبِيَّ. فَمَا هُوَ إِلَّا
أَنْ وَجَدَ الصَّبِيَّ حَلَاوَةَ التَّمْرِ جَعَلَ يَمُصُّ حَلَاوَةَ التَّمْرِ وَرَيْقَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَفْتَحَتْ أَمْعَاءُ ذَلِكَ
الصَّبِيِّ عَلَى رَيْقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُبُّ
الْأَنْصَارِ التَّمْرَ، فَسُمِّيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: فَخَرَجَ مِنْهُ رَجُلٌ
كَثِيرٌ، قَالَ: وَاسْتُشْهِدَ عَبْدُ اللَّهِ بِفَارِسٍ“ ۱۔

۱۔.....(مسند أحمد: مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، ج ۲۰، ص ۲۲۷، رقم
الحديث، ۱۲۸۶۵، مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: ”حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں شادی کر لی، ان کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو اس سے بڑی محبت تھی، ایک دن وہ بچہ شدید بیمار ہو گیا، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ فجر کی نماز پڑھنے کے لئے اٹھتے تو وضو کر کے بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کرتے، نصف النہار کے قریب تک وہیں رہتے، پھر گھر آ کر قیلولہ کرتے، کھانا کھاتے، اور ظہر کی نماز کے بعد تیار ہو کر چلے جاتے، پھر عشاء کے وقت ہی واپس آتے، ایک دن وہ دو پہر کو گئے، تو ان کے پیچھے ان کا بیٹا فوت ہو گیا، ان کی زوجہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نے اسے کپڑا اوڑھادیا، جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انہوں نے بچے کے بارے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ پہلے سے بہتر ہے، پھر ان کے سامنے رات کا کھانا لا کر رکھا، انہوں نے کھانا کھایا، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بناؤ سنگھار کیا، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے بستر پر سر رکھ کر لیٹ گئے، وہ کہتی ہیں کہ میں کھڑی ہو گئی، اور خوشبو لگا کر آئی اور ان کے ساتھ بستر پر لیٹ گئی، جب انہیں خوشبو کی مہک پہنچی تو انہیں وہی خواہش پیدا ہوئی جو ہر مرد کو اپنی بیوی سے ہوتی ہے، صبح ہوئی تو وہ حسب معمول تیاری کرنے لگے، حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو طلحہ! اگر کوئی آدمی آپ کے پاس کوئی چیز امانت رکھوائے آپ اس سے فائدہ اٹھائیں پھر وہ آپ سے اس کا مطالبہ کرے اور وہ چیز آپ سے لے لے تو کیا اس پر آپ جزع فزع کریں گے، انہوں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا پھر آپ کا بیٹا فوت ہو گیا ہے، اس پر وہ سخت ناراض ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کا، خوشبو لگانے کا اور خلوت کا سارا واقعہ بیان کیا، آپ

نے فرمایا تعجب ہے کہ وہ بچہ تمہارے پہلو میں پڑا رہا اور تم دونوں نے ایک دوسرے سے خلوت کی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا ہی ہوا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو مبارک فرمائے، چنانچہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی رات امید سے ہو گئیں، اور ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا، صبح ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ اور اپنے ساتھ کچھ عمدہ کھجوریں بھی لے جانا، انہوں نے خود اسے گھٹی دی اور نہ ہی کچھ چکھایا، میں نے اسے اٹھا کر ایک کپڑے میں لپیٹا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا لڑکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ کہہ کر فرمایا اسے میرے پاس لاؤ، میں نے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گھٹی دینے کے لئے پوچھا کہ تمہارے پاس عجوبہ کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! اور کھجوریں نکال لیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھی اور اسے چباتے رہے، جب وہ لعاب دہن میں مل گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو اس سے گھٹی دی، اسے کھجور کا مزہ آنے لگا اور چونے لگا، گویا اس کی انتڑیوں میں سب سے پہلی جو چیز گئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کو کھجور سے بڑی محبت ہے، پھر اس کا نام عبداللہ بن ابی طلحہ رکھا، اس کی نسل خوب چلی اور وہ ایران میں شہید ہوا۔“

بیوی سے اختلاط کے دوران زعفران لگنے کا حکم

مرد کے لئے زعفران کا استعمال جائز نہیں، البتہ اگر بیوی سے اختلاط کے دوران کپڑوں پر معمولی سا زعفران لگ جائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَبَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ“۔
ترجمہ: ”ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کے بدن یا کپڑے پر زعفران کا زرد نشان دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے عبدالرحمن نے کہا کہ میں نے ایک نواۃ سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے، آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے تم ولیمہ کرو (یعنی کھانا پکوا کر کھلاؤ) اگرچہ وہ ایک بکری کا ہو۔“

شوہر کا بیوی کو خوشبو نہ لگانے کی وجہ سے سزا دینا

شوہر بیوی کو چار چیزوں کی وجہ سے مار سکتا ہے۔

- (۱).... ترک زینت، جب شوہر چاہے۔ ظاہر ہے کہ خوشبو لگانا بھی زینت میں شامل ہے۔
- (۲).... جب وہ جماع کے لئے بلائے اور وہ قبول نہ کرے، اور وہ طہارت کی حالت میں ہو۔
- (۳)..... بعض روایات کے مطابق نماز چھوڑنا ہے، امام محمد سے روایت ہے کہ نماز کے چھوڑنے پر مارنے کا اختیار نہیں ہے، اور حیض و جنابت سے غسل کو ترک کرنا بمنزلہ نماز کے چھوڑنے کے ہے۔

(۴) ... گھر سے بغیر اجازت نکلنا ہے۔ ۲

۱..... (صحیح مسلم: کتاب النکاح / باب الصداق، وجواز کونہ تعلیم قرآن، وخاتمہ حدید، وغیر ذلک من قلیل وکثیر واستحباب کونہ خمسمائة درهم لمن لا یجحف به، ج، ۲، ص، ۱۰۴۲، رقم الحدیث، ۱۴۲۷، دار احیاء التراث العربی: بیروت)

۲..... ”قال ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ: وَمِنْ فَنَائِی قَاضِی خَانَ لِلزَّوْجِ: أَنْ یَضْرِبَ الْمَرْأَةَ عَلَى أَرْبَعَةٍ مِنْهَا: تَرَكَ الزَّیْنَةَ إِذَا أَرَادَ الزَّوْجُ الزَّیْنَةَ، وَالْقَانِیَةَ: تَرَكَ الْإِجَابَةَ إِذَا أَرَادَ الْجَمَاعَ وَهِيَ طَاهِرَةٌ، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

شوہر کے کہنے پر بیوی کا گھر سے باہر پر فیوم کا استعمال کرنا اگر کسی عورت کے شوہر نے اسے گھر سے باہر خوشبو یا پر فیوم (Perfume) لگا کر جانے کو کہا تو بیوی پر شوہر کی تابعداری ضروری نہیں۔ اس لئے کہ انسانوں کی تابعداری میں خالق کی حکم عدولی جائز نہیں۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ“۔^۱

ترجمہ: مرد مسلم پر تابعداری لازم ہے (طبعاً) پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور میں الایہ کہ اسے نافرمانی اور معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ اطاعت و فرمانبرداری

حالت مجرد میں عطر شہوت میں زیادتی کا سبب ہے

مجرد (یعنی تنگ) ہونے کی حالت میں خوشبو شہوت کو ابھارنے کا سبب ہے، اور شہوت فکر کو جنم

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَالثَّالِثَةُ: تَرْكُ الصَّلَاةِ فِي بَعْضِ الرُّوَايَاتِ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ: لَيْسَ لَهُ أَنْ يَضْرِبَهَا عَلَى تَرْكِ الصَّلَاةِ، وَتَرْكُ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ بِمَنْزِلَةِ تَرْكِ الصَّلَاةِ، وَالرَّابِعَةُ: الْخُرُوجُ عَنْ مَنْزِلِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ“۔ (مرقاۃ المفاتیح: کتاب النکاح/باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق، ج، ۵، ص، ۲۱۲۶، تحت الحديث، ۳۲۵۹، دار الفکر، بیروت، لبنان)

۱..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الجہاد/باب: لا طاعة فی معصیۃ اللہ، ج، ۳، ص، ۳۹۷، رقم الحديث، ۲۸۶۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

”لا طاعة لمن يطع الله“۔ (فیض القدير: ج، ۶، ص، ۵۵۹، رقم الحديث، ۹۹۰۱)۔ ”لا طاعة لمن يطع الله“ فی أوامره ونواہیہ وفي رواية لأحمد أيضاً ”لا طاعة لمن عصی الله، فإذا أمر الامام بمعصية فلا سمع ولا طاعة كما هو نص الحديث أنه لا يجب ذلك بل يحرم على من قدر على الامتناع الخ“۔ (فیض القدير، رقم الحديث، ۹۹۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

”لا طاعة لأحد فی معصیۃ اللہ، انما الطاعة فی المعروف“۔

”لا طاعة لأحد من المخلوقين كائناً من كان ولو أباً أو أمّاً أو زوجاً (فی معصیۃ اللہ) الخ“۔ (فیض القدير: ج، ۶، ص، ۵۵۹، ۵۶۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

”وكذا فی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: کتاب الامارة، ج، ۷، ص، ۲۴۷، رشیدیہ)

دیتی ہے اور فکر نظر بد کا باعث ہوتی ہے اور نظر سے دوسری خرافات پیدا ہوتی ہیں۔

گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والی عورت سے قطع تعلق

ایسی عورت جو گھر سے باہر خوشبو لگا کر جاتی ہو اگر تعلق توڑے بغیر اخلاق مروت کی وجہ سے اس کی اصلاح کی امید ہو تو پھر قطع تعلق کیے بغیر اس کی اس غلطی کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔
۲۔ اور اگر ترک تعلق سے اصلاح کی توقع ہو، یا پھر تعلق قائم رکھنے کی وجہ سے خود مبتلا ہو جانے ہو جانے کا ڈر ہو۔^۳ تو ترک تعلق جائز ہے۔ بہر حال ایسی عورت کے لئے دعا کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔^۴

۱۔.....”واستعمال الطيب للمتعزب فإنه يحرك الشهوة ثم الشهوة تدعو إلى الفكر والفكر يدعو إلى النظر والنظر يدعو إلى غيره“۔ (احیاء علوم الدین : کتاب الحلال والحرام ، ج ، ۲ ، ص ، ۹۷ ، دار المعرفة ، بیروت)

۲۔.....قال النووي رحمه الله تعالى: ”وَأَمَّا نَصِيحَةُ عَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ مِنْ عَدَاؤِ الْأَمْرِ فَإِنَّ شَأْنَهُمْ لِمَصَالِحِهِمْ فِي آخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ وَكَثُ الْأَذَى عَنْهُمْ فَيَعْلَمُهُمْ مَا يَجْهَلُونَهُ مِنْ دِينِهِمْ وَيَعْنِيهِمْ عَلَيْهِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ..... وَأَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ بِرَفْقٍ وَإِخْلَاصٍ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ“۔ (شرح النووي على صحيح مسلم : كتاب الايمان /باب بيان أن الدين النصيحة ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۹ ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت)

۳۔..... (یعنی اگر کوئی عورت اس خاتون کے ساتھ تعلق رکھے گی تو وہ بھی گھر سے باہر خوشبو لگا کر جانے والے فعل میں مبتلا ہو جائے گی، عثمانی)

۴۔.....”عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا يَجُلُ لِلرُّجُلِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ“۔

(مشکوٰۃ المصابیح : کتاب الآداب /باب ما ينهى من التهاجر والتقاطع الخ ، الفصل الأول ، ص ، ۴۲۷ ، قدیمی)

قال العلامة الملا على القاري رحمه الله تعالى تحته: ”رُخِصَ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَغْضَبَ عَلَى أَخِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ لِقَلْبِهِ، وَلَا يَجُوزُ فَوْقَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ الْهَجْرَانِ فِي حَقِّ مَنْ حَقَّقَ اللَّهُ تَعَالَى، فَيَجُوزُ فَوْقَ ذَلِكَ. وَفِي حَاشِيَةِ السُّيُوطِيِّ عَلَى الْمُوطَأِ، قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ: وَأَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَى أَنَّ مَنْ خَافَ مِنْ مَكَالَمَةِ أَحَدٍ وَصَلَّيْهِ مَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ دِينَهُ أَوْ يُدْخِلُ مَضْرَّةً فِي دُنْيَاهُ يَجُوزُ لَهُ مُجَانَبَتُهُ وَبُعْدُهُ، وَرَبَّ صَرْمٍ جَمِيلٍ خَيْرٌ مِنْ مُخَالَطَةِ تَوْدِيهِ..... فَإِنَّ هَجْرَةَ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدْعِ وَاجِبَةٌ عَلَى مَرِّ الْأَوْقَاتِ مَا لَمْ يَظْهَرْ مِنْهُ التَّوْبَةُ وَالرُّجُوعُ إِلَى الْحَقِّ“ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح : کتاب الأدب /باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع.....، الفصل الأول ، ج ، ۸ ، ص ، ۵۸ ، ۵۹ ، رشیدیہ)

بیوی کو گھر سے باہر پر فیوم استعمال کرنے کی اجازت دینے والے شوہر کی غیبت کا حکم

جو شخص اپنی بیوی کو گھر سے باہر خوشبو یا عطر وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہو یا اسے گھر سے باہر خوشبو استعمال کرنے کا حکم دیتا ہو تو ایسے شخص کی اصلاح کے لئے کسی بڑے (مثلاً استاد، مربی، شیخ، باپ وغیرہ) کے سامنے غیبت کرنا جائز ہے۔ اگر اصلاح مقصود نہیں تو پھر جائز نہیں۔ ۱

۱..... ”وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيُصَلِّي وَيُضَرُّ النَّاسَ بِيَدِهِ وَلِسَانِهِ فَلْيُذَكِّرْهُ بِمَا فِيهِ لَيْسَ بِغِيْبَةٍ حَتَّىٰ لَوْ أَخْبَرَ السُّلْطَانُ بِذَلِكَ لَيُزَجَّرَهُ لَا إِثْمَ عَلَيْهِ“ (الدر المختار) قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: ”قَوْلُهُ فَلْيُذَكِّرْهُ بِمَا فِيهِ لَيْسَ بِغِيْبَةٍ“ أَيْ لِيَحْذَرَهُ النَّاسُ وَلَا يَغْتَرُّوا بِصَوْمِهِ وَصَلَاتِهِ فَقَدْ أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ أَبُو زَعْرُونَ فِي الْغِيْبَةِ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ أَوْ ذَكَرُوهُ بِمَا فِيهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ“ (رد المحتار: كتاب الحظر والاباحة/فصل في البيع، ج ۶، ص ۴۰۸، دار الفكر، بيروت)

”و كذا في الفتاوى العالمكيرية: كتاب الكراهية /الباب الثالث والعشرون في الغيبة والحسد، رشيدية)

”و كذا في فتاوى قاضي خان على هامش الفتاوى العالمكيرية: كتاب الكراهية /الباب التاسع في المتفرقات، رشيدية)

”اعلم أن المرخص في ذكر مساوى الغير هو غرض صحيح فى الشرع لا يمكن التوصل إليه إلا به فيدفع ذلك إثم الغيبة وهى ستة أمور الأول التظلم فإن من ذكر قاضياً بالظلم والخيانة وأخذ الرشوة كان مغتاباً عاصياً إن لم يكن مظلوماً أما المظلوم من جهة القاضى فله أن يتظلم إلى السلطان وينسبه إلى الظلم إذ لا يمكنه استيفاء حقه إلا به قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ“ مقالاً وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ”مُطْلِ الْغَنَى ظَلَمٌ“ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ”لِي الْوَاجِدُ يَحِلُّ عَقُوبَتُهُ وَعَرْضُهُ“.

الثانى: الإِسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ وَرَدِّ الْعَاصِ إِلَى مَنَهِجِ الصَّلَاحِ كما روى أن عمر رضى الله عنه مر على عثمان وقيل على طلحة رضى الله عنه فسلم عليه فلم يرد السلام فذهب إلى أبى بكر رضى الله عنه فذكر له ذلك فجاء أبو بكر إليه ليصلح ذلك ولم يكن ذلك غيبة عندهم..... اه. الثالث الإِسْتِفْتَاءُ كَمَا يَقُولُ لِلْمُفْتِى ظَلَمْنِى أَبِي أَوْ زَوْجَتِى أَوْ أَخِى فكيف طريقى فى الخلاص والأسلم التعريض بأن يقول ما قولك فى رجل ظلمه أبوه أو أخوه أو زوجته ولكن التعيين مباح بهذا القدر لِمَا رَوَى عَنْ هِنْدَ بِنْتِ عَتَبَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سَفِيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ لَا يُعْطِينِى مَا يَكْفِينِى أَنَا وَوَلَدِى أَتَأْخُذُ مِنْ غَيْرِ عَلَيْهِ فَقَالَ ”تُخَذِى مَا يَكْفِيكِ وَكَذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ“. فَذَكَرَتْ الشُّحَّ وَالظُّلْمَ لَهَا وَلَوْلَدَهَا وَلَمْ يَزِجْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿بقية حاشيا گئے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

عورت خاوند کی غیر موجودگی میں خوشبو نہ لگائے

عورت اپنے خاوند کی غیر موجودگی میں خوشبو کا استعمال نہ کرے، کیونکہ جس کے لئے اس نے خوشبو کا استعمال کرنا ہے وہ موجود ہی نہیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”أَنَّهَا زَارَتْ أُخْتَهَا عَائِشَةَ وَالزُّبَيْرُ غَائِبٌ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدَ رِيحَ طِيبٍ فَقَالَ: مَا عَلَى الْمَرْأَةِ أَنْ لَا تَتَطَيَّبَ وَزَوْجُهَا غَائِبٌ“۔^۱
ترجمہ: ”میں اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کو گئی اور میرے شوہر زبیرؓ کہیں باہر تھے۔ آنحضرت ﷺ نے عطر کی خوشبو محسوس کی تو فرمایا: عورت پر یہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

إِذَا كَانَ قَصْدُهَا الْإِسْتِفْتَاءَ. الرابع تحذير المسلم من الشر فإذا رأيت فقيهاً يتردد إلى مبتدع أو فاسق وخفت أن تتعدى إليه بدعته وفسقه فلنك أن تكشف له بدعته وفسقه مهما كان الباعث لك الخوف عليه من سرية البدعة والفسق لا غيره إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”أُتِرَعُونَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ اهْتِكَاةٍ حَتَّى يَعْرِفَهُ النَّاسُ أَذْكُرُهُ بِمَا فِيهِ حَتَّى يَحْذَرَهُ النَّاسُ“. وكانوا يقولون ثلاثة لا غيبة لهم الإمام الجائر والمبتدع والمجاهر بفسقه.

الخامس أَنْ يَكُونَ الْإِنْسَانُ مَعْرُوفًا بِلَقَبٍ يُقَرَّبُ عَنْ عِيهِ كَالْأَعْرَجِ وَالْأَعْمَشِ فَلَا إِثْمَ عَلَى مَنْ يَقُولُ رَوَى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ وَسُلَمَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهُ فَقَدْ فَعَلَ الْعُلَمَاءُ ذَلِكَ لِضُرُورَةِ التَّعْرِيفِ وَلَئِنْ ذَلِكَ قَدْ صَارَ بِحَيْثُ لَا يَكْرَهُهُ صَاحِبُهُ لَوْ عَلِمَهُ بَعْدَ أَنْ قَدْ صَارَ مَشْهُورًا بِهِ..... اه. السادس أن يكون مجاهراً بالفسق كالمخنث وصاحب الماخور والمجاهر بشرب الخمر ومصادرة الناس وكان ممن يتظاهر به بحيث لا يستتكمف من أن يذكر له ولا يكره أن يذكر به فإذا ذكرت فيه ما يتظاهر به فلا إثم عليك قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”مَنْ أَلْقَى جَلْبَابَ الْحَيَاءِ عَنْ وَجْهِهِ فَلَا غِيْبَةَ لَهُ“ وقال عمر رضي الله عنه: ليس لفاجر حرمة وأراد به المجاهر بفسقه دون المستتر إذا المستتر لا بد من مراعاة حرمة. (أحياء علوم الدين: كتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة عشرة الغيبة، بيان الأعذار المخصصة في الغيبة، ج، ۳، ص، ۱۸۲ إلى ۱۸۴، دار أحياء التراث العربي، بيروت)

”وكذا في الرفع والتكميل في الجرح والتعديل، المقدمة، إيقاظ فيما ليس بغيبة، ص، ۵۲- ۵۶، مكتبة المطبوعات الإسلامية)

۱..... (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: كتاب النكاح/باب حق الزوج على المرأة، ج، ۴، ص، ۳۱۴، رقم الحديث، ۷۶۷، مكتبة القدسي، القاهرة)

لازم ہے کہ جب اس کا شوہر غائب ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

خوشبو شوہر اور بیوی کے درمیان محبت کا سبب ہے

اسلام نے عورت کو مرد کے لئے تزیین کا حکم دیا ہے تاکہ مرد کے دل میں عورت کی محبت اجاگر ہو۔ اگر وہ زیب و زینت نہیں کرے گی تو بہت ممکن ہے کہ شوہر کے دل میں عورت کے لئے نفرت پیدا ہو جائے، چنانچہ تزیین اور پرفیوم (Perfume) کا لگانا شوہر کے لئے مطلوب ہے، اور کہا گیا ہے کہ تزیین اور خوشبو کا لگانا زوجین کے درمیان انس و محبت کا سبب ہے اور نفرت دور کرنے کا سبب ہے۔

نوٹ: افسوس یہ کہ بہت سی خواتین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ گھر میں عام طور پر آگندہ کپڑے پہنے رکھتی ہیں لیکن جب باہر کا ارادہ ہو یا کسی مہمان کی گھر میں آمد ہو تو اچھا لباس پہنتی ہیں حالانکہ پرفیوم (Perfume) لگا کر یا اچھے کپڑے پہن کر مہمانوں یا لوگوں کا دل اپنی طرف مائل کرنا مطلوب نہیں بلکہ اپنے شوہر کا دل اپنی طرف مائل کرنا مطلوب ہے۔ ۱۔

بیوی کی پرفیوم (Perfume) کا خرچہ شوہر کے ذمہ نہیں

بیوی اپنے شوہر سے پرفیوم (Perfume) کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ شوہر کے حقوق میں شامل نہیں کہ وہ بیوی کی پرفیوم (Perfume) کے اخراجات پورے کرے اگر وہ اپنی بیوی کو پرفیوم لے کر دیتا ہے تو یہ اس کا احسان ہے۔ ورنہ یہ اس کے ذمہ واجب نہیں۔ ۲۔

۱۔.....”أما التطيب والتزين للزوج فمطلوب محبوب قال بعض الكبراء تزين المرأة وتطيبها لزوجها من أقوى أسباب المحبة والألفة بينهما وعدم الكراهة والنفرة لأن العين رائد القلب فإذا استحسنت منظراً أو صلته إلى القلب فحصلت المحبة وإذا نظرت منظراً بشعاً أو ما يعجبها من زي أو لباس تلقى إلى القلب فحصلت الكراهة والنفرة ولهذا كان من وصايا نساء العرب لبعضهن إياك أن تقع عين زوجك على شيء لا يستملحه أو يشم منك ما يستقبحه“ (فيض القدير: حرف الهمزة: ج، ۳، ص، ۱۹۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔.....”النفقة هي لغة: ما ينفقه الإنسان على عياله، وشرعاً: (هي الطعام والكسوة والسكنى)، كذا فسرهما محمد بالثلاثة“ (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطلاق/باب النفقة، ج، ۵، ص، ۲۷۵، ۲۷۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

گھر سے باہر پر فیوم لگا کر جانے والی عورت کا نفقہ ساقط نہیں ہوتا
اگر کوئی عورت گھر سے باہر پر فیوم (Perfume) لگا کر جاتی ہو تو اس صورت میں اس کا نفقہ
ساقط نہیں ہوتا لیکن گھر سے باہر خوشبو کا استعمال عورت کے لئے ممنوع ہے۔^۱

عورت کا اپنے شوہر کو خوشبو لگانا سنت ہے
عورت کا شوہر کے ہر کام میں خدمت کرنا اور اس کے آرام و سکون کا خیال رکھنا حسن
معاشرت میں شامل ہے۔ بیوی کے لئے سنت ہے کہ وہ اپنے شوہر کے کپڑوں پر خوشبو
لگائے۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:
”سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟
فَقَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطَّيِّبِ عِنْدَ إِحْلَالِهِ وَقَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ“۔^۱
ترجمہ: ”میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو
کس چیز کے ساتھ لگاتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا میں آپ کو غیر محرم ہونے کی
صورت میں اور احرام باندھنے سے پہلے بہت اچھی خوشبو لگاتی تھی۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ اپنے شوہر رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگایا کرتی تھیں۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱..... ”النفقة واجبة للزوجة على زوجها مسلمة كانت أو كافرة اذا سلمت نفسها الى
منزلي“ (ہدایہ: کتاب الطلاق/باب النفقة، ج ۲، ۳۴۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت)
۲..... (شرح معانی الآثار: کتاب مناسک الحج/باب التطیب عند الاحرام، ج ۲، ص ۱۳۰،
رقم الحدیث، ۳۶۰۵، عالم الکتب)

(فصل ۵)

خوشبو اور نام

اس باب ایسے ناموں کو بیان کیا گیا ہے جن میں خوشبو کا معنی پایا جاتا ہے اسلام نے انسانوں کو نام رکھنے کی تلقین فرمائی ہے اور ناموں سے متعلق احکامات بھی جاری فرمائے ہیں۔ اس لئے کہ انسان کی زندگی پر ناموں کے بڑے اثرات ہوتے ہیں۔ چنانچہ ناموں کے حوالے سے سب سے پہلے اچھے نام رکھنے کی تلقین فرمائی اور برے نام رکھنے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ، وَكَانَ يُحِبُّ الْأَسْمَ الْحَسَنَ“۔^۱

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ نیک فال لیا کرتے تھے، اور بدفالی اور بدشگونی سے پرہیز کیا کرتے تھے، اور اچھے نام کو محبوب رکھتے تھے۔“

رسول اللہ اچھے نام سن کر خوش ہوا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت کے اخیر الفاظ یوں بیان کیے جاتے ہیں کہ:

”وَيُعْجِبُهُ الْأَسْمُ الْحَسَنُ“۔^۲

۱..... (المعجم الكبير للطبراني: رقم الحديث ۱۱۳۰، واللفظ له، شرح السنة للبغوي، باب ما يكره من الطيرة واستحباب الفال، اخلاق النبي لأبي الشيخ الاصبهاني، رقم الحديث ۷۳۷، مسند ابن الجعد رقم الحديث، ۲۵۴۴)

(”رواه أحمد والطبراني وفيه ليث بن أبي سليم وهو ضعيف بغير كذب“.) باب الأسماء وما جاء في الأسماء الحسنة، ج، ۳، ص، ۳۸۴)

۲..... (مسند أحمد: ج، ۳، ص، ۶۵، رقم الحديث، ۲۳۲۸، دار الحديث، القاهرة) (بدایہ مسند عبد اللہ بن العباس، ج، ۵، ص، ۲۴۵، رقم الحديث، ۲۲۱۳)

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ خوبصورت نام سے خوش ہوا کرتے تھے۔“

حضرت عبداللہ بن شہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَأَلَ عَنْ إِسْمِ الرَّجُلِ فَإِنْ كَانَ حَسَنًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ ، وَإِنْ كَانَ سَيِّئًا رُئِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ ، وَإِذَا سَأَلَ عَنْ إِسْمِ الْقَرْيَةِ فَكَذَلِكَ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کا نام پوچھتے تو اگر اچھا نام ہوتا تو آنحضرت ﷺ کے روئے مبارک میں خوشی نمایاں ہوتی تھی، اور اگر نام برا ہوتا تو آپ کے چہرہ انور میں اس کی کراہت ظاہر ہوتی تھی، اور جب کس بستی کے نام کے بابت پوچھتے تو بھی یہی حال ہوتا تھا۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

=====

۱..... (المعجم الأوسط للطبرانی: رقم الحديث ، ۴۷۰۴ ، اخلاق النبي لأبي الشيخ الاصبهاني : ج، ۲ ، ص ، ۳۴۱ ، رقم الحديث ، ۷۳۹)
(رواه الطبرانی فی الكبير والأوسط ورجاله رجال الصحيح غير سعيد بن بشير وهو ثقة وفيه ضعف“).

(مجمع الزوائد: باب الاسماء وما جاء في الاسماء الحسنة ، ج، ۳ ، ص ، ۳۸۴ ، بيروت)

لڑکوں کے ایسے نام جن میں ”خوشبو“ کے معنی پائے

جاتے ہیں۔

حرف ”الف“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ابشام	ابشام کے معنی خوشبودار درخت کے آتے ہیں۔
افغم	افغم کے معنی مہک سے لبریز کے آتے ہیں۔
ازہر	أَزْهَر کا مطلب پھول ہے۔
انتسام	اِنْتِسَام کے معنی خوشبو لگانا کے آتے ہیں۔

حرف ”ب“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
بریر	بَرِير کے معنی پیلو کے درخت کا اول پھول کے آتے ہیں
بستان	بستان کے معنی باغ اور پھولوں کے ڈھیر کے آتے ہیں۔

حرف ”ت“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
تضوع	تَضَوُّع کے معنی مہکنا اور خوشبو پھیلانے کے ہیں۔

حرف ”ج“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
جعفری	جعفری کے معنی زرد پھول کے آتے ہیں، اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ رافضیوں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔
جادی	جادی کے معنی زعفران کے ہیں۔

حرف ”چ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
چاش گل	چاش پھول کے معنی بیٹھے پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
چمن گل	چمن گل کے معنی باغ کا پھول کے آتے ہیں، اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔

حرف ”خ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
خلاق	خلاق نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی ایسی خوشبو جو زعفران سے تیار کی گئی ہو کے آتے ہیں۔
خوش گل	خوش گل کے معنی حسین پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ ترکی زبان کا ہے۔
خیابان	خیابان کے معنی باغ کے مابین چلنے کے لئے پگڈنڈی کے آتے ہیں۔

حرف ”ذ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
دبستان	دبستان کے معنی باغ کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے

حرف ”ذ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ذریعہ	ذریعہ ایک قسم کی خوشبو ہے۔ ایسا نام رکھنا درست ہے
ذافر	ذافر نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبودار چیز کے آتے ہیں۔

حرف ”ر“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ریحان	ریحان نام رکھنا جائز ہے، اس کا معنی خوشبودار پودا ہے۔
ریاض	ریاض کے معنی باغ کے ہیں، ایسا نام رکھنا درست ہے۔
روبل	روبل کے معنی موتیا کا پھول کے آتے ہیں، اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
رداع	رداع کے معنی جسم میں مہک کا اثر کے آتے ہیں

حرف ”ز“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
زنبق	زنبق کے معنی چنبیلی کا تیل کے آتے ہیں۔
زوار	زوار کے معنی خوشبو مائل ہونا کے آتے ہیں۔ ایسا نام رکھا جاسکتا ہے۔

نام	معنی
زہیر	زُہیْر کا مطلب چھوٹا پھول ہے۔ یہ صحابی کا نام ہے اور زہر (زُہْر) کی تصغیر ہے۔ یہ ان صحابی کا نام ہے جو معرکہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔
زاہر	زَاہِر کے معنی کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں۔
زرنب	زَرْنَب کے معنی خوشبودار پودا کے آتے ہیں۔
زرگل	زَرْگَل کے معنی پھول کے اندر کے زیرہ کو کہتے ہیں، اور یہ فارسی کا لفظ ہے۔
زَواد	زَوَاد کے معنی خوشبو دار مائل ہونا کے آتے ہیں۔
زعفران	زعفران کے معنی ایک مہکتا ہوا ریشہ، جو پکوان میں استعمال کیا جاتا ہے۔
زیاد	زیاد کے معنی خوشبو، اضافہ اور زیادہ کے آتے ہیں۔

حرف ”س“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
سکبہ	سَکَبَہ صحابی کا نام تھا، اس کے معنی مہکتے ہوئے درخت کے ہیں
سکب	سَکَب خوشبودار پودا کو کہتے ہیں۔
سنبل	سُنْبُل کے معنی خوشبودار گھاس کے آتے ہیں۔
سنابر	سَنَابَر کے معنی خوشبودار گھاس کے آتے ہیں۔

حرف ”ش“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
شادین	شادین کا مطلب ہرن کا بچہ ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
شمانم	شمانم نام رکھا جاسکتا ہے، اس مطلب خوشبوئیں ہیں۔
شمیم	شمیم نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔ شمیم کے آگے محمد اور آخر پر اسلام لگایا جاسکتا ہے۔ (محمد شمیم الدین،)
شملید	شملید کے معنی خوشنما پھول کے آتے ہیں۔
شبگل	شبگل کے معنی صبح کھلنے والا پھول کے آتے ہیں۔

حرف ”ط“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
طعب	طعب کا مطلب خوشبو اور مرہ ہے۔
طیب	طیب نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی پاک اور خوشبو کے آتے ہیں۔ طیب کے آگے محمد اور آخر پر عثمان لگایا جاسکتا ہے۔
طیاب	طیاب کے معنی بہت اچھی چیز اور خوشبو کے آتے ہیں۔
طاب	طاب کا مطلب نفیس، پاک اور خوشبودار ہے۔

حرف ”ظ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ظفار	ظفار ایک طرح کی خوشبو ہے۔ ایسا نام رکھنا صحیح ہے۔
ظیان	ظیان نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی شہداء و چنبیلی کے آتے ہیں

ظلال	ظلال نام رکھا جاسکتا ہے، اس کے معنی باغ اور بادل کا سایہ کے آتے ہیں۔
------	--

حرف ”ع“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
عصفر	عصفر کے معنی ایک پھول اور کسم کا پھول کے آتے ہیں۔
عریش	عریش کے معنی سائبان اور باغ میں بنا گھر کے آتے ہیں، یہ لفظ عربی اردو کا ہے۔
عبال	عبال کا مطلب جنگلی گلاب کا پھول کے آتے ہیں۔
عطار	عطار نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی عطریہ بیچنے والا کے آتے ہیں۔
عمیر	عمیر کے معنی مہک اور خوشبو کے آتے ہیں
عاطر	عاطر کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں۔
عود	عود کے معنی لوٹنا اور ایک خوشبو کے آتے ہیں۔
عوف	عوف صحابی کا نام تھا، اس کے معنی خوشبودار، مہمان و غیرہ کے آتے ہیں۔
عابق	عابق کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں۔
عبق	عبق کے معنی مہک کے آتے ہیں۔
عبیٹ	عبیٹ پھول کی ایک قسم ہے۔

حرف ”ف“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
فرل	فرل کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
فاغر	فاغر چمپا کے پھول کو کہتے ہیں۔

حرف ”ق“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
قطیف	قطیف نام رکھا جاسکتا ہے، اس کا معنی چنا ہوا پھول

حرف ”ک“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
کمل	عربی میں کمل کے معنی پورا اور کامل کے آتے ہیں جبکہ ہندی میں اس کے معنی کنول کا پھول کے آتے ہیں۔
کسام	کسام کے معنی کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں۔ یہ ہندوانہ نام ہے لہذا غیر مسلموں کی مشابہت سے بچنے کے لئے ایسا نام نہ رکھا جائے۔
کنول	کنول کے معنی گل نیلوفر کے آتے ہیں، اور یہ ہندی کا لفظ ہے

حرف ”گ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
گلاب نام	گلاب کا مطلب پھول ہے۔

نام	معنی
گل انداز	گل انداز کے معنی پھولوں کو نشانہ بنانے والا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل احمر	گل احمر کے معنی گلاب کا پھول کے آتے ہیں۔
گل بار	گل بار کے معنی پھولوں کو نشانہ بنانے والا کے آتے ہیں۔
گل بکا ولی	گل بکا ولی کے معنی ایسا مہکتا ہوا سفید رنگ کا پھول جس کا پودا پیلے رنگ کا ہوتا ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل چین	گل چین کے معنی پھولوں کو چننے والا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل فام	گل فام کے معنی پھول جیسا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل شگفتہ	گل شگفتہ کے معنی کھلے پھول کی طرح کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل صنوبر	گل صنوبر کے معنی پھول جیسا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل زیب	گل زیب کے معنی حسین پھول کے آتے ہیں۔
گل باز	گل باز کے معنی پھولوں سے کھیلنے والے کے آتے ہیں۔
گلزار	گلزار کے معنی گلستان چمن کے آتے ہیں۔
گل افشاں	گل افشاں سنہرے پھول کو کہتے ہیں، یہ فارسی اور اردو کا لفظ ہے۔
گل آفتاب	گل آفتاب کے معنی سورج مکھی کا پھول، یہ فارسی کا لفظ ہے

نام	معنی
گل انداز	گل انداز کے معنی پھول توڑنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے
گلبار	گلبار کے معنی پھول برسانے والا کے آتے ہیں۔
گل باز	گل باز کے معنی پھولوں سے کھیلنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل رخ	گل رخ کا مطلب گلاب جیسا چہرہ کے آتے ہیں۔
گلابہ	گلابہ کے معنی پھولوں کا بادشاہ کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلستان	گلستان کے معنی باغ کے آتے ہیں۔
گلفشاں	گلفشاں کا مطلب پھول بکھیرنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلغام	کسی بچہ کا نام گلغام رکھا جاسکتا ہے، اس کے معنی پھول جیسے چہرے والا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلر یز	گلر یز کا مطلب پھول چھڑنے والا، یہ فارسی کا لفظ ہے
گل ہاشم	گل ہاشم کے معنی چینیلی کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے
گل جان	گل جان کے معنی پھول کی جان کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے
گلبرگ	گلبرگ کے معنی پھول کی پگھڑی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے
گل	گل کے معنی پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلنار	گلنار کا مطلب انار کا پھول ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

حرف ”ل“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
لادن	لادن کے معنی ایک خوشبودار عنبر کے آگے ہیں۔

نام	معنی
لالہ	لالہ کے معنی سرخ رنگ کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے

حرفِ ”م“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
مشام	مشام کے معنی سونگھے کی قوت کے آتے ہیں۔
مطیب	مُطِیب نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبودار، معطر کے آتے ہیں
معتمر	مُعْتَمِر کے معنی خوشبودار کے آتے ہیں۔

حرفِ ”م“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
نور	نَوْر کے معنی آدھا کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں۔
نرجس	نرجس کے معنی زگس کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نعمان	نُعْمَان کے معنی سرخ پھول کے آتے ہیں۔
نبید	نَبِید کے معنی پھولوں کا رس کے آتے ہیں۔

حرفِ ”و“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
وراد	وَرَاد کے معنی زعفران کے آتے ہیں۔
ورود	وَرُود گلاب کے معنی اور درخت کی کٹی کو کہتے ہیں۔
ورد	وَرْد نام رکھنا صحیح ہے۔ یہ صحابی کا نام تھا، اس کے معنی گلاب اور بہادر۔ اس کے شروع میں محمد یا آخر میں احمد لگایا جاسکتا ہے۔

نام	معنی
وردان	وردان کے معنی جری، بہادر اور گلاب۔ یہ بھی صحابی کا نام تھا۔

حرف ”و“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ہوزان	ہوزان کے معنی شگفتہ اور زنگس کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

حرف ”ی“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
یاسم	یاسم کے معنی یاسمون کے آتے ہیں۔
یاشم	یاشم کے معنی چنبیلی کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



لڑکیوں کے ایسے نام جن میں ”خوشبو“ کے معنی پائے جاتے ہیں

حرف ”ا“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ارتج	اَرْتَج کے معنی خوشبو اور اچھی مہک کے آتے ہیں۔
ازہار	اَذْهَار کے معنی پھولوں کے آتے ہیں۔
ازہرہ	اَزْهَرہ کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
اراج	اِرَاج نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی خوشبو کے آتے ہیں
اطروبہ	اَطْرُوبہ نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی خوشبو والی کے آتے ہیں۔
الغاعیہ	اَلْغَاعِیَہ کے معنی حنا کی کلی کے آتے ہیں۔
اشنہ	اشنہ کے معنی معطر کے آتے ہیں۔

حرف ”ب“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
بہار	بہار کے معنی پھول کھلنے کا موسم کے آتے ہیں۔

حرف ”پ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
تانزیا	تانزیا ایک پھول کا نام ہے، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔

نام	معنی
تطیب	تَطْيَبَ کے معنی خوشبو لگانا کے آتے ہیں۔
تسعیف	تسعیف کے معنی کوئی خوشبودار چیز ملانا کے آتے ہیں۔
تطیب	تَطْيَبَ کے معنی خوشبو میں بسانا کے آتے ہیں۔

حرف ”پ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
پری گل	پری گل کے معنی پھولوں کی قطار، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
پرہ گل	پرہ گل کا معنی پھولوں کی قطار، یہ لفظ فارسی کا ہے

حرف ”ج“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
جادی	جادی کے معنی زعفران کے آتے ہیں۔
جلنار	جلنار کے معنی انار کا پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
جوریہ	جُورِيَّہ کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
جوریہ آراء	جُورِيَّہ آراء کے معنی پھولوں کی ٹوکری کو سجانے والی۔
جوہی	جوہی کے معنی چھوٹا خوشبودار پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ اردو اور ہندی کا ہے۔ یہ نام ہندوانہ ہے، غیر مسلموں سے مشابہت کی وجہ سے ایسا نام نہ رکھا جائے۔
جونہ	جُونَا کے معنی عطر دان کے آتے ہیں۔
جنہ	جَنَّة کا مطلب باغ اور جنت ہے۔ ایسا نام رکھنا درست ہے۔
جوہیا	جُوْهِيَا کے معنی جوہی کا پھول کے آتے ہیں۔

حرف ”چ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
چنبیلی	چنبیلی کے معنی خوشبودار پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
چمن آراء	چمن آراء کے معنی باغ کو سجانے والی کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
چوگلا	چوگلا کے معنی چار پنکھڑیوں والا پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ اردو ہندی کا ہے۔ یہ ہندوانہ نام ہے، لہذا ایسا نام نہ رکھا جائے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں۔ اس لئے کہ اس میں غیر مسلموں سے مشابہت پائی جاتی ہے۔
چمپا	چمپا کے معنی زرد رنگ کا ایک پھول کے آتے ہیں، یہ ہندی اور اردو کا لفظ ہے۔ غیر مسلموں کی مشابہت کی وجہ سے نام رکھنا منع ہے۔
چنپا	چنپا کے معنی ایک زرد رنگ کا پھول، یہ لفظ فارسی کا ہے۔

حرف ”ح“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
حنا	حنا ہندی کی پتی کو کہتے ہیں۔
حناطہ	حناطہ کے معنی عطریات فروش کے آتے ہیں۔
حدیقہ	حدیقہ کے معنی باغ، باغیچہ اور ہر پھل دار والی زمین۔

حرف ”خ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
خزیمہ	خُزَیمَہ کے معنی اچھا پھول کے آتے ہیں۔
خوشبو	خوشبو کے معنی مہک کے آتے ہیں۔
خندہ گل	خندہ گل کے معنی پھول کی مسکراہٹ کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔

حرف ”ذ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
دمیدہ	دَمِیدَہ کے معنی کھلا پھول کے آتے ہیں۔
دالیہ	دالیہ ایک حسین پھول کا نام ہے، یہ لفظ ترکی زبان کا ہے۔ ایسا نام رکھنے سے پرہیز کیا جائے اس لئے کہ غیر مسلم بھی یہ نام رکھتے ہیں۔
دیمہ	دیمہ کے معنی گل رخسار کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

حرف ”ذ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ذریہ	ذَرِیَہ نام صحیح ہے۔ یہ ایک قسم کی خوشبو ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجۃ الوداع میں احرام کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ذریہ نامی خوشبو لگائی تھی۔

حرف ”ز“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
رائحہ	رَائِحَہ کا مطلب مہک ہے۔ ایسا نام رکھا جاسکتا ہے۔

نام	معنی
روحانہ	رُوحَانَه کے معنی مہکیں کے آتے ہیں۔
روضہ	روضہ نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی باغ کے آتے ہیں۔
ریحانہ	ریحانہ کے معنی ایک خوشبودار پودا اور حسین عورت کے آتے ہیں۔ رسول اللہ کی جاریہ کا بھی نام تھا۔ کہا جاتا ہے کہ: ”المرأة ریحانة وليست بقهرمانة“ ترجمہ: ”عورت ایک پھول ہے گھر کی منظمہ نہیں ہے۔“
روزا	روزا کے معنی گلاب کا پھول یا گلاب کے پھول کی مانند کے آتے ہیں، یہ لفظ لاطینی زبان کا ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ یہ برٹش (British) غیر مسلم سنگر (Singer) کا نام تھا۔
رمیشہ	رمیشہ کے معنی پھولوں کا گلدستہ کے آتے ہیں نیز یہ رسول اللہ ﷺ کی خالہ کا نام تھا۔
روین	روین کا مطلب موتیا کا پھول ہے۔ یہ نام غیر مسلم رکھتے ہیں اس لئے ایسا نام نہ رکھا جائے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں، اس لئے کہ کفار کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہیں۔
روزینا	روزینا کے معنی گلاب کا پھول کے آتے ہیں۔
روزل	روزل کے معنی گلاب کی طرح کے آتے ہیں، یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اس نام میں غیر مسلموں کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے، اس لئے ایسا نام نہ رکھا جائے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں۔
ریا	رِیَا کا مطلب خوشبو ہے۔

حرف ”ز“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
زباد	زَبَادُ کے معنی عمدہ خوشبو کے آتے ہیں۔
زنبق	زَنْبُقُ کے معنی چنبیلی کا تیل اور سفید سوسن کے آتے ہیں۔
زہرہ	زَهْرَہ نام رکھنا درست ہے۔ اس کے معنی ایک پھول، چمک دک اور بہار کے آتے ہیں۔
زہیرہ	زُهَيْرَہ نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی چھوٹے پھول یا کھلی کے آتے ہیں۔
زنجبیل	زَنْجَبِيلُ کے معنی سوٹھ اور خوشبودار کے آتے ہیں۔ یہ لفظ قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔
زینب	زَيْنَبُ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کا نام ہے، اس کے معنی فیاض، خوشبوداری اور حسین کے آتے ہیں۔
زینا	زَيْنَا ایک پھول کا نام ہے۔
زعفرہ	زَعْفَرَہ کے معنی زعفران کے اندر کے آتے ہیں۔
زہور	زُهْوَرُ کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
زرگل	زَرْگَل کے معنی پھول کے اندر کا زیرہ، یہ لفظ فارسی کا ہے۔

حرف ”س“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
سنبل	سُنْبُلُ کے معنی ایک خوشبودار پودا اور خوشہ کے آتے ہیں۔

نام	معنی
سعدی	سُعدی کے معنی مہکتے ہوئے پودا کے آتے ہیں۔
سمن	سمن چنبیلی کا پھول کو کہتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
سارا	سارا کے معنی اعلیٰ قسم کی خوشبو کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
سوزین	سوزین کے معنی سوسن کا پھول کے آتے ہیں، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ غیر مسلم بھی یہ نام رکھتے ہیں اگرچہ اس کے معنی ٹھیک ہیں۔
سوسن	سوسن کے معنی ایک سفید نیلا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
سبد گل	سبد گل کے معنی پھولوں کی ٹوکری کے آتے ہیں۔
سروج	سروج کے معنی کنول کا پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ ہندی زبان کا ہے۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ یہ ہندوانہ نام ہے، اگرچہ اس کے معنی ٹھیک ہیں۔

حرف ”ش“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
شایم	شایم کے معنی مہک کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
شبو	شبو کے معنی ایسی بیل جو رات کو مہکے، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
شاذیہ	شاذیہ کے معنی انوکھی اور خوشبودار کے آتے ہیں۔
شگفتہ	شگفتہ کے معنی ایسا پھول جو کھلا ہوا نہ ہو اور کلی کے آتے ہیں۔
شہلا	شہلا کے معنی زگس کے پھول اور کالی آنکھیں کے آتے ہیں۔

نام	معنی
شمیم	شَمِیم نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی بلند و عمدہ خوشبو کے آتے ہیں
شمیمہ	شَمِیمہ کے معنی خوشبودار ہوا کے آتے ہیں۔
شہناز	شہناز کے معنی پھول کے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
شیماء	شیماء کے معنی خوشبو اور خصلت کے آتے ہیں۔
شامیہ	شامیہ کے معنی سونگھنے والی کے آتے ہیں۔

حرف ”ص“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
صندلین	صندلین کے معنی صندل جیسی خوشبو والی کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
صندلاف	صندلاف کے معنی صندل کی لکڑی فروخت کرنے والی
صبا	صبا موسم بہار کی ہوا کو کہتے ہیں۔

حرف ”ط“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
طعب	طعب کے معنی مہک اور مزہ کے آتے ہیں۔ اس کے آخر میں نساء لگایا جاسکتا ہے۔ پورا نام طعب النساء ہوگا۔
طلہ	طلہ نام اسلامی ہے، جس کا صحیح تلفظ ”طَلَّہ“ ہے، یہ لڑکیوں کا نام ہے۔ اس کے معنی عورت، شہنم اور خوشبودار چیز کے آتے ہیں۔
طوبی	طوبی نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی پاکیزہ اور خوشبودار۔
طیبہ	طیبہ کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔

حرف ”ع“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
عاطرہ	عَاطِرَہ کا مطلب خوشبودار ہے۔ یہ نام رکھنا صحیح ہے۔
عائکہ	عَائِکَہ نام رکھنا درست ہے، یہ کئی صحابیات کا نام ہے۔ اس کے معنی بہت خوشبو ملنے والی کے آتے ہیں۔
عترہ	عِترَہ کے معنی خالص مشک کا ٹکڑا کے آتے ہیں۔
عصفر	عُصْفَرُ کے معنی کسم کا پھول کے آتے ہیں۔
عنبر	عنبر کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔
عنبرین	عَنْبَرِین کے معنی عنبر کی مثل مہک والی کے آتے ہیں۔
عبالہ	عَبَالَہ کے معنی جنگلی گلاب کے آتے ہیں۔
عنبرینہ	عَنْبَرِینَہ کے معنی عنبر والی کے آتے ہیں۔
عصرہ	عَصْرَہ کے معنی تیز مہک کے آتے ہیں۔
عصفہ	عَصْفَہ ایک پھول کا نام ہے۔
عنبرہ	عنبرہ کا مطلب خوشبو ہے۔ یہ نام رکھنا درست ہے۔
عیزہ	عِیزَہ کے معنی خوشبو کے ہیں۔
عبیر	عَبِیر نام رکھنا درست ہے، اس کے معنی مرکب خوشبو کے آتے ہیں
عبیرہ	عَبِیرَہ کے معنی زعفران اور خوشبو کے آتے ہیں، ایسا نام رکھنا درست ہے۔

حرف ”غ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
غالیہ	غَالِیَہ کا مطلب خوشبو رقیقتی اور عزیز کے آتے ہیں۔ یہ نام رکھنا صحیح ہے۔
غمرہ	غمرہ کے معنی زعفران کے آتے ہیں۔
غمرہ گل	غمرہ گل کے معنی پھول کا کھلنا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
غزلیہ	غَزَلِیَہ کے معنی ہرن اور بہتات کے آتے ہیں۔
غنچہ	غنچہ کے معنی پھول کی کلی کے آتے ہیں۔

حرف ”ف“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
فاغرہ	فَاغِرَہ چمپا کے پھول کو کہتے ہیں۔
فرخندہ	فَرْخَنْدَہ کے معنی کھلا ہوا اور خوش نصیب پھول کے آتے ہیں۔
فشوہ	فَشْوَہ کے معنی عورت کا عطر دان کے آتے ہیں۔
فلورا	فلورا کے معنی کلی سے پھول بننا یا پھول کھلنا کے آتے ہیں۔ نوٹ: یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ یہ نام رکھنا صحیح نہیں اس لئے کہ کفار کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ اس کے معنی صحیح ہیں۔
فاغیہ	فَاغِیَہ کے معنی خوشبودار پودے کی کلی یا خوشبو۔ فاغیہ مہندی کی کلی کو بھی کہتے ہیں۔ اس کی خوشبو نہایت عمدہ اور نفیس ہوتی ہے۔
فغمہ	فَغْمَہ کے معنی خوشبو کے مہک۔ یہ نام رکھنا درست ہے۔

نام	معنی
فردوس	فردوس کے معنی جنت میں اونچا باغ کے آتے ہیں۔ یہ نام قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔
فیہ	فَیْہ نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی مہک / خوشبو کے آتے ہیں۔

حرف ”ق“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
قطیفہ	قَطِیفَہ کے معنی چنا ہوا پھول کے آتے ہیں۔
قفاحہ	قُفَّاحَہ کا مطلب شگوفہ کھلتے وقت کا پھول۔ ایسا نام رکھنا جائز ہے

حرف ”ک“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
کارمیلہ	کارمیلہ کے معنی پھل دار باغ کے آتے ہیں۔ یہ نام نہ رکھا جائے اس لئے کہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے گوہ کہ اس کے معنی صحیح ہیں۔
کشمہ	کُشْمَہ نام رکھنا روا ہے۔ اس کے معنی گلہ سستہ کے آتے ہیں۔
کنول	کَنْوَل کے معنی پھول کے ہیں۔ ایسا نام رکھنا درست ہے۔
کنول نین	کنول نین کے معنی کنول کے پھول کی مانند آنکھوں والی کے آتے ہیں، یہ لفظ اردو کا ہے۔
نام	معنی
کول	کول کے معنی نرم و نازک پھول کے آتے ہیں۔

حرف ”گ“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
گل اشرفی	گل اشرفی کے معنی گول پھول کے آتے ہیں۔
گل احمر	گل احمر کے معنی سرخ پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل زیبا	گل زیبا کے معنی دورنگ کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل چیس	گل چیس کے معنی باغبان یا مالی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل بازہ	گل بازہ کے معنی پھولوں سے کھلنے والی، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل تن	گل تن کے معنی پھول کی مانند حسن والی، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے
گل جانہ	گل جانہ کے معنی پھول سی جان والی، یہ فارسی اور پشتو کا لفظ ہے۔
گل چہرہ	گل چہرہ کے معنی پھول سا چہرہ کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل کوکب	گل کوکب کے معنی ڈیلیا کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل باشم	گل باشم کے معنی چنبیلی کے پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل نسرین	گل نسرین کے معنی جنگلی پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلیں	گلیں کے معنی حسین مسکراہٹ والی اور پھول کی طرح خوبصورت
گلٹانہ	گلٹانہ کے معنی بے مثال پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلتن	گلتن کے معنی پھول کی مانند بدن والی، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔
گلغدار	گلغدار کے معنی پھول جیسے رخساروں والی کے آتے ہیں۔
گل خندہ	گل خندہ کے معنی شوخ پھول کی طرح، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلرخ	گلرخ کے معنی پھول جیسے گل والی کے آتے ہیں۔

گلشن آرا	گلشن آرا کے معنی باغ کو سنوارنے والی یا محفل سجانے والی والی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل عذرا	گل عذرا کے معنی پھول جیسے رخسار والی، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل جان	گل جان کے معنی پھول کی جان کے آتے ہیں۔
گملا	گملا کے معنی پھولوں کے ہار کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل بن	گل بن کے معنی جنگل کا پھول، یہ فارسی اور اردو کا لفظ ہے۔
گل شاد	گل شاد کے معنی تازہ پھول کے آتے ہیں۔
اسم گل	اسم گل نام کے معنی پھول جیسی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گل حنا	گل حنا کے معنی مہندی کا پھول کے آتے ہیں۔
گل رعنا	گل رعنا کے معنی خوبصورت نازک خوشبودار پھول کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
گلشن	گلشن کے معنی پھولوں کے باغ کے آتے ہیں، یہ لفظ فارسی کا ہے۔
گلفدا	گلفدا کے معنی گلاب کی مانند کے آتے ہیں۔
گلفشاں	گلفشاں کے معنی پھول بکھیرنے والی کے آتے ہیں۔
گلنار	گلنار کے معنی پھولوں پر فخر کرنے والی کے آتے ہیں۔
گلفام	گلفام کا مطلب پھول جیسے چہرے والی کے آتے ہیں۔
گل اندام	گل اندام کے معنی پھول کی طرح نازک کے آتے ہیں۔
گنار	گنار کے معنی پھول جیسی اداؤں والی کے آتے ہیں۔
گل نار	گل نار کے معنی انار کا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔

گل شکفتہ	گل شکفتہ کے معنی کھلا ہوا پھول کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
گلدین	گلدین کے معنی پھولوں سے نکلی ہوئی کے آتے ہیں، یہ لفظ ترکی زبان کا ہے۔

حرف ”ل“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
لطیمہ	لَطِیمَہ کے معنی مشک دان کے آتے ہیں۔ ایسا نام رکھنا جائز ہے۔
لاعیمہ	نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی دامن کوہ کا زرد پھول والا پودا۔
لیچہ	لَبِیْخَہ نام رکھنا درست ہے، جو مشک کے نافہ کو کہتے ہیں۔ ایسا نام رکھنا درست ہے۔
لالہ رخ	لالہ رخ کے معنی پھول جیسی اور پھول کی طرح چہرے والی کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
لورندا	لورندا کے معنی پھولوں کے تاج، یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔
لیلہ	لیلہ کے معنی سوہن کا پھول کے آتے ہیں، یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔

حرف ”م“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
مالتی	مالتی کے معنی چنبیلی کے پھول کے آتے ہیں، یہ ہندی زبان کا لفظ ہے
مطیبہ	مُطَبِّہ کے معنی خوشبوداری کے آتے ہیں۔
منکشے	منکشے ایک پھول کا نام ہے، یہ ترکی زبان کا لفظ ہے۔
مہک	مہک کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔

حرف ”ن“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
نکبہ	نکبۃ کے معنی خوشبو کے ہیں۔
نگہت	نگہت کے معنی مہک کے آتے ہیں۔
نسترن	نسترن کے معنی سفید پھولوں کی کیاری، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نشیہ	نشیہ کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔
نرگس شہلا	نرگس شہلا نرگس کے پھول کی قسم ہے جس میں زردی کی جگہ سیاہی ہوتی ہے، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نوریہ	نُورِیہ پھولوں کی کلی کو کہتے ہیں۔
نوار	نُوار نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی پھول کے ہیں۔
نفت	نَفْت کے معنی خوشبو کے آتے ہیں۔
نازبو	نازبو کے معنی خوشبودار پودا کے آتے ہیں، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
نیلوفر	نیلوفر ایک پھول کا نام ہے۔
نزدن	نَزْدَن نام رکھا جاسکتا ہے، اس کے معنی مہکتے ہوئے پودے کے آتے ہیں۔
نرگس	نرگس کے معنی پھول کے آتے ہیں۔
نسرین	نَسْرِین نام صحیح ہے، اس کے معنی نفیس اور پلی خوشبودار پھول کے آتے ہیں۔
نافہ	نافہ کے معنی خوشبودار چیز کے آتے ہیں۔

حرف ”و“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
ورقہ	ورقہ پھول کی پتی کو کہتے ہیں۔
وردت افشاں	وردت افشاں کے معنی گلاب کے پھول بکھیرنے والی کے آتے ہیں
ورتاج	ورتاج کے معنی سورج کی مکھی کا پھول، یہ فارسی کا لفظ ہے۔
ورود	ورود کے معنی گلاب کا پھول یا درخت کی کٹی کے آتے ہیں۔
ورده	وَرْدَه ”الورد“ کا مؤنث ہے، جس کے معنی گلاب کے آتے ہیں۔
وردیہ	وَرْدِيَّہ نام رکھنا صحیح ہے، اس کے معنی گلاب کی کیاری کے آتے ہیں

حرف ”ی“ سے شروع ہونے والے نام

نام	معنی
یاسمون	يَاسْمُونُ کا مطلب چنبیلی کا پھول ہے۔
یاسم	(يَاسَم) چنبیلی کے پھول کو کہتے ہیں۔ اس کے آخر میں نساء لگایا جاسکتا ہے۔ پورا نام یاسم النساء ہوگا۔
یاسمین	يَاسْمِين نام رکھنے میں کوئی قباحت نہیں، اس کے معنی چنبیلی کے آتے ہیں۔
یاسمین افشاں	یاسمین افشاں کے معنی چنبیلی کا پھول پھڑکنے والی کے آتے ہیں۔
یاسمہ	يَاسْمَہ چنبیلی کے پھول کو کہا جاتا ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

(فصل نمبر ۶)

پھول

پھول اور پودے اللہ عزوجل کی قدرت کی صنایع کے مظہر ہیں۔ فطری ماحول کے حسن و جمال کو برقرار رکھنے کے لئے قدرت نے ان میں توازن بخشا ہے، پھول کا ساتھ ہمیشہ حضرت انسان کے ساتھ رہا ہے، ایک دوسرے کو مسرتوں اور خوشیوں سے نوازتے ہیں اور غم و حزن کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں۔ پھولوں کے دلربا رنگوں، دلکش دل آفریں شکل و شباہت اور ایسی ہی دوسری جمالیاتی خوبیوں نے انسان کی معاشرتی اور تمدنی زندگی پر گہرا اثر ڈالا ہے، انسان کو تہذیب کے زینے چڑھنے میں پھولوں کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ حضرت انسان کو مہذب بنانے میں پھولوں کا بڑا حصہ ہے۔ پھولوں کی زینت و زیبائش نے انسان کے گھر، باغات، چوک چوراہوں اور راستوں وغیرہ کو ایسا مزین کیا ہے کہ اگر پھولوں کی کاشت اور ان کی سجاوٹ وغیرہ کو معیار قرار دیا جائے تو تہذیب یافتہ لوگ اور قومیں وہی معلوم ہوتی ہیں جو پھولوں اور پودوں کو سڑکوں، دفاتروں، باغات اور گھروں کو مخصوص طریقے سے سجاتی ہیں۔

پھولوں نے ماحول کو رعنائی اور خوبصورتی بخشی ہے، یہ نہ کہ فقط ہمیں تازہ ہوا فراہم کرتے ہیں بلکہ ہمارے گرد و نواح کے ماحول کو بھی خوشگوار بناتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق دنیا بھر میں مسکراتے رنگ برنگ کھلتے پھولوں کی بارہ ہزار اقسام ایسی ہیں جن سے فقط دیدی زہی، زینت و زیبائش اور مناظر کو خوبصورت بنانے کا کام لیا جاتا ہے۔

موسم بہار کی آمد پر کئی شہروں میں پھولوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں لنڈن کولمبیا کے شمال مغربی شہر میڈلن میں ہر سال کی طرح اس سال بھی پھولوں کی نمائش کا

اہتمام کیا گیا۔ نمائش میں پھولوں کے ۵۰۰ سے زائد کاشتکاروں نے حصہ لیا۔ پھولوں کے اس خوش رنگ اور خوش نمائش کا ۵ لاکھ سے زائد سیاحوں نے نظارہ کیا۔ پھولوں کی آرائش کرنے والوں نے منفرد انداز میں پھول سج کر سروں پر رکھ کر شہر کی سڑکوں پر مارچ کیا۔ پھولوں کے اس سالانہ میلے کا آغاز ۱۹۵۷ء میں ہوا تھا، جس کا مقصد خطے میں پھولوں کی پیداوار بڑھانا تھا۔^۱

بہر حال انسان کو پھولوں سے ایک فطرتی محبت ہے جو اسے ہمیشہ تازگی کا احساس دلاتی رہتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی پھولوں سے بھی ایک گنا انیسیت تھی جس کا بیان اپنے مقام پر آئے گا، لیکن بعض ایسے مواقع ہیں جہاں پھولوں کا لین دین غیر شرعی عمل بھی بن جاتا ہے۔ ذیل میں پھول سے متعلق تمام مسائل و واقعات کو بیان کیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے دو پھول

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دنیا کے دو پھول قرار دیا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن ابی نعم فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ يُصِيبُ الثُّوبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَيَّ هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ“۔^۲

۱..... <http://urdu.geo.tv/UrduDetail.aspx?ID=11328>

۲..... (سنن الترمذی: کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنہما، ج ۴، ص ۴۹۷، رقم الحديث، ۳۷۷۰، دار الکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: ”ایک عراقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مجھ کے خون کے متعلق پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ مجھ کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے، اور انہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند (حضرت حسین) کو قتل کیا ہے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسن و حسین دونوں میری دنیا کے پھول ہیں۔“

پھول اور خوشبو کا ہدیہ واپس نہ کرو

پھول اور خوشبو کا ہدیہ واپس نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

”مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ“^۱

ترجمہ: ”جس کو پھول پیش کیا گیا ہو وہ واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ کم وزن اور عمدہ خوشبو کا حامل ہوتا ہے۔“

”إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيْحَانُ فَلَا يَرُدُّهُ ، فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ“^۲

ترجمہ: ”جب تم میں سے کسی کو پھول کا ہدیہ پیش کیا جائے وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ ، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ“^۳

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الألفاظ من الأدب وغیرھا/باب استعمال المسک وأنه أطيب الطيب وکراهة رد الريحان والطيب، ج، ۴، ص، ۱۷۶، رقم الحديث، ۲۲۵۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲..... (فیض القدير: حرف الهمزة، ج، ۱، ص، ۳۷۲، دارالکتب العلمیة، بیروت)

۳..... (صحیح البخاری: کتاب اللباس /باب من لم یرد الطيب، ج، ۴، ص، ۷۱، رقم الحديث، ۵۹۲۹، دارالکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: ”(جب ان کو) خوشبو (ہدیہ کی جاتی تو) آپ وہ واپس نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔“

قرآن مجید کی تلاوت کے دوران قاری پر پھولوں کی پیتیاں پھینکنے کا حکم آج کل قرآن مجید کی قرأت کی محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے، جس کے لئے دنیا کے مختلف کونوں سے قراء کو دعوت دی جاتی ہے۔ ان محافل میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ تلاوت کے دوران قاری صاحب پر ایک شخص یا چند اشخاص پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات تلاوت کے دوران بد نظمی پیدا ہو جاتی ہے نیز لوگوں کی توجہ بھی اسی طرف مبذول رہتی ہے، اور اصل مقصد سماعت قرآن فوت ہو جاتا ہے۔ بندہ کے خیال میں دوران تلاوت اسی طرح پھولوں کی پیتیاں پھینکنا خلاف ادب عمل ہے، اس لئے ایسے عمل سے احتراز کیا جائے۔

حجاج کو رخصت کرتے وقت گلے میں خوشبودار پھول ڈالنے کا حکم آج کل فیشن (Fashion) اور غیروں کی تقلید میں حجاج کے رخصت کے وقت پھولوں کے ہار ان کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ غیر مسلموں کی ایجاد کردہ رسم ہے، نیز اگر حج و عمرہ پر جانے والا حالت احرام میں ہو تو اس کے گلے میں خوشبودار پھولوں کے ہار ڈالنے سے سوگھنا لازم آئے گا۔ بالفاظ دیگر خوشبو سے فائدہ اٹھانا لازم آئے گا، گو کہ محرم پر خوشبو سونگھنے کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم تو نہیں ہوتا، البتہ مکروہ ہے۔

زبدۃ المناسک میں ہے:

آج کل یہ رواج ہو گیا ہے کہ جو شخص حج پر جاتا ہے تو دوست و احباب خوشبودار پھولوں کے ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ ایک تو یہ رسم کافروں اور فیشن پرست لوگوں نے ایجاد کی ہے، ان میں ہی مروج ہے۔ دیندار و علماء فضلاء اس کو پسند نہیں کرتے نہ ان کا عمل ہے

بلکہ ان کے طرز عمل کے خلاف ہے۔

دوسرا یہ کہ اگر سفر میں جانے والا حج یا عمرہ کے احرام میں ہوگا تو ان کے خوشبودار پھولوں کے ہار وغیرہ گلے میں ڈالنا یا سونگھنا ممنوع ہے، اگرچہ فقط اس سے کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہوتا، بلکہ مکروہ ہے، کیونکہ پھولوں کی خوشبو کو لگانے کا حکم نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ اھ۔۔۔

قبروں پر پھول چڑھانے کے لئے بیچنا مکروہ مگر اس کی قیمت حلال ہے اگر کوئی شخص پھول بیچتا ہو اور لوگ اس سے خرید کر قبروں وغیرہ پر چڑھاتے ہوں یا پھولوں کو ہار بنا کر قبروں وغیرہ پر ڈالتے ہوں تو ایسے شخص کے لئے ان کے ہاتھ بیچنا حلال ہے، بالفاظ دیگر ان پھولوں کی قیمت بیچنے والے کے لئے حلال ہے لیکن اس کا یہ فعل کراہت سے خالی نہ ہوگا۔ اسی طرح کا ایک سوال عزیز الفتاویٰ میں مرقوم ہے جو نذر قارئین کیا جاتا ہے۔

سوال: میرے پاس بکریوں کا روزگار ہے عموماً اس جگہ مشرک آباد ہیں جو کہ بکریوں کے بچے مار کر اس کا خون بتوں پر ڈالتے ہیں اور اکثر میں بھی بکرایا بکری ان کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: بیچنا ان کے ہاتھ حلال ہے یعنی قیمت ان بچوں اور بکرا بکری کی بائع کو حلال ہے لیکن یہ فعل مکروہ ہے۔ ۲

مزاروں یا قبروں پر پھولوں کے ہار رکھنے کی نذر کا حکم
کچھ لوگ بالخصوص عورتیں مزاروں اور قبروں پر پھولوں کے ہار یا گلدستے چڑھانے کی نذر مان

١.....(زبدة المناسك: ص، ٣٩٩، سعيد)

“وَلَا يَلْزُمُهُ شَيْءٌ بِسْمِ الرَّيْحَانِ وَالطَّبِيبِ وَالشَّمَارِ الطَّيِّبَةِ مَعَ كَرَاهَةِ شَمِّهِ كَذَا فِي غَايَةِ السُّرُوجِيِّ شَرْحُ
الْهَدَايَةِ”. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسك: الفصل الأول فيما يجب بالتطيب والتدهن، ج ١، ٢٣٢، دار الفكر)

”وَكَذَا فِي فِئَاوِي رَحْمِيهِ: كِتَابُ الْحَجِّ/مُتَفَرِّقَاتُ حُجَّاجِ كِرَامِ كِي دَعْوَتِ، هَدِيَّةُ كَالِيْنِ دِيْنِ..... ۱۴۳، ج، ۸، ص، ۱۴۳، دَارُ الْاَشَاعَتِ، كِرَاتَشِيْ)

٢....(عزيز الفتاوى: كتاب الحظر والاباحة، ص، ٤٦٢)

لیتی ہیں، ملحوظ رہے کہ ایسی نذر اسلام میں حرام ہے، اس لئے کہ عموماً اس سے مراد قبر والے کا تقرب ہوتا ہے۔ لہذا ایسی نذر ماننے سے احتراز لازم ہے۔ ۱۔

مسجدوں کو شب قدر اور شب براءت وغیرہ میں پھولوں سے سجانے کا حکم شریعت مطہرہ نے شب براءت اور لیلۃ القدر کے لئے تلاوت، ذکر اذکار، استغفار اور نوافل وغیرہ کی ترغیب دی ہے، مساجد کو پھولوں سے سجانے کی تعلیم نہیں دی۔ مزید برآں مساجد کو اس طرح سجانا ہندوانہ رسم ہے لہذا اس سے احتراز لازم ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“۔ ۲

ترجمہ: ”جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہوگا۔“

جنت میں خوشبودار پھول

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ أَلَا مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا هِيَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأَلُ وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَزُّ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهْرٌ مُطَرَّدٌ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ

۱..... ”وكذلك ما يفعله أكثر الناس من وضع ما فيه رطوبة من الرياحين والبقول ونحوهما على القبور ليس بشيء، وإنما السنة الغرر“۔ (عمدة القاري: كتاب الوضوء، باب ۵۵، ج ۳، ص ۱۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

”اتفق الخطابي والطروش والفاضي عياض على المنع وقولهم اولى بالاتباع حيث اصبح مثلاً تلك المسامحات والتعللات مثاراً للبدع المنكرة، والفتن السائرة فترى العامة يلقون الزهور على القبور وبالاخص على قبور الصالحين والاولياء فالمصلحة العامة في الشريعة تقتضي منع ذلك استئصالاً لشافة البدع وحسماً لمادة المنكرات المحدثه وبالجمله هذه بدعة مشرقية منكروه..... (معارف السنن: باب التشديد في البول، ص ۲۲۵)

۲..... (سنن أبي داود: كتاب اللباس / باب في لبس الشهرة، ج ۴، ص ۴۴، رقم الحديث ۴۰۳۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءُ جَمِيلَةٌ وَحُلُلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ
فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بِهِيَّةٍ قَالُوا نَحْنُ الْمُشْمَرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ قُولُوا إِنَّ شَاءَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَصَّ عَلَيْهِ^۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کیا کوئی شخص جنت کیلئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس کیلئے کمر باندھتے ہیں آپ نے فرمایا ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اسکی رغبت دلائی۔“

مسجد میں خوشبو کی خاطر پھول کا پودا لگانا

مسجد کے احاطہ میں پھول کا پودا لگانا یا گلستان وغیرہ میں پھول رکھنا خوشبو کی خاطر جائز ہے تاکہ نمازیوں کو اس سے راحت و تازگی ملے مگر جو جگہ و مکان نماز وغیرہ کے لئے متعین کی گئی ہو وہاں مصلیوں کو پھولوں کی زینت میں مشغول نہ کیا جائے۔^۲

۱..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الزہد، باب صفة الجنة، ج، ۴، ص، ۵۷۸، ۵۷۹، رقم الحديث، ۴۳۳۲، دار الکتب العلمیہ)

۲..... ”ولو غرس في المسجد يكون للمسجد؛ لأنه لا يغرس لنفسه في المسجد“۔ (فتاویٰ قاضی خان علی ہامش الفتاویٰ العالَمَکِیَیَہ: کتاب الوقف/باب الرجل يجعل داره مسجداً..... ج، ۳، ص، ۳۱۰، رشیدیہ)

”واذا غرس شجرة في المسجد فالشجر للمسجد۔ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الوقف/الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر والخانات والحياض والطرق والسقايات وفي المسائل التي تعود الى الاشجار التي في المقبرة وأراضي الوقف، ج، ۲، ص، ۴۳۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)
﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جنت کے پھول کا سردار

حنا اہل جنت کے پھولوں کا سردار ہے۔

سید ریحان اهل الجنة الحناء“ ۱۔

ترجمہ: حنا جنتیوں کے پھولوں کا سردار ہے۔

گلاب کے پھول سے خوشبو

ابن مرزوق ”شرح البردة“ میں عبد اللہ بن مرجان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں تیز ہوانے بحر ہند میں گھیر لیا، چنانچہ ہم جزیرہ پر اترے۔ ہم نے ایک گلاب کا پھول پایا جس سے مہک پھوٹ رہی تھی اور اس پر سفید رنگ میں ”لا إله إلا الله محمد رسول الله“ لکھا ہوا تھا، جبکہ سفید پھول پر پیلے رنگ میں ”برائۃ من الرحمن الرحيم إلى جنات النعيم لا إله إلا الله محمد رسول الله“ لکھا ہوا تھا۔ ۲

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

”(ویکرہ) ... غرس الاشجار الا لنفع كتفليل نرّ، وتكون للمسجد“. (الدر المختار) ”قال في الخلاصة: غرس الأشجار في المسجد لأبأس به إذا كان فيه نفع للمسجد (رد المختار مع الدر المختار: كتاب الصلاة/مطلب: في الغرس في المسجد، ج، ۲، ص، ۴۳۳، ۴۳۵) ۱۔ (كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال /الباب الثاني في أنواع الزينة، الطيب، ج، ۶، ص، ۶۷۳، رقم الحديث، ۱۷۳۴۴، مؤسسة الرسالة) ”من خير طيبكم المسك“.

(كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال /الباب الثاني في أنواع الزينة، الطيب، ج، ۶، ص، ۶۷۳، رقم الحديث، ۱۷۳۴۴، مؤسسة الرسالة) ۲۔ ”ونقل ابن مرزوق رحمه الله تعالى في شرح البردة عن عبد الله بن مرجان رحمه الله تعالى قال: عصفت بنا ريح ونحن في لجة بحر الهند فأرسلنا في جزيرة فوجدنا فيها ورداً أحمر ذكّي الرائحة وفيه مكتوب بالأبيض لا إله إلا الله محمد رسول الله. وورد أبيض مكتوب عليه بالأصفر: براءة من الرحمن الرحيم إلى جنات النعيم لا إله إلا الله محمد رسول الله“. (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، الباب الثالث في ذكر ما وقفت عليه من أسمائه الشريفة ﷺ وشرحها وما يتعلق من الفوائد /ذكر ما وجد من هذا الاسم مكتوباً في الأزل منقوشاً في خواتم الأنبياء والحجارة والنبات والحيوان، ج، ۱، ص، ۴۱۳، دار الكتب العلمية)

گلاب کے پھول کے بارے اغلام العوام
عوام میں مشہور ہے کہ گلاب کا پھول رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کی
کوئی اصل نہیں۔ یہ اغلاط العوام میں سے ہے۔^۱

عورت کا اپنے آپ کو خوشبودار پھول سے تشبیہ دینا
ایک دن خالد بن یزید نے کسی رشتہ دار کے سامنے اپنے برادرِ نسبتی (یعنی بیوی کے بھائی) کے
متعلق سخت الفاظ کہے، ان کی بیوی رملہ بنت زبیر اس کے قریب ہی بیٹھی ہوئی تھی، وہ سر
جھکائے خاموش بیٹھی رہی۔ خالد نے جب سب کچھ کہہ ڈالا، پھر بھی اس کے غصے کی آگ نہ
بجھی تو اس نے اپنی اہلیہ (رملہ) سے خطاب کرتے ہوئے کہا: کیوں! تم نے کچھ کہا نہیں، کیا
میری بات کا تمہیں بھی اعتراف ہے کہ تمہارا بھائی واقعہً ایسا ہی ہے، اس لئے چپ بیٹھی رہی
یا میری بات تمہیں ناگوار گزری اور جواب نہ دینا پڑے، اس لئے تم خاموش ہو؟
رملہ نے کہا:

”لَا هَذَا وَلَا ذَاكَ! وَلَكِنَّ الْمَرْأَةَ لَمْ تُخْلَقْ لِلدُّخُولِ بَيْنَ الرَّجَالِ،
إِنَّمَا نَحْنُ رِبَاحِيْنُ لِلشَّمِّ وَالضَّمِّ، فَمَا لَنَا وَالدُّخُولِ بَيْنَكُمْ؟“

ترجمہ: ”میرا نظر نہ یہ رخ ہے نہ وہ۔ بات یہ ہے کہ ہم عورتوں کا کام مردوں کے
درمیان دخل دینا نہیں، نہ ہم اس لئے پیدا کی گئیں ہیں، ہماری حیثیت تو خوشبودار
پودوں اور پھولوں کی سی ہے جو سونگھنے اور نظروں کو بھانے کے لئے سمیٹے جاتے
ہیں، اس لئے تم مردوں کے معاملات میں دخل اندازی سے ہمیں کیا واسطہ۔“
خالد کو اپنی بیوی کا یہ جملہ اتنا پسند آیا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آکر بیوی کی پیشانی کو چوما اور

۱..... ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے نکلنے والا پسینہ کستوری کی خوشبو سے زیادہ معطر تھا، گلاب
کا پھول بھی معطر ہوتا ہے۔ عوام میں یہ بات مشہور ہو گئی، عثمانی

بہت ہی خوش ہوا اور جودل میں اپنے برادرِ نسبتی کے متعلق ناگواری تھی، وہ بھی ختم ہو گئی۔ ۱۔

دنیا کا سب سے بڑا اور بدبودار نایاب پھول
بیلجیئم (belgium) کے نیشنل باٹونیکل گارڈن (میں دنیا کا سب سے بڑا اور بدبودار پھول
کھلا ہے جس نے عوام کی توجہ حاصل کر لی ہے۔ بیلجیئم (belgium) کے دارالحکومت
برسلز میں موجود باغ میں اس پھول نے ۳ دن قبل کھلنا شروع کیا اور بعد ازاں پوری طرح
کھلنے پر مقامی افراد کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ۸ فٹ بڑا یہ پھول قدرتی طور پر
کسی مردہ جانور کی طرح بدبودار ہوتا ہے جس کی بو کیڑوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی
ہے۔ پودے کی اس نایاب قسم کی مجموعی عمر 40 سال ہوتی ہے جس پر صرف ایک پھول ایک
دن یا چند گھنٹوں کے لیے ہی کھلتا ہے۔ یہ پودا درحقیقت انڈونیشیا میں پایا جاتا ہے جس کے
پھول کو دنیا کا سب سے بڑا پھول تصور کیا جاتا ہے۔ ۲۔

دنیا کا سب سے بڑا پھول

رفلیشیا آرنالڈی (Rafflesia Arnoldi)، دنیا میں سب سے بڑا پھول ہے جس کا
وزن ۷ کلو ۱۵ پاؤنڈ ہوتا ہے اور یہ صرف انڈونیشیا کے سماٹرا اور بورنیو جزیرے میں پایا جاتا
ہے۔ اس کی پتھڑیاں 1.6 فٹ (۱ میٹر) طویل اور 1 انچ (2.5 سینٹی میٹر) تک موٹی ہوتی
ہیں۔

دنیا کے نایاب پھول

ایمی رالڈ (Emerald) آئس روز (Ice Rose) دنیا کے نایاب پھول ہیں۔ ۳۔

۱۔..... (المرأة المثالية : ص ۱۶، بحوالہ محمد لہن، ص ۱۵، ۱۶، ۱۷)

۲۔..... <http://beta.jang.com.pk/JangDetail.aspx?ID=108694>

۳۔..... http://wiki.answers.com/Q/What_is_the_worlds_rarest_ro

ویلینٹائن ڈے (Valentine Day) پر پھول کا لین دین

رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے اللہ عز و جل کے عطا کردہ علم کے روشنی میں ہر آنے والے دن کی بابت جو پیش گوئیاں فرمائی تھیں ان کا ظہور اپنے وقت پر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کائنات و ہست و بود پر قیامت برپا ہو جائے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْمٍ مِنْ الْأَطَامِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَىٰ إِنِّي أَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) مدینہ کے بلند ٹیلہ پر چڑھ کر (صحابہ کو مخاطب کر کے) فرمایا کیا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینہ برستا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔^۲

ترجمہ: ”ان فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے جلد جلد نیک اعمال کر لو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے صبح آدمی ایمان والا ہوگا اور شام کو کافریا شام کو ایمان والا ہوگا اور صبح کافر اور دنیوی نفع کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا۔“

۱..... (صحیح البخاری: ج ، کتاب المناقب / باب علامات النبوة في الاسلام ، ۴ ، ص ، ۱۹۸ ، رقم الحديث ، ۳۵۹۷ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

۲..... (صحیح مسلم: کتاب الایمان / باب الحث علی المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن ، ج ۱ ، ص ، ۱۱۰ ، رقم الحديث ، ۱۱۸ ، دار احیاء التراث العربی ، بيروت)

دور حاضر میں مسلمانوں میں جو فتنے جنم لے رہے ہیں یا لینے والے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو باخبر کر دیا تھا۔ اگر آج ہم اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ امت مسلمہ کتنے فتنوں کا شکار ہو چکی ہے اور نہ جانے کتنے فتنوں کا اور ہوگی۔ ان فتنوں میں سے ایک فتنہ ویلینائن ڈے (Valentine Day) کے نام سے پہچانا جاتا ہے جس نے آج مسلمانوں کے ہر طبقہ کو اپنے لپیٹ میں لے لیا ہے۔

چند سال قبل اس فتنے کے بارے میں کئی مسلم ممالک کے عوام لاعلم تھے، یہاں تک کہ کئی پسماندہ ریاستوں کے عیسائی باسی بھی اس تہوار سے نا آشنا تھے۔ مگر آج ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت امت مسلمہ کے نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں میں محبت اجاگر کرنے کے نام پر اس تہوار کو متعارف کروایا گیا، جس کی پاداش میں مسلم مرد و خواتین کے اخلاق متاثر ہوئے ہیں۔ میڈیا اس تہوار کو ایسے رنگ میں پیش کرتا ہے جس سے سادہ لوح عوام متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس دن کے حوالے سے انہیں یہ باور کروایا جاتا ہے کہ یہ دن محبت کا دن ہے، لہذا دو محبت کرنے والے آپس میں گلاب کے پھولوں، کارڈز اور تحفے تحائف کا تبادلہ کر کے اظہار محبت کریں۔ ویلینائن ڈے (Valentine Day) کے حوالے سے سسٹک برین (Statistic Brain) کے ۲ اپریل ۲۰۱۳ء سروے کو ذیل میں نذرِ قارئین کیا جاتا ہے جس سے وہ اندازہ لگا سکیں گے کہ اس دن کے اہتمام کے لئے کتنا خرچہ اور اہتمام کیا جاتا ہے۔

ویلینائن ڈے (Valentine Day) سے متعلق سروے

ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر سالانہ خرچہ	13.19 بلین ڈالر
ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر کارڈز (cards) کا تبادلہ	180 ملین
ویلینائن ڈے (Valentine Day) کے لئے اندازاً پھولوں کی پیداوار	196 ملین

85%	ایسی عورتوں کا تناسب جنہوں نے ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر کارڈز خریدے
73%	ایسے مردوں کا تناسب جنہوں نے ویلینائن ڈے پر کارڈز خریدے۔
14%	ان عورتوں کی تعداد جو ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر اپنے آپ کو پھول بھیجتی ہیں۔
116.21 ڈالر	ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر خرچہ
61.8%	ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر خرچ کر کے منانے والوں کا تناسب
53%	ایسی خواتین کا تناسب اگر انہیں ویلینائن ڈے پر کوئی تحفہ نہ دیا جائے تو وہ تعلق ختم کر دیتی ہیں۔

ویلینائن ڈے (Valentine Day) پر دیے گئے تحائف

47.5%	کینڈی (Candy)
34.4%	پھول (Flower)
52.1%	کارڈز (Cards)
17.3%	جیولری (Jewelry)
34.6%	گھر سے باہر کھانا کھانا
14.4%	کپڑے
12.6%	گفت کارڈز (Gift Cards)
11.2%	دوسرے تحائف

اسلام ہمیشہ امن و سلامتی، ایثار و قربانی، محبت و مودت کا سبق دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے پیروکاروں کو اخلاقی قوانین سے بھی باخبر کرتا ہے جن کی روشنی میں وہ اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ اسلام نے غیر مسلموں کی مشابہت اختیار کرنے سے روکا ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“۔^۱

ترجمہ: ”جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہوگا۔“

ایسے تو رسول اللہ ﷺ نے پھولوں کو واپس کرنے سے منع فرمایا ہے۔

”إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرَّيْحَانُ فَلَا يَرُدُّهُ ، فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ“۔^۲

ترجمہ: ”جب تم میں سے کسی کو پھول کا ہدیہ پیش کیا جائے وہ اس کو واپس نہ کرے

اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔“

لہذا ایسے موقع پر کفار کی مشابہت سے بچنے کے لئے پھولوں کے تبادلہ سے احتراز کیا جائے۔

اسلام نے فری مکسنگ (Free Mixing) سے بھی غیر محرم مرد و عورت کو روکا ہے۔ ظاہر ہے

کہ غیر محرم مرد و عورت کا باہمی اختلاط بہت سے مسائل کو جنم دیتا ہے۔ اللہ رب العزت

مسلمانوں کو دو مذہبی تہوار عطا فرمائے ہیں۔ ان کے بارے میں شرعی قوانین وضع کر دیئے

جن کی روشنی میں اہل اسلام یہ تہوار مناتے ہیں۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ

فِيهِمَا، فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ،

۱..... (سنن أبي داود: كتاب اللباس ، باب في لبس الشهرة ، ج ، ۴ ، ص ، ۴۴ ، رقم الحديث ،

۴۰۳۱ ، المكتبة العصرية ، صيدا ، بيروت)

۲.... (فيض القدير: حرف الهمزة ، ج ، ۱ ، ص ، ۳۷۲ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبَدَ لَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے ہاں دو دن تھے کہ وہ ان میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم دور جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں (اب وہی تمہارے قومی اور مذہبی تہوار ہیں)۔ عید الاضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن“۔

جنسی بے راہ روی کے بھینٹ چڑھنے والی لڑکے اور لڑکیاں اس تہوار کو شرف کمال دیتے ہوئے اپنے اسلامی تشخص کو بھلا بیٹھتے ہیں، اور اس تہوار کو منانے کے لئے اسلام کے وضع کیے گئے اخلاقی قوانین میں ترمیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ولینٹائن ڈے (Valentine Day) کا پس منظر

ولینٹائن ڈے دنیا بھر میں ہر سال ۱۴ فروری کو محبت کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس تہوار کے متعلق کئی روایات قدیم رومن تہذیب کے دور سے وابستہ ہیں جس میں یہ تہوار روحانی محبت کے اظہار کے لیے مختص تھا۔ اس ضمن میں بہت سی دیومالائی کہانیاں اس سے منسوب ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ روم کا بانی رومولوس نے ایک بار بھیڑے کی مادہ کا دودھ پیا تھا جس کے باعث اسے طاقت اور عقلمندی حاصل ہوئی تھی۔ اہل روم اس واقعے کی یاد میں ہر

۱۔..... (سنن أبي داود: كتاب الصلاة/باب صلاة العیدین، ج ۱، ص ۲۹۵، رقم الحديث ۱۱۳۴، المكتبة العصرية، بيروت، واللفظ له، سنن النسائي: رقم الحديث ۱۵۵۶، مسند أحمد: مسند أنس رضي الله عنه، ج ۲۰، ج ۲۱۲، رقم الحديث ۱۲۸۲۷، في حاشية مسند أحمد: ”إسناده صحيح على شرط الشيخين من جهة يزيد بن هارون، وأما متابعه سهل بن يوسف، فمن رجال البخاري وأصحاب السنن“۔

سال وسط فروری میں جشن منایا کرتے تھے جس میں ایک کتے اور ایک بکری کی قربانی دی جاتی تھی جن کے خون سے دو طاقتور اور توانا نوجوان غسل کرتے تھے اور پھر اس خون کو دودھ سے غسل کر کے دھویا جاتا تھا۔ اس کے بعد ایک عظیم الشان پریڈ کا آغاز ہوتا جس کی قیادت وہ نوجوان کیا کرتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں چمڑے کا ہنٹر ہوتا تھا جس سے وہ ہر اس شخص کو مارا کرتے تھے جو ان کا راستہ کاٹنے کی کوشش کرتا تھا۔ رومن خواتین اس ہنٹر کی ضرب کو اپنے لیے ایک اچھا شگون سمجھتی تھیں کیوں کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ اس طرح وہ بانجھ پن سے محفوظ رہیں گی۔

مذکورہ بالا جشن کے دوران اہل روم ان لڑکیوں کے نام جو شادی کی عمر کو پہنچ جاتی تھیں پر چیون پر لکھ کر ایک برتن میں ڈال کر وہ برتن ایک میز پر رکھ دیتے تھے اور پھر ان لڑکیوں سے شادی کے خواہشمند نوجوانوں کو دعوت عام دی جاتی تھی کہ وہ قرعہ نکالیں پھر بذریعہ قرعہ اندازی جس نوجوان کے حصے میں جو لڑکی آتی تھی اسکی خدمت کے لیے وہ ایک سال تک اپنے آپ کو پیش کر دیا کرتا تھا تا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ لیں، پھر یا تو سال بھر کے بعد وہ شادی کے بندھن میں بندھ جاتے تھے یا پھر اگلے جشن کے موقع پر دوبارہ قرعہ اندازی میں شریک ہوتے تھے۔ اس وقت کی مذہبی عیسائی قیادت نے اس رسم کی یہ کہتے ہوئے سخت مخالفت کی تھی کہ یہ رسم نوجوان مرد و زن میں اخلاقی بگاڑ کا موجب بن رہی ہے۔ اس طرح یہ رسم اٹلی میں منسوخ کر دی گئی جہاں یہ رائج ہو چکی تھی۔ پھر اس بھولی بری رسم کو اٹھارویں اور انیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا۔ اور کچھ مغربی ممالک میں کتابِ محبت کے نام سے عشقیہ نظموں پر مشتمل ایسی کتابیں شائع کی گئیں جن میں سے مختلف اشعار کا انتخاب کر کے ایک عاشق اپنی محبوبہ کو بھیج سکے ان کتب میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے لیے عشقیہ خطوط لکھنے کے طریقے اور ترغیبات بھی شامل ہوتی تھیں۔

ویلنٹائن ڈے کے تہوار کے وجود میں آنے کے حوالے سے یہ روایت بھی مشہور ہے کہ

جب رومن اپنے قدیم مذہب کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کرنے لگے اور یہ مذہب تیزی سے پھیلنے لگا تو اس وقت کے رومن شہنشاہ کلاڈیوس دوم نے تیسری صدی میں رومن نوجوانوں کی شادی پر پابندی عائد کر دی کیونکہ شادی کے بندھن میں بندھنے کے بعد وہ جنگی مہمات میں شریک ہونے سے گریزاں ہونے لگے تھے۔ سینٹ ویلنٹائن نے اس شاہی فرمان کی مخالفت کرتے ہوئے نوجوان جوڑوں کی خفیہ شادیوں کا اہتمام کرنا شروع کر دیا۔ جب شہنشاہ کو اس بات کا پتہ چلا تو اس نے سینٹ کو پھانسی کی غرض سے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جیل میں اسے جیلر کی بیٹی سے محبت ہو گئی جو کہ خفیہ ہی رہی کیونکہ عیسائی قانون کے مطابق پادری ساری عمر شادی یا محبت نہیں کر سکتے۔ مگر چونکہ وہ ایک راسخ العقیدہ عیسائی اور معروف عیسائی مبلغ تھا اس لیے شاہ روم نے اسے یہ پیشکش کی کہ اگر وہ عیسائیت کو چھوڑ کر رومن دیوتاؤں کی عبادت کرے تو نہ صرف اسے معاف کر دیا جائے گا بلکہ شہنشاہ اپنی بیٹی کی شادی بھی اس سے کر دے گا مگر سینٹ ویلنٹائن نے اس کی پیشکش ٹھکرا دی اور عیسائیت کو ترجیح دی جسکے باعث اسے ۱۴ فروری ۲۷۰ عیسوی کو پھانسی دے دی گئی۔ اس طرح یہ دن اس سینٹ کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔

برطانیہ میں ویلنٹائن ڈے سردیوں کے اختتام پر جنگلوں میں پرندوں کے ملاپ کی علامت کے طور پر منایا جاتا تھا اس موقع پر نوجوان ان لڑکیوں کی کھڑکیوں کی چوکھٹ پر پھولوں کے گلہ سے رکھتے تھے جن سے وہ محبت کرتے تھے پھر ان کے پوپ نے اس دن کو سینٹ ویلنٹائن کی قربانی سے منسوب کرتے ہوئے 14 فروری کو محبت کے تہوار کا نام دیا جو کہ خالصتاً عیسائیوں کا ایک مذہبی تہوار ہے۔ ا

پھول کھانے والے بکرے کا مقدمہ خارج

آسٹریلیا میں ایک عدالت کے جج نے ایک بکرے کے مالک پر عائد وہ جرمانہ ختم کر دیا ہے جو

اس کے پالتو جانور کے ایک باغیچے سے پھول کھانے کی وجہ سے عائد کیا گیا تھا۔ گیری نامی بکرے نے آسٹریلیا کے عجائب گھر میوزیم آف کنٹمپری آرٹ سڈنی کے باغیچے میں چرنا شروع کر دیا تھا اور اس پر اس کے مالک جیمز ڈیزرنالڈز کو چار سو چونسٹھ ڈالر جرمانہ کیا گیا تھا۔ یہ جرمانہ پچھلے سال اگست میں عائد کیا گیا تھا اور بکرے کے مالک پر الزام تھا کہ انہوں نے اسے سنبھالنے میں احتیاط سے کام نہیں لیا۔ حالیہ سماعت میں جج کا کہنا تھا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس بکرے کے مالک نے، جو ایک کامیڈین ہیں اور مختلف علاقوں کے دورے پر رہتے ہیں، اس بکرے کو اس کام پر لگایا ہو۔

جج کیرو لین بارکل نے کہا کہ بکرے کے مالک جیمز ڈیزرنالڈز کا اس جانور پر کوئی اختیار نہیں تھا اور انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ بکرہ گھاس کی بجائے پھول کھانا پسند کرتا ہے۔ جج کا کہنا تھا کہ یہ جرمانہ کبھی بھی عائد نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ بکرے کے مالک جیمز ڈیزرنالڈز نے مقدمے کے سماعت کے بعد کہا اس بکرے نے پولیس کو ایک اہم سبق سکھایا ہے کہ اتنا مت کاٹو جسے پھر چبانہ سکو۔ گیری کو چونکہ عدالت نے کمرۂ عدالت میں طلب نہیں کیا گیا تھا اس لیے وہ عدالت کے باہر پورٹرز میں گھرا فیصلے کا انتظار کرتا رہا۔ ۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(فصل نمبر ۷)

خواب اور خوشبو

خواب میں خوشبو لگانا

خواب کے اندر مردوں اور عورتوں کے لئے خوشبو کا لگانا خوش آئند بات ہے۔

”هو في المنام ثناء حسن واذا تدخن فهو ثناء مع هول وخطر والطيب في المرضي يدل على موتهم والمرأة اذا رأت أنها قد تطيبت فانها قد تدخل في عمل صالح وان كانت خالية من زوج فانها تتزوج وكذلك الطيب للرجال ثناء حسن وذكر جميل واذا تطيب اللص والخداع فانه يتوب أو يمسك لأن الرائحة الطيبة تنم على صاحبها“۔

ترجمہ: ”خواب میں خوشبو اچھی تعریف ہے، اگر دھونی لی ہے تو یہ ہولنا کی اور خطرنا کی کے ساتھ اچھی تعریف ہے، اور خوشبو مریضوں کی بہ نسبت ان کی موت کی دلیل ہے، اور عورت اگر دیکھے کہ اس نے خوشبو لگائی ہے تو وہ نیک عمل میں حصے لے گی، اگر وہ خاوند کے بغیر ہے تو خاوند والی ہوگی، اور مردوں کے لئے خوشبو ذکر جمیل اور ثناء حسن کی دلیل ہے، اگر چور یا دھوکہ باز خوشبو لگائے تو وہ توبہ تائب ہوگا، اس لئے کہ خوشبو اس کے ساتھی کی دلیل ہوتی ہے“

خواب میں عود سوگھنا

اگر کوئی خواب میں عود سوگھے اور اس کا دھواں دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ خوف کے ساتھ

۱..... (تعطیر الأنام فی تعبیر المنام: باب الطاء، ج ۱، ۲۳۲، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى)

اچھا کلام سنے گا اور اگر اس نے عود کو اپنے گھر میں اگتا ہوا دیکھا تو وہ سر سبز و شاداب ہوگا۔ ۱۔
خواب میں عنبر دیکھنا

عنبر خواب میں بہت بلند مرتبہ اور صاحب علم شخص سے حاصل ہونے والا مال و نفع ہے، اگر عنبر کو استعمال کیا گیا ہے تو یہ اچھی تعریف ہے، اور عنبر بڑی املاک یا ایسے باغ کی دلیل ہو سکتی ہے جہاں سے پھل چٹا جائے یا علماء سے حاصل ہونے والے عمدہ علم کی علامت ہے، اور عنبر بحری جہت سے حاصل ہونے والا فائدہ اور خیر کی دلیل ہے، جو خواب میں آگ پر عنبر کو ڈالے تو وہ اپنے دین میں کوئی بدعت نکالے گا یا اپنا مال و جاہ تباہ کرے گا، اور چیز کو بے محل رکھے گا۔ ۲۔

خواب میں دھونی لینا

خواب میں دھونی لینا خوبصورت معاشرت کی علامت ہے اور عود دان دیکھنا باادب غلام کی علامت ہے جو اپنے مالک سے اچھی تعریف حاصل کرے گا۔ خوشبو حقیقت میں اچھی تعریف ہے، اور بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خوشبو بیمار کے لئے موت پر دلالت کرتی ہے۔ حنوط اور خوشبو کی دھونی لینا تعریف کی نشانی ہے مگر کچھ ڈر اور خطرہ بھی ہے، اس لئے کہ اس میں دھواں پایا جاتا ہے، اور عنبر کی خوشبو انسان کی جہت سے مال کے حصول کی دلیل ہے۔ اور کستوری اور ہر سیاہ رنگ کی خوشبو مثلاً لونگ کا پھول خوشی اور فرحت کی دلیل ہے، اور اس لونگ کا پاؤ ڈر عمدہ تعریف ہے۔ جو کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ دھونی لیتا ہے تو وہ فائدہ اور خیر حاصل کرے گا۔ اور فقیر کا امیر ہونے کی نشانی ہے۔ اور کبھی دھونی لینا دین و علم کی یا علانیہ صدقہ کرنے یا

۱۔.....”وَمِنْ شَمِّ رِيحِهِ عود وَرَأَى دُخَانًا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ كَلَامًا حَسَنًا مَعَ هَوْلٍ وَمِنْ رَأَى عودًا نَبَتْ فِي ذَارِهِ وَهُوَ مُخَضَّرٌ“۔ (تعبیر الرؤیا مخطوط، باب حرف العین، ج ۱، ۲۰۸، مکتبۃ الجامعۃ الاردنیۃ)

۲۔.....”هو فی المنام مال ومنفعة من جهة رجل كبير المنزلة عليم فإن استعمل فهو ثناء حسن وربما دل العنبر على الأملاك الجليلة التي يضم إليها منها الريح أو البستان الذي يجنى منه الثمر أو العلم النفيس من العلماء والعنبر ربح أو خير من جهة البحر ومن جعل العود أو العنبر على النار أبتدع في دينه أو أفسد ماله وجا به في الفساد ووضع الشيء في غير محله أو خدم السلطان بماله“۔ (تعطير الأنام في تعبیر الأنام: باب العین، عنبر، ج ۱، ص ۲۴۸، دار الفکر، بیروت)

رشت یا دشمنوں کے ساتھ صلح کرنے یا بہادروں کی خدمت کرنے یا رازوں اور دل کی بات کو ظاہر کرنے یا لوگوں سے میل ملاپ اور ان کی خوشامد کرنے پر دلیل ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات دھونی لینا محبت و مودت کی علامت ہوتا ہے، اور خواب میں تعویذات وغیرہ کی دھونی لینا دشمن کی ذلت اور حاسد پر غالب رہنے اور خوف سے بچنے، بیماریوں سے شفا پانے، جادو سحر کے باطل ہونے اور رزق کے حصول کی نشانی ہے۔ ۱۔

خواب میں خوشبودار تیل لگانا

خواب میں بدن کو تیل ملنا اچھی تعریف اور لوگوں میں نفیس خوشبو ہے، خوشبودار تیل ملنا حسن تعریف کی اور بدبودار تیل ملنا بری تعریف کی علامت ہے، اور محنت و مشقت کرنے والوں جیسے قاصدین اور مزدوری کرنے والوں کا خواب میں بدن پر تیل ملنا، راحت و آرام، رزق کی تجدید اور طاقتوں کے زیادہ ہونے کی دلیل ہے۔ ۲۔

خواب میں نیلوفر کا پودا

خواب میں نیلوفر کا پودا کسی چیز کو چھپانے، زندگی یا بحری سفر کی علامت ہے۔ اور جو شخص خواب

۱۔.....”تبخر الإنسان) فی المنام بالبخور حسن معاشرۃ الناس والمبخرۃ مملوک أديب ينال منه صاحبه ثناء حسناً والطيب في الأصل ثناء حسن وقيل هو للمريض دليل الموت والحنوط والتدخين بالطيب ثناء مع خطر لما فيه من الدخان وأما العنبر فبيل مال من جهة رجل شريف والمسك وكل سواد من الطيب كالقرفل وجوزبوا سودد وسرور وسحقه ثناء حسن - (ومن رأى) أنه يتبخر نال ربحاً وخيراً ومعيشة غنى ثناء حسن والتبخر غنى للفقير وربما دل البخور على العلم والدين وربما دل على صدقة العلانية وربما دل البخور على البرطيل أو الصلح مع الخصوم أو الخدمة للأبطال أو إظهار الأسرار وإفشاء ما في الباطن أو التحجب إلى الناس والتعلق لهم وربما دل على المحبة وإظهار نارها وبخور العزائم في المنام إرغام للعدو ونصر على الحسود وأمان من الخوف والشفاء من الأسقام وإبطال السحر والجلب للرزق لأربابه ولما نوى به في المنام“. (تعطير الأنام في تعبير الأنام: باب التاء، ج، ۱، ص، ۴۹، دار الفكر، بيروت)

۲۔.....”(تمريخ) فی المنام ثناء حسن وريح طيبة في الناس والتمريخ بالدهن الطيب ثناء حسن وبالدهن المنتن ثناء قبيح والتمريخ في المنام لأرباب الكد والسعي كالسعادة والمكارية وشبههم دليل على الراحة وتجديد الرزق ومضاعفة القوى“. (تعطير الأنام في تعبير المنام: باب التاء، ص، ۴۹، دار الفكر، بيروت)

میں نیلوفر دیکھے اس کے متعلق غرق ہونے کا خوف ہے۔ نیلوفر حلال مال ہے جو وہ نیک اچھے کام میں صرف کرتا ہے، نیلوفر غم، امراض یا ایسی کثرت کی دلیل ہے جو اس کو قوی بنائے گی۔
خواب میں عطر فروش کو دیکھنا

خواب میں عطر فروش عالم، عابد یا زاہد یا ادیب کی علامت ہے، اور بعضوں کا کہنا ہے کہ عطر فروش گنگھی کرنے والی ہے، خواب میں عطر فروش کو دیکھنا ہدایت، تعریف کا حصول اور اچھا ذکر ہے۔ ۲

خواب میں زعفران کو پینا

خواب میں زعفران بدن یا کپڑے پر اثر انداز نہ ہوا ہو تو یہ عمدہ تعریف اور اچھے ذکر کی دلیل ہے، کیونکہ زعفران خوشبو کی قسم ہے، اور اگر زعفران کسی میں اثر انداز ہوا ہو تو یہ مرض کی علالت ہے، اور زعفران پینا مرض کی دلیل ہے، بعض کہتے ہیں کہ خواب میں زعفران کا دیکھنا اچھا ہے جبکہ خواب دیکھنے والے کو نہ لگی ہو، اگر خواب میں زعفران پیستے ہوئے دیکھا تو وہ ایسا کام کرے گا جس سے وہ حیران ہوگا۔ ۳

۱.....” (لینوفر) هو فی المنام يدل على الاختفاء أو الحياة أو السفر في البحر ومن كان مسافراً في البحر ورأى اللينوفر خشي عليه الغرق أو وقوف الريح عنه واللينوفر مال حلال ينفق في الطاعة واللينوفر يدل على الحزن والأسقام وعلى الرجل المتلون في أمره“. (تعطير الأنام في تعبير المنام: باب اللام، ص ۳۰۶، دار الفكر، بيروت)

۲.....” هو فی المنام رجل عالم أو زاہد أو عابد أو أدیب وکل من جالسہ یحمل منه أدباً أو ثناء حسناً وذكراً وفرحاً وسروراً إلا أن یبخر فإن البخور ثناء مهول وقيل العطار ماشطة والعطار تدل رؤيته على العلم والهدى واكتساب المدح والثناء الجمی“. (تعطير الأنام في تعبير المنام: باب العين، ص ۲۴۷، دار الفكر، بيروت)

۳.....” (زعفران) هو فی المنام يدل على الثناء الحسن والذكر الجميل إذا لم يؤثر لونه في الجسد أو الشوب لأنه من الطيب وإن أثر لونه فإنه مرض لمن رآه وطحن الزعفران مرض مع كثرة الداعين له وقيل الزعفران طيب ما لم يمس جسد رائيہ فإن رأى أنه طحن زعفراناً فإن يعمل عملاً يتعجب منه ويصيبه بعده مرض“. (تعطير الأنام في تعبير المنام: باب الزاي، ص ۱۴۵، دار الفكر، بيروت)

خواب میں کا فور دیکھنا

خواب میں کا فور حسنِ تعریف ہے، کا فور راز کے خالص ہونے اور اولاد کو اٹھانے کی دلیل ہے، کا فور کا دیکھنا اعمالِ صالحہ اور نیک لوگوں کے ساتھ حشر ہونے کی دلیل ہے۔ ۱

خواب میں پھولوں والا درخت دیکھنا

خواب میں ار جوان (پھولوں والا درخت) پاکدامن عورت ہے، جو خواب میں اس کے پھول اٹھائے تو اس کو مالدار خوبصورت عورت ملے گی جس کے بہت زیادہ عزیز واقارب اور شادی کرنے والے ہوں گی۔ ۲

خواب میں پھول دیکھنا

خواب میں پھول خیر و لذت کی علامت ہیں، جو شخص اپنے سر پر پھولوں کا تاج دیکھے تو وہ نکاح کرے گا، اور خواب میں بے موسم پھل دیکھنا غم و فکر کے حصول کی دلیل ہے، اور مختلف رنگوں کے پھول دنیا اور اس کی رونق اور متاع کی نشانی ہے، اور پھول عورتوں کے لئے حمل کی خوشخبری اور غم کے زوال کی نشانی ہے، اور خواب میں پھول خوبصورت عورت ہے، خواب میں جو پھول دیکھے وہ ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے گا جس کے ساتھ اس کی کوئی رشتہ داری نہیں ہوگی، اور خواب میں پھول لہو لہب (کھیل تماشا) حرص، ہنسنے، تصویر اور خوبصورت لباس کی علامت ہے، خواب میں جسے پھول ملے ہوں تو اس کا نفس یا تو مذکور اشیاء کی طرف راغب ہو گا، یا پھر وہ دینے والے سے ملے گا، یا وہ نکاح کرے گا یا باندی یا گانے والی خریدے گا، اور پھول بادشاہ کی بیوی ہے، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ پھول اجنبی عورت ہے، لہذا جو

۱..... ”(کافور) هو فی المنام حسن ثناء مع بهاء والكافور يدل على صدقة السر والحمل بالاولاد وإذا رؤى مع الميت أو الحي كان دليلاً على الأعمال الصالحة وأنه يحشر مع الإبرار“۔ (تعطير الأنام في تعبیر الأنام: باب القاف، ص، ۲۹۹، دار الفکر، بیروت)
 ۲..... ”(ار جوان) هو فی المنام امرأة عفيفة فمن التقطه قبل امرأة غنية حسنة لها خطاب كثيرون وأقرباء جملة“۔ (تعطير الأنام في تعبیر الأنام: باب الألف، ص، ۲۲، دار الفکر، بیروت)

خواب میں پھول دیکھے تو اگر وہ کنوارا ہے تو وہ غیر جنس (دوسری قوم و خاندان) عورت سے شادی کرے گا۔ ۱

خواب میں خوشبودار پودا

خوشبودار پودوں کی تعبیر ان کی بو اور استعمال کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے، چنانچہ خوشبودار پودے غموں کے دور ہونے، صالح عمل اور سچے وعدہ کی علامت ہیں، اگر خواب میں مردے نے زندہ کو خوبدار پودہ دیا ہے یا اس کے پاس دیکھا ہے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ وہ جنتی ہے، اور غیر شادی شدہ کے حق میں خوشبودار پودا نکاح ہونے اور بیوی کے حق میں اولاد کی دلیل ہے، یا حسن تعریف یا کسی علم سے متصف ہونے کی دلیل ہے، خواب میں خوشبودار پودے کا کسی انسان کو ملنا غم و فکر کی دلیل ہے، کبھی یہ خواب بیماری کی علامت ہوتا ہے، اس لئے کہ یہ چیز مریض کو دی جاتی ہے، خواب میں پانی اور سبزے کا جمع ہونا غم کے زوال کی علامت ہے، اور خواب میں حمام (چوڑے پتے دار پودینہ) غیر کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ اسی سے حمام اور حم (موت) کے الفاظ ماخوذ ہیں، خواب میں حمام کا مریض کے پاس آنا اس کی موت کی علامت ہے، تمام خوشبودار پودے موت کے قریب ہونے کی نشانی ہیں، کبھی ان کا

۱..... (زہرہ) ہی فی المنام امرأة جميلة فمن رآها خطب امرأة جميلة مفتنة للناس لا يكون بينها وبينه قرابة والزهرية في المنام دالة على التهم واللهو واللعب والضحك والتصوير والمصوغ والصور الحسان واللباس الجميل فمن صادفها في المنام أو أنها نزلت إليه ربما اتهم أو مالت نفسه إلى ما ذكرنا أو صادف من يتعاطى ذلك وربما تزوج أو اشترى جارية قينة أو مغنية فمن رآها ممسكة للقمير أو هابطة أو منحوسة في القنطرة أو محترقة كان الذي يراه في المنام الابنة واللعب بالصبيان وربما رأى المجانين والبله والحمقى وسماع الكلام الذي لا خير فيه والزهرية امرأة الملك وقيل امرأة أجنبية فمن رآها وكان عازباً تزوج امرأة من غير جنسه. (زهر) هو في المنام لذادة وخير فمن رأى على رأسه إكليلاً من الزهر فإنه يتزوج وينال لذادة في دنياه. (ومن رأى) الزهر في غير وقته ناله وهم ومن حمل شيئاً من الزهر وكان من الخادعين فإنه يمسك والمريض يموت والأزهار المختلفة الألوان تدل على الدنيا ونضارتها ومتاعها والزهر بشارة بالحمل للنساء وتفريج الهموم والأنكاد والنور نور ظاهر أو باطن يهتدى به الإنسان لأمر دينه أو دنياه. (تعطير الأنعام في تعبیر الأنعام: باب الزاي، ص، ۱۴۴، دار الفكر، بيروت)

دیکھنا و بآء کی غمازی کرتا ہے، اور ریحانِ سعتری (جو کہ ایک قسم کا پودہ ہے) دیکھنا اس مکتوب پر دلالت کرتا ہے جس کی طرف انسان محتاج ہوتا ہے، اور ریحان (خوشبودار پودا) اگر اپنی جگہ میں اُگنے والا ہو تو یہ اچھے ذکر اور پُرسرت کلام کی علامت ہے، اور خوشبودار پودے کا عرق نرینہ اولاد ہے، اگر کسی والی و حاکم نے اپنے سر پر ریحان کا تاج دیکھا تو وہ معزول ہوگا، اور خوشبودار پودے بچنے والا غم والا انسان ہے، اور خواب میں کئے ہوئے خوشبودار پودے دیکھنا غم و فکر کی نشانی ہے، اور اگر اپنی جگہوں میں دیکھے گئے ہیں تو پھر وہ راحت و اطمینان یا خاوند یا لڑکے کی علامت ہیں، اگر کسی شخص نے خواب میں زمین کی کسی جانب سے خوشبودار پودا آسمان کی طرف اُٹھتے ہوئے دیکھا تو اس مقام کے عالم کی وفات کی نشانی ہے، اور خواب میں خوشبودار پودا فرزند کی دلیل ہے جبکہ باغ میں اُگا ہو، اور اگر اپنے غم میں جمع ہو تو عورت کی دلیل ہے، اور اگر کٹا ہوا ہو یا محل پھینک دیا گیا ہو اور اس کی خوشبو نہ ہو تو مصیبت کی علامت ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خوشبودار پودا عورت ہے، پودے کی خوبصورتی اس عورت کی خوبصورتی ہے، اور اس کی خوشبو شوہر کی اس سے محبت ہے، اور خواب میں کسی شخص کے گھر میں خوشبودار پودے کا پھیلا ہوا اور لگا ہوا دیکھنا اس کی تعریف کی علامت ہے، اگر خواب میں ایک انسان نے دوسرے کی طرف خوشبودار پودا پھینکا اور دوسرے نے اس کو جلدی سے پکڑ لیا تو پکڑنے والا غم سے دوچار ہوگا، جو دوسرے کو خواب میں مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھے اور اس کے گرد و نواح میں خوشبودار پودے ہوں تو یہ اس کی غیبت اور برائیوں کی نشانی ہے جو لوگ اس کے متعلق ذکر کرتے ہیں حالانکہ وہ عیوب اس میں نہیں ہیں، اور خوشبودار پودوں کا بچنے والا ایسا شخص ہے جو مصائب و آلام اور قضا پر راضی اور صابر ہے۔ ۱۔

۱۔.... (ریحان) تختلف الرياحين في المنام باختلاف روائحها ومتناولها للشم وغيره والرياحين تدل رؤيتها أو شمها في المنام على تفرج الهموم والأنكاد وعلى العمل الصالح والوعد الصادق فإن أعطى الميت للحي ريحاً أو رآه معه فإنه يدل على أنه في الجنة والريحان للأعزب زوجته وللزوج ولد أو علم يتسم به أو ثناء جميل وربما دل دخول الريحان على الإنسان في المنام على ﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

خواب میں چنبیلی کا پودا دیکھنا

جس نے خواب میں چنبیلی کا پودا دیکھا یا پایا تو اسے خوشی اور سرور حاصل ہوگی، جس نے اترتے ہوئے فرشتوں کو چنبیلی کے پودے اٹھاتے ہوئے دیکھا یہ اس علاقے کے علماء کے وصال پر دلالت کرتا ہے، یا سمین (چنبیلی) جھوٹ کی نشانی بھی ہو سکتی ہے، چنبیلی نکالیف و آلام کے دور ہونے کی بھی علامت ہے، مزید برآں کنوارے کے لئے نکاح کی نشانی ہے، اور چنبیلی کا پھول جوا بھی کھلا نہیں ہے کنواریوں کی شادی پر دلالت کرتا ہے، اگر خواب میں سردی کی شکایت والا چنبیلی کا پھول دیکھے تو اس کی شکایت دور ہونے کی علامت ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الهموم والنكد وربما دل على المرض لأنه يحمل للمريض واجتماع الماء والخضرة في المنام دليل على ذهاب الهموم والحمائم لا خير في رؤيتها إذا دخلت على المريض فإنه دال على موته لأنه منه حمام وحم وكذلك جميع الرياحين تدل على قرب الحين وهو الموت وربما دل على الوباء والرياحان الزعترى يدل على ما يحتاج إليه الإنسان من مكتوب وربما دل على بدو الشعر في العذار والرياحان إن كان نابتاً في محله فهو ذكر جميل وكلام يسر به وعرق الرياحان ولد ذكر (ومن رأى) على رأسه إكليلاً من الرياحان فإنه يعزل إن كان والياً وبائع الرياحين صاحب هموم لأنها لا إقامة لها والرياحين كلها إذا رؤيت مقطوعة فإنها تدل على هم وحزن فإذا رؤيت في موضعها فإنها تدل على راحة أو ولد أو زوج. (ومن رأى) ريحانة رفعت إلى السماء من ناحية من الأرض فذلك موت عالم تلك الناحية وإنما يدل الرياحان على الولد إذا كان نابتاً في البستان ويدل على المرأة إذا كان مجموعاً في حزمة ويدل على المصيبة إذا كان مقطوعاً مطروحاً في غير موضعه إن لم يكن له ريح وقيل إن الرياحان نعمة والرياحان المرأة وحسنه حسننها وريحه حبه لها وعجبه بها وطراوته نفقته عليها وإذا رأى الرياحان مبسوطاً في بيت رجل فهو الشاء عليه وإذا رفع إليه ريحان وليس له ريح فإنه مصيبة فإن رمى إنساناً آخر بريحان فالتقفه فإن الملتقف بينهما يدخل عليه حزن فيما بينهما. (ومن رأى) غيره جالساً في مسجد وحوله ريحان فإن ذلك غيبته وذكرهم له بما ليس فيه. (تعطير الأنعام في تعبير الأنعام: باب الرءاء، ص ۱۴۱، دار الفکر، بيروت)

۱..... (ياسمين) من وجد في المنام ياسميناً أو رآه نال سروراً وفرحاً وخيراً ويدل على العلماء. (ومن رأى) الملائكة نزلت تلتقط الياسمين من بلد ذهب علماء تلك البلدة والياسمين أس ومين وهو الكذب وربما دل على انفراج الهموم والأنكاد والزواج للأعزب وما لم يفتح منه يدل على زواج الأبقار ومن كان يشكو برداً ورأى معه في

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جرباب کی خوشبو

خواب میں جرباب جبکہ پہنی نہ ہو مال کی حفاظت کی دلیل ہے، جو شخص خواب میں دیکھے کہ اس نے جرباب پہنی ہوئی ہے تو اس کا مال محفوظ ہے، اگر اس کی والدہ ہے تو اس کے ساتھ ہجرت کرے گا، اگر جرباب کی پاکیزہ خوشبو ہے اور وہ نئی ہے تو وہ شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے، اور اس طرح وہ اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے، اور اس پر اس کی اچھی تعریف ہوگی، اور اگر جرباب پرانی ہو سیدہ ہو تو وہ زکوٰۃ و صدقات کرنے میں بخیل ہے، یعنی اس کو ادا نہیں کرتا۔ اس کا مال و دولت ہلاکت کے کنارہ پر ہے، اگر جرباب سے بُری بدبو آ رہی ہو تو اس کی بری تعریف ہوگی، اور جرباب کی تعبیر خادم، عورت اور باندی سے کی جاتی ہے۔ ۱۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

المنام یاسمیناً زال ما به من الشکوک لأن الیاسمین حار یابس صالح لمن کان بارد المزاج۔ (تعطیر الأنام فی تعبیر الأنام: باب الیاء، ص، ۳۷۷، دار الفکر، بیروت)
 ۱۔..... ”(فمن رأى) أنه لبس جورباً فقد وقى ماله فإن كانت له والدة هاجر بها وإلا حرم ولده فإن كان للجورب رائحة طيبة وهو جديد صحيح فإن صاحبه يؤتى الزكاة وبقى ماله بها ويكون الثناء عليه حسناً وإن كان عتيقاً بالياً فإنه يمسك الزكاة ولا يؤديها ويشرف ماله على الهلاك فإن كانت رائحته كريهة كان الثناء قبيحاً والجورب يعبر بالخدم والمرأة الجارية۔“ (تعطیر الأنام فی تعبیر الانام: باب الحاء، ۷، ۷، دار الفکر، بیروت)

(فصل نمبر ۸)

خوشبو کے آداب

خوشبو لگانے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان گنت اور لامتناہی نعمتوں سے نواز رکھا ہے، بعض دفعہ اللہ تعالیٰ انسان سے یہ نعمتیں لے بھی لیتے ہیں، جس کی وجہ سے اس کو نشیب و فراز سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ انسان کو غم و خوشی، تندرستی و صحت، تنگی و وسعت، بچپن، لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا جیسے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ زندگی وقت مقررہ پر اپنا سفر ختم کر دیتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زندگی کی مصیبتیں اور تلخیاں زندگی کی خوشیوں اور رعنائیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا“۔^۱

ترجمہ: ”اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنے لگو تو گن نہیں سکو گے۔“

علامہ شامی اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ ”عد“ کے معنی جزئیات و افراد شمار کرنے کے آتے ہیں اور ”احصاء“ کا استعمال عموماً جنس و نوع کے لئے ہوتا ہے، اس آیت شریفہ میں ”تعدوا“ کے بعد ”لا تحصوا“ کا لفظ لا کر اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ایک ایک جزو کو شمار کرنا تو دور کی بات ہے تم تو ان نعمتوں کے اجناس و انواع کو گننے سے بھی قاصر ہو۔^۲

۱۔۔۔۔۔ (سورۃ النحل: پارہ، ۴، رقم الآیہ، ۳۴)

۲۔۔۔۔۔ ”بِقَوْلِهِ لَا يُحْصَى أَبْلَغُ مِنْ قَوْلِنَا لَا يُعَدُّ؛ لِأَنَّ الْعَدَّ أَنْ تَعُدَّ فَرْدًا فَرْدًا، وَلِلْإِحْصَاءِ يَكُونُ لِلْجَمْلِ؛ وَلِذَا قَالَ تَعَالَى: (وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا) مَعْنَاهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّ أَرْدُثُمْ عَدَّهَا فَلَا تَقْدِرُوا عَلَى إِحْصَائِهَا، فَضْلًا عَنْ الْعَدِّ كَذَا أَفَادَهُ الْإِمَامُ النَّسْفِيُّ فِي الْمُسْتَصْفَى“ (رد المحتار مع الدر المختار: مقدمہ، ج، ۱، ص، ۶۰، دار الفکر)

جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے تو پھر ضروری ہے کہ اس کا شکریہ ادا کیا جائے۔ شکر ادا کرنا ان نعمتوں کی بقا کا موثر نسخہ ہے۔ شکر ادا کرنا نعمتوں میں زیادتی اور اضافے کا سبب ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد ہے:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۚ

ترجمہ: ”اور جب تمہارے رب نے سنا دیا تھا کہ البتہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔“

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سے شکر کی توفیق مانگنے کی دعا دو مقامات پر آئی ہے:

(۱)..... ”فَتَبَسَّمْ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ

نِعْمَتِكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ

وَأَذِخْلَنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ“ ۲

ترجمہ: ”پھر اس کی بات سے مسکرا کر ہنس پڑا اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق

دے کہ میں تیرے احسان کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا

اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک

بندوں میں شامل کر لے۔“

(۲)..... ”قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتِكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي

تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ ۳

۱..... (سورۃ ابراہیم، پارہ ۱۳، رقم الآیہ، ۷)

۲..... (سورۃ نمل: پارہ ۱۹، رقم الآیہ، ۱۹)

۳..... (سورۃ احقاف: پارہ ۲۶، رقم الآیہ، ۱۵)

ترجمہ: ”اس نے کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر انعام کیا اور میرے والدین پر اور میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح کر بیشک میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بیشک میں فرمانبردار ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کا ہر آن شکر بجالاتے تھے۔

مغیرہ فرماتے ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا“۔^۱

ترجمہ: ”رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے۔ تو آپ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمادیئے (پھر اتنی مشقت اور مجاہدہ کرنے کی کیا ضرورت؟) فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟“

نیز رسول اللہ ﷺ ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے:

قبیلہ بنو حنظلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ:

”أَلَا أَعْلَمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا أَنْتَقُولَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَقَلْبًا سَلِيمًا،

۱..... (سنن ابن ماجہ: باب ما جاء في طول القيام في الصلوات، ج، ۱، ص، ۴۵۶، ۱۴۲۰، دار احیاء الكتب العربیة)

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ،
وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ“۔
ترجمہ: ”کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں
سکھایا کرتے تھے۔“ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ
عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوبِ“۔ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی پختگی، تیری
نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلب گار
ہوں اے اللہ! میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں
کا جاننے والا ہے۔“

نیز یہ بھی دعا آپ سے منقول ہے:

”رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا لَكَ، ذَكَارًا لَكَ، رَهَابًا لَكَ، مَطْوَعًا
لَكَ، مُخْبِتًا إِلَيْكَ، أَوْ آهًا مُنِيئًا“۔ ۱

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے شکر کرنے والا، ذکر کرنے والا، ڈرنے والا اور اپنا فرمانبردار بنادے
اس دنیا میں انسان کو جو بھی نعمتیں عطا کی گئی ہیں، وہ حقیقتاً جنت کی نعمتوں کی نقل اور ان نعمتوں
کی طرف انسان کی توجہ مبذول کرنے والی ہیں۔ اس لئے جب بھی انسان کو نعمتوں سے
سرفراز کیا جائے تو اسے جنت کی نعمتوں کا استحضار کرنا چاہیے۔ نیز جب اسے اس دنیا سے فانی

۱.....(سنن الترمذی: کتاب الدعوات، رقم الباب ۲۳، ج ۴، ص ۳۱۴، ۳۱۵، رقم
الحديث، ۳۴۰۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

۲.....(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: کتاب الدعاء، والتکبیر، والتهلل، والتسبیح،
والذکر، ج ۱، ص ۷۰۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

میں کوئی مصیبت کا سامنا ہو، یا وہ کوئی غلیظ بدبو محسوس کرے تو وہ جہنم کو ان تمام تکالیف و مصائب، بدبوؤں اور پریشانیوں کا مرکز سمجھے۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم کی ہولناکیوں سے محفوظ فرمائے) جیسے انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنا ضروری ہے اسی طرح مصائب و آلام اور پریشانی میں اللہ سے عافیت اور اس کے غضب سے پناہ مانگنا بھی ضروری ہے۔

جس طرح زندگی کی تلخیاں اور مصائب جہنم کا عکس ہیں اسی طرح دنیا میں خوشی و مسرت اور تازگی کا مرکز جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت خوشبو ہے، جس کے ذریعہ انسان گن اور بدبو سے محفوظ ہو جاتا ہے، جس کے ذریعہ دوسروں کے لیے راحت کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ یہ نعمت انسانوں کو عطا نہ فرماتے تو انسان ایک دوسرے کی بدبو کی وجہ سے ایک دوسرے سے نفرت کرتے اور ایک دوسرے پاس بیٹھنا تو کجا دیکھنا پسند نہ کرتے۔ لہذا جب بھی انسان خوشبو کا استعمال کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جنت کی خوشبو کا استحضار کرتے ہوئے یہ دعا کرے:

اے باری تعالیٰ! جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں خوشبوؤں سے نوازا ہے اس طرح ہمیں قبر اور جنت میں بھی خوشبو عطا فرما۔

خوشبو تحفہ رحمت

خوشبو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف سے انسانیت کو تحفہ ملا ہے، اس لئے کہ اس کا اصل منبع جنت ہے، یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس چیز کی اصل جنت ہو وہ حقیقتاً رحمت ہی ہوا کرتی ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس دنیا میں خوشبو کو اس لئے پیدا فرمایا کہ ان دنیاوی مہکوں اور خوشبوؤں کے ذریعہ آخرت کی خوشبوؤں کی طرف توجہ دلائیں، اور یہ لوگ جنت کا شوق و حرص اور اعمال صالحہ کی کثرت کی وجہ سے جنت تک رسائی حاصل کریں۔ ا۔

۱..... ”(فَبِأَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ) يَعْنِي أَنَّ أَضْلَ الطَّيِّبِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَخَلَقَ اللَّهُ الطَّيِّبَ فِي الدُّنْيَا لِيَذْكُرَ الْعِبَادَ بِطَيِّبِ الدُّنْيَا طَيِّبَ الْآخِرَةِ، وَيَرْغَبُونَ فِي الْجَنَّةِ، وَيَزِيدُونَ فِي الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ لِيَصِلُوا بِسَبَبِهَا إِلَى الْجَنَّةِ“ (جمع الوسائل في شرح الشمائل: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج ۲، ص ۶)

خوشبو لگاتے ہوئے کیا نیت کرنی چاہیے؟

جمعہ کے دن خوشبو لگاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع، دوسروں کو راحت و سکون پہنچانے اور اپنے نفس کو بدبو سے محفوظ رکھنے کی نیت کرنی چاہیے، نیز اسے یہ استحضار ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرنے والے کو خوشبو لگائے بغیر مسجد میں داخل نہ ہونا چاہیے یا یہ نیت ہونی چاہیے کہ وہ لوگوں کو غیبت جیسے قبیح گناہ سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے کیوں کہ جب وہ اس کی بدبو سے تکلیف محسوس کریں گے تو اس کی بُرائی کریں گے اور گناہ گار ہوں گے۔ ۱۔

خوشبو لگاتے وقت دعا

خوشبو لگانے سے پہلے یا بعد میں پڑھی جانے والی کوئی مخصوص دعا تو نہیں، البتہ شکر کے اظہار کے لیے اس دعا کو سنت سمجھے بغیر پڑھ لے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے، اور یہ دعا سلف و صالحین نے ناک میں پانی ڈالتے وقت پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ وہ دعا درج ذیل ہے۔

”اللَّهُمَّ ارْحِنِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرْحِنِي رَائِحَةَ النَّارِ“۔ ۲

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھانا اور جہنم کی بو سے محفوظ رکھنا“۔

خوشبو لگانے کا طریقہ

معاشرہ میں بعض اعمال وہ ہوتے ہیں جو شرافت و کرامت والے ہوتے ہیں اور بعض کم

۱۔..... ”وأما النية الحسنة فإنه ينوي به اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة وينوي بذلك أيضاً تعظيم المسجد واحترام بيت الله فلا يرى أن يدخله زائراً لله إلا طيب الرائحة وأن يقصد به ترويح جيرانه ليستريحوا في المسجد عند مجاورته بروائحهم وأن يقصد به دفع الروائح الكريهة عن نفسه التي تؤدي إلى إيذاء مخالطيه وأن يقصد حسم باب الغيبة عن المغتابين إذا اغتابوه بالروائح الكريهة فيعصون الله بسببه فمن تعرض للغيبة وهو قادر على الاحتراز منها فهو شريك في تلك المعصية“۔ (احياء علوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق / بيان تفصيل الأعمال المتعلقة بالنية، ج، ۴، ص، ۳۷۲، دار المعرفة، بيروت)

۲۔..... (روح البيان: ج، ۲، ص، ۳۵۲، دار الفكر بيروت)

(وكذ في مراقى الفلاح: فصل من آداب الوضوء ص، ۳۵، المكتبة المصرية)

قیمت اور بے عظمت والے اعمال۔ شریعت نے ہر عظمت و شرافت والے کام کو دائیں طرف سے شروع کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے جبکہ کم قیمت والے اعمال کی بائیں طرف سے ابتدا کرنے کی تلقین کی ہے۔ چونکہ خوشبو لگانا شان و عظمت والا عمل ہے لہذا اس کی ابتدا دائیں طرف سے کی جائے پھر بائیں جانب، رسول اللہ ﷺ کو تمام اچھے اور زینت والے کاموں کو دائیں طرف سے شروع کرنا مرغوب تھا۔

چنانچہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ:

”يُعْجِبُهُ التَّيْمُنُ، فِي تَعْلِيلِهِ، وَتَرْجُلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ“۔^۱
ترجمہ: ”رسول اللہ کو جوتی پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے (غرض) تمام اچھے کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا اچھا معلوم ہوتا تھا“۔

خوشبو کہاں لگانا سنت ہے؟

سرداڑھی اور کپڑوں پر خوشبو لگانا سنت ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ روایت کرتی ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ أَرَى وَبَيْضَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ“۔^۲

ترجمہ: ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام باندھنے کا ارادہ ہوتا تھا تو میں اچھی سے اچھی خوشبو جو میں پاتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لگاتی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک میں تیل چمکتا ہوا دیکھتی“۔

۱.....(صحیح البخاری: کتاب الوضوء/باب التیمن فی الوضوء والغسل، ج، ۱، ص، ۴۵، رقم الحدیث، ۱۶۸، دار طوق النجاة)

۲.....(صحیح مسلم: کتاب الحج/باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۸۳۸، رقم الحدیث، ۱۱۹۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

”یسن الغسل له کما تقدم، وتطیب البدن، وكذا الثوب فی الأصح“ (الفقه الاسلامی وأدلته: الباب الخامس: الحج والعمرة/سنن اخری خاصه فی کل عمل من اعمال الحج، ج، ۳، ص، ۳۸۵)

خوشبو کب لگائی جائے

خوشبو جمعہ، عیدین، احرام باندھنے کے وقت، ذکر و اذکار کے حلقوں میں، باجماعت نماز، قرآن کی تلاوت، اور درس تدریس کے وقت لگانی چاہیے۔ ۱۔

خوشبو واپس نہیں کرنی چاہیے

اگر کسی کو خوشبو کا ہدیہ دیا جائے تو اسے واپس نہ کرے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ طِيبُ الرِّيحِ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ. ۲۔

ترجمہ: ”جس شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ پاکیزگی والی

اور ہلکے بوجھ والی ہے۔“

حضرت ثمامہ کہتے ہیں کہ:

”كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. وَقَالَ أَنَسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ“. ۳۔

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے

کہ رسول اللہ ﷺ بھی خوشبو کو رد نہیں کیا کرتے تھے۔“

اجتماع میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا

کسی اجتماع یا جلسے میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا مسنون ہے۔ ۴۔

۱۔.....”ويتأكد التطهر للمسلم في يوم الجمعة والعیدین وعند الاحرام وحضور الجماعة والمحافل وقراءة القرآن، والعلم والذكر“. (الشمائل المحمدية: باب ما جاء في تطهر رسول الله ﷺ رقم

الحاشية، ۵، ج، ۱، ص، ۱۳۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲۔.....(سنن أبي داود: كتاب الترجل/باب في رد الطيب، ج، ۴، ص، ۷۸، رقم الحديث، ۴۱۷۲، المكتبة المصرية، صيدا، بیروت)

۳۔.....(الشمائل لمحمدية: باب ما جاء في تطهر رسول الله ﷺ، ج، ۱، ص، ۱۳۰)

۴۔.....”وَقَالَ الْبَغَوِيُّ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ أَرَادَ الْاجْتِمَاعَ بِالنَّاسِ أَنْ يَغْتَسِلَ وَيَتَنَطَّفَ وَيَتَطَيَّبَ“. (المجموع شرح المذهب: كتاب الطهارة/فصل في الاغسال المسنونة، ج، ۲، ص، ۲۰۳)

خوشبو میں سے لگا لو

جب کوئی شخص لگانے کے لئے خوشبو کسی کے ہاتھ پر رکھے تو اسے چاہیے کہ اس میں سے کچھ خوشبو لے کر لگا لے، یوں ہی واپس نہ کرے۔^۱

مصافحہ سے پہلے خوشبودار تیل لگانا

مصافحہ کے لئے اپنے ہاتھ پر خوشبودار تیل لگانا مسنون ہے۔

چنانچہ ثابت بنانی روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ أَنَسًا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ اذَّهَنَ يَدَهُ بِذَهْنٍ طَيِّبٍ، لِمَصَافَحَةِ إِخْوَانِهِ. ۲

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو بھائیوں سے مصافحہ کرنے کے لئے

اپنے ہاتھ پر تیل لگاتے تھے

اچھی اور عمدہ خوشبو کا استعمال مستحب ہے

اچھی اور نفیس خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ:

”كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ“. ۳

ترجمہ: ”میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت عمدہ سے

۱..... ”إذا أتى أحدكم بريح طيب فليصب منها“.

(کنز العمال: کتاب الزینة والتجمل من قسم الأقوال / الباب الثاني في أنواع الزينة ، الطيب ، ج ، ۶ ، ص ، ۶۷۴ ، رقم الحديث ، ۱۷۳۵۳ ، مؤسسة الرسالة)

”إذا وضع الطيب بين يدي أحدكم فليصب منه ولا يردده وإذا وضعت الحلوى بين يدي أحدكم فليأكل منها ولا يردده“.

(کنز العمال: کتاب الزینة والتجمل من قسم الأقوال / الباب الثاني في أنواع الزينة ، الطيب ، ج ، ۶ ، ص ، ۶۷۴ ، رقم الحديث ، ۱۷۳۵۴ ، مؤسسة الرسالة)

۲..... (الأدب المفرد: ج ، ۱ ، ص ، ۳۸۸ ، رقم الحديث ، ۱۰۱۲ ، دار البشائر الإسلامية ، بيروت)

۳..... (صحيح البخاري: كتاب اللباس / باب ما يستحب من الطيب ، ج ، ۷ ، ص ، ۱۶۴ ، رقم الحديث ، ۵۹۲۸ ، دار طوق النجاة)

عمدہ خوشبو جو مل سکتی تھی، وہ لگاتی۔“

فاغیہ کی خوشبو سب سے اعلیٰ

فاغیہ مہندی کی کلی کو کہتے ہیں۔ اس کی خوشبو نہایت عمدہ اور نفیس ہوتی ہے۔

عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”سَيِّدُ الرَّيَّاحِينَ فِي الدُّنْيَا الْفَاغِيَّةُ“۔^۱

ترجمہ: ”دنیا اور آخرت میں خوشبوؤں کی سردار حنا کی کلی ہے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”كَانَ أَحَبُّ الرَّيَّاحَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْفَاغِيَّةُ“۔^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ خوشبو حنا کی کلی تھی۔“

لفظ ”ریحان“ کی وضاحت

لفظ ریحان روح سے مشتق ہے، ”ریحان“ (بروزن فعلان) اصل میں رویحان (بروزن

فعلیلان) تھا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء یاء میں ادغام کر دیا، پھر یاء کی تخفیف کر دی۔ بعض اہل

لغت، ”ریحان“ کی اصل روحان مانتے ہیں واؤ کو تخفیفاً یاء سے بدل دیا گیا۔^۳

ریحان کا اطلاق عموماً ایسے پودے پر ہوتا ہے جس کو ”نیاز بو“ کہتے ہیں۔ اس کی ٹہنی اور پھول

بہت خوشبودار ہوتے ہیں۔ لغوی طور پر ہر خوشبودار پودے کو ریحان کہا جاتا ہے۔ اہل مغرب

ریحان کو خاص درخت سے تعبیر کرتے ہیں جسے آس کہا جاتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ

حدیث صحیح میں یہی مراد ہے۔

۱..... (شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها / تخمیر الاناء وایکاء السقاء ،

ج ۸ ، ص ۶۸ ، رقم الحدیث ، ۵۵۱۰ ، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع)

۲..... (شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها / تخمیر الاناء وایکاء

السقاء ، ج ۸ ، ص ۱۸۵ ، رقم الحدیث ، ۵۶۷۳ ، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع)

۳..... ”وهو فعلان من الروح فقلب الواو ياء وادغم ثم خفف وقيل أصله روحان قلب واوها ياء

للتخفيف“ . (تفسير المظهری: ج ۹ ، ص ۱۲۵ ، دار احیاء التراث العربی)

حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأَنْثَرَجَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، وَلَا رِيحَ لَهَا“۔^۱

ترجمہ: ”قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہے اور خوشبو بھی نفیس اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے لیکن خوشبو نہیں ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے کہ خوشبو تو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اندرائن کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ تلخ ہے اور بوالکل نہیں۔“

اہل شام حق کو ریحان سے موسوم کرتے ہیں اور حق کو پودینہ کہا جاتا ہے۔ بہر کیف ریحان کے معنی میں لغوی اعتبار سے وسعت پائی جاتی ہے اس لئے کہ اس کا معنی خوشبو، چین و سکون، رحمت و آرام اور ساتھی و دوست کے آتے ہیں۔^۲

نوٹ: ”فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ“ سے مراد یہ نہیں ہے کہ دنیا کی خوشبو بعینہ جنت سے نکلی ہے ہاں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اس کا بیج جنت سے نکلا ہو۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیا کی خوشبو اس کا ایک ادنیٰ سائمنہ ہے ورنہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔^۳

۱..... (سنن ابن ماجہ: باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ج، ۱، ص، ۷۷، رقم الحدیث، ۲۱۴، دار احیاء الکتب العربیہ)

۲..... ”وَهُوَ كُلُّ نَبْتٍ طَيِّبِ الرَّيْحِ مِنْ أَنْوَاعِ الْمَشْمُومِ عَلَى مَا فِي النَّهَائِيَةِ“۔ (جمع الوسائل فی شرح الشمائل: باب ما جاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ج، ۲، ص، ۵، المطبعة الشرفیہ، مصر)

۳..... ”وَلَيْسَ الْمُرَادُ أَنَّ طَيِّبَ الدُّنْيَا خَرَجَ عَنْهُ مِنَ الْجَنَّةِ نَعْمَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ بَذْرُهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ أُنْمُوذَجَ مِنْ طَيِّبِهَا وَإِلَّا فَطَيِّبُ الْجَنَّةِ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ“۔ (جمع الوسائل: باب ما جاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ج، ۲، ص، ۶، المطبعة الشرفیہ، مصر)

ہند کی خوشبو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب نے کہا:
 ”أَطْيَبُ رِيحٍ فِي الْأَرْضِ الْهِنْدُ، أَهْبَطُ بِهَا آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 فَعَلَقَ شَجَرُهَا مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ“۔^۱
 ترجمہ: ”زمین میں ہند کی خوشبو سب سے اچھی ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو اس میں اتارا گیا، اس کا درخت جنت کی خوشبو سے لٹکا ہوا ہے۔“
 نوٹ: یہ اہل ہند کے لئے شرف کی بات ہے۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱.....(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ذکر آدم علیہ السلام، ۲، ص، ۵۹۲ رقم
 الحدیث، ۳۹۹۵، دارالکتب العمیة، بیروت) هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

(فصل نمبر ۹)

خوشبو سے متعلق مختلف مسائل

کیا کپڑوں پر خوشبو لگانے سے سنیت ادا ہو جائے گی؟
رسول اللہ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ خوشبو اپنی، مانگ، سر اور داڑھی میں لگایا کرتے تھے۔
حضرت عائشہ روایت کرتی ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ ثُمَّ

أَرَى وَبِصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ بَعْدَ ذَلِكَ“۔^۱

ترجمہ: ”جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام باندھنے کا ارادہ ہوتا تھا تو
میں اچھی سے اچھی خوشبو جو میں پاتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لگاتی پھر میں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی مبارک میں تیل چمکتا ہوا دیکھتی“۔

اس اثر سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول سر اور داڑھی مبارک میں
خوشبو لگاتی ہے، لیکن باوجود تنوع و تلاش بندہ کو یہ اثر نہیں ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اپنے کپڑوں کو خوشبو لگائی ہو۔ اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کپڑوں پر
خوشبو کے استعمال سے خوشبو کی سنیت ادا ہو جائی گی یا نہیں؟ تو احقر کے خیال میں کپڑوں پر
خوشبو کے استعمال سے خوشبو لگانے کی سنیت ادا ہو جائی گی۔ شیخ وہبہ زحلی حفظہ اللہ نے
احرام کی سنتوں میں لکھا ہے کہ کپڑوں کو (احرام سے پہلے) خوشبو لگانا مسنون ہے۔^۲

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الحج / باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ج ۲، ص ۸۴۸، رقم
الحديث، ۱۱۹۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲..... ”يسن الغسل له كما تقدم، وتطيب البدن، وكذا الثوب في الأصح“ (الفقه الاسلامی
وأدلته: الباب الخامس: الحج والعمرة / سنن اخرى خاصة في كل عمل من اعمال الحج، ج ۳، ص
۳۸۵، دار الفكر، دمشق)

کیا پرفیوم (Perfume) لگانے سے سنیت ادا ہو جائے گی؟

اگر پرفیوم (Perfume) انگور، منقہ، کشمش اور کھجور سے نہیں بنائی گئی تو اس صورت میں وہ عطر کے حکم میں ہے، کیا پرفیوم (Perfume) کے استعمال سے خوشبو لگانے کی سنت ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں پرفیوم (Perfume) کا وجود نہیں تھا، اور الکحول (Alcohol) کی ملاوٹ کے بغیر مختلف اجزاء کی بنی ہوئی خوشبو کا استعمال کیا جاتا تھا، اگر ہم پرفیوم (Perfume) کا جائزہ لیں تو اس میں خوشبو موجود ہے، خوشبو کو مد نظر رکھتے ہوئے پرفیوم (Perfume) کے استعمال سے سنت ادا ہو جانی چاہیے۔ اس میں دو چیزیں قابل غور ہیں: ایک پرفیوم کے استعمال سے خوشبو حاصل کرنا اور دوسرے اجزاء والی خوشبو جسے عطر کہا جاتا ہے، پرفیوم (Perfume) سے دوسری سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ پہلی سنت ادا ہو جائے گی، (یعنی نفس خوشبو کے استعمال کی سنت)۔

فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

سینٹ میں اگر کوئی نجس چیز نہیں تو یہ بھی عطر کے حکم میں ہے۔ مطلقاً خوشبو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مرغوب و محبوب تھی، سینٹ اس زمانہ میں نہیں تھا، اس لئے اس کو سنت تو نہیں کہا جائے گا، سنت تو مخصوص طور پر اس خوشبو کو کہا جائے گا جس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے استعمال فرمایا ہے۔^۱

جس کے اندر سوگنہنے کی صلاحیت نہیں وہ بھی خوشبو لگائے

قوت شامہ اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جس شخص کو یہ نصیب نہیں ہے وہی اس کی قدر و قیمت بتا سکتا ہے۔ جس شخص کے اندر سوگنہنے کی صلاحیت نہیں کیا پھر بھی وہ خوشبو لگائے؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ انسان خوشبو کا استعمال مختلف وجوہات کی بنا پر کرتا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان کے جسم سے نکلنے والی بدبو سے لوگوں کو اذیت نہ ہو۔

۱۔۔۔۔۔ (فتاویٰ محمودیہ: ج ۱۸، ص ۱۹۳، جامعہ فاروقیہ، کراچی)

(دوسروں کو اذیت دینا بہت بڑا گناہ ہے) جس کی وجہ سے وہ خوشبو کا استعمال کرتا ہے۔ اگر انسان کے اندر سوگھنے کی صلاحیت نہ بھی ہو لیکن خوشبو کا استعمال کرنا سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہے، نیز اگر وہ خوشبو نہ بھی سوگھ سکے کم از کم دوسرے لوگ اس کی لگائی ہوئی خوشبو کو پا کر راحت محسوس کریں گے، جو کہ مطلوب ہے۔

کیا خوشبو سے الرجک (Allergic) آدمی خوشبو رد کر سکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ کو خوشبو پسند تھی، اور آنحضرت ﷺ نے خوشبو رد نہ کرنے کی تلقین بھی کی ہے۔ اگر کوئی آدمی خوشبو یا پرفیوم (Perfume) سے الرجک (Allergic) ہو تو اس صورت میں کیا وہ خوشبو کا ہدیہ لینے سے انکار سکتا ہے؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ آپ کا یہ حکم وجوبی نہیں مستحب ہے، انکار تو کر سکتا ہے البتہ آپ ﷺ کے حکم کی تابعداری کا تقاضا تو یہ ہے کہ انکار نہ کرے اور خوشبو کا ہدیہ لے کر کسی کو ہدیہ کر دے۔ بعض اوقات ایسے شخص (یعنی جس کو خوشبو سے الرجی Allergy ہے) کو یہ بھی صورت پیش آ سکتی ہے کہ مسجد میں کسی نے اس کے ہاتھ پر خوشبو لگانا چاہی تو ایسی صورت میں وہ خوشبو لگانے والے کو بتا دے کہ میں خوشبو سے الرجک (Allergic) ہوں۔

کیا پبلک (Public) مقامات پر خوشبو نہ لگانے کے قانون کی پاسداری ضروری ہے؟

خوشبو لگانے سے جہاں دوسرے لوگ محفوظ ہوتے ہیں وہاں ایسے بھی لوگ بھی ہیں جو عطر کی خوشبو برداشت نہیں کر سکتے۔ مثلاً خوشبو سوگھنے سے سردرد، چھینکیں، ناک اور آنکھوں کا بہنا، سانس کا رک رک کر آنا وغیرہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۲۰۰۸ء میں سوزن مک برائڈ (Susan McBride) نے ڈیٹ رائٹ (Detroit) سینی کے خلاف معذوری کی دفعہ کے تحت دعویٰ کر دیا۔ اس لئے اس کے ساتھ کام کرنے والے

لوگوں نے پرفیومز (Perfume) لگائی ہوتی تھیں جس کی وجہ سے اس کے لئے سانس لینا اور کام پر توجہ دینا دشوار تھا۔ اس کو تلافی کے لئے ایک لاکھ ڈالر دیے گئے اور کام کرنے والوں کو پرفیومز (Perfume)، لوشن (Lotion) وغیرہ استعمال کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اسی طرح ہامپ شائر (Hampshire) میں بھی جو لوگ پبلک (Public) مقامات پر کام کرتے ہیں ان کے لئے پرفیومز (Perfume) کے استعمال پر پابندی عائد کرنے کا بل بہت جلد پیش کیا جا رہا ہے۔ علاقے کے نمائندے نے بتایا کہ ممکن ہے کہ لوگ پبلک (Public) مقامات پر پرفیومز (Perfume) کے استعمال پر پابندی کے بل کا مذاق اڑائیں لیکن یہ لوگوں کی صحت کا مسئلہ ہے بہت سے لوگ پرفیومز (Perfume) کی خوشبو سے سخت الرجک (Allergic) ہیں۔

اس موقع پر سوال اٹھتا ہے کیا ایسے لوگوں کے پاس (جب کہ اس بات کا علم ہو کہ وہ خوشبو سے الرجک (Allergic) ہیں) پرفیومز (Perfume) لگا کر جانا جائز ہے؟ کیا پبلک (Public) مقامات پر کام کرنے والوں کو خوشبو نہ لگا کر جانا، یا کام وغیرہ پر پرفیومز (Perfume) لگا کر نہ جانے والے قانون پر عمل درآمد ضروری ہے؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ کسی بھی انسان کو تکلیف دینا روا نہیں ہے بلکہ اسلام نے تو راستے میں ایذا دینے والی چیز کو ہٹا دینے کو ایمان کا ادنیٰ درجہ قرار دیا ہے چہ جائے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ جس سے دوسروں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے۔

چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ أَوْ سَبْعُونَ بَابًا، أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَارْفَعُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ“۔^۱

۱۔..... (سنن ابن ماجہ: باب فی الایمان، ج، ۱، ص، ۵۶، رقم الحدیث، ۵۷، دار الکتب العلمیہ)

ترجمہ: ”ایمان کے کچھ اوپر ساٹھ یا ستر باب ہیں سب سے کم راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور سب سے زیادہ اور ارفع ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا کہنا ہے اور حیا (بھی) ایمان کا حصہ ہے۔“

اسلام نے اپنے بھائی کی تکلیف و مصیبت دور کرنے پر بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا، نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرَعْ بِهِ نَسْبُهُ“۔
ترجمہ: ”جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کریں گے اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی ستر پوشی کریں گے اور جو کسی تنگ دست کے لئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کے لئے آسانی کریں گے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ

۱.....(سنن ابن ماجہ: باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ج، ۱، ص، ۱۳۷، رقم الحدیث، ۲۲۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان کا ذکر اللہ اپنے پاس والے فرشتوں میں کرتے ہیں اور جس کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

امیر و حاکم خواہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو جب تک کہ غیر شرعی چیز کا حکم نہ دے اس وقت تک اس کی اطاعت واجب ہے، البتہ اگر اس کے حکم کی بجا آوری میں گناہ لازم آئے تو پھر اس کی اطاعت واجب نہیں، یا پھر وہ کسی گناہ کے کام کا حکم دے تو ایسی صورت میں اس کی اطاعت واجب نہیں۔

حضرت ام حصین احمسیہؓ کہتی ہیں کہ:

”سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدْ التَّفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ، قَالَتْ: فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَصَلَةٍ عَصْدِهِ تَرْتَجُّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ، وَإِنْ أُمِرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدِّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ، وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللَّهِ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرمؐ کا خطبہ سنا۔ آپؐ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ کے بازو کے پٹھے کو حرکت کرتے دیکھا۔ فرمایا اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا امیر بنادیا جائے جو اگرچہ کن کٹاہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کر دے۔“

خوشبو پہ خوشبو لگانا

خوشبو پہ خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ کے جسم اطہر سے اتنی خوشبو مہکنے کے باوجود بھی آپ خوشبو لگانے کا اہتمام کرتے تھے اس لئے کہ آپ کے پاس ملائکہ آتے تھے نیز

۱..... (سنن الترمذی: ابواب الجہاد / باب ما جاء فی طاعة الامام، ج ۴، ص ۵۶۷، رقم الحدیث، ۱۷۰۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

آپ کے پاس اسلام سیکھنے والوں کی ایک تعداد ہوتی تھی۔ ۱۔

پانی کو خوشبودار بنانا

پانی کو خوشبودار بنانا مذموم ہے۔ ۲۔

اچھی خوشبو کا استعمال تکبر نہیں

اچھی خوشبو کا استعمال کرنا تکبر نہیں۔ یہ تو ویسے بھی انسان کی زندگی میں مطلوب ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو اچھی خوشبو لگایا کرتی تھیں۔

حضرت عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عِنْدَ حُرْمِهِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ“۔ ۳۔

ترجمہ: ”میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے رسول کو

ان کے احرام کے وقت کونسی خوشبو لگائی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

فرمایا سب سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ خوشبو“۔

رسول اللہ ﷺ سے اچھے کپڑے اور جوتے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا

کہ ان کا پہننا تکبر نہیں ہے۔

۱۔..... ”الأول: قال إسحاق بن راهويه رحمه الله تعالى: أن هذه الرائحة الطيبة كانت رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم من غير طيب. وقال النووي رحمه الله تعالى: وهذا مما أكرمه الله تعالى به. قالوا: وكانت الريح الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وإن لم يمس طيباً، ومع هذا كان يستعمل الطيب في أكثر أوقاته مبالغاً في طيب ريحه لملاقاة الملائكة وأخذ الوحي ومجالسة المسلمين“۔ (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: الباب التاسع عشر في عرقه ﷺ وطيبه / تنبيهات، ج ۲، ۸۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔..... ”قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ اسْتِعْذَابُ الْمَاءِ لَا يُنَافِي الزُّهْدَ وَلَا يَدْخُلُ فِي التَّرَفُّهِ الْمَذْمُومِ بِخِلَافِ تَطْيِيبِ الْمَاءِ بِالْمُسْكِ وَنَحْوِهِ“۔ (فتح الباري: قوله باب استعذاب الماء، ج ۱۰، ص ۷۴، دار المعرفة)

۳۔..... (صحيح مسلم: كتاب الحج/باب الطيب للمحرم عند الاحرام، ج ۲، ص ۸۴، رقم الحديث، ۱۱۸۹، دار احياء التراث العربي، بيروت)

عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ“۔^۱

ترجمہ: ”وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا۔ ایک شخص بولا کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا (اوروں سے) اچھا ہو، (تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی نفسانیت سے ایک بات صحیح ہو تو اس کو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔“

سر پر ضرب سے سونگھنے کی صلاحیت کا چلے جانے کا حکم اگر کوئی شخص کسی آدمی کے سر پر مارے جس سے اس کی عقل یا قوت سامعہ یا ذائقہ یا سونگھنے اور جماع کی صلاحیت، یا اس کی صلب کا پانی (مادہ منویہ) چلا جائے تو ان میں سے کسی پر قصاص واجب نہ ہوگا بلکہ دیت ہوگی۔ اس لئے کہ اس کے لئے ایسی ضرب لگانا ممکن ہے جس سے یہ چیزیں چلی جائیں، پس مثل کو وصول کرنا ممکن نہیں، لہذا قصاص واجب نہ ہوگا۔^۲

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الایمان/باب تحریم الکبر و بیانہ، رقم الحدیث، ۹۱، ج، ۱، ص، ۹۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲..... ”وَلَوْ ضَرَبَ عَلَى رَأْسِ إِنْسَانٍ حَتَّى ذَهَبَ عَقْلُهُ أَوْ سَمْعُهُ أَوْ كَلَامُهُ أَوْ شَمُّهُ أَوْ ذَوْقُهُ أَوْ جَمَاعُهُ أَوْ مَاءٌ صُلْبِهِ فَلَا قِصَاصَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُمَكِّنُهُ أَنْ يُضْرَبَ ضَرْبًا تَذْهَبُ بِهِ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ فَلَمْ يَكُنْ اسْتِيفَاءُ الْمِثْلِ مُمَكِّنًا فَلَا يَجِبُ الْقِصَاصُ“۔ (بدائع الصنائع: کتاب الجنایات/فصل فی احکام کل نوع من أنواع الجنایة فإم دون النفس، ج، ۷، ص، ۳۰۹، دار الکتب العلمیة، بیروت)

”وَعِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ تَجِبُ الدِّيَّةُ لِأَنَّهُ لَا يُمَكِّنُ أَنْ يُضْرَبَ الْجَانِي ضَرْبًا يَذْهَبُ بِهِ حَاسَةُ الشَّمِّ فَلَمْ يَكُنْ اسْتِيفَاءُ الْمِثْلِ مُمَكِّنًا فَلَا يَجِبُ الْقِصَاصُ وَتَجِبُ الدِّيَّةُ“۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ش/الجنایة علی حاسة الشم، ج، ۲۶، ص، ۲۱۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

بحرِ میت کی مٹی سے بنی خوشبودار کریمز (Creams) اور صابن استعمال کرنے کا حکم

مارکیٹ (Market) میں مختلف اجزاء سے بنی ایسی کریمز (Creams)، صابن اور تیل ملتے ہیں جو جسم پر استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح مارکیٹ (Market) میں بحرِ میت کی مٹی سے بنی کریمز (Creams)، خوشبودار صابن، شامپو (Shampoo) تیل اور کاسمیٹکس (Cosmetics) کی دیگر اشیاء دستیاب ہیں، جن کو دنیا کی ایک بڑی تعداد استعمال کر رہی ہے، جن میں مسلمانوں کی بھی کثیر تعداد شامل ہے۔ نیز مسلمان تاجروں کی ایک تعداد ان اشیاء کو بیچتی بھی ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے ایسے مقام یا جگہ کی مٹی یا اجزاء سے بنی اشیاء کا استعمال ممنوع ہے جہاں اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ہو۔ لہذا بحرِ میت کی مٹی سے بنی کریمز (Creams)، خوشبودار صابن، خوشبودار تیل اور کاسمیٹکس (Cosmetics) کا استعمال ناجائز ہوگا۔

بحرِ میت

یہاں بحرِ میت سے متعلق تفصیل بیان کرنا قارئین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ بحرِ میت اردن کا ایک مشہور و معروف سمندر ہے، یہ اپنی جغرافیائی اور تاریخی خصوصیات کی بناء پر پورے عالم میں معروف ہے۔ یہ ۳ ملین سال سے زیادہ پرانا ہے، اس سمندر کی لمبائی ۵۰ میل اور چوڑائی ۱۱ میل ہے، اس کی گہرائی ۱۳۰۰ فٹ ہے۔ اس سمندر کی سطح کا کل رقبہ ۳۵ مربع میل ہے، ۱۹۶۷ء سے پہلے اس کا آدھا شمالی حصہ کامل طور پر اردن میں تھا جبکہ آدھا جنوبی حصہ اسرائیل اور اردن کے مابین تقسیم تھا۔ ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد افواج اسرائیل نے مغربی ساحل پر اپنا قبضہ جمالیا تھا۔ یہ سمندر کسی بڑے سمندر سے منسلک نہیں ہے، اس کے طول و عرض کو دیکھتے ہوئے جھیل کہنا بجا ہوگا، لیکن اس کا سمندری پانی اور کیمیائی اجزاء دوسرے سمندروں کی نسبت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کو ”بحیرہ“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ سمندر دوسرے سمندروں کی سطح سے تقریباً ۱۳۰۰ فٹ نیچے ہے۔ اس کے قریب ترین بحر روم کی خلیج عقبہ واقع ہے، لیکن بحر میت اس سمندر کی سطح سے ۱۳۰۰ فٹ نیچے پایا جاتا ہے، اس طرح یہ کرہ ارض کا سب سے نشیبی علاقہ ہے۔ دریائے اردن اور گردونواح کی ندیوں کا پانی بھی بحر میت کا حصہ بنتا ہے۔ ۱۔

بحر میت کو بحر لوط کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے بایں طور کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر دردناک عذاب کی پاداش میں یہ سمندر معرض وجود میں آیا تھا۔ قوم لوط اسی جگہ آباد تھی اور متعدد بستیوں پر مشتمل تھی، اور ان کا صدر مقام ”سدوم“ تھا۔ لیکن آج ان کے کوئی اثرات نہیں ملتے۔ یہاں اللہ رب العزت کے عذاب کے اثرات آج بھی مشاہدہ کیے جاسکتے ہیں۔ قوم لوط پر عذاب کے نتیجے میں اس سمندر میں کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔ عام طور پر اس سمندر میں جانداروں کے زندہ نہ رہنے کی وجہ اس میں کثیر مقدار میں نمک کا ہونا بتایا جاتا ہے، لیکن مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس میں جاندار کا زندہ نہ رہنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا اثر تصور کیا جاتا ہے۔ اس کا پانی دنیا کا دوسرے نمبر کا نمکینی پانی مانا جاتا ہے، اس کے نمک کا ذائقہ عام نمک جیسا نہیں ہے۔ بحر میت کے پانی کو چھونے سے تیل کی ملاوٹ کا احساس ہوتا ہے۔ اس پانی میں تیرنے والا پانی میں سیدھا بیٹھ سکتا ہے۔ قدیم مصری اپنی لاشوں کو محفوظ کرنے کے لئے بحر میت کی مٹی کو ان کے جسموں پر لگاتے تھے۔

آج کل ماہرین ڈاکٹرز (Doctors) کا ماننا ہے کہ بحر میت کے ساحل کی مٹی کے استعمال سے اور اس کے پانی میں بیٹھنے سے جلدی امراض سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جس کی وجہ سے آج جلدی امراض اور تناء کی شکار لوگوں کی کثیر تعداد وہاں جاتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا اذہان یہ ہے کہ جس مقام پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ہو وہ انسان کے لئے

شفا کیسے ہو سکتی ہے جبکہ اس کے اثرات آج بھی موجود ہیں؟
بحر میت کا مستقبل غیر یقینی بتایا جاتا ہے، اس لئے کہ ہر سال اس کا سائز ایک میٹر (Meter) کم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر اس کے کم ہونے کی یہی رفتار رہی تو یہ اگلے ۵۰ سالوں میں خشک ہو جائے گا۔ ۱۹۶۰ء سے اس کے پانی کی سطح لگاتار کم ہو رہی ہے۔^۱
افسوس!

یہ عبرت کا مقام ہے جو انسانیت کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی اور حکم عدولی سے روکنے کی دعوت دیتا ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ آج بحر میت (Dead Sea) سیر تفریح کی جگہ بن چکا ہے جہاں دنیا کے مختلف کونوں سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں وہاں جاتے ہیں۔ سیاحوں کے لئے وہاں ریستورانٹس (restaurants) بنائے گئے ہیں۔ مزید برآں آنے والوں کے لئے تفریحی سامان کا اہتمام کیا گیا ہے۔

قوم لوط

قوم لوط ایسی بد نصیب اور بد بخت قوم تھی جو ایک ایسے گھناؤنے اور غیر فطری عمل میں مبتلا ہو گئی جو اس سے پہلے کسی نے بھی نہیں کیا تھا، یہ لوگ اپنی شہوت مردوں سے پوری کرنے لگے تھے، حضرت لوطؑ نے انہیں اس فحش، اور ناجائز عمل سے روکنے کی سر توڑ کوشش کی اور انہیں اس ناپاک فعل کو چھوڑنے کی نصیحت کی، جس کو قرآن مجید نے جا بجا مختلف مقامات پر بیان کیا۔
چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ

مِّنَ الْعَالَمِينَ“۔^۲

ترجمہ: ”اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ

^۱.....http://www.ehow.com/about_5421325_dead-sea.html

^۲.....(سورۃ العنکبوت: رقم الآیہ ، ۲۸)

بلاشبہ تم بے حیائی کا کام کرتے ہو تم سے پہلے اس کام کو دنیا جہاں والوں میں سے کسی نے نہیں کیا۔“

”اتَّاتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَلَمِينَ، وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ، بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ“۔ ۱

ترجمہ: ”کیا تمام دنیا جہاں والوں میں سے تم مردوں سے بدفعی کرتے ہو، اور تمہارے رب نے جو تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں ہیں ان کو چھوڑتے ہو، بلکہ تم حد سے آگے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔“

یہ قوم اس شنیع و فحش فعل کے ارتکاب کے ساتھ دوسرے جرائم کا بھی ارتکاب کرتی تھی، جن پر حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں تنبیہ کی اور فرمایا:

”إِنَّكُمْ لَتَآتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيَكُمُ الْمُنْكَرَ“
ترجمہ: ”کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بُرا کام کرتے ہو۔“

لیکن اس بد نصیب قوم نے نہ کہ صرف حضرت لوط علیہ السلام کی نصیحت کو نظر انداز کیا بلکہ ان کے جرائم میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا، حضرت لوط علیہ السلام نے جب انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو وہ جواب میں کہنے لگے کہ:

”اٰتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ“۔ ۲

ترجمہ: ”کہ تو اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ اگر تو سچوں میں سے ہے۔“

مہمانوں کی آمد

یہ بد قماش لوگ حسین و جمیل بے ریش لڑکوں کے پیچھے رہتے تھے اس لئے ان پر عذاب کی یہ

۱....(سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۶۵، ۱۶۶)

۲....(سورة: العنكبوت: رقم الآية، ۲۹)

۳....المرجع السابق

صورت اختیار کی گئی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے چند فرشتوں کو انتہائی خوبصورت لڑکوں کی شکل میں بھیجا، جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر پہنچے تو وہ انہیں انسان سمجھ کر فکر مند ہو گئے، اس لئے کہ انہیں اپنی قوم کی شرارتوں اور فتنہ اعمال سے خطرہ تھا کہ وہ انہیں پانے کے لئے کوشاں ہوں گے، چنانچہ وہی ہوا جو حضرت لوط علیہ السلام کو ڈرتھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

”وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ“۔^۱

ترجمہ: اور ان کی قوم کے لوگ ان کے پاس جلدی جلدی دوڑتے ہوئے آ گئے۔
حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرانے کے ساتھ سمجھایا، اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا کہ مجھے ان مہمانوں کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرو، مگر وہ اپنی ناجائز خواہش سے باز نہ آئے، چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا تھا، یہ گفتگو حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کے مابین بند دروازے کے پیچھے ہو رہی تھی، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے بھی اسی مکان میں تھے، جب ان لوگوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر کی دیوار پھانسنے اور دروازے توڑنے کا ارادہ کیا تو حضرت لوط علیہ السلام اپنی لاچاری کی حالت میں فرمانے لگے:

”لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ“۔^۲

ترجمہ: ”کاش میرا تم پر زور چلتا ہوتا یا پھر کوئی مضبوط پایہ (کنہ، قبیلہ) ہوتا میں اس کی پناہ پکڑ لیتا۔“

جب فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی بڑھتی ہوئی پریشانی دیکھی تو انہوں نے ان کے سامنے حقیقت کھولتے ہوئے کہا کہ گھبرائیے نہیں، اس لئے کہ آپ کی جماعت انتہائی قوت

۱.....(سورة العنكبوت: رقم الآية، ۷۸)

۲.....(سورة هود، رقم الآية، ۸۰)

والی ہے، ہم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں یہ تو ہم کو پانے کی کیا کوشش کریں گے آپ تک بھی نہیں پہنچ سکتے، ہم تو ان پر عذاب نازل کرنے کے لئے ہیں، لہذا آپ رات ہی رات اپنے گھر والوں کے ساتھ اس علاقے سے نکل جائیے، صبح ان پر عذاب کا نزول ہوگا۔

عذاب کی آمد

صبح کو عذاب کی آمد کا سلسلہ اس طرح شروع ہوا کہ یہ لوگ چار بڑے بڑے شہروں کے باسی تھے، انہی بستیوں کو قرآن مجید نے دوسرے مقام پر ”مُوتِفِکَات“ کہا ہے، حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا بازو ان تمام شہروں کے نیچے لے جا کر اس طرح اٹھایا کہ ہر شے اپنے مقام پر رہی حتیٰ کہ پانی کے برتن سے پانی کا قطرہ بھی نہیں گرا، انسانی آوازوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوتی رہیں، ان تمام شہروں کو آسمان کی طرف سیدھا کرنے کے بعد اونڈھے منہ پلٹ دیا، جو ان لوگوں کے اعمال کے مطابق سزا تھی، اور ان کے اوپر اس طرح پتھر برسائے گئے کہ ہر ایک پر ان کے نام کی نشان دہی کی گئی تھی۔ قرآن مجید نے اس عذاب کی تصویر کشی یوں کی ہے:

”فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ

سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ مُّسَوَّمَةٍ عِندَ رَبِّكَ“۔^۱

ترجمہ: ”جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے زمین کے اوپر کے تختے کو نیچے کر دیا اور ہم نے زمین پر کنکر کے پتھر برسا دیئے جو لگا تار گر رہے تھے، جن پر آپ کے رب کے پاس سے نشان بھی تھا۔

ہم جنس شادی

لواطت کا سلسلہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم سے ایسا شروع ہوا کہ آج تک لوگ اس فحش و

۱۔..... (سورۃ ہود: رقم الآیۃ، ۸۲، ۸۳)

قیح عمل میں مبتلا ہیں۔ اس وقت دنیا کے اکثر و بیشتر ملکوں میں ہم جنس پرستوں کی بہت بڑی تعداد پائی جاتی ہے، ان کو دوسرے لوگوں کی طرح حقوق دینے کی بات کی جارہی ہے۔ بعض ملکوں میں ان کو مکمل تحفظ دیا جانے لگا ہے۔ دنیا کے کئی ممالک اور علاقوں میں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ شادی کرنے کی بھی مکمل اجازت دی گئی ہے۔ جن میں سویڈن (Sweden)، کینیڈا (Canada)، امریکہ (America)، پرتگال (Portugal)، ساؤتھ افریقہ (South africa)، آرجنٹینا (Argentina)، نیوزی لینڈ (Newzeland)، برازیل (Brazil)، سپین (Spain)، میکسیکو (Maxico)، آئس لینڈ (Iceland)، نیدرلینڈز (Netherlands)، ڈنمارک (Denmark)، فرانس (France)، ناروے (Norway) اور بلجیم (Belgium) شامل ہیں۔

مذکورہ ممالک میں سے نیدرلینڈز (Netherlands) ایسا پہلا ملک ہے جس نے ہم جنس پرستوں کو ایک دوسرے کو شادی کرنے کی اجازت دی تھی۔

ہیلین فاسن (Helene Faasen) اور اینی ماری دوس (Anne-Marie) Thus نامی دو خواتین اور تین مرد جوڑے ایسے ہیں جو دنیا میں پہلی مرتبہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ جن کی نکاح کی تقریب نیدرلینڈز (Netherlands) میں انجام پائی۔ سپین (Spain) میں عیسائیوں کی طرف سے چھ لاکھ درخواستوں کے باوجود ہم جنس شادی متعارف کروائی گئی، جس کے نتیجے میں ۵ جولائی ۲۰۰۵ء میں امیلی او مینیئرز (Emilio Menendez) اور کارلس باٹورن جرمن (Carlos Baturin German) رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔

برطانیہ (Britain) میں فروری ۲۰۱۳ء میں ایم پیز (MPs) نے ہم جنس شادی کی حمایت میں ووٹ (Vote) دیا ہے جو کہ جلد ہی ہاؤس آف لارڈز (House of Lords) میں پیش کیا جائے گا۔ افسوس! کہ ہم جنس شادی کی حمایت میں ووٹ ڈالنے والا ایک مسلمان ایم

پی (MP) بھی شامل ہے۔ برطانیہ (Britain) میں عیسائی اور مسلمان دونوں کمیونٹیز (Communities) نے اس بل (Bill) کی مخالفت کی ہے۔ برطانیہ (Britain) کے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ہم جنس شادی کے خلاف پیش کی جانے والی ہر درخواست پر دستخط کریں تاکہ ان کی آواز ہاؤس آف لارڈز (House of Lords) تک پہنچے۔ اسی طرح اپریل ۲۰۱۳ء میں نیوزی لینڈ (Newzeland) نے ہم جنس شادی کو قانونی قرار دیا۔^۱

فرانس (France) میں ہم جنس شادی کی زبردست مخالفت کے باوجود صدر فرانس کوکس ہالینڈی (Francois Hollande) نے ہم جنس شادی کو قانونی شکل دینے کے لئے دستخط کر دیئے ہیں۔ اس طرح فرانس کے دوسروں و سینیٹ آٹن (Vincent Autin) اور بروئو باؤلی او (Bruno Boileau) نے پہلی قانونی شادی ریکارڈ (Record) کراؤٹی۔ ان کے نکاح کی تقریب فرانس (France) کے ٹیلی ویژن (Televison) پر براہ راست دکھائی گئی۔ (العیاذ باللہ)

نومولود کے سر پر زعفران لگانا چاہیے

زمانہ جاہلیت میں لوگ روٹی کو عقیقے کے خون پر رکھتے تھے اور پھر اس کو نومولود کے سر پر رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور نومولود کے سر پر خون کی جگہ زعفران رکھنے کا حکم فرمایا۔

چنانچہ عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سیدنا بریدہؓ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ:

كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَلَدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ.^۲

۱..... <http://www.bbc.co.uk/news/world-21321731>

۲..... (سنن أبي داود: كتاب الضحايا/باب في العقيقة، ﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾)

ترجمہ: ”دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں بچے کی ولادت ہوتی تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچے کے سر پر چڑھ دیتا تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی نعمت سے نوازا ہے تو ہم ایک بکری ذبح کرتے ہیں، بچے کا سر مونڈتے ہیں اور اس کے سر پر زعفران مل دیتے ہیں۔“

دوست کی پرفیوم (Perfume) کی چوری اور اس کی واپسی کا طریقہ کسی شخص نے اپنے دوست کے بیک (Bag) سے پرفیوم (Perfume) چرائی، اور اسے بعد میں احساس ندامت پیدا ہوا۔ اس کی واپسی کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو چوری کی گئی پرفیوم (Perfume) کسی طرح پہنچا دے، خواہ تحفتاً یا ہدیہ تاً دیدے۔ دوست کو یہ اطلاع دینا ضروری نہیں ہے کہ میں نے آپ کی پرفیوم (Perfume) آپ کے بیک (Bag) سے چرائی تھی اب واپس کر رہا ہوں۔ لیکن اپنی غلطی کا اقرار کر لے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے کے لئے خوشخبری اور غیر اللہ کے لئے خوشبو لگانے والے کے لئے وعید

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے احیاء العلوم میں ایک حدیث ذکر کی ہے کہ جو شخص اللہ سبحانہ تعالیٰ

﴿گزشتہ صفحے کا لقیہ حاشیہ﴾

ج، ۳، ص، ۱۰۷، رقم الحدیث، ۲۸۴۳، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت

”كانوا في الجاهلية يجعلون قطنة في دم العقيقة، ويجعلونها على رأس المولود،

فأمرهم النبي صلى الله عليه وسلم أن يجعلوا مكان الدم خلوفاً أي زعفراناً“۔ (الفقه الاسلامي

وأدلته: الباب الثامن: الاضحية والعقيقة / الفصل الثاني وحكام المولود، وقتها، ج، ۳، ص، ۶۳۵،

۱..... ”وَالْأَصْلُ أَنَّ الْمُسْتَحَقَّ بِجَهَةِ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْمُسْتَحَقِّ بِجَهَةِ أُخْرَى أُغْتَبِرَ وَاصِلًا بِجَهَةِ مُسْتَحَقَّةٍ

إِنْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَ الْمُسْتَحَقِّ عَلَيْهِ، وَإِلَّا قَلَا“۔ (الدر المختار مع رد المحتار: كتاب البيوع / باب البيع

الفاسد، ج، ۵، ص، ۹۲، دار الفكر، بيروت)

”الْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَإِنْ أَفْتَاكَ عَنْهُ النَّاسُ“۔ (مسند أحمد بن حنبل رحمه الله تعالى: ج،

۲۹، ۵۲۳، رقم الحدیث، ۱۷۹۹، مؤسسة الرسالة)

۲..... ”وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ“۔ (مسند أحمد بن حنبل رحمه

الله تعالى: ج، ۴، ص، ۱۸۲، رقم الحدیث، ۱۷۹۷، المكتبة الاسلامي، بيروت)

کے لئے خوشبو لگائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ ہوگی، اور جو شخص غیر اللہ کے لئے خوشبو لگائے گا اس کی یہ خوشبو مردار کی بدبو سے بھی زیادہ بری ہوگی۔

نوٹ: خیال رہے کہ انسان خوشبو لگاتا ہی دوسروں کے لئے ہے تاکہ دوسرے اس آدمی کے جسم کی بدبو سے محفوظ رہیں۔ یہ وعید ان لوگوں کے لئے ہے جو تکبر و تفاخر کی بنیاد پر، لوگوں کو مرعوب کرنے کے لئے، اپنے مال کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے یا عورتوں میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے خوشبو استعمال کرتے ہیں۔ ۱۔

دوسروں کے لئے خوشبو کا استعمال

اسلام نے دوسروں کو تکلیف دینے سے بچنے کی تلقین کی ہے، اور خوشبو سے عموماً لوگوں کو فرحت ہوتی ہے اور طیب قلب مومن مطلوب شرعی ہے، لہذا معتدل قسم کی عمدہ خوشبو استعمال کرنی چاہیے، اور بدبودار جسم و لباس سے لوگوں کو اذیت دینے سے احتراز کرنا چاہیے۔ چنانچہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ:

”الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ“۔ ۲

۱۔.....”وفی خبر آخر من تطیب لله تعالیٰ جاء يوم القيامة وريحه أطيب من المسك ومن تطيب لغير الله تعالیٰ جاء يوم القيامة وريحه أنتن من الجيفة فاستعمال الطيب مباح ولكن لا بد فيه من نية فإن قلت فما الذى يمكن أن ينوى بالطيب وهو حظ من حظوظ النفس وكيف يتطيب لله فاعلم أن من يتطيب مثلاً يوم الجمعة وفى سائر الأوقات يتصور أن يقصد التمتع ببلذات الدنيا أو يقصد به إظهار التفاخر بكثرة المال ليحسده الأقران أو يقصد به رياء الخلق ليقوم له الجاه فى قلوبهم ويذكر بطيب الرائحة أو ليتودد به إلى قلوب النساء الأجنبية إذا كان مستحلاً للنظر إليهن ولأموار أخرى لا تحصى وكل هذا يجعل التطيب معصية فبذلك يكون أنتن من الجيفة فى القيامة“۔ (احياء العلوم الدين: كتاب النية والاخلاص والصدق / بيان تفصيل الأعمال المتعلقة بالنية، ج، ۴، ص، ۳۷۱) ۲۔.....(سنن الترمذی: ابواب الايمان/باب ما جاء فى أن المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده، ج، ۵، ص، ۱۷، رقم الحديث، ۲۶۲۷، شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي)

ترجمہ: ”مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں۔“
کسی مسلمان بھائی کی تکلیف دور کرنے پر قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

”مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا، نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسِّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ، وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ، إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ“۔^۱

ترجمہ: ”جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کریں گے اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کی ستر پوشی کریں گے اور جو کسی تنگدست کے لئے آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا آخرت میں اس کے لئے آسانی کریں گے اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو اور جو کوئی علم (دین) کی طلب میں کوئی راستہ چلے تو اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کریں اور آپس میں کتاب اللہ سمجھیں سمجھائیں تو

۱..... (سنن ابن ماجہ: باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ج ۱، ص ۸۲، رقم الحدیث، ۲۲۵، دار احیاء الکتب العربیہ)

انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان پر سیکنہ نازل ہوتی ہے رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان کا ذکر اللہ اپنے پاس والے فرشتوں میں کرتے ہیں اور جس کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔

اسی طرح اسلام نے دوسروں کی تسکین و آرام اور ان کی خوشی و مسرت کا بہت خیال رکھنے کی تاکید کی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو راحت اور سکون یا اس کو خوشی دینے کے لئے خوشبو کا استعمال کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اللہ کی محبت کا سبب ہے۔ خود رسول اللہ صحابہ کی خوشی کا بڑا خیال کرتے تھے اور کبھی کبھی ان کے لئے تین بھی فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کر فرماتی ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمًا إِلَى الصَّحَابَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ فِي جَبِّ الْمَاءِ وَيُسَوِّي عِمَامَتَهُ وَشَعْرَهُ فَقَالَتْ أَوْ تَفْعَلُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ مِنَ الْعَبْدِ أَنْ يَتَزَيَّنَ لِإِخْوَانِهِ إِذَا خَرَجَ إِلَيْهِمْ“۔^۱

ترجمہ: ”ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جانے کا قصد فرمایا تو آپ نے پانی کے مٹکے میں دیکھ کر اپنے بال اور عمامہ درست کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم! کیا آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو اپنے بھائیوں کے پاس جاتے وقت زینت کرے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ:

”أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى سُورُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ“۔^۲

۱..... (احیاء علوم الدین: کتاب الذم والجهاء، ج، ۳، ص، ۳۰۰، دارالمعرفة، بیروت)

۲..... (المعجم الكبير: ج، ۱۲، ص، ۴۵۳، رقم الحديث، ۱۳۶۴۶، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)
اس کی سند اگرچہ کمزور ہے مگر اس حدیث کا مضمون دوسری احادیث و دلائل سے بھی ثابت ہے۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔“

دوسروں کی خوشی کے لئے خوشبو کو ترک کرنا
شریعت مطہرہ نے دوسروں کے مزاج و مذاق کی رعایت کا بھی بڑا خیال رکھا ہے۔ اور ان کے
مزاج و مذاق کے موافق برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔
چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
”خَالِقُوا النَّاسَ بِأَخْلَاقِهِمْ“۔^۱

ترجمہ: ”لوگوں کے ساتھ ان کے اخلاق (مزاج و مذاق) کے مطابق برتاؤ کرو۔“
لوگوں کے ساتھ معاملات ان کے اخلاق اور مزاج کی رعایت کرتے ہوئے کرنا بھی دین کا
حصہ ہے۔ اگرچہ وہ کام فی نفسہ مباح ہو، لیکن خیال رہے کہ وہ کام حرام نہ ہو۔ اس لئے مخلوق
کو خوش اور اس کی اطاعت کرنے میں خالق کی ناراضگی مول لینا عقل مند ہی نہیں، بلکہ دین و
دنیا کا خسارہ ہے۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا:
”عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ ، إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ
بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ“۔^۲

۱..... (اتحاف السادة المتقين: ج ۲، ۷۱، مؤسسة التاريخ العربي، بيروت)
۲..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الجہاد/باب: لا طاعة فی معصیة اللہ، ج ۳، ص ۳۹۷، رقم
الحديث، ۲۸۶۳، دارالکتب العلمیة، بیروت)
”لا طاعة لمن یطع اللہ“۔ (فیض القدير: ج ۶، ص ۵۵۹، رقم الحديث،
۹۹۰۱)۔ ”(لا طاعة لمن یطع اللہ) فی أوامره ونواهیہ وفي رواية لأحمد أيضاً ”(لا طاعة
لمن عصی اللہ، فاذا أمر الامام بمعصیة فلا سمع ولا طاعة كما هو نص الحديث أنه لا
يجب ذلك بل يحرم علی من قدر علی الامتناع الخ“۔ (فیض القدير، رقم الحديث
۹۹۰۲، دارالکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: مرد مسلم پر تابعداری لازم ہے (طبعاً) پسندیدہ اور ناپسندیدہ امور میں الایہ کہ اسے نافرمانی اور معصیت کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ اطاعت و فرمانبرداری امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَحْذِيهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأُذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأُذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتُ وَسَوَّيْتُ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا أُسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟“

ترجمہ: ”رسول اللہ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، اس حال میں کہ آپ کی رانیں یا پنڈلیاں مبارک کھلی ہوئی تھیں (اسی دوران) حضرت ابو بکرؓ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی اور آپ اسی حالت میں لیٹے باتیں کر رہے تھے، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو بھی اجازت عطا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

”لا طاعة لأحد في معصية الله، إنما الطاعة في المعروف“.

”لا طاعة لأحد من المخلوقين كائناً من كان ولو أباً أو أمّاً أو زوجاً (في معصية الله) الخ“۔ (فيض القدير: ج، ۶، ص، ۵۵۹، ۵۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

(وكذا في مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: كتاب الامارة، ج، ۷، ص، ۲۴۷، رشيدية)

۱..... (صحيح مسلم: كتاب الفضائل/باب من فضائل عثمان بن عفان رضي الله عنه، ج، ۴، ص، ۱۸۶۶، رقم الحديث، ۲۴۰۱، دار احياء التراث العربی، بيروت)

فرمادی اور آپ اسی حالت میں باتیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو سیدھا کر لیا، روای محمد کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ ایک دن کی بات ہے، پھر حضرت عثمانؓ اندر داخل ہوئے اور باتیں کرتے رہے تو جب وہ سب حضرات نکل گئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت ابو بکر آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ کوئی پرواہ کی، پھر حضرت عمر تشریف لائے تو بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پرواہ کی، پھر حضرت عثمانؓ آئے تو آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑوں کو درست کیا تو آپ نے فرمایا (اے عائشہ!) کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں کہ جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔“

خوشبو میں حق غیر مخلوط ہو جانے کا حکم

اگر خوشبو کی ایک بھری ہوئی شیشی میں چوری یا غصب شدہ خوشبو کی آدھی شیشی مل گئی تو خوشبو کی آدھی خوشبو نکالنے کے بعد باقی شیشی میں موجود خوشبو کا حکم کیا ہے؟ مسئلہ یہ ہے کہ اگر غیر کا حق اپنے حق کے ساتھ مل جائے تو بقدر حق غیر علیحدہ کر کے مالک کے حوالے کر دیا جائے تو پھر باقی حلال ہے۔ لہذا آدھی خوشبو کی شیشی نکال دینے کے بعد باقی خوشبو کی شیشی میں موجود خوشبو کا استعمال حلال ہے۔ ۱

۱..... ”(وَكَذَا لَوْ خَلَطَهَا الْمَوْذُوعُ بِجَنَسِهَا أَوْ بِغَيْرِهِ (بِمَالِهِ) أَوْ مَالِ آخَرَ ابْنِ كَمَالٍ (بِغَيْرِ إِذْنِ) الْمَالِكِ (بَحَيْثُ لَا تَتَمَيَّزُ) إِلَّا بِكُلْفَةٍ كَحِنْطَةٍ بِشَعِيرٍ وَذَرَاهِمَ جِيَادٍ بِزُيُوفٍ مُجْتَبَى (ضَمِنَهَا) اسْتِهْلَاكِه بِالْخَلْطِ لَكِنْ لَا يَبَاحُ تَنَاوُلُهَا قَبْلَ أَذَاءِ الضَّمَانِ“۔ الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الايداع، ج ۵، ص ۶۶۹، دار الفکر، بیروت)

”لَوْ اخْتَلَطَ بِحَيْثُ لَا يَتَمَيَّزُ يَمْلِكُهُ مِلْكًا خَبِيثًا، لَكِنْ لَا يَحِلُّ لَهُ التَّصَرُّفُ فِيهِ مَا لَمْ يُؤَدَّ بَدْلَهُ“ (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب البيوع / باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالا حرام، ج ۵، ص ۹۹، دار الفکر، بیروت)

مردوں کو زعفران لگانا ممنوع ہے

مردوں کے لئے زعفران کا استعمال ممنوع ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ“۔^۱

ترجمہ: ”نبیؐ نے مرد کو زعفران کی خوشبو لگانے سے منع فرمایا ہے۔“

مرد کا غیر محرم عورت کو دوکان میں خوشبو لگانا

پرفیوم شاپ (Perfume Shop) میں مرد کو غیر محرم عورت کو خوشبو لگانا منع ہے۔

اللہ تعالیٰ خلوق کے ساتھ پڑھی گئی نماز کو قبول نہیں کرتے

خلوق کے ساتھ پڑھی گئی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں۔^۲

نوٹ: اس اثر سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کو قبول نہیں فرماتے جس نے خلوق لگایا

ہو۔ خلوق زعفران وغیرہ سے بنی ہوئی خوشبو کو کہتے ہیں جس پر سرخی اور زردی کا غلبہ ہوتا ہے۔^۳

عورتوں کی خوشبو لگانے والے کو خوشبو دھونے کا کہنا

اگر کسی آدمی نے عورتوں کی خوشبو لگائی ہو تو اس سے کہنا چاہیے کہ اسے دھو ڈالو اس لئے کہ

عورتوں کی خوشبو لگانا منع ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے

۱..... (مسند أحمد: مسند أنس بن مالك رضي الله عنه، ج ۱۹، ص ۴۰، رقم الحديث،

۱۹۷۸، مؤسسة الرسالة)

۲..... ”لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خُلُقٍ“.

(كنز العمال: كتاب الصلاة/ الفصل الثالث في مفسدات الصلاة ومحظوراتها وآدابها ومباحاتها،

ج ۷، ص ۵۱۴، رقم الحديث، ۲۰۰۲۱، مؤسسة الرسالة)

(وكذا في سنن أبي داود: كتاب الترجل/ باب في الخلق للرجال، ج ۴، ص ۸۰، رقم

الحديث، ۴۱۷۸، المكتبة المصرية، صيدا، بيروت)

۳..... ”وَهُوَ طَيْبٌ مَعْرُوفٌ مُرَكَّبٌ يُتَّخَذُ مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَنْوَاعِ الطَّيِّبِ، وَتَغْلِبُ عَلَيْهِ

الْحُمْرَةُ وَالصُّفْرَةُ“.(النهاية في غريب الحديث والأثر، باب الخاء مع اللام، ج ۲، ص ۷۱،

والے پر لعنت فرمائی ہے۔ مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے خود ایسے شخص کو خلوک نامی خوشبو دھونے کا حکم دیا۔

چنانچہ یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ:

”مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَيُّ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدَّ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدَّ“۔^۱

ترجمہ: ”میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جا! اس کو دھو ڈالو پھر اس کو دھو ڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ نے کہا میں گیا اور اس کو دھو دیا پھر اس کو دھولیا پھر (کبھی) نہ لگایا۔“

خلوق کے استعمال کی وجہ ممانعت

خلوق کے استعمال کی ممانعت اس وجہ سے ہے کہ یہ عورتوں کی خوشبو ہے اور وہ مردوں سے زیادہ اس کا استعمال کرتی ہیں۔ تشبہ بالنساء کی وجہ سے اس کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے۔^۲ انگور، مُنقا اور کھجور سے بنی پرفیوم کافر کو تحفہ میں دینے کا حکم اگر کسی کے پاس انگور، کشمش اور کھجور سے بنی پرفیوم (Perfume) ہو تو وہ کافر کو بھی ہدیتاً نہیں دے سکتا اس لئے کہ جس چیز کا استعمال حرام ہے اس کا کسی کو ہدیہ دینا بھی حرام ہے۔^۳

۱..... (سنن النسائي: كتاب الزينة / التزعفر والخلوق، ج ۸، ص ۱۵۳، رقم الحديث، ۵۱۲۵، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)

۲..... ”وَأَمَّا نَهْيُ عَنْهُ لِأَنَّهُ مِنْ طِيبِ النِّسَاءِ، وَكُنْ أَكْثَرُ اسْتِعْمَالاً لَهُ مِنْهُمْ“۔ (النهاية في غريب الحديث والأثر، باب الخاء مع اللام، ج ۲، ص ۷۱، المكتبة العلمية، بيروت)

۳..... ”وقال أصحابنا: لا يجوز الانتفاع بالميتة على أي وجه ولا يطعمها الكلاب والجوارح كذا في الفتنية“۔ (الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية/باب الهدايا والضيافات، ج ۵، ص ۲۲۳، بيروت)

پرفیوم دیتے وقت یہ شرط لگانا کہ ”اسے استعمال خود کرنا ہے“ اگر کسی نے پرفیوم (Perfume) کا ہدیہ دیتے وقت یہ شرط لگائی کہ اس کا استعمال فقط آپ کر سکتے ہیں کسی دوسرے کو ہدیہ کرنے کی اجازت نہیں ہے تو کیا ہدیہ لینا درست ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ہدیہ لینا تو صحیح ہے البتہ لیتے وقت اس شرط کا اقرار نہ کرے (کہ میں خود ہی استعمال کروں گا، کسی دوسرے کو نہیں دوں گا)۔ بلکہ واضح طور پر انکار کر دے تاکہ ہدیہ دینے والا غلط فہمی میں مبتلا نہ رہے۔ اس لئے کہ ہدیہ دی ہوئی اشیاء کو تحفتاً دینا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے ہاں پرفیوم (Perfume) استعمال کی پابندی کے ساتھ دی ہے تو اس صورت میں کسی اور کو ہدیہ دینا صحیح نہیں ہے۔ ۱۔

تبرک کے لئے کعبہ کی خوشبو لینا

کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ تبرک کے طور پر یا کسی اور غرض سے کعبہ کی خوشبو کو لے۔ اگر کوئی خوشبو لے لے گا تو اس کا لوٹانا اس شخص پر ضروری ہے۔ اگر کسی نے کعبہ کی خوشبو تبرک کے طور پر لی ہے تو وہ اپنی خوشبو خرید کر کعبہ کو لگائے پھر اسے لے۔ ۲۔

کسی کی پرفیوم (Perfume) یا عطر بغیر اجازت استعمال کرنے کا حکم کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کی عطر یا پرفیوم کو اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرے

۱۔.... (عمدة القاری: ۱۳، ۲۲، بحوالہ شمائل کبریٰ، زمزم پبلشرز)

۲۔..... ”ولا يجوز اتخاذ المساویک من اراک الحرم وسائر شجره ولا يجوز أخذ شيء من طيب الكعبة لا للتبرک ولا لغيره ومن أخذ شيئاً منه لزمه رده اليها فان اراد التبرک أتى بطيب من عنده فمسحه بها ثم أخذه كذا في السراج الوهاج“. (الفتاوى الهندية: كتاب المناسک / باب النذر، الباب السابع عشر في النذر بالحج، مسائل شتى، ج ۱، ص ۲۹۱، دار الكتب العلمية)

”لا يجوز أخذ شيء من طيب الكعبة لا للتبرک ولا لغيره ومن أخذ شيئاً منه لزمه رده اليها فان اراد التبرک أتى بطيب من عنده فمسحها به ثم أخذه والله أعلم (المجموع شرح المذهب: كتاب الحج/ بيان حدود مكة الذي يحرم فيه الصيد ويمنع أخذ ترابه وأحجاره وبيان ما يتعلق به من الأحكام وما يخالف فيه غيره من الأرض، ۷، ۴۶۲، دار الفکر، بيروت)

الایہ کہ اس شخص نے اشارۃً یا دلالتاً اس کے استعمال کی اجازت دی ہو۔

ابوہرہ (تابعی) اپنے چچا سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ“۔^۱

ترجمہ: ”خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا! جان لو! کسی بھی دوسرے شخص کا مال (لینا یا اس کا

استعمال کرنا) اس کی رضا مندی و رضا کے بغیر حلال نہیں۔“

امانت رکھی ہوئی خوشبو یا پرفیوم کا خراب ہونے کی صورت میں امین پر
ضمان کا حکم

کسی شخص کے پاس پرفیوم (Perfume) بطور امانت رکھی ہوئی تھی اور وہ خراب ہو گئی، اگر
اس نے معروف طریقہ پر اس کی حفاظت میں نہ تو کوتاہی کی ہو اور نہ ہی غفلت برتی تو اس
صورت میں اس پر ضمان نہیں آئے گا۔^۲

خوشبو کے لئے سونے چاندی کے برتن کا استعمال

سونے چاندی کے برتنوں کو کھانے کے لئے، سرمہ لگانے، دھونی دینے، وضو اور کھانے پینے
کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں اسی طرح خوشبو وغیرہ رکھنے کے لئے سونے چاندی کے

۱۔۔۔ (السنن الکبری للبیہقی: ج، ۴، ص، ۳۸۷، رقم الحدیث، ۵۴۹۲، دار الکتب العلمیہ)

(وکذا فی مشکوٰۃ المصابیح: کتاب البیوع/باب الغصب والعاریۃ، ص، ۲۵۵، امدادیہ)

۲۔۔۔۔۔ ”وہی امانۃ“ ہذا حُکْمُهَا مَعَ وَجُوبِ الْحِفْظِ وَالْإِدَاءِ عِنْدَ الطَّلَبِ وَاسْتِحْبَابِ قَبُولِهَا (فَلَا تُضْمَنُ بِالْهَلَاكِ) (مُطْلَقًا) (وَاسْتِصْرَاطِ الضَّمَانِ عَلَى الْإِمِينِ) (بِاطِلٌ بِهِ يُفْتَى) خِلَافَةَ وَصْدَرِ الشَّرِيعَةِ. (وَلِلْمُودِعِ حِفْظُهَا بِنَفْسِهِ وَعِيَالِهِ). (الدرالمختار مع ردالمحتار: کتاب الایداع: ج، ۵، ص، ۶۶۳، ۶۶۴، دار الفکر، بیروت)

”قال رحمه الله تعالى“ (وہی امانۃ فلا تُضْمَنُ بِالْهَلَاكِ) لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: لَا ضَمَانَ عَلَى مُؤْتَمَنِ زَوَاهِ الدَّارِ قَطْنِي، وَلَئِنْ الْمُوْدِعَ مُتَبَرِّعًا فِي الْحِفْظِ وَمَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ، وَلَئِنْ يَدُهُ يَدُ الْمَالِكِ فَيَكُونُ هَلَاكُهَا فِي يَدِ الْمَالِكِ فَلَا يَجِبُ الضَّمَانُ؛ وَلَئِنْ لِلنَّاسِ حَاجَةٌ إِلَى الْإِيْدَاعِ فَلَوْ ضَمِنَ الْمُوْدِعُ لَا مَنَعَ النَّاسَ عَنْ قَبُولِ الْوَدَائِعِ فَكَانُوا يُخْرِجُونَ بِذَلِكَ الْخ. (تبیین الحقائق: کتاب

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴿

برتنوں کا استعمال بھی ممنوع ہے۔ ۱۔

رسول اللہ کے نام آنے پر انگوٹھوں کو چومنے سے انگلیوں کے خوشبودار ہونے کا عقیدہ

کئی لوگوں کا کہنا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو انگوٹھوں کو چومنے سے اور پھر آنکھوں سے لگانے سے آنکھوں کی بینائی تیز ہوتی ہے اور ہاتھوں کی انگلیوں خوشبودار ہوتی ہیں۔ اس بات کا ثبوت حدیث میں نہیں ہے۔

کیا مغرب کے بعد خوشبو لگا سکتے ہیں؟

آج کل بہت ساری چیزیں عوام میں غلط فہمی یا جہالت کی بنا پر پھیلی ہوئی ہیں، افسوس تو یہ ہے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

قال: "الوديعة أمانة في يد المودع إذا هلك لم يضمنها" لقوله عليه الصلاة والسلام: "ليس على المستعير غير المغل ضمان ولا على المستودع غير المغل ضمان" ولأن بالناس حاجة إلى الاستيداع، فلو ضمنه يمتنع الناس عن قبول الودائع فتتعطل مصالحهم". (الهداية: كتاب الوديعة، ج ۳، ص ۲۷۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)

۱۔..... وَقَالَ قاضِيخَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ: يُكْرَهُ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَالْإِدْهَانُ فِي آتِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَكَذَا الْمَجَابِرُ وَالْمَكَاجِلُ وَالْمَذَاهِنُ، وَكَذَا الْإِكْتِحَالُ بِمِثْلِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَكَذَا السُّرُرُ وَالْكَرَاسِيُّ إِذَا كَانَتْ مُفَضَّضَةً أَوْ مُذَهَّبَةً، وَكَذَا السَّرُجُ إِذَا كَانَ مُفَضَّضًا أَوْ مُذَهَّبًا، وَكَذَا اللَّجَامُ وَالرَّكَابُ، وَقَالَ أَبُو حَنِيْفَةَ: لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ فِي الْآتِيَةِ الْمُفَضَّضَةِ وَالْمُذَهَّبَةِ إِذَا وَضِعَ قُمُةٌ عَلَى الْعُودِ، وَفِي الْكُرْسِيِّ وَالسَّرِيرِ يَقْعُدُ عَلَى الْعُودِ وَالْحَشَبِ دُونَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالنِّسَاءُ فِيمَا سِوَى الْحُلِيِّ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْإِدْهَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْعُودِ بِمَنْزِلَةِ الرِّجَالِ، وَلَا رُخْصَةَ لِلرِّجَالِ فِيمَا يَتَّخِذُ مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الْفِضَّةِ أَوْ كَانَ مُفَضَّضًا أَوْ مُذَهَّبًا، مَا خَلَا الْخَتَمَ مِنَ الْفِضَّةِ وَحَلِيَّةِ السَّيْفِ وَالسَّلَاحِ لِرُخْصَةِ جَاءَتْ فِيهِ". (مرقلة المفاتيح: كتاب الأطعمة/باب الأشرية، ج ۷، ص ۲۷۵، تحت رقم الحديث، ۴۲۸۵، دار الفكر، بيروت)

"ويحرم استعمال الذهب والفضة للرجال والنساء في الآتية ووسائل الكتابة والزينة وغيرها في غير البيع والشراء باتفاق أئمة المذاهب، فلا يجوز الأكل والشرب والادھان والاكْتِحَال والتطيب والتوضؤ في آتية الذهب والفضة، كما لا يجوز استعمال الساعات والأقلام وأدوات المكتب والمرابيا وأدوات الزينة الذهبية أو الفضة" (الفقه الإسلامي وأدلته: الحظر والاباحة، الباب السابع، المبحث الثالث، اللبس والاستعمال والحلي، ج ۳، ص ۵۳۸، دار الفكر، دمشق)

کہ پھر اس بات کی تحقیق بھی نہیں کی جاتی اور اس چیز پر عمل درآمد کیا جاتا ہے من جملہ اعلام العوام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مغرب کے بعد خوشبو نہیں لگا سکتے۔ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں ایسی کسی بھی چیز کی طرف اشارہ نہیں ملتا۔ خوشبو لگانے کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہے، لہذا پرفیوم (Perfume) کسی وقت اور کسی بھی دن استعمال کر سکتے ہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(باب نمبر ۱۱)

مشک

مشک کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

لغوی طور پر مشک مشہور خوشبو کو کہتے ہیں۔ جو ہری نے کہا کہ مشک خوشبو سے ہے، نیز یہ کہ عرب نے اس کو مسموم کا نام دیا ہے۔

اصطلاحی طور پر ایسا خون جو ہرن کے ناف میں سال کے کسی معلوم وقت میں جمع ہوتا ہے، جب وہ جمع ہو جاتا ہے تو وہ جگہ سو جھ جاتی ہے اور ہرن اس کو نکالنے کے لئے بیمار ہو جاتا ہے۔ بعض اطباء کے نزدیک مشک کی اقسام مشک بعض اطباء کے نزدیک چار قسم کی ہوتی ہے:

(۱)..... یہ قسم سب سے اعلیٰ ہوتی ہے اور یہ ہرن کی ناف سے بطریق بواسیر کے نکل کر پتھر پر جم جاتی ہے۔ نہایت خوشبودار اور نادر الوجود ہوتی ہے۔

(۲)..... دوسری قسم مشک کی وہ ہوتی ہے جو یہ جانور اپنی ناف کو پتھروں اور درختوں کے تنوں سے رگڑ کر نکالتا ہے، کیونکہ مشک کو جب ہرن کی ناف میں کافی دن ہو جاتے ہیں تو اس کی ناف میں خارش اور گرمی ہونے لگتی ہے جس سے پریشان ہو کر ہرن اپنی ناف کو پتھروں اور درختوں کے تنوں سے رگڑتا ہے جس کے نتیجے میں مشک باہر نکل جاتا ہے۔

۱..... "الْمِسْكُ بِكُسْرِ الْمِيمِ وَسُكُونِ السَّيْنِ: طَيْبٌ مَعْرُوفٌ، وَتَوْبٌ مُمَسَّكٌ: مَضْبُوعٌ بِهِ، وَدَوَاءٌ مُمَسَّكٌ: فِيهِ مِسْكٌ. قَالَ الْجَوْهَرِيُّ: الْمِسْكُ مِنَ الطَّيْبِ، فَارِسِيٌّ مَعْرَبٌ قَالَ: وَكَانَتْ الْعَرَبُ تُسَمِّيهِ الْمَسْمُومَ. وَفِي الْأَصْطِلَاحِ قَالَ الْبُنَائِيُّ نَقْلًا عَنْ الْحَافِظِ ابْنِ حَنْجَرٍ: الْمِسْكُ دَمٌ يَجْتَمِعُ فِي سُرَّةِ الْغَزَالِ فِي وَقْتٍ مَعْلُومٍ مِنَ السَّنَةِ، فَإِذَا اجْتَمَعَ وَرَمَ الْمَوْضِعَ، فَيَمْرُضُ الْغَزَالُ إِلَى أَنْ يَسْقُطَ مِنْهُ". (الموسوعة الفقهية الكويتية: مسك، ج، ۳، ص، ۲۸۸، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

(۳)..... تیسری قسم وہ ہے جو شکاری لوگ شکار کرنے کے بعد ناف کو چیر کر نکالتے ہیں۔ یہ منجمد خون نہیں ہوتا بلکہ چیر کر نکالنے کے بعد اسے خشک کرتے ہیں۔

(۴)..... چوتھی قسم وہ ہے جو شکاری لوگ شکار کرنے کے بعد اس کی ناف کاٹ کر نکالتے ہیں اور پھر اس خون کو اس کی کبھی اور میٹگی کے ساتھ گوندھتے ہیں اور اس طرح خشک کر کے ٹکڑے ٹکڑے بنا لیتے ہیں۔ یہ قسم بہت ہی گھٹیا اور معمولی خوشبو والی ہوتی ہے۔

مشک کو پہچاننے کا طریقہ

مشک کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سوئی میں دھاگہ پرو کر نافہ میں ڈالتے ہیں۔ پھر سوت کو نکال کر لہسن کے پانی میں جس میں کافی تعداد میں لہسن ہوتا ہے ڈالتے ہیں۔ اگر خوشبو لہسن کے دھاگے سے آتی ہے تو وہ مشک نقلی ہے بصورت دیگر اصلی ہے۔

دوسری پہچاننے کی ترکیب یہ کہ اگر مشک نافہ کے باہر ہے تو اس میں سے تھوڑی سے لے کر ہتھیلی پر رکھ کر تھوڑا سا پانی ڈال کر ملیں اگر وہ گھل جائے تو اصلی ہے اور اگر نہ گھلے اور بتی بن جائے تو نقلی ہے۔

تیسری پہچاننے کی ترکیب یہ ہے کہ تھوڑی مشک لیں۔ پھر ایک برتن کو آگ پر رکھیں اور پھر وہ مشک اس برتن میں ڈالیں۔ اگر اس سے تیز اور اچھی خوشبو آئے تو اصلی ہے ورنہ نقلی۔

مشک کی باثر رہنے کی مدت

مشک زیادہ وقت گزرنے پر بے اثر ہو جاتی ہے۔ نافہ میں تین سال تک ٹھیک رہتی ہے اور تین سال بعد بے اثر ہو جاتی ہے۔ نافہ سے باہر ایک سال تک رہتی ہے۔ ۱۔

مشک صرف زہرن میں موجود ہوتا ہے

جناب حکیم محمد ابراہیم شاہ لکھتے ہیں کہ مشک صرف زہرن کے جسم میں پیٹ کے نیچے موجود

ایک غدود کے ذریعہ خارج ہو کر ایک تھیلی میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ غدود جسامت میں مرغی کے انڈے کے برابر ہوتا ہے۔ یہ غدود جنسی اعضاء کے پاس واقع ہوتا ہے۔ جب اس غدود کو ہرن کے جسم میں سے نکالا جاتا ہے اس وقت مشک کی خوشبو تیز نہیں ہوتی۔ البتہ خشک ہونے کے بعد جب یہ دانے دار شکل اختیار کر لیتا ہے تو اس وقت اس کی خوشبو بہت تیز ہوتی ہے۔ خشک حالت میں دانے دار مشک کا رنگ سرخی مائل بھورا یا سیاہ ہو جاتا ہے۔ ان دانوں کو احتیاط کے ساتھ غدود میں نکالا جاتا ہے۔

اس غدود کو نافہ (Pod) کہا جاتا ہے۔ نافہ کے اندر بہت سے خانے بنے ہوتے ہیں اور ان خانوں میں ہی مشک نیم مجعد حالت میں ہوتا ہے۔ نافہ گول یا بیضوی ہوتا ہے۔ اس کا قطر ڈیڑھ انچ ہوتا ہے۔ اس کے بیرونی جانب نرم اور باریک جھلی ہوتی ہے۔ دو سال کے ہرن کے نافہ میں مشک کی مقدار ایک اونس کا آٹھواں حصہ ہوتی ہے اور اس وقت اس کی بونا خوشگوار ہوتی ہے۔ جبکہ ایک جوان ہرن میں مشک دو اونس کی مقدار تک پایا جاتا ہے۔ ”مشک ہرن“ ہرنوں کی دیگر اقسام سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ہمالیہ کے مختلف علاقوں کے علاوہ چین، اور روس (ختن) میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں چترال کے علاقے میں بھی ہوتا ہے۔ دوسرے ہرنوں کے برخلاف اس ہرن کا قد چھوٹا (صرف ۲۰ انچ) ہوتا ہے اور یہ سینگ اور دم سے بھی آزاد ہوتا ہے۔

اس کے جڑے اور دانت باہر نکلے ہوئے ہوتے ہیں اور رنگت گہری ہوتی ہے اور یہ آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر رہتا ہے۔ جاڑوں کے موسم میں نافہ پختہ ہوتا ہے اور اس کی خوشبو میلوں تک پھیلتی ہے۔ یہ خوشبو ہرنیوں کو قربت کی دعوت دیتی ہے۔ اسی موسم میں یہی خوشبو ان کی موت کو دعوت دیتی ہے اور مشک جمع کرنے والے کتوں کی مدد سے ان کا شکار کر کے نافے نکال لیتے ہیں۔

تازہ مشک بھورے رنگ کا ایک گاڑھا سیال ہوتا ہے جو ہوا لگنے کے بعد سیاہ دانوں میں

تبدیل ہو جاتا ہے۔ کھلے مشک کی قوت ایک سال قائم رہتی ہے۔ جبکہ نائف کی قوت تین سال تک رہتی ہے۔ اصلی مشک میں کیڑے نہیں پڑتے، مصنوعی میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ ایک کلو مشک حاصل کرنے کے لئے ڈیڑھ سو مشک ہرن ہلاک کیے جاتے ہیں۔ مشک پانی اور الکحل (Alcohol) میں حل ہو جاتا ہے۔^۱

حضرت آدم کی دعا سے ہرن کے نائف میں مشک

”مختصر الاحیاء“ کے مصنف شرف الدین بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ باب الاخلاص میں لکھتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے عمل کو خالص کیا اور کسی کو اللہ کے مقابلے میں اس کا قائم مقام نہ سمجھا تو اس کی برکت کے آثار اس پر ظاہر ہوں گے اور اس کے بعد قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔

جب حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو زمین کی طرف اتارا گیا تو جنگل کے وحشی ان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا اور ان کی زیارت کی تو آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہر جنس کے لئے وہی دعا کرتے جس کی وہ لائق ہوتی۔ ان کے پاس ہرنوں کا ایک ٹولہ آیا تو آپ نے ان کے لئے دعا کی اور ان کی پشتوں پر ہاتھ پھیرا تو ان میں نائف مشک ظاہر ہو گئے۔ پھر جب باقی ہرنوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے کہا یہ نائف کہاں سے آئیں انہوں نے کہا کہ ہم صفی اللہ آدم علیہ السلام کے پاس زیارت کے لئے گئیں تھیں تو انہوں نے ہمارے لئے دعا کی اور ہماری پشتوں پر ہاتھ پھیرا پھر باقی ہرنیں ان کی طرف گئیں تو انہوں نے ان کے لئے بھی دعا کی اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا لیکن ان کے لئے کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہوئی تو وہ کہنے لگیں ہم نے بھی وہی کچھ کیا جو تم نے کیا لیکن جو تمہیں حاصل ہوا ہے اس میں سے ہم نے کچھ نہیں دیکھا تو ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ عمل اس لئے کیا تھا تا کہ تمہیں وہ چیز حاصل ہو جائے جو تمہارے بھائیوں کو حاصل ہوئی اور پہلی ہرنیوں کا عمل صرف اور صرف اللہ کے لئے تھا تو یہ نائف ان کے

۱..... (حیوانات قرآنی: ج ۱، ص ۲۲۵)

نسل میں اور ان کے بعد قیامت تک ظاہر ہوتا رہے گا۔ ۱۔

سب سے افضل خوشبو

سب خوشبوؤں کی اقسام میں افضل و اعلیٰ مشک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عنبر اور زعفران بھی اچھی ہیں لیکن مشک کو ان میں سے فضیلت حاصل ہے۔

”أَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ“۔ ۲

ترجمہ: ”مشک سب سے اچھی خوشبو ہے“۔

مشک کا ذکر تو قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ“۔ ۳

ترجمہ: ”ان کو پینے کے لئے شراب خالص سر بہر ملے گی، جس پر مشک کی مہر ہوگی

۱۔.....”فائدة: رأيت في مختصر الإحياء، للشيخ شرف الدين بن يونس شارح التنبيه، في باب الاخلاص، أن من أخلص لله تعالى في العمل، ولم يتوبه مقابلاً، ظهرت آثار بر كته عليه، وعلى عقبه إلى يوم القيامة. كما قيل: إنه لما أهبط آدم عليه السلام إلى الأرض، جاءته وحوش الفلاة تسلم عليه وتزوره، فكان يدعو لكل جنس بما يليق به. فجاءته طائفة من الطباء، فدعا لهم ومسح على ظهورهن، فظهر فيهن نوافج المسك، فلما رأى بواقها ذلك، قلن: من أين هذا لكن؟ فقلن: زرنا صفى الله آدم فدعا لنا ومسح على ظهورنا، فمضى البواقي إليه فدعا لهم، ومسح على ظهورهن، فلم يظهر بهن من ذلك شيء. فقلن: قد فعلنا كما فعلتن فلم نر شيئاً مما حصل لكن، فقيل: أنتن كان عملكن لتعلن كما نال إخوانكن. وأولئك كان عملهن لله من غير شيء فظهر ذلك في نسلهن وعقبهن إلى يوم القيامة انتهى“.(حياة الحيوان الكبرى: باب الطاء المعجزة /الطبي، فائدة، ج، ۲، ص، ۱۴۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔.....(فيض القدير: حرف الهمزة، ج، ۱، ص، ۶۹۸، دار الكتب العلمية، بيروت)
”أي أفضله وأشرفه (المسك) بكسر الميم فهو أفخر أنواعه وسيدها..... وقال المصنف أطيّب المسك والعنبر والزعفران وللمسك من بينهم مزيد خصوصية وله عليهم الفضل والمزية.....“ (فيض القدير: حرف الهمزة: ج، ۱، ص، ۶۹۸، دار الكتب العلمية، بيروت)
۳۔.....(سورة المطففين: آيت نمبر، ۲۵، ۲۶، پارہ ۳۰)

اور حرص کرنے والوں کو ایسی ہی چیز میں حرص کرنا چاہیے۔“

مشک سب سے بہترین خوشبو ہے

مشک سب سے بہترین خوشبو ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

”كَانَتْ امْرَأَةٌ، مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَصِيرَةً. تَمْشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ

طَوِيلَتَيْنِ. فَاتَّخَذَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ. وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٍ

مُطْبَقٍ. ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكَاً، وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ.

فَلَمْ يَعْرِفُوهَا. فَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا وَنَفَضَتْ شُعْبَةً يَدَهُ“۔^۱

ترجمہ: ”بنی اسرائیل میں ایک عورت چھوٹے قد والی تھی وہ دو لمبے قد والی عورتوں

کے ساتھ چلی تھی اس نے اپنے دونوں پاؤں لکڑی کے بنوائے اور ایک انگوٹھی

سونے کی بنوائی جو بند ہو جاتی تھی، اس میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی اور وہ

سب سے اچھی خوشبو ہے، وہ ایک روز ان دونوں عورتوں کے درمیان سے ہو کر

گزری تو لوگ اسے پہچان نہ سکے اس نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا اور

شعبہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے بتایا۔“

مشک و عنبر مردانہ خوشبو

محمد بن علی سے روایت ہے کہ:

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الألفاظ من الأدب وغیرها / باب استعمال المسک، وانه أطيّب الطيب، وكرهه رد الريحان والطيب، ج، ۴، ص، ۱۷۵، رقم الحديث، ۲۲۵۲، دارالکتب العلمیة، بیروت)

”عن أبي سعيد: أن النبي ﷺ ذكر المسك فقال: هو أطيّب طيكم“.

(مصنف لابن أبي شيبة: کتاب الأدب / التطيب بالمسك، ج، ۱۳، ص، ۴۳۳، شركة دار القبله، المملكة العربية السعودية)

”سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ
قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطَّيِّبِ الْمُسْكِ وَالْعَنْبَرِ“۔^۱
ترجمہ: ”میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ خوشبو لگاتے
تھے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر۔“

مشک کے نافہ سے مشک نکالنے کے بعد خیار رویت اور خیار عیب کا مسئلہ
اگر کسی شخص نے مشک کا نافہ خرید کر اس میں سے مشک نکالا تو خیار رویت یا خیار عیب کی وجہ
سے اس کو واپس کرنے کا اختیار باطل ہو گیا اس لئے نکالنے سے عیب پیدا ہو گیا ہاں اگر مشک
نکالنے سے عیب پیدا نہ ہو تو ایسی صورت میں واپس کر سکتا ہے۔^۲

کستوری سے منہ میں بو

کستوری کی خاصیت یہ ہے کہ اس کے کھانے سے منہ میں بو پیدا ہوتی ہے۔^۳

کستوری کو کپڑوں میں لگانا

کستوری کو کپڑے پہ لگانا جائز ہے۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک
چھوٹے قد کی عورت دو یمنی عورتوں کے درمیان چل رہی تھی۔ اس نے لکڑی کے دو پاؤں بنا
لئے اور ایک سونے کی انگوٹھی بنائی جس میں اس نے کستوری بھر رکھی تھی اور کستوری تمام

۱..... (سنن النسائي: كتاب الزينة / العنبر، ج ۸، ص ۱۵۰، رقم الحديث، ۵۱۱۶، مكتب
المطبوعات الاسلامية، حلب)

۲..... ”وَفِي الْفَتَاوَى: وَإِذَا اشْتَرَى نَافِجَةً مِسْكٍ وَأَخْرَجَ الْمِسْكَ مِنْهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا لِرُؤْيَا أَوْ
عَيْبٍ؛ لِأَنَّ الْبَاخِرَاجَ يُدْخَلُ فِيهِ عَيْبًا، حَتَّى لَوْ لَمْ يُدْخَلْ كَانَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا كَذَا فِي الدَّخِيرَةِ“۔ (الفتاوى
الهندية: كتاب البيوع: الباب السابع في خيار الرؤية / الفصل الثاني فيما تكون رؤية بعضه كروية
الكل في ابطال الخيار، ج ۳، ص ۶۳، دار الفکر)

۳..... ”ومن خواص المسك أن استعماله في الطعام يورث البخر“۔ (حياة الحيوان: باب الظاء
المعجمة / الطيب، الخواص، ج ۲، ص ۱۴۶، دار الكتب العلمية، بيروت)۔

خوشبوؤں سے اچھی ہوتی ہے۔ وہ عورتوں کے درمیان سے گزری تو لوگ اس کو پہچان نہ سکے تو اس نے اپنے ہاتھ کو یوں جھاڑا پھر شعبہ نے اپنا ہاتھ جھاڑا۔ امام نووی کہتے ہیں کہ اس بات سے پتہ چلا کہ کستوری اچھی خوشبو ہے اور پاک ہے۔ اس کو کپڑے اور بدن پر لگانا اور بیچنا جائز ہے۔^۱

حضرت انس کے باغ سے مشک کی خوشبو

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے امام الانبیاء، شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ کی دس سال خدمت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔ جس کی بدولت ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا۔ مزید برآں اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔^۲

مشک اور خوشبو کے ہاں صرف خواتین ہی پہن سکتی ہیں

مشک اور خوشبودار ہار کا استعمال فقط خواتین ہی کر سکتی ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَ وَلَا بَعْدَ ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرُصِهَا وَسَخَابِهَا“۔^۳

۱۔۔۔۔۔ ”روی مسلم عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : كانت امرأة من بني اسرائيل قصيرة ، تمشي مع امرأتين طويلتين ، فاتخذت رجلين من خشب ، وخاتما من ذهب ، وحشته مسكا والمسك أطيب الطيب ، فمرت بين المرأتين فلم يعرفوها ، فقالت بيدها هكذا ونفض شعبة يده . قال النووي : دل الحديث على أن المسك أطيب الطيب وأفضله ، وأنه طاهر يجوز استعماله في البدن والثوب ويجوز بيعه“ . (حياة الحيوان الكبرى: باب الظاء / الطبي ، فصل ، ج ، ۲ ، ص ، ۱۴۴ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

۲۔۔۔۔۔ ”خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ ، وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ يَجِيءُ مِنْهَا رِيحُ الْمُسْكِ“ . (دلائل النبوة للبيهقي: باب دعاؤه لأنس بن مالك انصاري عنه بكثرة المال ، ج ، ۶ ، ص ، ۱۹۶ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

۳۔۔۔۔۔ (صحيح البخاري : كتاب اللباس / باب القلائد والسحاب النساء ، ج ، ۴ ، ص ، ۶۲ ، رقم الحديث ، ۵۸۸۱ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور دو رکعت نماز پڑھائی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نفل نماز نہیں پڑھی پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف آئے اور انہیں صدقے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔“

”قلائد“ اور ”سخاب“

”قلائد“ قلادۃ کی جمع ہے، ہار کو کہتے ہیں۔ ”سخاب“ ایسے ہار کو کہتے ہیں جو موتیوں کے علاوہ لوہے وغیرہ سے بنا ہوا جسے بچے استعمال کرتے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کا ترجمہ ”کڑے“ سے بھی کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: ”قلادۃ من طیب و سک“ یعنی ایسا ہار جو خوشبو اور مشک وغیرہ سے بنا ہو، سک خوشبو کا نام ہے۔ ۱

ایک اشکال کا جواب

مذکورہ حدیث پر ایک اشکال ہوتا ہے کہ اسلام میں تو عورت کے لئے خوشبو لگا کر باہر جانا ممنوع ہے، جبکہ صدقہ دینے والی خواتین گھر سے باہر مشک کے ہار پہن کر گئی ہوئی تھیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو یہ خواتین کے لئے گھر سے باہر خوشبو استعمال کرنے کی ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے، یا پھر یہ ہار اتنے خوشبودار نہیں تھے کہ ان کی خوشبو کسی غیر محرم تک پہنچتی۔

۱..... ”والقلائد جمع قلادۃ، والسخاب بکسر السین المہملۃ وبالخاء المضعفۃ وبعد الألف موحدة، وَقَالَ ابْنُ الْأَثِير: السخاب ينظم فيه خرز وتلبسه الصبيان والجوارى، وَقِيلَ: هُوَ قِلَادَةٌ تَتَّخَذُ مِنْ قَرْنَفِلٍ وَطِيبٍ وَسُكٍّ وَنَحْوِهِ وَلَيْسَ فِيهَا مِنَ اللَّوْلُوِّ وَالْجَوَاهِرِ شَيْءٌ قَوْلُهُ: يَعْنِي قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ، أَرَادَ بِهَذَا تَفْسِيرَ السخاب يَعْنِي السخاب قِلَادَةً مِنْ طِيبٍ يَعْنِي تَتَّخَذُ مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ بِضَمِّ السَّيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَتَشْدِيدِ الْكَافِ وَهُوَ طِيبٌ مَعْرُوفٌ يُضَافُ إِلَى غَيْرِهِ مِنَ الطِّيبِ وَيُسْتَعْمَلُ، وَفِي (التَّوْضِيحِ): السك من طيب عَرَبِيٍّ فَيَكُونُ قَوْلُهُ عَلَى هَذَا مِنْ طِيبٍ وَسُكٍّ، وَاحِدًا“۔ (عمدة القاری: ج، ۲۲، ص، ۳۹، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

بہر حال عورتوں کے لئے خوشبو لگا کر یا خوشبو کے ہار پہن کر گھر سے باہر جانا ممنوع ہے۔ ۱۔

سانپ سے مشک کی خوشبو

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ کے کچھ ساتھی حج کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ وہ رستے میں ہی تھے کہ انھوں نے سفید سانپ کو رستے میں مڑتے ہوئے پایا اور اس سے مشک کی خوشبو مہک رہی تھی، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلے جاؤ لیکن میں یہاں سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک کہ میں اس سانپ کی حالت کے بارے میں نہ جان لوں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ مر گیا میں نے سفید کپڑا لے کر اس کو اس میں لپیٹ کر رستے سے ہٹا دیا اور دفن کر دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس رات کو پہنچ گیا۔ ایک عورت نے سوال کیا تم میں سے عمر کو کس نے دفن کیا؟ ہم نے کہا کون عمر؟ تو اس نے کہا کہ سانپ کو کس نے دفن کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے (یعنی میں نے اس سانپ کو دفن کیا ہے) تو اس نے کہا اللہ کی قسم تم نے بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والے کو دفن کیا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا اس کا حکم دیتا تھا اور وہ تمہارے نبی (ﷺ) پر ایمان لے کر آیا تھا اور اس (سانپ) نے اس (یعنی رسول اللہ ﷺ) کی صفات آسمانوں میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے چار سو سال پہلے سنی تھیں۔ آدمی نے کہا ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اپنا حج ادا کیا۔ پھر جب میں مدینہ سے گزرا تو میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سانپ کے بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ ”وہ مجھ پر

۱۔..... باوجود تتبع و تلاش کے بندہ کو اس اشکال کا جواب کسی کتاب سے نہیں مل سکا، جو ذہن میں آیا تحریر کر دیا، اگر کسی اہل علم کو مذکورہ اشکال کا جواب کتاب میں مل جائے تو بندہ کو مطلع فرمادے۔ عثمانی

میری بعثت سے چار سو سال پہلے ایمان لا چکا تھا“۔ ۱۔

ابن ابی دنیا نے فرمایا کہ:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے دو سانپوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہوئے دیکھا، ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو صحابہ کرام مقتول سانپ کے جسم سے نکلنے والی نفیس اور عمدہ خوشبو سے حیران ہوئے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے اس کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ پھر انہوں نے ایک قوم کو ان کو سلام کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو بتایا کہ مقتول رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے کر آیا تھا اور اس کو کافر نے قتل کیا ہے“۔ ۲۔

نوٹ: یہ سانپ جنات میں سے تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو مشک تولنے کے لئے نہ دینا

ایک مرتبہ بحرین سے کچھ مشک آیا، آپ (یعنی حضرت عمرؓ) نے فرمایا کہ میری آرزو یہ ہے کہ

۱..... ”عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: ”خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ يُرِيدُونَ الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ تَتَنَبَّهُ عَلَى الطَّرِيقِ أَيْضُ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: امْضُوا فَلَسْتُ بِنَازِحٍ حَتَّى أَنْظُرَ مَا يَصِيرُ مِنْ أَمْرِ هَذِهِ الْحَيَّةِ قَالَ فَمَا لَبِثْتُ أَنْ مَاتَتْ فَعَمَدْتُ إِلَى خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَلَفَفْتُهَا فِيهَا وَنَحَيْتُهَا عَنِ الطَّرِيقِ فَدَفَنْتُهَا فَأَذْرَكْتُ أَصْحَابِي فِي الْعَيْشِيِّ قَالَ: فَوَاللَّهِ إِنَّا لَقَعُودٌ إِذْ أَقْبَلَ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ مِنْ قَبْلِ الْمَغْرِبِ فَقَالَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ: أَيُّكُمْ دَفَنَ عُمَرُ؟ قُلْنَا: وَمَنْ عُمَرُ؟ وَقَالَتْ: أَيُّكُمْ دَفَنَ الْحَيَّةُ؟ قُلْتُ: أَنَا قَالْتُ: أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ دَفَنْتُ صَوَامًا قَوَامًا يَأْمُرُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَقَدْ آمَنَ بِنَبِيِّكُمْ وَسَمِعَ صِفَتَهُ فِي السَّمَاءِ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ بِأَرْبَعِمِائَةِ سَنَةٍ قَالَ الرَّجُلُ: فَحَمِدْنَا اللَّهَ تَعَالَى ثُمَّ قَضَيْنَا حَاجَتَنَا ثُمَّ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْمَدِينَةِ فَأَنْبَأْتُهُ بِأَمْرِ الْحَيَّةِ فَقَالَ: صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَقَدْ آمَنَ بِي قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ بِأَرْبَعِمِائَةِ سَنَةٍ“ (دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني: باب ما روي في جمعهم الصدقات ودفعها إلى رسول الله ﷺ، ج ۱، ص ۳۶۲، ۳۶۳، دار النفائس)

(وكذا في الخصائص الكبرى: ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف ﷺ، ج ۱، ص ۲۳۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... ”أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ رَأَوْا حَيَّتَيْنِ اقْتَتَلَا فَقَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَمَجَبُوا مِنْ طِيبٍ رِيحُهَا وَحَسَنَهَا فَكَفَنَهَا أَحَدُهُمْ ثُمَّ دَفَنَهَا، فَسَمِعُوا قَوْمًا يَسْلُمُونَ عَلَيْهِمْ وَآخِرُ وَهْمٍ أَنَّ الْمَقْتُولَ مِمَّنْ أَسْلَمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ كَافِرٌ مِنْهُمْ“ (الفتاوى الحديثية: ج ۱، ص ۴۹، دار الفکر)

کوئی خاتون اسے تولے اور میں مسلمانوں میں اسے تقسیم کر دوں، آپ کی زوجہ عاتکہ نے عرض کیا کہ میں یہ کام بخوبی کر سکتی ہوں (لایئے مجھے دیجئے) آپ (رضی اللہ عنہ) یہ سن کر خاموش رہے، اس کے بعد اپنی خواہش کا دوبارہ اظہار کیا عاتکہ نے دوبارہ (وہی) جواب دیا (یعنی اپنی خدمات پیش کیں) فرمایا میں نہیں چاہتا کہ تم یہ مشک ترازو کے پلڑے میں رکھو اور وہ غبار جو ترازو میں لگا رہ جائے اسے اپنی گردن پر مل لو، اور میرے حصہ میں دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ مشک آجائے۔ ۱

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا بیت المال کے مشک تلنے کے دوران اپنا ناک بند کرنا

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے بیت المال کا مشک تل رہا تھا آپ (عمر بن عبد العزیز) نے اپنی ناک بند کر لی تاکہ مشک کی خوشبو نہ پہنچے، وہاں موجود لوگوں کو یہ بات بڑی عجیب لگی، تو آپ نے فرمایا کہ مشک سے خوشبو کے علاوہ بھی کوئی دوسرا فائدہ ہے پھر میں کیوں اس سے زیادہ فائدہ حاصل کروں۔ ۲

نیک دوست کی مثال مشک رکھنے والے کی طرح

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوِّءِ ، كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ ،

۱..... ”ومن ذلك ما روى أن عمر رضي الله عنه وصله مسك من البحرين فقال وددت لو أن امرأة وزنت حتى أقسمه بين المسلمين فقالت امرأته عاتكة أنا أجيد الوزن فسكت عنها ثم أعاد القول فأعادت الجواب فقال لا أحببت أن تضعيه بكفة ثم تقولين فيها أثر الغبار فتمسحين بها عنقك فأصيب بذلك فضلاً على المسلمين“. (احياء علوم الدين : كتاب الحلال والحرام ، ج ، ۲ ، ص ، ۹۶ ، دارالمعرفة ، بيروت)

۲..... ”وكان يوزن بين يدي عمر بن عبد العزيز مسك للمسلمين فأخذ بأنفه حتى لا تصيبه الرائحة وقال وهل ينتفع منه إلا بريحه لما استعبد ذلك منه“. (احياء علوم الدين : كتاب الحلال والحرام ، ج ، ۲ ، ص ، ۹۶ ، دارالمعرفة ، بيروت)

فَحَامِلُ الْمِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْدِيكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِعُ الْكَبِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً“۔^۱

ترجمہ: ”نیک اور برے دوست کی مثال مشک ساتھ رکھنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے (جس کے پاس مشک ہے اور تم اس کی محبت میں ہو) وہ اس میں سے یا تمہیں کچھ تحفہ کے طور پر دے گا یا تم اس سے خرید سکو گے یا (کم از کم) تم اس کی عمدہ خوشبو سے تو محفوظ ہو ہی سکو گے اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے (بھٹی کی آگ سے) جلادے گا یا تمہیں اس کے پاس سے ایک ناگوار بدبودار دھواں پہنچے گا۔“

نوجوان کے جسم سے خوشبو کا مہلکا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں ایک شخص سے ملاقات کی جنہیں لوگ مشک کی کہتے تھے۔ کیونکہ ان سے اکثر مشک کی خوشبو آتی تھی۔ جب وہ جامع مسجد میں داخل ہوتے لوگوں کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ شخص آگیا ہے کیوں کہ مشک کی خوشبو پھیل جاتی تھی۔ اسی طرح جب بازار میں گزرتے تھے تو بھی یہی کیفیت ہوتی تھی۔

میں ان سے ملنے گیا اور ان کے پاس رات کو رہا میں نے ان سے کہا بھائی جان! تمہیں خوشبو خریدنے کے لئے بہت دام کی ضرورت ہوتی ہوگی؟ اس نے کہا بھائی میں نے کبھی خوشبو نہیں خریدی نہ کبھی خوشبو لگائی۔ اس نے کہا کہ: میں تم سے اپنا قصہ بیان کرتا ہوں شاید میرے مرنے کے بعد تم میرے لئے دعا کرو۔

میری ولادت بغداد میں ہوئی، میرے والد امیر آدمی تھے اور جس طرح امراء اپنی اولاد کو

۱.....(صحیح البخاری: کتاب الذبائح والصيد باب المسک، ج، ۷، ص، ۹۶، رقم الحدیث، ۵۵۳۴، دار طوق النجاة)

تعلیم دیتے ہیں اسی طرح مجھے بھی تعلیم دیتے تھے اور میں خوبصورت اور بہت حیا دار تھا۔ میرے باپ سے لوگوں نے کہا اسے بازار میں بٹھاؤ تا کہ اس کو دنیا سے دل بٹنگی ہو اور اس کی طبیعت کھلے۔ چنانچہ مجھے ایک کپڑا فروش کی دوکان پر بٹھایا میں صبح و شام اس کی دوکان پر بیٹھتا۔

ایک دن ایک بڑھیا نے اس کپڑا فروش سے بھاری کپڑے مانگے اس نے ویسے ہی کپڑے نکال کر دکھائے۔ اس نے کہا میرے ساتھ ایک آدمی روانہ کر دو تا کہ جس کی ہمیں ضرورت ہو اسے لے کر باقی کپڑا اور اس کی قیمت اس شخص کے ساتھ روانہ کر دیں۔ مجھ سے کہا اس کے ہمراہ جا کر کپڑے اس کے مالک کے گھر رکھ آؤ، میں نے کہا اچھا۔

میں اس کے ساتھ چلا وہ مجھے ایک عظیم الشان محل میں لے گئی اس کے اندر ایک قبہ تھا اور اس کے دروازہ پر پاسبان تھے اور دروازے پر پردہ پڑا ہوا تھا، اس بڑھیا نے مجھ سے کہا قبہ میں چل کر بیٹھا رہ۔ میں اس میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لڑکی تخت پر منقش فرش بچھائے بیٹھی ہے اور تخت اور فرش سب زرین اور ایسا عمدہ ہے کہ ویسا میں نے کبھی نہیں دیکھا اور وہ لڑکی ہر قسم کے زیور پہنے بیٹھی ہے۔ مجھے دیکھ کر وہ تخت سے اتر کر میرے پاس آئی اور میرے سینہ پر ہاتھ مار کر مجھے اپنی طرف کھینچا۔

میں نے کہا: اللہ سے ڈر۔

اس نے کہا: ”کچھ خوف نہ کر جو کچھ تجھے درکار ہو سب میں دوں گی۔

میں نے کہا مجھے استنجنے کی ضرورت ہے۔“

اس نے آواز دی تو چاروں طرف سے لونڈیاں دوڑیں اس نے کہا: ”اپنے آقا کو بیت الخلاء میں لے جاؤ۔“

جب میں وہاں گیا تو نکلنے کو کوئی راستہ نہ پایا جہاں سے بھاگ نکلتا۔ میں پا جامہ کھول کر اپنے ہاتھ میں پاخانہ کیا اور اپنے ہاتھ اور منہ پر ملا، اور اپنی آنکھیں نکالیں۔ ایک لونڈی جو رومال

اور پانی لے کر اندر آئی اس پر چلا کر دیوانوں کی طرح دوڑا، وہ ڈر کر بھاگی اور کہنے لگی: ”یہ لڑکا دیوانہ ہے۔ پھر ساری لونڈیاں جمع ہو کر آئیں اور مجھے ٹاٹ میں لپیٹا اور ایک باغ میں لے جا کر پھینک دیا۔ جب میں نے جان لیا کہ وہ چلی گئیں ہیں تو میں نے اٹھ کر اپنے کپڑے، منہ اور تمام بدن کو دھویا اور اپنے گھر گیا اور کسی کو یہ قصہ نہ سنایا۔

اس رات میں نے خواب میں دیکھا ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ: ”کیا تیرا فعل یوسف علیہ السلام کے فعل جیسا؟ کیا تو مجھے جانتا ہے؟ میں نے کہا: ”نہیں“

کہا ”میں جبریل ہوں۔ پھر اپنا ہاتھ میرے منہ اور بدن پر پھیرا اسی وقت سے میرے بدن سے مشک کی خوشبو آنے لگی ہے جو کپڑوں کو بسادیتی ہے۔ یہ خوشبو جبریل علیہ السلام کے ہاتھ کی ہے۔ ۱

مشک کے فوائد

مشک کے بہت سارے فوائد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

مشک پسینے کو خوشبودار کرتا ہے، اعضاء کو حرارت دیتا ہے، دل کو قوت و جلا بخشتا ہے، قوت باہ کے لئے مفید ہے، آنتوں میں بدبودار ترح پیدا ہونے سے روکتا ہے، سردرد کے لئے مفید ہے، دماغ کو قوت بخشتا ہے، سردی کو دور کرتا ہے اور وسوسوں سے نجات دیتا ہے۔ ۲

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱..... (کرامات اولیاء: ص، ۲۰۸، نزہۃ البساتین، ص، ۴۲۳، جوامع الکلم، ۱۲۴) بحوالہ نوجوان تباہی کے دھانے پر ص، (۱۷۶، ۱۷۵)

۲..... ”ومن منافعه انه يطيب العرق ويسخن الاعضاء ويمنع الارباح الغليظة المتولدة في الامعاء ويقوي القلب ويشجع اصحاب المرة السوداء وفيه من التوحش تفريح ومن السدد تفتيح ويصلح الافكار ويذهب بحديث النفس وبقي الاعضاء الظاهرة والباطنة شرباً ويعين على الباه وينفع من باد الصداغ ويقوي الدماغ وينفع من جميع علله الباردة ويطل عمل السموم وغير ذلك“ (فیض القدير: حرف الهمزة: ج، ۱، ص، ۲۹۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

(فصل نمبر ۱)

خوشبو کے فوائد

حناسے چکر کا علاج

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”اَخْتَضِبُوا بِالْحَنَاءِ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ يَسْكُنُ الدَّوْخَةَ“۔^۱

ترجمہ: حناسے خضاب کرو پس وہ اچھی خوشبو اور چکر سے نجات دینے والی ہے۔

کستوری کے فائدے

کستوری گرم خشک ہوتی ہے ان میں سے عمدہ وہ ہوتی ہے جو تبت سے لاکر قید میں رکھی گئی ہو مگر یہ گرم دماغوں کو نقصان دیتی ہے۔ اور اس کے ضرر کو روکنے کا طریقہ کافور ہے۔ ٹھنڈے مزاج والوں اور بوڑھوں کے لئے مفید ہے۔^۲

عود ہندی بہترین دوا

حضرت حمید سے روایت ہے کہ:

”إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ، وَلَا تُعَذِّبُوا

صَبْيَانَكُمْ بِالْغَمَزِ“۔^۳

۱.....(سبل الہدی: الباب السابع والثلاثون في علاجه ﷺ الدوخة، ج، ۱۲، ص، ۱۹۰، دار

الکتب العلمیة، بیروت)

یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

۲.....”المسک حار یابس، وأجوده الصفدی المجلوب من تبت، إلا أنه یضر بالأدمغة الحارة.

ودفع ضرره استعماله بالكافور. وتوافق رائحته الأمزجة الباردة والشیوخ“.(حیاء الحيوان

الکبری: باب الظاء المعجمة / فصل، ج، ۱۴۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۳.....(صحیح مسلم: کتاب المساقاة / باب حل أجرة الحجامة، ج، ۳، ص، ۱۲۰۴، رقم

الحديث، ۱۵۷۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ: ”انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھنے لگانے والے کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری بہترین دواؤں میں سے بہترین دواء کچھنے لگوانا ہے اور عود ہندی ہے اور اپنے بچوں کو حلق دبا کر تکلیف نہ دو۔“

عود ہندی سے نمونیہ کا علاج

ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ سے سنا، آپؐ نے فرمایا:

”عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُّ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلْدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ“^۱

ترجمہ: ”تم لوگ اس عود ہندی (کست) کا استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے، نمونیہ میں چبائی جاتی ہے۔“

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت محسن سے روایت ہے کہ:

”عَلَامٌ تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُّ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلْدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ“^۲

ترجمہ: ”میں اپنا ایک بیٹا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی جسے میں نے بیماری کی وجہ سے دبایا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی اولادوں کا حلق اس جو تک سے کیوں دباتی ہو تم عود ہندی کے ذریعہ علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض کی شفاء ہے ان میں سے ایک نمونیہ ہے حلق کی بیماری میں اسے

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الطب / ج، ۷، ص، ۱۲۴، رقم الحدیث، ۵۶۹۲، دار طوق النجاة)
 ۲..... (صحیح مسلم: باب الصداری بالعود الهندی، وهو الکست، ج، ۴، ص، ۱۷۳۴، رقم الحدیث، ۲۲۱۴، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ناک کے ذریعہ ٹپکایا جائے اور نمونے میں منہ کے ذریعے ڈالا جائے۔

عود کے فوائد

مسحی کا کہنا ہے کہ عود گرم، خشک ہونے کے ساتھ ساتھ قابض ہوتا ہے، دست بند کر دیتا ہے، اعضاء باطنی کو تقویت پہنچاتا ہے، کاسرریاح ہے، مفتوح ذات الجذب کے لئے مفید ہے۔ فضولات رطوبی کو ختم کرتا ہے۔ دماغ کے لئے نافع ہے۔ ۱۔

”السلوی“ کے پتہ کو زعفران میں ملانے کا فائدہ

ابن سیدہ کہتے ہیں کہ یہ بیڑی کی طرح ایک سفید پرندہ ہے جس کی واحد سلوہ ہے۔ اور سلوی شہد کو کہتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کا پتہ کوٹے ہوئے زعفران میں ملا کر سیاہ برص پر لگایا جائے تو اس کو ختم کر دیتا ہے۔ ۲

ذریعہ کے فوائد

ذریعہ ایک ہندی دوا ہے جسے جڑ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کا مزاج گرم و خشک ہوتا ہے۔ معدہ جگر کے درم اور استسقاء کے لئے مفید ہے۔ اس کی خوشبودل کو تقویت دیتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو ذریعہ لگایا کرتی تھیں۔

چنانچہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ:

طَيِّتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ، فِي

١..... "قَالَ الْمَسْبُوحِي: الْغُودُ: حَارٌّ يَأْسُ، قَابِضٌ يَحْبِسُ الْبَطْنَ، وَيَقْوَى الْأَعْضَاءَ الْبَاطِنَةَ، وَيَطْرُدُ الرِّيحَ، وَتَفْتَحُ السُّدَّةَ، نَافِعٌ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَيُذْهِبُ قُضْلَ الرُّكْبَةِ، وَالْغُودُ الْمَذْكُورُ جَيِّدٌ لِلدَّمَاعِ". (الطب النبوي لابن القيم: فصل في هديه ﷺ في علاج ذاب الجنب، ص، ٢٣، دار الهلال، بيروت)

٢..... "ومرارة تخلط بزعفران مداف، ويطلّى به على البهق الأسود، يقطعه". (حياة الحيوان الكبرى: باب السنين المهملة/السلي، ٢، ص، ٣٦، دار الكتب العلمية، بيروت)

حَجَّةُ الْوَدَاعِ، لِلحَّلِّ وَالْإِحْرَامِ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت ذریعہ خوشبو لگائی۔“

عنبر کے فوائد و نقصان

عنبر گرم ہونے کے ساتھ ساتھ خشک بھی ہوتی ہے، یہ معیار میں کستوری سے گھٹیا ہوتی ہے، سیاہ سفید چکناہٹ والی ہوتی ہے یہ دل و دماغ کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ سانس بڑھاتی ہے۔ فالج، لقوہ اور غلیظ بلغم میں انتہائی فائدہ مند ہے۔ عنبر کے استعمال سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ایک نقصان یہ ہے کہ جو اس کو عادت بنا لے اسے بوا سیر ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری کا فوراً اور ککڑی سو گھنے سے دور ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈے مزاج والوں اور بوڑھوں کے لئے بہت مفید ہے۔^۲

ٹھنڈک کی وجہ سے ہونے والے معدہ کے دردوں اور ریاح غلیظہ کے لئے بہترین علاج ہے، اور اس کے پینے سے سدے کھلتے ہیں، اور بیرونی طور پر اس کا ضماد نفع دیتا ہے، اس کا بخور سرد درد اور زکام کے لئے مفید ہے۔ اور ٹھنڈک سے ہونے والے درد آدھاسیسی کا شافی علاج ہے۔^۳

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الحج/باب الطیب للمحرم عند الاحرام، ج، ۲، ص، ۸۴۷، رقم الحديث، ۱۱۸۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

”الدَّرِيرَةُ: دَوَاءٌ هِنْدِيٌّ يُتَّخَذُ مِنْ قَصَبِ الدَّرِيرَةِ، وَهِيَ حَارَّةٌ يَابِسَةٌ تَنْفَعُ مِنْ أَوْزَامِ الْمَعْدَةِ وَالْكَبِدِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ، وَتُقَوِّى الْقَلْبَ لِطَيِّبِهَا“۔ (الطب النبوي: فصل في هديه ﷺ في علاج الْبَغْرِ، ص، ۸۵، دار الهلال، بیروت)

۲..... ”فقال المختار بن عبدون: العنبر حار يابس، وهو دون المسك، وأجوده الأشهب الخفيف الدسم، وهو يقوى القلب والدماغ، ويزيد في الروح وينفع من الفالج واللقوة والبلغم الغليظ، ويولد شجاعة، لكنه يضر من اعتاده الباسور، وتدفع مضرته بالكافور وشم الخيار. ويوافق الأمزجة الباردة الرطبة والمشايخ. (حيلة الحيوان الكبرى: باب العين المهملة/العنبر، خواص، ج، ۲، ص، ۲۱۶، دار الكتب العلمية، بیروت)

۳..... ”وَأَوْجَاعُ الْمَعْدَةِ الْبَارِدَةِ، وَالرِّيَّاحُ الْغَلِيظَةُ، وَمِنْ السُّدِّ إِذَا شَرِبَ، أَوْ طَلَى بِهِ مِنْ خَارِجٍ، وَإِذَا تَبَخَّرَ بِهِ، نَفَعَ مِنَ الزَّكَامِ وَالصَّدَاعِ، وَالشَّقِيقَةِ الْبَارِدَةِ“۔ (طب النبوي: فصل في ذكر شيء من الأدوية والأغذية المفردة التي جاءت على لسان ﷺ مرتبة على حروف المعجم/حرف العين، ص، ۲۵۹، دار الهلال، بیروت)

ترنج کے چھلکے کی خوشبو کا فائدہ

اگر ترنج کے چھلکے کو کپڑے میں رکھ دیا جائے تو کپڑے گھن اور دیمک سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور اس کی خوشبو خراب ہوا کی اصلاح کرنے کے ساتھ ساتھ وباء کو دفع کرنے والی ہے۔ اس کو اگر منہ میں رکھا جائے تو منہ کی بدبو زائل ہو جاتی ہے۔ اگر اس کو کھانے وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو ہاضمہ ٹھیک ہوگا۔ ۱

ترنج کی منافع کی تشبیہ قرآن پڑھنے والے مرد مومن سے

ترنج کے منافع کی تشبیہ ایسے مومن سے دی گئی ہے جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ“۔ ۲

ترجمہ: ”اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو گندے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میٹھا ہوتا ہے اور منافق کی مثال

۱..... ”وَمِنْ مَنَافِعِ قَشْرِهِ: أَنَّهُ إِذَا جُعِلَ فِي الْغِيَابِ مَنَعَ السُّوسَ، وَزَائِحَتُهُ تُصْلِحُ فَسَادَ الْهَوَاءِ وَالْوَبَاءَ، وَيُطَيِّبُ النَّكْهَةَ إِذَا أَمْسَكَهُ فِي الْفَمِ، وَيُحَلِّلُ الرِّيحَ، وَإِذَا جُعِلَ فِي الطَّعَامِ كَأَلَا بَازِيرٍ، أَعَانَ عَلَى الْهَضْمِ“۔ (الطب النبوي: فصل في ذكر شيء من الأدوية والأغذية المفردة التي جاءت على لسانه ﷺ متبوعاً على حروف المعجم، ص، ۲۱۳، دار الهلال، بيروت)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب الأطعمة/باب ذكر الطعام، ج، ۷، ص، ۷۷، رقم الحديث، ۵۴۲۷، دار طوق النجاة)

جو قرآن پڑھتا ہو، ریحانہ (پھول) جیسی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

خوشبو سونگھنا جسم میں طاقت کا سبب ہے
امام شافعی فرماتے ہیں کہ چار چیزیں بدن کو طاقت دیتی ہیں۔
(۱)..... گوشت کھانا (۲)..... خوشبو سونگھنا (۳)..... بغیر جماع کے کثرت سے غسل کرنا
(۴)..... اور سوتی کپڑا پہننا ۱

خوشبو ذہانت و ذکاوت میں اضافہ کا سبب ہے
خوشبو ذہانت اور ذکاوت میں زیادتی کا سبب ہے۔ ۲
خوشبو عقل کو تیز کرتی ہے
امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ خوشبو عقل میں اضافے کا سبب ہے۔ ۳
دھنیے کی خوشبو کا فائدہ
دھنیے کی خوشبو دل و دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ ۴

۱..... ”و أربعة أشياء تقوى البدن: أكل اللحم، وشم الطيب، وكثرة الغسل من غير جماع، وليس الكتان“۔ (حیاء الحيوان الکبری: باب العین المهملة / المصفور، ج ۲، ص ۱۶۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۲..... ”وأن يقصد به معالجة دماغه لتزيد به فطنته وذكاءه ويسهل عليه درك مهمات دينه بالفكر“۔ (احیاء علوم الدین: کتاب النیة والاخلاص والصدق / بیان تفصیل الأعمال المتعلقة بالنیة، ج ۴، ص ۳۷۲، دار المعرفة، بیروت)

۳..... ”وقال الشافعي رضي الله عنه من نظف ثوبه قل همه ومن طاب ريحه زاد عقله“۔ (احیاء علوم الدین: الباب الخامس فضل الجمعة وآدابها وسننها وشروطها / بیان آداب الجمعة علی ترتیب العادة وهي عشر جمل، ج ۱، ص ۱۸۱، دار المعرفة، بیروت)

۴..... <http://www.urduvb.com/forum/showthread.php?t=28770>

نارنگی کا پتہ چوسنے سے منہ کی بدبو زائل

نارنگی کا پتہ چوسنے سے منی کی بدبو زائل ہوتی ہے، اور منہ سے لہسن، پیاز اور شراب کی بدبو زائل ہوتی ہے۔ نارنگی کے درخت کے پھول کی خوشبودار مغ کو فائدہ اور دل کو قوت بخشتی ہے۔^۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱..... ”خاصیۃ ورقہا إذا مضغ طیب النکھۃ، ویذهب رائحة الفوم والبصل والخمر، ورائحة زهرها تنفع الدماغ وتقوی القلب“۔ (عجائب النباتات والفواکھ والحيوانات: ج ۱، ص ۴۲)

(فصل نمبر ۲)

خوشبو اور پھل

خوشبودار میٹھا خر بوزہ

ڈیرہ اسماعیل خان کے نزدیک کلاچی میں بارشیں برس جائیں اور گول زام سے سیلابی پانی آجائے تو کلاچی کے چٹیل میدانوں میں کاشت کی گئی مٹھاس میں یکتا خر بوزے کی فصل نکھر جاتی ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے کوئی پچیس کلومیٹر دور وزیرستان روڈ پر ہتھالہ کے مقام پر بیس مئی تا بیس جون خر بوزے کی منڈیاں لگتی ہیں جہاں سے یہ خر بوزہ ملک کے مختلف علاقوں کو بھیجا جاتا ہے۔ کاشتکاروں اور مقامی لوگوں کے مطابق بیضوی شکل کا کوئی ایک فٹ لمبا خر بوزہ جس پر لکیریں پڑی ہوتی ہیں میٹھا ہوتا اور میٹھے خر بوزے کی ایک اور بڑی پہچان اس کی خوشبو اور رنگت بھی ہوتی ہے۔

بزرگ کاشتکار حاجی پیر غلام کہتے ہیں کہ اس خر بوزے کا بیج ان کے آباؤ اجداد سینکڑوں سال پہلے افغانستان سے نقل مکانی کرتے وقت اپنے ساتھ لائے تھے اور اسے بخارا کہا جاتا ہے۔ جبکہ بعض کاشتکاروں کے مطابق یہ بیج سردے اور گرمے کا تھا اور کلاچی کے مخصوص موسمی حالات میں یہ خر بوزہ ایک منفرد شکل اختیار کر گیا ہے جسے اب پاکستان بھر میں پسند کیا جاتا ہے۔

دھنیا کا فائدہ

دھنیا خشک ہوتا ہے۔ سبزیوں کو خوشبودار بناتا ہے۔ دل اور دماغ کو جلا دہنشتا ہے۔ نیند لاتا ہے۔ قابض ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔

(باب نمبر ۱۲)

خوشبو اور انبیاء علیہم السلام

خوشبولگانا تمام انبیاء کی سنت ہے

خوشبو کا استعمال تمام پیغمبروں کی سنت ہے۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: التَّعَطُّرُ، وَالنَّكَاحُ، وَالسَّوَاكُ، وَالْحَيَاءُ۔^۱

ترجمہ: چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں خوشبولگانا، نکاح کرنا، مسواک اور حیا۔

آدم علیہ السلام کا ہندوستان میں جنت کا خوشبودار درخت اگانا

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ:

”أَطْيَبُ رِيحٍ فِي الْأَرْضِ الْهِنْدُ أُهْبِطَ بِهَا آدَمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

فَعَلَّقَ شَجَرَهَا مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ“۔^۲

ترجمہ: ”سب سے زیادہ خوشبودار ہوا، سرزمین ہندوستان میں ہے۔ وہاں پر

حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا گیا۔ آپ نے وہاں جنت کا خوشبودار پودا اُگایا۔“

حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو محسوس کرنا

حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو کافی فاصلے سے محسوس کی۔

۱..... (مسند أحمد: حدیث أبي أيوب الأنصاري، ج ۳۸، ص ۵۵۳، رقم الحدیث، ۲۳۵۸۱، مؤسسة الرسالة)

۲..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب تواریخ المتقدمین من الانبياء والمرسلین، ج ۲، ص ۵۹۲، رقم الحدیث، ۳۹۹۵، دار الكتب العلمية، بیروت)

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”اَذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَالْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِيْ يٰٓاَتِ بَصِيْرًا وَّاَتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ . وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاجِدُ رِيْحِ يُوْسُفَ لَوْ لَا اَنْ تَفْنُوْنَ . قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ . فَلَمَّا اَنَّ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ عَلٰی وَجْهِهِ فَارْتَدَّتْ بَصِيْرًا ، قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ“۔^۱

ترجمہ: ”میرا یہ کرتا تم لے جاؤ اور اسے میرے والد کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں اور آجائیں اور اپنے سارے خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔ جب یہ قافلہ روانہ ہوا تو ان کے والد نے کہا کہ مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ میں بہکی ہوئی باتیں کرنے والا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ واللہ آپ اپنی قدیم غلطی میں مبتلا ہیں۔ جب خوشخبری دینے والے نے پہنچ کر ان کے منہ پر وہ کرتا ڈالا اسی وقت پھر بیٹا ہو گئے اور (بیٹوں سے) کہا! کیا میں تم سے نہ کہا کرتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔“

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو دونوں بھائی بنیامین اور حضرت یوسف علیہ السلام مل گئے، اور وہ مصر سے واپس جانے لگے تو حضرت یوسف السلام نے فرمایا تم میرا یہ کرتا لے جاؤ میرے والد گرامی کی بصارت میری جدائی میں روتے روتے چلی گئی ہے، تم میری یہ قمیص ان کے چہرے پر ڈال دینا ان شاء اللہ ان کی بینائی واپس لوٹ آئے گی۔ مزید برآں اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

یہ حضرات اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام سے رخصت ہو کر ابھی مصر میں ہی تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو کہا میں یوسف کی خوشبو پارہا ہوں۔

۱..... (سورہ یوسف: پارہ ۱۳، رقم الآیۃ، ۹۳، ۹۴)

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ ”ریح یوسف“ فرمایا ”قمیص یوسف“ نہیں فرمایا، اس سے واضح ہو رہا ہے کہ جنت کی خوشبو حضرت یوسف علیہ السلام کی ہی خوشبو تھی، قمیص یوسف کی نہ تھی۔ بغوی نے لکھا ہے ہادصا نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ خوشخبری دینے والے کے پہنچنے سے پہلے یوسف علیہ السلام کی خوشبو کو پہنچا دے۔

مجاہد نے کہا تین دن کی مسافت سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو حضرت یعقوبؑ کو پہنچ گئی تھی۔ حضرت ابن عباسؓ کے ایک قول کے مطابق آٹھ رات کی مسافت کا ذکر آیا ہے۔^۱ بہر حال حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ بات تو میں نے کہہ دی ہے لیکن مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ تم میری بات کو یہ کہہ کر ٹال دو گے کہ یہ بڑھاپے کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔ حضرت یعقوبؑ کے پاس ان کے عزیز واقارب بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ آپ خام خیالی کا شکار ہو چکے ہیں، یوسفؑ کی ملاقات کی امید کہاں ہے نیز اس کی قمیص کہاں ہے جس کی مہک آپ کو محسوس ہو رہی ہے؟ یہ باتیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں، جب یہ قافلہ اپنے وطن واپس پہنچا تو بھائیوں میں سے جس نے اپنے والد گرامی کو اچھی خبر سنانے کی ذمہ داری لی تھی وہ حضرت یعقوبؑ کے پاس پہنچا اور یوسفؑ کا کرتا آپ کے چہرے پر ڈال دیا، جیسے ہی بیٹے نے والد گرامی کی چہرے پر کرتا ڈالا اللہ تعالیٰ نے اسی وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی بصارت واپس لوٹا دی، یعقوبؑ نے اپنے پاس موجود لوگوں کو فرمایا کہ میں نے تم سے یہ نہ کہا میں اپنے رب کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۱..... ”وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ الَّتِي فِيهَا قَمِيصُ يَوْسُفَ مِنْ مِصْرَ وَخَرَجَتْ مِنْ عَمْرَانِهَا الِى كَنْعَانَ قَالَ أَبُوهُمُ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَنْ حَضَرَهُ إِنِّى لَأَجِدُ رِيحَ يَوْسُفَ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ كَانَ مِنْ يَوْسُفَ نَفْسَهُ لَا مِنْ قَمِيصِهِ - وَالْأَلْفَاظُ رِيحَ قَمِيصِ يَوْسُفَ - قَالَ الْبَغَوِيُّ رَوَى أَنَّ رِيحَ الصَّبَا اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِى أَنَّ يَأْتِىَ يَعْقُوبَ بِرِيحِ يَوْسُفَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُ الْبَشِيرُ قَالَ مُجَاهِدٌ أَصَابَ يَعْقُوبَ رِيحُ يَوْسُفَ مِنْ مَسِيرَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ - وَحَكَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ مَسِيرَةِ ثَمَانِ لَيَالٍ وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ بَيْنَهُمَا ثَمَانُونَ فَرَسًا - وَقِيلَ هَبْتَ رِيحَ فَاحْتَمَلَتْ رِيحَ الْقَمِيصِ الِى يَعْقُوبَ فَوَجَدَ رِيحَ الْجَنَّةِ فَعَلِمَ أَنَّ لَيْسَ فِى الْأَرْضِ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ الْقَمِيصِ - فَلِذَلِكَ قَالَ إِنِّى لَأَجِدُ رِيحَ يَوْسُفَ لَوْلَا أَنَّ تَفَنَّدُونِ“ . (التفسير المظهرى: ج، ۵، ص، ۱۹۹، مكتبة الرشدية، باكستان)

فصل نمبر (۱)

رسول اللہ ﷺ اور خوشبو

رسول اللہ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو

نبی مکرم امام الانبیاء والاقتیاء، شفیع المذنبین رحمت دو عالم سرکار دو جہاں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا جسم اطہر ساری مخلوق میں بے مثل، دلربا، دلنشین، حسین و جمیل، نازک، نرم، چمکتا، دمکتا اور مہکتا تھا۔ جناب حسان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کی شان میں ایسے کلمات کہہ دیے کہ شاید ہی کوئی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اس تخیل کو پہنچے۔

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّرًا مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

جب رسول اللہ کے جسم اطہر کا یہ عالم تھا تو ان کی روحانیت کا عالم کیا ہوگا؟۔ لہذا جب میرے محبوب سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کا جسم مبارک ساری مخلوق میں اجدر، اکرم، طاہر، مکرم، افضل، اعلیٰ، احسن، اجمل، اشہر، انور، ازہر اور امجد تھا تو پھر میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جسد مبارک کے کمالات و اعجاز بھی سب اکمل و اعلیٰ تھے۔

بانی دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

ایک اور شاعر کہتا ہے۔

حسن یوسف دم عیسٰیٰ یٰ بیضا داری
آنچہ خواہاں ہمہ دارد تو تنہا داری

رسول اللہ ﷺ کے جسم سے آنے والی خوشبو پیدائش اور ذاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جسم اطہر سے ہر وقت ایسی خوشبو بہکتی تھی کہ دنیا کی ہر خوشبو اس خوشبو کے سامنے ماند پڑ جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی یہ خوشبو کوئی عارضی نہیں تھی بلکہ پیدائش اور ذاتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ:

”ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا بِهِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَرِيحُهُ يَسْطُحُ كَالْمِسْكِ الْأَذْفَرِ“۔^۱

ترجمہ: ”(جب میرے نور چشم کی پیدائش ہوئی) اور میں نے دیکھا حسن و جمال ایسا تھا جیسے کہ چودھویں کا چاند ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو بہک رہی تھی جیسے بہترین کستوری کی ہوتی ہے۔“

رسول اللہ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو مشک سے زیادہ معطر تھی رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے آنے والی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار تھی۔ حضرت انسؓ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ:

”مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ ، وَلَا مَقْطَرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ ، وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ ، وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْبَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَلَا

۱..... (زرقانی علی المواہب : ولادته وعجائب ما رأت ، ج ، ۱ ، ص ، ۲۱۵ ، دار الکتب العلمیہ) ”وَذَكَرَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهُوَيْهِ أَنْ تِلْكَ كَانَتْ زَائِحَةً بِلَا طِبِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“. (کتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا / فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقدار وعورات الجسد ، ج ، ۱ ، ص ، ۶۳ ، دار الفكر)

شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطِيبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔
ترجمہ: ”جب بھی میرا دل چاہتا کہ آپ کو روزے سے دیکھوں تو میں آپ کو
روزے سے ہی دیکھتا۔ اور بغیر روزے کے چاہتا تو بغیر روزے سے ہی
دیکھتا۔ رات میں کھڑے (نماز پڑھتے) دیکھنا چاہتا تو اسی طرح نماز پڑھتے
دیکھتا۔ اور سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو اسی طرح دیکھتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے
مبارک ہاتھوں سے زیادہ نرم و نازک ریشم کے کپڑوں کو نہیں دیکھا، اور نہ مشک و
عنبر کو آپ (ﷺ) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا۔“

رسول اللہ کی بغل سے آنے والے خوشبو

حبیب کہتے ہیں کہ بنو حریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ:

”كُنْتُ مَعَ أَبِي حِينَ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِزَ بْنِ
مَالِكٍ فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أُرْعِبْتُ فَضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقٍ يُبْطِلُهُ مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ“۔ ۱
ترجمہ: ”جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو سنگسار کروایا اس وقت
میں بھی اپنے والد کے ساتھ موجود تھا جب انہیں پتھر لگنے لگے تو میں ڈر گیا آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا آپ کی بغل کا کچھ پسینہ بہہ کر مجھے
آ کر لگا اس کی خوشبو مشک کی طرح تھی۔“

حضرت محمدؐ کے ہاتھ سے آنے والی خوشبو

رسول اللہ کے ہاتھ سے آنے والی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ معطر تھی۔

۱.....(صحيح البخاري: كتاب الصوم /باب ما يذكر من صوم النبي ﷺ و افطاره ج، ۱، ص،

۴۸۶، رقم الحديث، ۱۹۷۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲.....(سنن الدارمي: مقدمة دارمي، ج، ۱، ص، ۲۰۶، رقم الحديث، ۶۴، دار المغني للنشر
والتوزيع، المملكة العربية السعودية)

ابو حنیفہ روایت کرتے ہیں کہ:

”خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبُطْحَاءِ ، فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ ، وَقَامَ النَّاسُ ، فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وَجُوهَهُمْ ، قَالَ : فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ ، فَإِذَا هِيَ أَتْرَدُ مِنَ الْخَلَجِ ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ“ .^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت سفر کے ارادے سے نکلے۔ بطحاء نامی جگہ پر پہنچ کر آپ ﷺ نے وضو کیا اور ظہر کی دو رکعت (قصر) ادا فرمائی پھر عصر کی بھی دو رکعت (قصر) پڑھی۔ آپ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ (سترہ کے طور پر) گڑا ہوا تھا۔ عون نے اپنے والد گرامی سے اس روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نیزہ کے آگے سے آنے جانے والے آ جا رہے تھے۔ پھر صحابہ آپ ﷺ کے پاس آ گئے اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو تھام کر اپنے چہروں پر پھرنے لگے۔ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا، اس وقت وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔“

حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ:

”قَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى . ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ . فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانِ . فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدِّي أَحَدَهُمْ

۱..... (صحیح البخاری: کتاب المناقب / باب صفة النبی ﷺ ، ج ۲ ، ص ۴۲۵ ، رقم الحدیث ، ۳۵۵۳ ، دار الکتب العلمیہ ، بیروت)

وَاحِدًا وَاحِدًا. قَالَ : وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَيَّ. قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ
 بَرْدًا اَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا اخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ ۱۔
 ترجمہ: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ نماز سے
 فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف نکلے اور میں ساتھ ہولیا۔ سامنے کچھ بچے آئے تو
 آپؐ نے ہر ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر دست رحمت
 پھیرا۔ میں نے آپؐ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی جیسے کہ سرکار
 دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک خوشبو سازی کی صندوقچی سے نکالا ہو۔

ایک شبہ کا جواب

ایک سوال کیا جاتا ہے جب رسول اللہ کے جسم اطہر سے اتنی خوشبو مہکتی تھی کہ ملنے والوں کے
 ہاتھ معطر ہو جاتے تو اتنی خوشبو کی موجودگی میں آنحضرتؐ کو مزید خوشبو لگانے کی کیا ضرورت
 تھی؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپؐ کا جسم اطہر خوشبو سے ہمیشہ
 معطر رہتا تھا، (اور آپؐ کے جسم کا معطر رہنا بغیر خوشبو کے تھا، نیز رسول اللہ پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 کا کرم تھا۔) لیکن آنحضرتؐ دوسری خوشبوؤں کا استعمال اس لئے کرتے تھے تاکہ مزید خوشبو
 پیدا ہو جائے اس لئے کہ آپؐ پر وحی کا نزول ہوتا تھا اور مسلمانوں کی مجالس میں آپؐ کا اٹھنا
 بیٹھنا ہوتا تھا۔ ۲

۱۔..... (صحیح مسلم: کتاب الفضائل / باب طیب رائحة النبی ﷺ ... ج، ۴، ص، ۱۸۱۴، رقم
 الحدیث، ۲۳۲۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

”وقالت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا: کان عرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہہ مثل
 اللؤلؤ اَطیب ریحاً من المسک الاذفر وکان کفہ کف عطار مسہا طیب او لم یمسہا بہ، یصافحہ
 المصافح فیظل یومہا یجد ریحہا، ویضع یدہ علی رأس الصبی فیعرف من بین الصبیان من ریحہا
 علی رأسہ“۔ (سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد: الباب التاسع عشر فی عرقہ ﷺ وطیبہ، ج
 ۲، ۸۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

۲۔..... ”الاول: قال إسحاق بن راهويه رحمه الله تعالى: أن هذه الرائحة الطيبة كانت رائحة رسول
 الله صلى الله عليه وسلم من غير طيب.“ (تقیہ حاشیہ گلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ کے خوشبو کے استعمال پر سوال محمد بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! ”ذکارۃ العطر“ (مردوں کے عطر کے ساتھ)۔ میں نے پوچھا ”ذکارۃ العطر“ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مشک اور عنبر۔ ۱

رسول اللہ ﷺ کے پاس سکہ تھا

حضرت انس فرماتے ہیں کہ:

”كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا“۔ ۲

ترجمہ: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سکہ (مجموعہ خوشبویات) تھا جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔“

لفظ ”سکّة“

علماء نے لفظ ”سکّة“ کے دو معنی بیان کیے ہیں۔

(۱)..... وہ عطر دان، ڈبہ یا شیشی جس میں خوشبو رکھی جاتی ہے۔ اگر یہ معنی لیں تو لفظ

﴿گزشتہ صفحہ کا لقیہ حاشیہ﴾

وقال النووي رحمه الله تعالى: وهذا مما أكرمه الله تعالى به. قالوا: وكانت الريح الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وإن لم يمس طيباً، ومع هذا كان يستعمل الطيب في أكثر أوقاته مبالغة في طيب ريحه لملاقاة الملائكة وأخذ الوحي ومجالسة المسلمين“. (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد: الباب التاسع عشر في عرقه ﷺ وطيبه / تنبيهات، ج ۲، ص ۸۸، دار الكتب العلمية) ۱..... ”عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَطَّرُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ بِذِكَارَةِ الْعِطْرِ، قُلْتُ: وَمَا ذِكَارَةُ الْعِطْرِ؟ قَالَتْ: الْمِسْكُ وَالْعَنْبُرُ“. مختصر قيام الليل وقيام رمضان وكتاب الوتر، ج ۱، ص ۱۱۲، حديث أكاديمي، فيصل آباد، باكستان

۲..... (سنن أبي داود: كتاب اللباس / باب ما جاء في استحباب الطيب، ج ۴، ص ۷۶، رقم الحديث، ۴۱۶۲، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

”سُكَّة“ سے مراد یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے خوشبو نکال کر استعمال فرمایا کرتے تھے۔^۱

(۲)..... دوسرا معنی ایک مرکب خوشبو ہے۔ صاحب قاموس نے تو اس کے بنانے کی ترکیب بھی بیان کی ہے۔^۲

علامہ عسقلانی ”سُكَّة“ کو ایک خاص قسم کی مرکب خوشبو کہتے ہیں۔^۳ بہر حال ”سُكَّة“ سے مراد عطر دان مراد ہوا یا خوشبو رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے نظم و ضبط کی طرف اشارہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفر و حضر میں ضروریات کی اشیاء اپنے پاس رکھتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کو خوشبو پسند تھی

رسول اللہ ﷺ کو خوشبو بہت محبوب تھی۔

چنانچہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

”صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا
فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ

۱..... ”ويحتمل أن تكون وعاء يوضع فيه الطيب، وهو الظاهر.“ (الشمائل المحمدية: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ / رقم الحاشية، ۵، ج، ۱، ص، ۱۳۰، دار احياء التراث العربي)
۲..... ”ويحتمل أن يكون قطعة من السك، من السك، وهو طيب مجموع من اخلاط، وقيل: هو من نوع من الطيب.“ (بذل المجهود: ج، ۱۲، ص، ۱۸۹، دار البشائر الاسلامية، بيروت)
”الشُّكُّ طَيْبٌ يُتَّخَذُ مِنَ الرَّامِيكِ مَذْقُوقًا مَنْخُولًا مَعْجُونًا بِالنَّاءِ، وَيُتْرَكُ شَدِيدًا، وَيُمَسَّحُ بِهِ فِي الْخَيْرِ لِنَلَا يُلْقِصِقَ بِالْإِنَاءِ، وَيُتْرَكُ لَبَلَةً ثُمَّ يُسْحَقُ الْمِسْكُ، وَيَلْقَمُهُ وَيُتْرَكُ شَدِيدًا، وَيُقْرَضُ وَيُتْرَكُ يَوْمَيْنِ ثُمَّ يُنْقَبُ بِمِسْلَةٍ، وَيَنْتَظِمُ فِي خَيْطٍ قَنِيبٍ وَيُتْرَكُ سَنَةً، وَكُلَّمَا عَتَقَ طَابَتْ زَائِحَتُهُ.“ (جمع الوسائل في شرح الشمائل: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج، ۲، ص، ۳، الطبعة الشرفية، مصر)

۳..... ”وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: هِيَ بِضَمِّ السَّيْنِ الْمُهِمَلَةِ، وَالْكَافِ الْمُشَدَّدَةِ طَيْبٌ مُرَكَّبٌ.“ (جمع الوسائل في شرح الشمائل: باب ما جاء في تعطر رسول الله ﷺ، ج، ۲، ص، ۳، الطبعة الشرفية)

تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک سیاہ رنگ کی چادر رنگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا جب آپ کو پسینہ آیا تو آپ نے اس میں سے اون کی بدبو محسوس فرمائی پس اسے پھینک دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کو پاکیزہ خوشبو بہت پسند تھی۔“

رسول اللہ ﷺ کا تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک برتن تھا جس میں مسواک رکھی ہوتی تھی، جب آپ رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو آپ قضائے حاجت سے فراغت حاصل کرتے، مسواک کرتے اور وضو فرماتے، پھر اپنی بیویوں سے خوشبو طلب فرماتے۔^۲

رسول اللہ ﷺ کو خلوق ناپسند تھی

رسول اللہ ﷺ کو دس چیزیں ناپسند تھیں جن میں خلوق بھی ہے۔^۳

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:

”كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْأَزَارِ وَالتَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزَّيْنَةِ لَغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ

۱.....(سنن أبي داود : كتاب اللباس / باب في السواد ، ج ، ۴ ، ۵۴ ، رقم الحديث ، ۴۰۷۴

، المكتبة العصرية ، صيدا ، بيروت)

۲..... ”كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِذَا يَغُضُّ عَلَيْهِ سِوَاكَهَ فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ خَلَا ، وَاسْتَنْجَى ، وَاسْتَاكَ ، وَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ تَطَلَّبَ الطَّيِّبَ فِي رِبَاعِ نِسَائِهِ“ . (مختصر قیام اللیل و قیام رمضان و کتاب الوتر ، ج ، ۱ ،

ص ، ۱۱۲ ، حدیث اکادمی ، فیصل آباد ، پاکستان)

۳..... خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے۔

وَعَقْدَ الثَّمَائِمِ وَعَزَلَ الْمَاءَ لِغَيْرِ أَوْ غَيْرِ مَحَلِّهِ أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرَّمِهِ“۔^۱

ترجمہ: ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دس باتیں (عادات) ناپسند تھیں۔ (۱) زرد رنگ یعنی خلوق (جو ایک خاص قسم کی خوشبو ہے)۔ (۲) سفید بالوں کو بدلنا (یعنی سیاہ خضاب لگانا)۔ (۳) پاجامہ یا تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔ (۴) سونے کی انگوٹھی پہننا۔ (۵) بے محل زینت کا کھلا اظہار کرنا (حرام موقع میں)۔ (۶) گٹے کھیلنا۔ (۷) معوذات کے سوا کسی اور چیز سے جھاڑ پھونک کرنا۔ (۸) گنڈے لٹکانا (۹) بے مقصد عزل کرنا۔ (۱۰) بچہ کو (ایام رضاعت میں صحبت کر کے) فاسد کرنا (صحت کے اعتبار سے) لیکن یہ حرام نہیں ہے“ (یعنی آخری چیز کو حرام نہ ٹھیراتے تھے)۔

رسول اللہ کا زعفران سے لیپ کرنے والے کے سلام کا جواب نہ دینا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ“۔^۲

ترجمہ: ”میں اپنے گھر والوں کے پاس پہنچا اور حالت یہ تھی کہ میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے۔ تو انہوں نے مجھے (میرے ہاتھوں پر زعفران لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا تو

۱..... (سنن أبي داود: كتاب الخاتم/باب ما جاء في خاتم الذهب، ج، ۴، ص، ۸۹، رقم الحديث، ۴۲۲۲، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲..... (سنن أبي داود: كتاب السنة/باب ترك السلام على اهل الهواء، ج، ۴، ص، ۱۹۹، رقم الحديث، ۴۶۰۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

آپ نے مجھے جواب نہ دیا اور فرمایا جاؤ اسے دھو ڈالو۔

رسول اللہ کا خلق کی وجہ سے ایک بچہ کے سر پر ہاتھ نہ پھیرنا

سیدنا ولید بن عقبہ (ابن ابی معیط) نے کہا کہ:

”لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ

بِصَبِيَّانِهِمْ، فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَاتِ، وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ، قَالَ: فَجِئْتُ

بِإِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ، فَلَمْ يَمَسْنِي مِنْ أَجْلِ الْخُلُقِ“۔^۱

ترجمہ: ”جب اللہ کے نبی نے مکہ فتح کیا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپ کے پاس

لانے لگے۔ آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ

پھیرتے۔ مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا مگر مجھ پر خلوق (مرکب

زعفران) لگی تھی۔ تو آپ نے اس وجہ سے میرے سر پر ہاتھ نہ پھیرا۔

رسول اللہ کا پسینہ کی بدبو کی وجہ سے جبہ اتارنا

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

”صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا

فَلَمَّا عَرَقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَخْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ

تُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ“۔^۲

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ کے لیے ایک سیاہ رنگ کی چادر رنگی حضور نے اسے

زین تن فرمایا، جب آپ کو پسینہ آیا تو آپ نے اس میں سے اون کی بدبو محسوس

فرمائی پس اسے پھینک دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ اور یہ بھی فرمایا کہ

۱.....(سنن أبی داؤد: کتاب الترجل / باب فی الخلق للرجل، ج، ۴، ص، ۸۰، رقم الحدیث،

۴۱۸۱، المكتبة العصرية، صیدا)

۲.....(سنن أبی داؤد: کتاب اللباس / باب فی السواد، ج، ۴، ص، ۵۴، رقم

الحدیث، ۴۰۷۴، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

آپ کو پاکیزہ خوشبو بہت پسند تھی۔“

رسول اللہ ﷺ کی دھونی

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”كَانَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ لِلْجُمُعَةِ بِعُودٍ غَيْرِ مُطَرٍّ، وَعَلَا عَلَيْهِ بِالْكَافُورِ، وَيَقُولُ: هَذَا بِخُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“۔^۱
ترجمہ: ”جب بھی وہ دھونی لیتے تو جمعہ کو عود کو بغیر ملے دھونی لیتے، اور اس کے اوپر کافور کے ساتھ، اور کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کی دھونی ہے۔“

عود کی دھونی لینا سنت ہے

عود کی دھونی لینا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے بلکہ آپ ﷺ عود میں کافور ملا کر دھونی لیا کرتے تھے۔

نافع سے روایت ہے کہ:

”كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ بِأَلْوَةِ غَيْرِ مُطَرَّةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ“۔^۲
ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خوشبو کی دھونی لیتے تو (کبھی فقط) اگر کی دھونی لیتے جس میں مشک وغیرہ مخلوط نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) کافور کی دھونی لیتے اس کو اگر کے ساتھ یعنی دونوں کو جمع کر کے آگ میں ڈالتے، نیز ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔“

نوٹ: اس حدیث سے اگر بتی کی خوشبو لینے اور لوبان کی دھونی وغیرہ دینے کا استحباب معلوم

۱..... (السنن الکبری للبیہقی: کتاب الجمعة/باب کیف يستجمر للجمعة، ج ۳، ۳۴۷، رقم

الحديث، ۵۹۶۷، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

۲..... (مشکوٰۃ: کتاب اللباس/باب الترجل، الفصل الاول، ص ۳۸۱، امدادیہ)

ہوا ہے۔ خوشبو کے حصول کے لئے کسی بھی چیز کو جلانا سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے بدن پر خوشبو کا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ گھر میں بھی عود (خوشبو) کی دھونی دیتے تاکہ گھر معطر و خوشبودار رہے۔ لہذا گھر میں خوشبو کی دھونی دینے کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔ اس سنت پر عمل کرنے کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ گھر کی فضا اور ماحول بھی صاف و شفاف رہے گا۔

رسول اللہ کا فرعون کی قتل کی ہوئی ایک مومنہ عورت کی خوشبو محسوس کرنا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّهُ لَيْلَةُ أُسْرَى بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً، فَقَالَ: يَا جَبْرِيلُ مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ؟ قَالَ: هَذِهِ رِيحُ قَبْرِ الْمَاشِطَةِ وَابْنَيْهَا وَزَوْجِهَا، قَالَ: وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ مَمْرُهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَيَطْلُعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ، فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ، زَوَّجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ، وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا، وَكَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ، فَطَلَّقَهَا ثُمَّ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى، فَعَلَّمَهَا وَأَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا، فَكَتَمَتْ إِحْدَاهُمَا، وَأَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى، فَاِنْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى أَتَى جَزِيرَةً فِي الْبَحْرِ، فَأَقْبَلَ رَجُلَانِ يَحْتَطِبَانِ فَرَأَيَاهُ، فَكَتَمَ أَحَدُهُمَا، وَأَفْشَى الْآخَرُ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ، فَقِيلَ: وَمَنْ رَأَاهُ مَعَكَ؟ قَالَ: فَلَانٌ، فَسُئِلَ، فَكَتَمَ وَكَانَ فِي دِينِهِمْ أَنَّ مَنْ كَذَبَ قُتِلَ، قَالَ: فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ الْكَاتِمَةَ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي ابْنَةُ فِرْعَوْنَ، إِذْ سَقَطَ الْمَشْطُ، فَقَالَتْ: تَعَسَ فِرْعَوْنُ، فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا، وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَزَوْجٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ، فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَزَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ دِينِهِمَا، فَأَبَيَا، فَقَالَ: إِنِّي قَاتِلُكُمَا، فَقَالَا: إِحْسَانًا مِنْكَ إِلَيْنَا، إِنْ قَتَلْتَنَا أَنْ تَجْعَلَنَا فِي بَيْتٍ،

فَفَعَلَ، فَلَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً،
فَسَأَلَ جَبْرِيلَ فَأَخْبَرَهُ“۔^۱

ترجمہ: ”جس شب آپ کو معراج کرایا گیا تو ایک موقع پر آپ نے عمدہ خوشبو محسوس کی۔ پوچھا اے جبریل یہ خوشبو کیسی ہے؟ کہنے لگے یہ ایک کنگھی کرنے والی عورت اور اس کے دو بیٹوں اور خاوند کی قبر کی خوشبو ہے اور ان کا واقعہ یہ ہے کہ خضر بنی اسرائیل کے معزز گھرانہ سے تھے ان کے راستہ میں ان کے پاس آ کر انہیں اسلام کی تعلیم دیتا جب خضر جوان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر نے اس عورت کو اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ کسی کو اطلاع نہ دیں (کہ خضر نے مجھے اسلام کی تعلیم دی) اور خضر عورتوں سے قربت (صحبت) نہیں کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی خضر نے اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے بھی یہ عہد لیا کہ کسی کو نہ بتائے ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا لیکن دوسری نے فاش کر دیا (فرعون نے گرفتاری کا حکم دے دیا) لہذا وہ فرار ہو کر سمندر کے ایک جزیرہ میں پہنچ گئے وہاں دوسرے لوگ لکڑیاں کاٹنے آئے ان دونوں نے خضر کو دیکھ لیا ان میں سے بھی ایک نے راز رکھا اور دوسرے نے راز فاش کر دیا اور لوگوں کو بتا دیا کہ میں نے خضر کو (جزیرہ میں) دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا تو اس

۱..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن / باب الصبر علی البلاء، ج، ۲، ۱۳۳۷، رقم الحدیث، ۴۰۳۰، دار احیاء الکتب العربیہ) واللفظ له، المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث، ۱۲۲۷۹، شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث، ۱۵۱۹، مستدرک حاکم رقم الحدیث، ۳۸۳۵، مسند البزار، رقم الحدیث، ۵۰۶۷، مسند الشامیین، رقم الحدیث، ۲۷۳۳، مسند احمد، رقم الحدیث، ۲۸۲۱) قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه. وقال الذہبی فی التلخیص: صحیح. وفي حاشية مسند أحمد: إسناده حسن، فقد سمع حماد بن سلمة من عطاء بن السائب قبل الاختلاط عند جمع من الأئمة، وأبو عمر الضریر: اسمه حفص بن عمر البصري روى له أبو داود، وهو صدوق، وباقي رجاله ثقات رجال الصحيح.

نے بات چھپادی حالانکہ فرعون کے قانون میں جھوٹ کی سزا قتل تھی الغرض اس شخص نے اسی عورت سے شادی کر لی جس نے خضر کا راز رکھا تھا (یہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی) ایک مرتبہ یہ کنگھی کر رہی تھی کہ کنگھی (اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر) گر گئی بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا بسم اللہ! فرعون نے ان سب کو بلوایا اور خاوند بیوی کو اپنا دین چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہ نہ مانے تو اس نے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے ہمیں قتل ہی کرنا ہے تو ہمارے ساتھ یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک ہی قبر میں دفن کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا معراج کی شب رسول اللہ ﷺ نے اسی قبر کی خوشبو محسوس کر کے جبریل علیہ السلام سے سوال کیا تو انہوں نے سب قصہ سنایا۔

رسول اللہ کے گدھے کی خوشبو تم سے بہتر ہے

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گدھے پر سوار ہو کر عبد اللہ بن ابی کی طرف تشریف لے گئے۔ عبد اللہ نے کہا کہ اپنے گدھے کو ادھر رکھو اس لئے کہ مجھے آپ کے گدھے کی بدبو سے تکلیف ہوتی ہے، اس پر ایک انصاری صحابی نے کہا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے گدھے کی خوشبو تم سے بہت بہتر ہے۔ اس بات کو سن عبد اللہ بن ابی کی قوم میں سے ایک آدمی کو غصہ آ گیا اور دونوں میں گالم گلوچ ہونے لگی اور دونوں میں سے ہر شخص کے ساتھی غصہ میں آ گئے جس کی وجہ سے ٹہنیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے لڑائی ہو گئی۔ اس پر درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

”وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ۔“

۱۔..... (سورة الحجرات: پارہ ۲۲، رقم الآية، ۹)

أخرج أحمد والبخاری ومسلم وابن جریر وابن المنذر وابن مردويه والبيهقي في سننه عن أنس قال: قيل للنبي صلى الله عليه وسلم ﴿بقيہ حاشیہ گلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرادیا کرو، پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

رسول اللہ کا علی رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے کی مٹی سونگھانا

”أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ، فَلَمَّا حَاذَى نَيْنَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ، فَنَادَى عَلِيٌّ: اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ: وَمَاذَا قَالَ؟، دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَغَضَبَكَ أَحَدٌ، مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جَبْرِيلُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ أَنْ أَشْمَكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. فَمَدَّ يَدَهُ، فَقَبَضَ قُبْضَةً مِنْ تُرَابٍ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

لو آتیت عبد اللہ بن ابی فانطلق إلیہ و رکب حمارا و انطلق المسلمون یمشون و ہی أرض سبخة فلما انطلق إلیہ قال: إلیک عنی فو اللہ لقد آذانی ریح حمارک فقال رجل من الأنصار: واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أطیب ریح منک فغضب لعبد اللہ رجال من قومه فغضب لكل منهما أصحابه فكان بینهم ضرب بالجرید والأیدی والنعال فانزل اللہ تعالیٰ فیهم وَإِنْ طَائِفَتَانِ الْآیَةِ. (روح المعانی: سورة الحجرات، ج، ۱۳، ص، ۳۰۲، دار الکتب العلمیة، بیروت)

”اخرج الشيخان عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ركب حمارا و انطلق الی عبد اللہ بن ابی فقال إلیک عنی فو اللہ لقد آذانی نتن حمارک فقال رجل من الأنصار واللہ لحماره أطیب ریح منک فغضب لعبد اللہ رجل من قومه فشتما وغضب لكل واحد أصحابه“. (التفسیر المظهری: سورة الحجرات، ج، ۹، ص، ۴۷، مكتبة الرشدية، باكستان)

فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي أَنْ فَاصَتْهَا“۔^۱

ترجمہ: ”عبداللہ بن نجی کے والد ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، ان کے ذمے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کی خدمت تھی، جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی کے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکار کر فرمایا ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر رک جاؤ، میں نے پوچھا کہ خیریت ہے؟ فرمایا میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو رہی تھی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا، خیر تو ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں؟ فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبریل اٹھ کر گئے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس مٹی کی خوشبو سونگھا سکتا ہوں؟ میں نے انہیں اثبات میں جواب دیا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ایک مٹی بھر کر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی، بس اس وقت سے اپنے آنسوؤں پر مجھے قابو نہیں ہے۔“

رسول اللہ ﷺ زرد رنگ کی خوشبو کو ناپسند فرماتے تھے

رسول اللہ ﷺ دس چیزوں کو ناپسند فرماتے تھے جن میں زرد رنگ کی خوشبو بھی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ، وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ، وَتَخْتِمَ الذَّهَبِ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّبْرِجَ بِالزَّيْنَةِ بَغَيْرِ

۱.....(مسند احمد: مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۷۷، رقم الحدیث، ۶۴۸، مؤسسة الرسالة)

مَحِلَّهَا، وَضَرَبَ الْكَعَابِ وَعَزَلَ الْمَاءَ عَنْ مَحَلِّهِ، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ
 غَيْرَ مُحَرَّمِهِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوَّذَاتِ“۔^۱
 ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس چیزوں کو ناپسند کرتے تھے، سونے کی انگوٹھی پہننے
 کو، تہبند زمین پر کھینچنے کو، زرد رنگ کی خوشبو کو، سفید بالوں کے اکھیڑنے کو، پانی
 (مادہ منویہ) کو اس کی جگہ سے ہٹانے کو، معوذات کے علاوہ دوسری چیزوں سے
 جھاڑ پھونک کرنے کو، رضاعت کے ایام میں بیوی سے قربت کر کے بچے کی صحت
 خراب کرنے کو، لیکن ان چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار نہیں دیا، نیز
 تعویذ لٹکانے کو اور اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور کے لئے بناؤ سنگھار کرنے کو
 اور گویوں سے کھینے کو بھی آنحضرت ﷺ ناپسند فرماتے تھے۔“

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ کو خوشبو سے بھر دینا

حضرت عقبہ بن جہنی بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
 ”إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَفَرَّغَ مِنَ الْقَضَاءِ،
 قَالَ الْمُؤْمِنُونَ: قَدْ قَضَىٰ بَيْنَنَا رَبُّنَا، فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّنَا؟
 فَيَقُولُونَ: انْطَلِقُوا إِلَىٰ آدَمَ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَهُ بِيَدِهِ، وَكَلَّمَهُ، فَيَأْتُونَهُ،
 فَيَقُولُونَ: فَمَنْ يَشْفَعُ لَنَا إِلَىٰ رَبِّنَا. فَيَقُولُ آدَمُ: عَلَيْكُمْ بَنُو نُوحٍ، فَيَأْتُونَ
 نُوحًا، فَيَدُلُّهُمْ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَدُلُّهُمْ عَلَىٰ مُوسَى،
 فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَدُلُّهُمْ عَلَىٰ عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُ: أَذْكَكُمْ
 عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ قَالَ: فَيَأْتُونِي فَيَأْذَنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي أَنْ أَقُومَ إِلَيْهِ،
 فَيُثَوِّرُ مَجْلِسِي أَطْيَبَ رِيحٍ شَمَهَا أَحَدٌ قَطُّ، حَتَّىٰ آتِيَ رَبِّي فَيُشَفِّعَنِي

۱.....(مسند أحمد: مسند عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، ج ۶، ص ۳۱۵، رقم الحديث، ۳۷۷۴، مؤسسة الرسالة)

وَيَجْعَلْ لِي نُورًا مِّنْ شَعْرِ رَأْسِي إِلَى ظَفَرِ قَدَمِي، فَيَقُولُ الْكَافِرُونَ
عِنْدَ ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ: قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ، فَقُمْ أَنْتَ
فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّكَ أَنْتَ أَضَلَّلْتَنَا قَالَ: فَيَقُومُ، فَيُثَوِّرُ
مَجْلِسَهُ أَتَيْنَ رِيحٍ شَمَّهَا أَحَدٌ قَطُّ، ثُمَّ يَعْظُمُ لِحْجَهُنَّ، فَيَقُولُ عِنْدَ
ذَلِكَ (وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ
وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ“۔^۱

ترجمہ: ”جب اللہ تعالیٰ پہلے والے اور بعد والے لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور ان کے
درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا تو اہل ایمان یہ کہیں گے
ہمارے پروردگار نے ہمارے بارے میں فیصلہ کر دیا ہے۔ کون ہمارے پروردگار
کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے گا وہ کہیں گے تم حضرت آدم کے پاس جاؤ
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دست اقدس سے پیدا کیا ہے اور ان کے ساتھ
کلام کیا ہے وہ حضرت آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ اٹھیں اور
ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں شفاعت کریں۔ حضرت آدم جواب دیں گے تم
حضرت نوح کے پاس جاؤ وہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے حضرت نوح
حضرت ابراہیم کی طرف راہنمائی کریں وہ حضرت ابراہیم کی طرف جائیں وہ ان
کی راہنمائی حضرت موسیٰ کی طرف کر دیں گے اور وہ لوگ حضرت موسیٰ کی طرف
آئیں گے وہ حضرت عیسیٰ کی طرف راہنمائی کریں گے تو حضرت موسیٰ فرمائیں
گے میں تمہاری اُمّی، نبی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں۔ نبی اکرمؐ نے ارشاد
فرمایا وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو اللہ مجھے یہ اجازت عطا کرے گا کہ میں ان

۱..... (سنن الدارمی: کتاب الرقاق / باب في الشفاعة، ج، ۳، ص، ۱۸۴۹، رقم الحديث،
۲۸۴۶، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية) قال المحقق: إسناده ضعيف عبد
الرحمن بن زياد بن أنعم قال الحافظ: والحق فيه أنه ضعيف لكثرة روايته المنكرات

کے لئے کھڑا ہو جاؤں تو میری جگہ سے اتنی پاکیزہ خوشبو پھیلے گی کہ جو کسی نے نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آؤں گا وہ میری شفاعت کو قبول کریں گے اور منہ کو یعنی مجھے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک خوشبو سے بھر دیں گے، کافراں اس وقت ابلیس سے یہ کہیں گے کہ مومنین کو وہ صاحب مل گئے جو ان کی شفاعت کریں گے اور اب تم اٹھو اور پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرو کیونکہ تم نے ہمیں گمراہی کا شکار کیا تھا نبی اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں وہ کھڑا ہوگا اس کی جگہ سے بدبو سے بھر جائے گی ایسی بدبو کسی نے نہیں سونگھی ہوگی پھر وہ انہیں مخصوص ٹھکانے یعنی جہنم میں لے جائے گا۔ اور جب فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان یہ کہے گا بے شک اللہ نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا جو سچا وعدہ تھا اور میں نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا میں اس کی خلاف ورزی کرتا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ کا ازواج مطہرات کو مشک دینا

”لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا: إِنِّي قَدْ أَهْدَيْتُ إِلَى النَّجَاشِيِّ حُلَّةً وَأَوَاقِيَّ مِنْ مُسْكٍ، وَلَا أَرَى النَّجَاشِيَّ إِلَّا قَدْ مَاتَ، وَلَا أَرَى إِلَّا هَدَيْتَنِي مَرْدُودَةً عَلَيَّ، فَإِنْ رُدَّتْ عَلَيَّ فَهِيَ لَكَ، قَالَ: وَكَانَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُدَّتْ عَلَيْهِ هَدِيَّتُهُ، فَأَعْطَى كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أَوْقِيَّةً مُسْكٍ، وَأَعْطَى أُمَّ سَلَمَةَ بَقِيَّةَ الْمُسْكِ وَالْحُلَّةِ. ۱

ترجمہ: ”کہ نبیؐ نے حضرت ام سلمہؓ سے نکاح فرمایا تو انہیں بتایا کہ میں نے نجاشی کے پاس ہدیہ کے طور پر ایک حلہ اور چند اوقیہ مشک بھیجی ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ نجاشی فوت ہو گیا ہے اور غالباً میرا بھیجا ہوا ہدیہ واپس آ جائے گا اگر ایسا ہوا تو وہ

۱..... (مسند احمد بن حنبل: حدیث ام کلثوم بنت عقبہ ام حمید بن عبد الرحمن، ج، ۴۵، ص، ۲۴۶، رقم الحدیث، ۲۷۲۷۶، مؤسسة الرسالة)

وہ تمہارا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا تھا اور وہ ہدیہ واپس آ گیا، نبی ﷺ نے ایک اوقیہ مشک اپنی تمام ازواج مطہرات میں تقسیم کر دیا اور باقی ساری مشک اور وہ جوڑا حضرت ام سلمہؓ کو دے دیا۔“

حلیمہ سعدیہ کا گھر رسول اللہ کی آمد کی وجہ سے مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا جب حلیمہ سعدیہ امام الرسل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو لیکر اپنے گھر میں آئی تو فرمایا کہ میرا گھر تو بنی سعد کے گھروں میں سے ہی نہ رہا۔ آنحضرتؐ کی آمد کی وجہ سے میرا گھر مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت و احترام اور آپ کی برکت کا اعتقاد پیدا ہو گیا۔ یہاں تک کہ اگر کسی کو جسم پر کوئی ایذا پہنچتی وہ آپؐ کا ہاتھ مبارک ایذا والی جگہ پر رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ جلدی صحیح ہو جاتا۔ ۱

رسول اللہ کے استنجاء میں استعمال ہونے والے ڈھیلوں سے مشک کی مہک ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صحابی کا قول تحریر کیا ہے کہ:

”رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ فَلَمَّا خَرَجَ نَظَرْتُ فَلَمْ أَرِ شَيْئاً وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ أَلَايِي اسْتَنْجَى بِهِنَّ فَأَخَذْتُهِنَّ فَإِذَا بِهِنَّ يَفُوحٌ مِنْهُنَّ رَوَائِحُ الْمِسْكِ فَكُنْتُ إِذَا جِئْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ أَخَذْتُهِنَّ فِي كُمِّي فَتَغَلَّبَ رَائِحَتُهُنَّ رَوَائِحَ مَنْ تَطَيَّبَ وَتَعَطَّرَ“۔ ۲

۱۔۔۔۔۔ ”و عن حلیمہ رضی اللہ عنہا لما دخلت بہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی منزلی لم یبق منزل من منازل بنی سعد إلا شممنا منه ریح المسک، وألقت محبته صلی اللہ علیہ وسلم: ای واعتقاد برکتہ فی قلوب الناس، حتی إن أحدهم کان إذا نزل بہ أذی فی جسده أخذ کفه صلی اللہ علیہ وسلم فیضعها علی موضع الأذی فیبرأ بإذن اللہ تعالیٰ سربعا. وكذلك إذا اعتل لهم بعمیر أو شاة انتهى“. (السیرة الحلبيّة: باب ذکر رضاعہ ﷺ وما اتصل بہ، ج، ص، ۱۳۵، دارالکتب العلمیة) ۲۔۔۔۔۔ (شرح الشفاء: الباب الثاني فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقا وخلقاً، فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ص، ۱، ص، ۱۷۰، دارالکتب العلمیة)

ترجمہ: ”میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لئے دو تشریف لے گئے، پس جب واپس تشریف لائے تو میں اس جگہ پہنچا اور دیکھا کہ وہاں تین پتھروں کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے جن سے رسول اللہ نے استنجا کیا تھا۔ میں ان تینوں ڈھیلوں کو اٹھا لیا تو ان سے مشک جیسی خوشبو مہک رہی تھی (تو میں ان کو گھر لے آیا) پس جب جمعہ کا دن آتا تو میں ان کو آستین میں رکھ کر مسجد میں آتا (اور ایسی عمدہ خوشبو مہکتی کہ) وہ خوشبو ہر کسی کی خوشبو اور عطر پر غالب آ جاتی۔“

یہ کوئی اتفاقی امر نہیں تھا کہ ایک بار ایسا ہو گیا یا صحابی اپنی عقیدت کا اظہار کر رہے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اس نے زمین پر فرض کر دیا ہے کہ جب بھی میرے محبوب رفع حاجت کریں فوراً بول و براز نگل جائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَرَاكَ تَدْخُلُ الْخَلَاءَ ثُمَّ يَجِيءُ الَّذِي بَعْدَكَ فَلَا يَرَى لِمَا يَخْرُجُ مِنْكَ أَثْرًا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْأَرْضَ أَنْ تَبْتَلِعَ مَا خَرَجَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہیں اور آپ کے بعد جو بھی بیت الخلاء میں داخل ہو وہ اس چیز کو نہیں دیکھ سکتا جو آپ کے جسم سے نکلتی ہے“ (بول براز) یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ جو کچھ انبیاء کے جسموں سے نکلے تو اس کو نگل لیا کر۔“

بیت المطہین

رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے نکلنے والی خوشبو مساجد و گلیوں کو معطر کرنے کے ساتھ گھروں

۱..... ”هذا الطريق أقوى طريق طرق الحديث قال دحية في الخصائص بعد إيراده هذا سند ثابت (الخصائص الكبرى: ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف ﷺ، ج ۱، ص ۱۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

کو بھی معطر کرتی تھی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور آکر کہنے لگا میں نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میری مدد کریں تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں البتہ تم میرے پاس ایسی بوتل لے آؤ جس کا منہ چوڑا ہو اور درخت کی لکڑی بھی۔ چنانچہ وہ شخص یہ دونوں چیزیں آپ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہو گیا تو آنحضرتؐ نے اپنی بازوؤں سے پسینہ لے کر اس بوتل میں بھر دیا یہاں تک کہ وہ بوتل پسینہ سے بھر گئی۔ آپ نے اس آدمی (سائل) سے فرمایا کہ اپنی بیٹی کو کہو کہ اس لکڑی کو اس بوتل میں ڈال کر خوشبو لگائے۔ جب اس نے اس بوتل سے خوشبو لگائی تو اہل مدینہ نے اس خوشبو کو محسوس کیا اور پھر اس گھر کا نام ”بیت المطیین“ رکھ دیا گیا۔^۱

مہر نبوت سے کستوری کی خوشبو

جس طرح امام الانبیاء کے جسم اطہر سے خوشبو مہکتی تھی اسی طرح مہر نبوت سے بھی کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”أُرْدَفْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النَّبُوَّةِ

۱.....”وَأَخْرَجَ أَبُو يَعْلَى وَالتَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَعِينَنِي قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ إِيْتَنِي بِقَارُورَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ وَعُودِ شَجَرَةٍ فَأَتَاَهُ بِهِمَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلُتُ الْعُرْقَ مِنْ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَتِ الْقَارُورَةُ قَالَ فَخَذَهَا وَمَرَّ ابْنَتَكَ أَنْ تَغْمِسَ هَذَا الْعُودَ فِي الْقَارُورَةِ وَتَطْيِبَ بِهِ فَكَانَتْ إِذَا تَطْيَبَتْ بِهِ يَشُمُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رَائِحَةَ ذَلِكَ الطَّيِّبِ فَسَمَوْا بَيْتَ الْمُطَيِّبِينَ“ (الخصائص الكبرى: ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف ﷺ، ج ۱، ص ۵۱۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

”وروی ابو یعلیٰ والطبرانی قصۃ الذی استعان بہ -صلی اللہ علیہ وسلم -علی تجهیز ابنتہ، فلم یکن عنده شیء، فاستدعاه بقارورة فسלט له فیہا من عرقہ، وقال :مرہا فلتطیب بہ، فكانت إذا تطیبت بہ شم أهل المدينة ذلک الطیب فسموا بیت المطیین“۔ (المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ: المقصد الثالث/الفصل الأول فی کمال خلقتہ وجمال صورته ﷺ وشرفہ وکرمہ، ج ۲، ص ۸۸، المكتبة الوفیقیة، القاهرة، مصر)

بِفَمِي فَكَانَ يَنْمِ عَلَى مِسْكِ“۔^۱

ترجمہ: ”مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے (سواری پر) بٹھالیا۔ تب میں بطور لقمہ آپ کی مہر نبوت کو منہ میں لیا، تو مجھے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ کو غسل دیتے وقت خوشبو کا محسوس کرنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سرور دو عالم ﷺ کو غسل دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے ماں باپ قربان آپ نے زندگی پاکیزہ گزاری اور آپ کی وفات بھی پاکیزہ ہے اور فرمایا کہ غسل دیتے وقت رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے ایسی خوشبو مہکی کہ اس جیسی خوشبو کبھی کسی نے محسوس نہیں کی۔^۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت

ہارون بن سعد فرماتے ہیں کہ:

”كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِسْكَ، فَأَوْصَى أَنْ يُحَنِّطَ بِهِ، قَالَ:

وَقَالَ عَلِيٌّ: هُوَ فَضْلُ حَنُوطِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“۔^۳

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مشک (خوشبو) تھی۔ اور حضرت

۱..... (کتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقاً / فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقدار وعورات الجسد، ج، ۱، ص، ۶۳، دار الفکر)
 ۲..... ”وأخرج ابن سعد عن عبد الله بن الحارث أن علياً غسل النبي صلى الله عليه وسلم فجعل يقول بأبي أنت طبت حيا وطبت ميتا قال وسطعت ريح طيبة فلم يجدوا مثلها قط“۔ (الخصائص الكبرى: ذكر ما وقع عند وفاته رسول الله ﷺ من المعجزات والخصائص، ج، ۲، ص، ۴۸۳)
 ”وقد روى عن علي كرم الله وجهه أنه حين غسل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مسح بطنه فلم يجد شيئا فقال طبت حيا وميتا وفي رواية فاح ريح المسك في البيت لما في بطنه قيل وانتشر في المدينة“۔ (شرح الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقاً / فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ۱، ص، ۱۶۹، دار الكتب العلمية، بيروت)
 ۳..... (دلائل النبوة: باب ما جاء في كفن رسول الله ﷺ وحنوطه، ج، ۷، ص، ۲۴۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

علی رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ میرے کفن کو یہ خوشبو لگانا، اس لئے کہ یہ خوشبو رسول اللہ ﷺ کو لگائے جانے والے خوشبو سے بچ گئی تھی۔

حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ سے خوشبو حضرت ام سلمیٰ سے روایت ہے کہ:

”وضعت یدی علی صدر رسول اللہ ﷺ یوم مات، وهو فی جمع، آکل، وأتوضأ، ما یذهب ریح المسک من یدی“۔^۱
ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وصال کے دن آپ (صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم) کے سینہ (مبارک) پر اپنا ہاتھ رکھا اور وہ میری ہتھیلی میں تھا، میں کھانا کھاتی اور وضو کرتی لیکن میرے ہاتھ سے مشک کی خوشبو نہیں گئی۔

رسول اللہ کے ساتھ مصافحہ کرنے والے سے خوشبو

رسول اللہ جس سے مصافحہ فرماتے وہ سارا دن اس کی خوشبو پاتا۔^۲

۱..... (امتناع الأسماع: ذکر ما حفظ عنه ﷺ فی مرض موته من الأحکام والوصایا ونحو ذلك حتى توفاه الله تبارک وتعالیٰ، ج، ۱۴، ص، ۵۱۲، دارالکتب العلمیة، بیروت)
”عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ، فَمَرَبِي جُمَعَ أَكُلُ، وَأَتَوَضَّأُ، مَا تَذْهَبُ رِيحُ الْمَسْكِ مِنْ يَدِي“.
(دلائل النبوة للبيهقي مخرجا: باب ما يؤثر عنه ﷺ من ألفاظه في مرض موته، وما جاء في حاله عند وفاته قد مضى قوله يوم الاثنين حين كشف الستر، ومضى وقوله قبل ذلك يوم الخميس، ج، ۷، ص، ۲۱۹، دارالکتب العلمیة، بیروت)

”وروی ابن ابی بکر فی سیرتہ أن أم سلمة وضعت يدها على صدر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعد موته فمكنت جمعا لا تأكل ولا تتوضأ إلا وجدت ریح المسک بین یدیهما“۔ (شرح الشفا: الباب الثاني فی تکمیل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ۱، ص، ۱۶۷، دارالکتب العلمیة، بیروت)
۲..... ”قَالَ غَيْرُهُ مَسَّهَا بِطِيبٍ أَمْ لَمْ يَمَسَّهَا يُصَافِحُ الْمُصَافِحُ فَيُطَلُّ يَوْمَهُ يَجِدُ رِيحَهَا“.
﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

رسول اللہ کا حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو سونگھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنَيَّ فَيَشْمُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ اہل بیت میں سے سب سے زیادہ محبت کس سے کرتے ہیں؟ فرمایا حسن و حسین سے۔ مزید یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سونگھتے اور اپنے ساتھ چٹاتے۔“

خوشبو بچہ کی پہچان

رسول اللہ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم کسی بچہ کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرتے تو وہ مہکے لگتا اور دوسرے بچوں میں خوشبو کے باعث پہچانا جاتا۔^۲

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(کتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقاً وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقدار وعورات الجسد، ج، ۱، ص، ۶۲، دار الفکر)

۱..... (سنن الترمذي: كتاب المناقب /باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما، ص، ۴۹۷، ج، ۴، رقم الحديث، ۳۷۷۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... ”وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَيَعْرِفُ مِنْ بَيْنِ الصَّبِيَّانِ بِرِيحِهَا“.

(کتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقاً وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقدار وعورات الجسد، ج، ۱، ص، ۶۲، دار الفکر)

آقا نامدار کی خوشبو سے گلی مہک اٹھتی

رسول اللہ جس رستے سے گزرتے یا جس گلی سے گزرتے وہ معطر ہو جاتی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتَّبِعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ

سَلَكَهُ مِنْ طِيبٍ عَرَفَهُ، أَوْ قَالَ: مِنْ رِيحٍ عَرَفَهُ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ جب کسی راستہ سے گزرتے تو آپ کے بعد جو شخص اس راستہ

سے گذرتا وہ نبی کریم کے جسم مبارک کی خوشبو یا یہ کہا کہ آپ کے پسینہ مبارک کی

خوشبو سے معلوم کر لیتا کہ آپ اس راستہ سے تشریف لے گئے ہیں“۔

رسول اللہ کارات خوشبو کی وجہ سے پہچانا جانا

ابراہیم نخعی روایت کرتے ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَرَفُ بِاللَّيْلِ بِرِيحِ الطِّيبِ“۔^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کی پاکیزگی کی وجہ سے آپ کو رات

کے وقت بھی پہچان لیا جاتا تھا“۔

رسول اللہ کے پسینہ کی خوشبو

رسول اللہ کی پسینہ کی خوشبو تمام خوشبوؤں سے زیادہ معطر تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا

شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ، أَوْ عَرَفًا قَطُّ، أَطْيَبَ مِنْ رِيحٍ أَوْ عَرَفِ النَّبِيِّ“۔^۳

۱..... (سنن الدارمی: ج، ۱، ص، ۲۰۷، دار المغنی للنشر والتوزیع، المملكة العربية السعودية)

۲..... (سنن الدارمی: باب فی حسن النبی ﷺ، ج ۱، ص، ۲۰۷، رقم الحدیث، ۶۶، دار المغنی

۳..... (صحیح البخاری: کتاب المناقب / باب صفة النبی، ج، ۲، ص، ۴۲۷، رقم الحدیث،

۳۵۶۱، دار الکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: ”نہ تو رسول اللہ ﷺ کی تھیلی سے زیادہ نرم و نازک کوئی حریر و دیباچ میرے ہاتھوں نے چھوا اور نہ میں نے کبھی خوشبو یا عطر نبی کریم ﷺ کے پسینہ کی خوشبو سے عمدہ پائی۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَفْ قَطُّ ، وَمَا قَالَ لِي شَيْءٌ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتُهُ وَلَا لِي شَيْءٌ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا ، وَلَا مَسَسْتُ خَزَا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَلَا شَمَمْتُ مِسْكَ قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا۔ نہ میرے کسی کام کو کر لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپؐ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسی عطریا مشک سونگھا جس کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو۔“

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کر صلّ علی
جھوم کر کہہ رہی ہے یہ باد صبا
ایسی خوش بوچمن کے گلوں میں کہاں
جونہی کے پسینے میں موجود ہے

۱.....(سنن الترمذی: کتاب البر والصلة/باب ما جاء في خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ، ج ۳، ص ۱۱۸، رقم الحديث ۲۰۱۵، دارالکتب العلمیة، بیروت)

رسول اللہ کے سر مبارک کے بال کا سرخ ہونے کا سبب خوشبو

رسول اللہ کے سر مبارک کا ایک بال سرخ تھا جو خوشبو کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔

چنانچہ حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرتے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

”كَانَ رُبْعَةٌ مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بَأَبْيَضَ، أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطِطٍ، وَلَا سَبِطٍ رَجُلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ، فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ أَحْمَرٌ مِنَ الطَّيِّبِ“۔^۱

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نہ تو حد اعتدال سے) زیادہ طویل تھے اور نہ پست قدرنگ نہ تو بالکل سفید تھانہ گندم گوں بال سر کے نہ تو زیادہ گھونگھریا لے تھے اور نہ بالکل سیدھے (بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے) چالیس سال کی عمر میں آنحضرتؐ پر وحی کا نزول شروع ہوا اس کے بعد دس برس آپؐ مکہ مکرمہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں اور (وفات کے وقت) آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کے بالوں میں سے ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے پوچھا یہ بال سرخ کیوں ہے؟ تو کہا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے۔

۱..... (صحیح البخاری: کتاب المناقب / باب صفة النبی ﷺ، ج ۴، ص ۱۸۷، رقم الحدیث ۳۵۴۷، دار طوق النجاة)

رسول اللہ کا داڑھی کو ورس اور زعفران لگانا
رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی کو ورس اور زعفران لگایا کرتے تھے۔
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النَّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَيَصْفُرُ لِحْيَتَهُ بِالْوُرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ“۔^۱
ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ گائے کی صاف کھال کے جوتے پہنا کرتے تھے اور اپنی
ڈاڑھی کو ورس اور زعفران سے رنگ لیا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی
ایسا ہی کیا کرتے تھے۔“

ڈول سے مشک جیسی خوشبو

رسول اللہ کے کلی کرنے کی وجہ سے ڈول میں سے مشک جیسی یا اس سے اعلیٰ خوشبو آنے لگی۔
حضرت وائل فرماتے ہیں کہ:

”أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَدْلُو مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَ مَضْمَضَ ،
ثُمَّ مَجَّهَ فِي الدَّلُوِّ مِسْكَاً ، أَوْ قَالَ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ ، وَ السَّتَشَرَ
خَارِجاً مِنَ الدَّلُوِّ“۔^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ کے پاس زمزم کا ڈول لایا گیا آپ نے پیا، پھر وضو کیا
اور کلی کرنے کے لئے پانی لیا، پھر آپ نے ڈول میں کلی کی مشک کی مانند یا اس

۱..... (سنن أبي داود: كتاب الترجل، باب في خضاب الصفرة، ص، ۵۹۰، رقم الحديث، ۴۲۱۰، دار السلام) واللفظ له دلالة النبوة: ج، ۱، ص، ۲۳۸، باب ذكر شيب النبي ﷺ، وما ورد في خضابه، دار الكتب العلمية، دار الريان للتراث)
”درس یمن کی ایک بوٹی کو کہتے ہیں، اس سے زرد رنگ نکلتا ہے۔ احادیث میں زرد رنگ سے کپڑوں کو رنگنے سے منع کیا گیا ہے، لہذا یہاں داڑھی اور سر کو رنگنا مراد ہے۔ عثمانی
۲..... (مسند الحميدي: حديث وائل حجر الحضرمي رضي الله عنه، ج، ۲، ص، ۱۳۶، رقم الحديث، ۹۱۰، دار السقاء، دمشق، سوريا)

سے بھی اچھی خوشبو تھی اور ڈول سے باہر ناک سینکی۔

حضرت وائل فرماتے ہیں کہ:

”رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِدَلْوٍ ، فَمَضَمَضَ مِنْهُ ، فَمَجَّ فِيهِ مِسْكَ ،
أَوْ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ ، وَاسْتَنْشَرَ خَارِجاً مِنَ الدَّلْوِ“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس ڈول لایا گیا
آپ نے کُلی کے لئے اس میں سے پانی لیا اور ڈول میں ہی کُلی کی کستوری کی مانند
یا اس سے بھی اعلیٰ خوشبو تھی اور ڈول سے باہر ناک سنی۔“

رسول اللہ کے کُلی کے پانی سے جھاڑی مہکنے لگی

ربیع الاول میں ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ:

”نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ خِيْمَةً خَالَتْهَا أُمُّ مَعْبَدٍ وَاسْمُهَا عَاتِكَةُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ
ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي عَوْسَجَةٍ إِلَى جَانِبِ الْخِيْمَةِ فَأَصْبَحَتْ
كَأَعْظَمِ شَجَرَةٍ وَجَاءَتْ بِثَمَرٍ فِي لَوْنِ الْوَرْدِ وَارَائِحَةِ الْعَنْبَرِ مَا أَكَلَ
مِنْهَا جَائِعٌ إِلَّا شَبِعَ وَلَا ظِمْآنٌ إِلَّا رَوَى وَلَا سَقِيمٌ إِلَّا شَفِيَ وَلَا أَكَلَ
وَرَقَهَا بَعِيرٌ وَلَا شَاةٌ إِلَّا كَثُرَ لَبْنُهَا فَكُنَّا نَسِيْمُهَا الْمُبَارَكَةَ فَأَصْبَحْنَا
ذَاتَ يَوْمٍ سَقَطَ وَرَقُهَا وَصَغُرَ ثَمَرُهَا فَفَزَعْنَا مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَ الْخَبَرُ
بَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ ثُمَّ بَعْدَ ثَلَاثِينَ سَنَةً
أَصْبَحَتْ ذَاتُ شَوْكٍ مِنْ أَسْفَلِهَا وَمِنْ أَعْلَاهَا وَذَهَبَتْ بِهَجَّتِهَا
فَجَاءَ الْخَبَرُ بِمَوْتِ عَلِيٍّ فَمَا أَثْمَرَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَكُنَّا نَنْتَفِعُ بِوَرَقِهَا
ثُمَّ أَصْبَحْنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَالدَّمُ يَنْبَعُ مِنْ أَصْلِهَا وَسَقَطَ وَرَقُهَا فَجَاءَ

۱..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الطہارُ و سننہا / باب المَجَّ فی الاناء، ج ۱، ۲۱۶، رقم الحدیث، ۶۵۹، دار احیاء الکتب العربیہ، فیصل عیسی البابی الحلبي)

الخبر بقتل الحسين رضى الله عنه“۔^۱

ترجمہ: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خالہ ام مہد عاتکہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں جلوہ افروز ہوئے، وہاں آپ نے وضو فرمایا اور کلی عوجہ نامی خاردار جھاڑی پر پھینکی جب صبح اسے دیکھا گیا تو وہ ایک پھلدار درخت بن چکا تھا، زعفرانی پھل اور عنبر جیسی مہک ماحول کو مہکا رہی تھی۔ اس درخت کے پھل کو جو کوئی بیمار کھاتا صحت پاتا پیاسا سیراب ہو جاتا، بکری یا انٹنی وغیرہ کھائے تو اس کا دودھ بڑھ جاتا، چنانچہ ہم لوگوں نے اس درخت کا نام ”مبارک“ رکھ دیا۔ ایک دن صبح کو دیکھا گیا تو اس کے پتے جھڑ چکے ہیں اور پھل چھوٹے ہو گئے ہیں ہم پریشان ہو گئے یہاں تک کہ خبر آئی نبی اکرمؐ دار بقاء کی طرف کوچ فرما چکے ہیں۔ تیس سال کے بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار بن گیا اس کا حسن اور شادابی جاتی رہی، پھر خبر آئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں، اس کے بعد اسے کبھی پھل نہ لگا جس سے ہم برابر فائدہ اٹھاتے آرہے تھے یہاں تک کہ ایک صبح کو اس کی جڑ سے خون جوش زن ہوا اور اس کے پتے گر گئے ہم اسی طرح پریشان تھے کہ خبر آئی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں شہید کر دیئے گئے ہیں۔“

رسول اللہؐ کے کلی کرنے سے کنویں سے مشک جیسی خوشبو

رسول اللہﷺ کی کلی کرنے سے کنویں سے مشک جیسی خوشبو آنے لگی۔

حضرت وائل فرماتے ہیں کہ:

”أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ مَجَّ فِي الدَّلْوِ ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْبُئْرِ أَوْ شَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ ، ثُمَّ مَجَّ فِي الْبُئْرِ ،

۱..... (نزہۃ المجالس و منتخب النفائس: فضائل الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اجمالاً و تفصیلاً مناقب ابی بکر و عمر جمیعاً رضی اللہ عنہما ، ج ، ۲ ، ص ۱۷۹ ، المطبعة الکاستلیة)

فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ“۔ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی کا ڈول لایا گیا، آپ نے پانی پیا، پھر ڈول ہی میں کلی کی، پھر (پانی) کنویں میں انڈیل دیا یا ڈول میں سے پیا، پھر کنویں میں کلی کی، پس کنویں سے مشک جیسی خوشبو مہکنے لگی۔“

رسول اللہ کو خوشبو محبوب تھی

رسول اللہ کو خوشبو بہت پسند تھی۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا :

”حُبِّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا: النِّسَاءُ، وَالطِّيبُ، وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي

فِي الصَّلَاةِ“۔ ۲۔

ترجمہ: ”دنیا میں سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں، عورت، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔“

رسول اللہ کے فضائل سے مشک کی خوشبو

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب لیب سرکارِ دو عالم کی تخلیق ایسی فرمائی ہے کہ آنحضرتؐ اطہر الطاہرین اور اطیب الطہمین قرار پائے۔ سرکارِ دو عالم کی کوئی چیز ناپاک نہیں۔ اسی بنا پر فقہاء اور مجتہدین امتؓ نے رحمت کائنات کے فضائل (بول و براز) کو طیب و طاہر قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو خواتین تھیں دونوں کا نام برکت تھا۔ ایک برکت ام ایمن اور دوسری ام یوسف۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں جبکہ ام یوسف ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں۔ ۳۔

۱۔.....(مسند احمد: حدیث وائل بن حجر، ج، ۳۱، ص، ۱۳۴، رقم الحدیث، ۱۸۸۳۸)

۲۔.....(مسند احمد: مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ج، ۱۹، ص، ۳۰۷، رقم الحدیث، ۱۲۲۹۴، مؤسسة الرسالة)

۳۔.....”قال الأبى رحمه الله تعالى: والمعروف أن الحبشية انما هي بركة أخرى جارية أم حبشية، قدمت معها من الحبشة، ﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی چار پائی کے نیچے ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، ایک دن فخر دو عالم ﷺ نے اس میں پیشاب کیا بعد ازاں میں اٹھی، مجھے پیاس لگ رہی تھی میں نے وہ (بول) والا اٹھایا اور پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا اے ام ایمن اس پیالے میں جو کچھ ہے زمیں پر ڈال دو، میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ اس پیالہ میں تھا میں نے وہ پی لیا ہے، یہ سن کر رحمت دو عالم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ سید الکونین کی داڑھ مبارک بھی ہنسی کی وجہ سے ظاہر ہوئیں، مزید برآں رسول اللہ ﷺ نے ام ایمن کو بجائے ناراض ہونے کے ارشاد فرمایا: اے ام ایمن! آئندہ کبھی تیرا پیٹ درد نہیں کرے گا اور تیرا پیٹ کبھی دوزخ نہ جائے گا۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وكانت تكني أم يوسف ، كانت تخدم النبي ﷺ أي وهي التي شربت بوله ﷺ كما سيأتي
“(السيرة الحلبية : باب ذكر مولده ﷺ وشرف وكرم ، ج ، ۱ ، ص ، ۷۸)

۱..... ”كما لا ينقل أنه أمر خاصته أم أيمن بركة الحبشية رضي الله عنها بغسل فمها ولا هي غسلته من ذلك لما شربت بوله ﷺ. فعنها رضي الله عنها أنها قالت: قام رسول الله ﷺ من الليل إلى فخارة أي تحت سريره فبال فيها فقمت وأنا عطشي

فشربت ما في الفخارة وأنا لا أشعر ، فلما أصبح النبي ﷺ قال : يا أم أيمن وقمي إلى تلك الفخارة فأهريقي ما فيها ، فقالت : والله شربت ما فيها ، فضحك ﷺ حتى بدت نواجذه ، ثم قال : ”لا يجفر ... بطنك بعده أبداً“ . وفي لفظ ”لا تلج النار بطنك“ . (سيرة الحلبية : الجزء الثاني / باب ذكر مغازيه ﷺ ، غزوة أحد ، ج ، ۲ ، ص ، ۳۱۹ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

”وقد روى نحو من هذا (أي عن النبي ﷺ) في امرأة شربت بوله ، فقال لها : ”لن تشتكي عجب بطنك أبداً“ . ولم يأمر واحداً بغسل فمه ولا نهاه عن عودة وقيل : هي أم أيمن وكانت تخدم النبي ﷺ ، قالت : وكان لوسول الله ﷺ قدح من عدان يوضع تحت سريره يبول فيه من الليل ، فبال فيه ليلة ثم افتقده ، فلم يجد فيه شيئاً ، فسأل بركة (اسم هذه المرأة) عنه فقالت : قمت وأنا عطشانة فشربته وأنا لا أعلم (أي أنه بوله) روى حديثها ابن جريج وغيره“ . (شرح الشفاء للقاضي عياض مع شرحه للملا علي القاري ، الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقاً وخلقاً ، فصل : وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه السلام ، ج ، ۱ ، ص ، ۱۷۱ ، ۱۷۲ ، دار الكتب العلمية بيروت)

”وأخرجه الحسن بن سفيان في مسنده والحاكم والدارقطني والطبراني وأبو نعيم من حديث أبي
﴿بقية حاشيا گئے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

قاضی عیاضؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔^۱
 ام ایمن نے بول پی لیا یہ حدیث صحیح ہے۔ دارقطنی نے امام مسلم اور امام بخاری کی شرائط پر
 اس حدیث کو صحیح پایا نیز یہ بھی کہا کہ شیخین کو یہ حدیث اپنی اپنی صحیح میں رقم کرنی چاہیے تھی۔
 اسی طرح برکت حبشیہ جس کی کنیت ام یوسف تھی اس نے رسول اللہ ﷺ کا بول پیا تھا۔ اس
 کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ”تجھے موت تک صحت و تندرستی عطا ہوگئی اور تو نے اپنے
 آپ کو نار جہنم سے بچا لیا۔ چنانچہ وہ (برکت حبشیہ) مرض الموت سے پہلے کبھی بیمار نہ ہوئی۔^۲
 ان واقعات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کا بول پینے والوں پر نکیر نہ کرنا اور مزید یہ کہ اس پر
 خوشخبری کا سنانا اس کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔

رسول اللہ کے فضائل کی پاکی سے متعلق فتاوی جات

ذیل میں رسول اللہ ﷺ کے فضائل کے متعلق فقہائے کرام کے چند فتاوی جات نذر
 قارئین کیے جاتے ہیں۔
 ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں:

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

مالک النخعی عن الأسود بن قیس عن نبیح العنزی عن أم ایمن قالت: قام رسول الله ﷺ من الليل
 الى فخارة في جانب البيت، فبال فيها، فقممت من الليل وأنا عطشانة، فشربت ما فيها وأنا لا أشعر،
 فلما أصبح النبي ﷺ قال: ”يا أم ایمن! قومي فأهريقي ما في تلك الفخارة“ فقلت: والله شربت ما
 فيها، قالت فضحك رسول الله ﷺ حتى بدت نواجذه ثم قال: أما والله لا يجعن بطنك أبداً
 “.(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية: الفصل الأول في كمال خلقته وجمال صورته، ج ۵،
 ص ۵۴۸، ۵۴۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۱..... ”وَحَدِيثُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِي شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيحٌ أَلْزَمَ الدَّارُ قُطْنِي مُسْلِمًا وَابْنُ خَرَّابٍ إِخْرَاجَهُ فِي
 الصَّحِيحِ“.(شرح الشفاء: ج ۱، ص ۱۷۱، دار الكتب العلمية، بيروت)
 ۲..... ”وقد شرب بوله ﷺ أيضاً يقال لها بركة بنت ثعلبة بن عمرو، كانت تخدم أم حبيبة رضي
 الله عنها؛ جاءت معها من الحبشة: أي ومن ثم قيل لها بركة الحبشية..... فقال لها ﷺ حين علم
 أنها شربت ذلك ”صحة يا أم يوسف“ فما مرضت قط حتى كان مرضها الذي ماتت فيه“.(سيرة
 الحلبية: الجزء الثاني/باب ذكر مغازيه ﷺ، غزوة أحد، ج ۲، ص ۳۱۹، دار الكتب العلمية،
 بيروت)

”وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْعَرَبِيِّ بَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْوُهُ طَاهِرَانِ وَهُوَ أَحَدُ قَوْلِي الشَّافِعِيِّ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي الرَّوْضَةِ إِنَّ بَوْلَهُ وَدَمَهُ وَسَائِرَ فَضْلَاتِهِ طَاهِرَةٌ“۔^۱

ترجمہ: ”ابو بکر ابن العربی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بول و براز پاک ہیں اور امام شافعی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کا بھی یہی ایک قول ہے۔ اور امام نووی نے ”الروضة“ میں کہا ہے کہ آنحضرتؐ کا بول، خون اور تمام فضلات طاہر ہیں۔“
”وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَقَذَّرُهُ أَحَدٌ بَلْ يَتَبَرَّكُونَ بِأَثَارِهِ ﷺ فَقَدْ كَانُوا يَتَبَرَّكُونَ بِبُصَاقِهِ ﷺ وَنُخَامَتِهِ وَيُدَلِّكُونَ بِذَلِكَ وَجُوهَهُمْ وَشَرِبَ بَعْضُهُمْ بَوْلَهُ وَبَعْضُهُمْ دَمَهُ وَغَيْرُ ذَلِكَ مِمَّا هُوَ مَعْرُوفٌ مِنْ عَظِيمٍ اِعْتِنَائِهِمْ بِأَثَارِهِ ﷺ الَّتِي يُخَالِفُ فِيهَا غَيْرُهُ“۔^۲

ترجمہ: ”نبی اکرمؐ سے کوئی بھی (مومن) گھن نہیں کرتا تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے تبرکات و آثار برکت حاصل کیا کرتے تھے کیونکہ صحابہ کرام (رضوان اللہ عنہم اجمعین) سرکارِ دو عالم ﷺ کی تھوک اور رینٹھ کو بھی مبارک جانتے تھے اور ان چیزوں کو اپنے چہروں پر مل لیا کرتے تھے، اور بعض نے تو رسول اللہ ﷺ کا بول بھی پی لیا تھا کیونکہ یہ بات مشہور و معروف ہے کہ صحابہ کرام آنحضرتؐ کے تبرکات کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے، البتہ اس میں غیر لوگ اختلاف کرتے ہیں۔“
”فَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِطَهَارَةِ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ مِنْهُ ﷺ“۔^۳

ترجمہ: اہل علم کی ایک جماعت نے نبی کریمؐ کے بول و براز کو پاک قرار دیا ہے۔

۱..... (شرح الشفا: الباب الثاني في تكميل الله له المحاسن خلقا وخلقاً / فصل: وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ۱، ص، ۱۶۸، دار الكتب العلمية)

۲..... (شرح النووي على مسلم: ج، ۱۳، ص، ۲۲۴، دار احياء التراث العربي، بيروت)

۳..... (شرح الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقاً، فصل: وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه عليه الصلاة والسلام، ج، ۱، ص، ۱۶۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

علامہ روح البیان رقم طراز ہیں:

”وَفِي إِنْسَانِ الْعُيُونِ أَنَّ فَضْلَاتَهُ طَاهِرَةٌ“۔^۱

ترجمہ: ”انسان العیون میں ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے فضلات پاک ہیں۔“

مزید فرمایا کہ:

يَحْكِي أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الرِّيَاضَةِ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ الْحَقَّانِي

كَانَ يُشَمُّ مِنْ فَضْلَاتِهِ رَائِحَةُ الْمُسْكِ وَذَلِكَ لَيْسَ بِبَعِيدٍ لِصَفْوَةِ

بَاطِنِهِمْ وَسُرِّيَانِ آثَارِ حَالِهِمْ إِلَى جَمِيعِ أَعْضَائِهِمْ وَأَجْزَائِهِمْ۔^۲

ترجمہ: ”اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے مقبول بندے جو کہ اہل ریاضت اور محققین میں سے

اور حقانی توحید والے تھے ان کے فضلات (بول و براز وغیرہ) سے کستوری جیسی

مہک آیا کرتی تھی اور یہ کچھ بعید بھی نہیں، کیونکہ ان کے باطن ان کے احوال کی وجہ

سے صاف ہو چکے ہیں اور ان کے باطنی احوال کے آثار ان کے اعضاء اور اجزاء

تک سرایت کر جاتے ہیں۔“

علامہ زرقانی رقم طراز ہیں:

وَهُوَ الطَّهَارَةُ عَلَى الرَّاجِحِ وَمَجْمُوعٌ مِنْ قِيلَ: إِنَّهُ شَرِبَ دَمَهُ لَا فِي

خُصُوصٍ هَذَا الْيَوْمَ مَالِكُ بْنُ سَنَانٍ هَذَا وَعَلِيٌّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو

طَيْبَةَ الْحَجَّامَ وَسَلِّمَ ابْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ وَسَفِينَةُ مَوْلَى الْمُصْطَفَى۔^۳

ترجمہ: ”نبی اکرمؐ کے فضلات راجح قول کے مطابق پاک ہیں۔ مزید برآں جن

حضرات نے رسول اللہ ﷺ کا خون پیا ہے وہ حضرات مالک بن سنان، علی،

۱..... (روح البیان: ج ۵، ص ۶، دار الفکر، بیروت)

۲..... (روح البیان: ج ۵، ص ۶، ۷، دار الفکر، بیروت)

۳..... (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ: کتاب المغازی / غزوة أحد، ج ۲،

ص ۴۲۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

عبداللہ بن زبیر، ابوطیبہ حجام، سالم بن ابوالحجاج اور سفینہ ہیں۔“

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ:

”صَحَّحَ بَعْضُ أَيْمَةِ الشَّافِعِيَّةِ طَهَارَةَ بَوْلِهِ ﷺ وَسَائِرَ فَضَائِلِهِ ، وَبِهِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ كَمَا نَقَلَهُ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدْنِيَّةِ عَنْ شَرْحِ الْبُخَارِيِّ لِلْعَيْنِيِّ وَصَرَّحَ بِهِ الْبِيرِيُّ فِي شَرْحِ الْأَشْبَاهِ . قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: تَظَاهَرَتْ الْأَدِلَّةُ عَلَى ذَلِكَ . وَعَدَّ الْأَيْمَةُ ذَلِكَ مِنْ خَصَائِصِهِ ﷺ . وَنَقَلَ بَعْضُهُمْ عَنْ شَرْحِ الْمَشْكَاةِ لِمُنْلَا عَلِيِّ الْقَارِي أَنَّهُ قَالَ: اخْتَارَهُ كَثِيرٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، وَأَطَالَ فِي تَحْقِيقِهِ فِي شَرْحِهِ عَلَى الشَّمَائِلِ فِي مَا جَاءَ فِي تَعَطُّرِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ“ . ۱

ترجمہ ”بعض ائمہ شافعیہ نے نبی کریم ﷺ کے بول اور دیگر فضلات کے پاک ہونے کی تصحیح کی ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا بھی ہے، جیسا کہ ”مواہب اللدنیہ“ میں یعنی شرح بخاری سے نقل کیا ہے۔ اور علامہ بیرئ نے اس کی تصریح شرح اشباہ میں کی ہے۔ اور علامہ ابن حجر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے فضلات کی پاکی پر دلائل کثرت سے موجود ہیں۔ اور ائمہ کرام نے فضلات کی پاکی کو نبی کریم ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے۔ اور بعض ائمہ نے ملا علی قاری کی تصنیف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے نقل کیا ہے کہ اس حکم (یعنی فضلات کے طہارت) کو ہمارے بہت سے اصحاب نے اختیار کیا ہے، اور شرح شمائل کے خوشبو کے باب میں ملا علی قاری نے طویل تحقیق کی ہے۔“

مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک سوال کے جواب میں رقم طراز ہیں۔ سوال اور جواب دونوں سپرد قلم کیے جاتے ہیں۔

۱..... (رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطہارۃ/باب الأنجاس، مطلب فی طہارۃ بَوْلِهِ ﷺ، ج، ۱، ص، ۵۲۲، ۵۲۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سوال: حضور اقدسؐ کا جنگ احد میں بعض صحابہ کا زخم کا چوسنا اور اس کا ذائقہ حاصل کرنا اور حضور ﷺ کا بول لے جانا روایت معتبرہ سے ثابت ہے درحالیکہ یہ دونوں چیزیں نجس العین ہیں پس اس واقعہ کی تاویل کیا ہے ارشاد فرمایا جاوے۔

الجواب: روایت کی تو میں نے تنقید نہیں کی لیکن اگر یہ ثابت بھی ہو تو علماء نے حضور اقدسؐ کے ان رطوبات کو ظاہر کہا ہے علامہ شامی نے اس کی تحقیق کی ہے پس کچھ بھی اشکال نہیں اور اس کی کوئی دلیل میں نے کسی کے کلام میں منقول نہیں دیکھی لیکن اسی وقت میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ کہ حضورؐ نے ان شاربین پر نکیر نہیں فرمایا اور آپ کا نکیر نہ فرمانا حجۃ شرعیہ بالا جماع ہے۔ ۱۔ بہر حال مذکورہ واقعات اور فقہاء کرام کی تصریحات سے یہ بات یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ امام الانبیاء والاقتیاء شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے فضلات نہ صرف پاک تھے بلکہ ان سے مشک جیسی خوشبو بہکتی تھی۔ ۲۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے آپ کے واپس آنے پر جب میں داخل ہوئی تو میں نے وہاں مشک کی خوشبو کے علاوہ کچھ بھی نہ پایا۔ ۳۔

۱۔..... (امداد الفتاوی: ج ۱، ص ۸۰، مطبوعہ دارالعلوم کراچی)

۲۔..... ”وكانت الأرض تبطلع بوله وفضله ويفوح من ذلك المكان ما هو من أطيب من ريح المسك“۔ (وسيلة الاسلام بالنبي عليه الصلاة والسلام، ج ۱، ص ۱۲۱، دار الغرب الاسلامي، بيروت، لبنان)

”حکى بِمَضِ الْمَغْتَنِينَ بِأَخْبَارِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَغَوَّطَ انْشَقَّتِ الْأَرْضُ فَأَبْثَلَتْ غَائِطَهُ وَبَوَّلَهُ وَفَاحَتْ لِذَلِكَ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“۔ (كتاب الشفا: الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنوية فيه نسقا /فصل وأما نظافة جسمه وطيب ريحه وعرقه ونزاهته عن الأقدار وعورات الجسد، ج ۱، ص ۶۳، دار الفکر)

۳۔..... ”دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم لقضاء حاجته فدخلت فلم أر شيئا ووجدت ريح المسك فقلت: يا رسول الله إني لم أر شيئا إقال: إن الأرض أمرت أن تكفته منا معاصر الأنبياء“۔ (شرف المصطفى: جامع أبواب نسب الشریف صلى الله عليه وسلم وما جاء في طهارة أصله وكرامة محتده صلى الله عليه وسلم /فصل ذكر الآية في بوله وغائطه ﷺ، ج ۲، ص ۱۱۳، دار البشائر)

(فصل نمبر ۲)

صحابہ کرامؓ اور خوشبو

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے گلابی نسبت والی چار صد حوریں
حضرت عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

ان في الجنة حورا خلقهن الله من الورد يقال لهن الورديات لا
يتزوج منهن الا نبي أو صديق أو شهيد وان لأبي بكر منهن أربع مائة
ترجمة: ”جنت میں کچھ مخصوص حوریں ہیں جنہیں گلاب سے تخلیق کیا گیا ہے، وہ
جنت میں گلابی نسبت سے مشہور ہیں۔ وہ انبیاء، رسول، صديق اور شہداء کے لئے
وقف ہوں گی اور حضرت ابو بکرؓ کی ملکیت میں ایسی چار سو حوریں دی جائیں گی۔“

ہندوستان کے سیاہ گلاب کے درخت میں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر کا نام
علی بن عبد اللہ ہاشمی رقی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں ہندوستان کے بعض شہروں میں
گیا تو میں نے وہاں کی بعض بستیوں میں سیاہ گلاب کا درخت دیکھا جس کا پھول بہت بڑا اور
سیاہ رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں بہت ہی عمدہ خوشبو ہوتی ہے اس پر سفید حروف میں لکھا ہوا تھا۔
”لا اله الا الله محمد رسول الله ابو بكر الصديق عمر الفاروق“

مجھے شبہ ہوا اور میں نے سمجھا کہ یہ مصنوعی ہے سو میں نے ایک شگفتہ کلی چیر کر دیکھی تو اس میں بھی
وہی عبارت دیکھی جو باقی پھولوں میں تھی، اس بستی میں اس گلاب کے بہت درخت تھے۔ ۲

۱..... (نزهة المجالس و منتخب النفائس: فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم اجمعین اجمالاً و
تفصیلاً مناقب ابي بكر و عمر جميعاً رضی اللہ عنہما، ج ۲، ص ۱۴۹، المكتبة الكاسلية)
۲..... (ازالة: ج ۱، ص ۱۳۵ بحوالہ ازالة الضيق بسيرة سيدنا ابو بكر الصديق، اداره اشاعت
الاسلام)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوشبو مشک سے نفیس

جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ:

ایک دفعہ کچھ لوگوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ہم نے آپ سے زیادہ انصاف پسند حق گو اور اللہ تعالیٰ کے نافرمان کے لئے سخت کسی کو نہیں دیکھا آپ آنحضرت ﷺ کے بعد بہتر شخصیت ہیں وہاں حضرت عوف بن مالک بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ تم غلط کہہ رہے ہو۔ واللہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ بہتر شخصیت دیکھی ہے کہنے لگے وہ کون ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابو بکرؓ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو فرمایا کہ ٹھیک کہہ رہے ہیں جبکہ ان کا کہنا صحیح نہیں۔ اللہ کی قسم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ نفیس تھی۔ ۱

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب میں اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھنا

ابن عساکر سے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے ایک سال کے بعد اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں مجھے خواب میں دکھلا۔ پس میں نے دیکھا کہ آپ پیشانی سے پسینہ پونچھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اس وقت میں نے حساب و کتاب سے فراغت پائی ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا فضل و کرم نہ ہوتا تو قریب تھا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت منہدم ہو جاتی۔ ۲

۱.....”ان نفرا قالوا لعمر بن الخطاب: واللہ! ما رأينا رجلا أقضى بالقسط ولا أقول بالحق ولا أشد على المنافقين منك يا أمير المؤمنين! فانت خير الناس بعد رسول الله ﷺ، فقال عوف بن مالک: كذبتهم، واللہ! لقد رأينا خيرا منه بعد النبي ﷺ. فقال من هو يا عوف؟ فقال أبو بكر، فقال عمر: صدق عوف وكذبتهم، واللہ! لقد كان أبو بكر أطيب من ريح المسك“.(کنز العمال: باب فضائل الصحابة / فصل الصديق رضی اللہ عنہ، ج ۱۲، ص ۴۹۷، رقم الحديث،

۳۵۶۲۹، مؤسسة الرسالة)

۲.....(تاریخ الخلفاء، اردو: ۲۱۴)

اے فالودے! تیری خوشبو عمدہ ہے

حضرت عبداللہ بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أَتَى بِفَالُوذَجِ فَوْضِعَ قَدَامِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ طِيبُ الرِّيحِ، حَسَنُ اللَّوْنِ، طِيبُ الطَّعْمِ؛ لَكِنْ أَكْرَهُ أَنْ أَعُوذَ نَفْسِي مَا لَمْ تَعْتَدِهِ ۚ
ترجمہ: ”حضرت علی بن ابی طالب کے پاس ایک مرتبہ فالودہ لایا گیا اور ان کے سامنے رکھا گیا تو فالودے کو مخاطب کر کے فرمایا اے فالودے! تیری خوشبو بہت اچھی ہے، رنگ بھی خوبصورت ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے، لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھے جس چیز کی عادت نہیں ہے میں خود اس کا عادی ہو جاؤں۔“

راستے کے لوگوں کا حضرت ابن عباس کو ان کی خوشبو کی وجہ سے پہچاننا
لوگ حضرت ابن عباس کو ان کی خوشبو کی وجہ سے راستے میں پہچان لیا کرتے تھے۔
چنانچہ ابی قلابہ روایت کرتے ہیں کہ:

”كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ عَرَفَ جِيرَانُ الطَّرِيقِ، أَنَّهُ قَدْ مَرَّ مِنْ طِيبِ رِيحِهِ“ ۱۔

ترجمہ: ”جب وہ اپنے گھر سے مسجد جاتے تو راستے کے لوگ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خوشبو محسوس کرنے سے ان کے گزرنے کو پہچان لیا کرتے تھے۔“

خوشبو حضرت ابن عمر، حضرت ابوقحادہ اور حضرت ابواسید ساعدی کی پہچان
حضرت عثمان بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

۱.....(حیلة الصحابة: الباب الرابع باب الهجرة/زهد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ طعامہ رضی اللہ عنہ، ج ۲، ص ۵۷۰، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بیروت، لبنان)
۲.....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب، باب ما يستحب للرجل أن يوجد ريحه منه، ج ۵، ص ۳۰۴، رقم الحديث ۲۶۳۲۹، مكتبة الرشد، الرياض) قلت: وهذا على شرط البخاري (عثماني).

رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أَبَا قَتَادَةَ وَ أَبَا أُسَيْدَ السَّاعِدِيِّ يَمْشُونَ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ فِي الْكُتَّابِ فَنَجِدُ مِنْهُمْ رِيحَ الْعَبِيرِ وَ هُوَ الْخُلُوقُ. ۱۔
ترجمہ: ”میں نے ابن عمر، ابو ہریرہ، ابو قتادہ اور حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ہمارے کتب کے پاس سے گزرتے تھے، تو ہم ان سے خاص عطر کی مہک پاتے تھے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمدہ خوشبو استعمال کرنا

حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

”كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْرِفُ بِرِيحِ الطِّيبِ“. ۲۔

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ عطر کی مہک سے پہچان لئے جاتے تھے۔“

قاسم بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ ایسی خوشبو استعمال کرتے تھے جس میں مشک ہوتی۔ ۳۔

۱۔..... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب، باب ما يستحب للرجل أن يوجد ريحه منه، ج، ۵، ص، ۳۰۴، رقم الحديث، ۲۶۳۳۱، مكتبة الرشد، الرياض) واللفظ له، المعجم الكبير للطبراني، ج، ۳، ص، ۲۴۰، رقم الحديث، ۳۲۷۷، مطبوعه، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)
۲۔..... (مصنف لابن أبي شيبة: ج، ۵، ص، ۳۰۴، رقم الحديث، ۲۶۳۳۳، مكتبة الرشد)
۳۔..... ”كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَتَطَيَّبُ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ“ (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب/ ما يستحب للرجل أن يوجد ريحه منه، ج، ۱۳، ص، ۴۲۱، رقم الحديث، ۲۶۸۵۶، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

كَانَ عَبْدُ اللَّهِ مِنَ الْجَوْدِ النَّاسِ ثَوْبًا أَبْيَضَ، وَمِنْ أَطْيَبِ النَّاسِ رِيحًا“.

(المعجم الكبير للطبراني: ج، ۹، ص، ۲۴۰، رقم الحديث، ۹۱۷۶، مكتبة ابن تيمية، القاهرة، واللفظ له مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب، باب ما يستحب للرجل أن يوجد ريحه منه)
قال الهيثمي: رواه الطبراني، ونفع هذا ذكره ابن أبي حاتم ولم يجرحه، وكذلك سليمان بن مينا، وبقية رجاله ثقات، إلا أن ابن أبي حاتم، قال: لم يسمع المسعودي من سليمان، وهو مرسل، وأبو نعيم سمع المسعودي قبل الاختلاط“. (مجمع الزوائد: باب اظهار النعم واللباس الحسن، ج، ۵، ص، ۱۳۵، مكتبة القدسي القاهرة)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد اپنے ہاتھ اور داڑھی میں خوشبو لگانا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاتھ اور داڑھی میں مشک ملتے۔ ۱

ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کا وضو کے بعد عطر لگانا

حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ وضو کے بعد خوشبو کا استعمال فرماتے تھے۔

وَكَانَ أَبُو قَنَادَةَ إِذَا تَوَضَّأَ لَبَسَ ثِيَابَهُ وَدَعَا بِسُكَّةٍ لَهُ فَأَمْتَسَحَ بِهَا. ۲

ترجمہ: ”جب ابوقنادہ وضو سے فارغ ہو جاتے تو کپڑے پہنتے اور ایک عطر دان

منگواتے اور اس میں سے خوشبو لگاتے۔“

حضرت سلمان فارسی کا موت سے قبل اپنی بیوی کو خوشبو چھڑکنے کا حکم دینا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ۳۵ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ۲۵۰ سال تھی، مدائن میں مقیم تھے، وہیں بیمار ہوئے اور وہیں فوت ہوئے۔ وفات سے قبل اپنی بیوی سے فرمایا آج میرے پاس زیارت کرنے والے فرشتے آئیں گے، تم ایسا کرو کہ پانی میں مشک گھول کر میرے بستر کے چاروں طرف چھڑک دو، کیوں کہ فرشتوں کو خوشبو مرغوب ہے، اور پھر کچھ دیر کے لیے مجھے اکیلا چھوڑ دینا۔ چنانچہ ان کی اہلیہ نے حکم کی تعمیل کی، تھوڑی دیر میں جو آ کر دیکھا تو بدن سے روح نفس غصری سے پرواز کر چکی تھی اور یوں محسوس ہو رہا

۱..... ”أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ يَأْخُذُ الْمِسْكَ ، فَيَدِيقُهُ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِ لِحْيَتَهُ.“

(مجمع الزوائد: كتاب الطهارة، باب الطيب بعد الوضوء، ج، ۱، ص، ۲۴۰، رقم الحديث، ۱۲۳۲، مكتبة القدسي، القاهرة)

۲..... (مختصر قیام اللیل و قیام رمضان و کتاب الوتر: ج، ۱، ص، ۱۱۲، حدیث اکادمی، فیصل آباد، پاکستان)

تھا کہ آرام کی نیند سو گئے ہیں۔ ۱۔

تہجد کے وقت خوشبو کا استعمال

صحابہ کرام اور تابعین تہجد کے وقت خوشبو کے استعمال کو پسند فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”كَانُوا يَكْرَهُونَ أَكْلَ الْفُومِ وَالْبُصْلِ وَالْكَرَّاثِ لِلْقِيَامِ مِنَ اللَّيْلِ وَ

يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ عِنْدَ قِيَامِهِ مِنَ اللَّيْلِ طَبِيبًا“۔ ۲

ترجمہ: ”صحابہ کرام اور تابعین نماز تہجد کی وجہ سے رات پیاز اور لہسن اور کراٹ

(لہسن کی مانند بودا رسبری) کھانے کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور رات کو تہجد میں

اٹھنے کے وقت خوشبو استعمال کرنے کو پسند فرماتے تھے۔“

نوٹ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تہجد کے وقت خوشبو کے استعمال کو پسند کرنے کی

اور کیا وجہ ہو سکتی تھی سوائے اس کے کہ خوشبو اللہ اور اس کے فرشتوں کو محبوب ہے، مزید برآں

وقت تہجد انتہائی بابرکت وقت ہے۔

”وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ الصَّنَعَانِيُّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ لِلتَّهَجُّدِ لَبَسَ

مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَتَنَاوَلَ مِنْ طَيِّبِ أَهْلِهِ وَكَانَ مِنَ الْمُتَهَجِّدِينَ“۔ ۳

ترجمہ: ”مغیرہ بن حکیم صنعانی رحمہ اللہ جب تہجد پڑھنے کا ارادے کرتے تو عمدہ

۱۔.....”فلما حضرته الوفاة قال هاتي المسك فمرسها في ماء ثم قال انضحها حولي فانه ياتيني زوار

الان ليس بآنس ولا جان ففعلت فلم يمكث بعد ذلك إلا قليلا حتى قبض وفي أخرى أنه قال

يجدون الريح ولا ياكلون الطعام.(صفة الصفوة: ج، ۱، ص، ۲۱۰، دار الحديث، القاهرة، مصر)

۲۔..... (شعب الایمان للبيهقي: فصل في لبس الحسن من الثياب والتطيب لقراءة القرآن، ج، ۳،

ص، ۴۵۲، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض، واللفظ له، مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر

المروزي، رقم الحديث، ۱۰۸)

۳۔.....(مختصر قيام الليل، باب الاغتسال لقيام الليل والتطيب ولبس الثياب الحسنة الخ، ج، ۱،

ص، ۱۱۲، حديث اکادمي، فيصل آباد، پاکستان)

لباس پہنتے اور اپنے گھر والوں کی خوشبو استعمال فرماتے اور وہ تہجد گزاروں میں سے تھے۔“

تمیم داری رحمہ اللہ تعالیٰ کا تہجد کے وقت غالیہ کا استعمال کرنا حضرت تمیم داری رحمہ اللہ تعالیٰ جب تہجد پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو غالیہ (خوشبو) کا استعمال فرماتے اور انہوں نے ایک ہزار درہم کا کپڑا خریدا تھا جس میں وہ نماز تہجد ادا فرماتے تھے۔
ثمامہ بن عبد اللہ کا عز رہ بن ثابت کو خوشبو کا تحفہ دینا ابو عمر عبد الوارث عز رہ بن ثابت انصاری بیان کرتے ہیں کہ:

”ذَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاولَنِي طَبِيًّا قَالَ كَانَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ“۔^۱
ترجمہ ”میں ثمامہ بن عبد اللہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ کو خوشبودی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خوشبو واپس نہ کرتے تھے۔“

رسول اللہ کا حضرت ام سلیم کو باندی کے جسم کو سونگھنے کا حکم دینا حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ أُمَّ سُلَيْمٍ تَنْظُرُ إِلَى جَارِيَةٍ، فَقَالَ: شَمِّي عَوَارِضَهَا، وَانْظُرِي إِلَى عُرْقُوبَيْهَا“۔^۲

۱..... ”وَكَانَ تَمِيمُ الدَّارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ اغْتَلَفَ بِالْغَالِيَةِ وَاشْتَرَى خُلَّةً بِالْفِ كَانُ يَصْلِي فِيهَا“۔

۲..... (صحيح البخاري: كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها/باب ما لا يرد من الهدية، ج ۳، ص ۱۵۷، رقم الحديث، ۲۵۸۲، دار طوق النجاة)

۳..... (مسند أحمد: مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، ج ۲، ص ۱۰۵، رقم الحديث، ۱۳۴۲۴، مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک باندی دیکھنے کے لئے بھیجا اور فرمایا اس کے جسم کی خوشبو کو سونگھ کر دیکھنا اور اس کی ایڑی کے پٹھے پر غور کرنا۔“

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا رسول اللہ کے بالوں کو اپنی خوشبو میں ڈالنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ رَأْسَهُ قَبَضَ أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أَحَدِ شِقَئِي رَأْسِهِ، فَلَمَّا حَلَقَهُ الْحَجَّامُ أَخَذَهُ، فَجَاءَ بِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ فَجَعَلَتْ تَجْعَلُهُ فِي طَيْبِهَا“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) جب حجام سے سرمندوانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سر کے ایک حصے کے بال اپنے ہاتھوں میں لے لئے، پھر وہ بال ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ساتھ لے گئیں اور وہ انہیں اپنی خوشبو میں ڈال لیا کرتی تھیں۔“

حضرت انس کا موت کے وقت رسول اللہ کے پسینہ کو حنوط میں ملانے کی وصیت کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ایک شیشی میں جمع شدہ پسینہ کو حنوط میں ملانے کی وصیت فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ:

”أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطْعًا، فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطْعِ، قَالَ: فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذْتُ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ،

۱..... (مسند أحمد: مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، ج ۲۰، ص ۴۳۶، رقم الحديث، ۱۳۲۱۸، مؤسسة الرسالة)

فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ، ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكِّ ، قَالَ : فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوَفَاةَ ، أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حُنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ ، قَالَ فَجُعِلَ فِي حُنُوطِهِ ۱۔

ترجمہ: ”(ان کی والدہ) ام سلیم رسول اللہ کے لئے چڑے کا فرش بچھا دیتی تھیں اور نبی کریم ان کے یہاں اسی پر قیلولہ فرما لیا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ جب آنحضرت سو گئے (اور بیدار ہوئے) تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ کا پسینہ اور (جھڑے ہوئے) آپ کے بال لے لئے اور (پسینہ کو) ایک شیشی میں جمع کیا اور پھر سُک (ایک خوشبو) میں اسے ملا لیا۔ بیان کیا ہے کہ پھر جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ اس سُک (جس میں رسول اللہ کا پسینہ ملا ہوا تھا) میں سے ان کے حنوط میں ملا دیا جائے۔ بیان کیا ہے کہ پھر اسے ان کے حنوط میں ملا یا گیا۔“

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ کی خوشبو کا سبب

سیدنا عتبہ بن فرقہ سلمی رضی اللہ عنہ کے بدن سے ہر وقت خوشبو آتی رہتی تھی حالانکہ وہ خوشبو کا استعمال بھی نہیں کرتے تھے۔ ان کی چار بیویاں تھیں وہ آپس میں کوشش کرتیں کہ میری خوشبو سب سے اچھی ہو لیکن جب ان کے شوہر عتبہ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لاتے تو سب کی خوشبوئیں ماند پڑ جاتیں اور حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی خوشبو غالب آ جاتی۔ جب عتبہ گھر سے باہر جاتے تو لوگ کہتے کہ ہم نے عتبہ سے اچھی خوشبو کبھی نہیں محسوس کی۔ ایک دن چاروں بیویاں اکٹھی ہو کر عرض کرتی ہیں اے ہمارے سر تاج کیا بات ہے ہم ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے عمدہ سے عمدہ خوشبو کا استعمال کرتی ہیں مگر آپ گھر تشریف

۱۔.....(صحیح البخاری: کتاب الاستئذان /باب من زار قوماً فقال عندهم ، ج ، ۴ ، ص ، ۱۵۷ ، رقم الحديث ، ۶۲۸۱ ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

لاتے ہیں تو ہماری لگائی ہوئی خوشبو ماند پر جاتی ہے اور آپ کی خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ سن کر حضرت عتبہ نے کہا کہ میں بیمار ہو گیا تھا میرے جسم پر پھنسیاں (پت) نکل آئی تھی تو میں اپنے سردار جناب محمد رسول اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیماری کی شکایت کی تو امام الانبیاء نے کرتا اتارنے کا حکم دیا چنانچہ میں کرتا اتار کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیا، رحمت دو عالم نے اپنے ہاتھ مبارک پر پھونک ماری پھر اس ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کے ساتھ مل کر میری پشت اور میرے پیٹ پر دونوں ہاتھ پھیر دیے، اسی لمحے سے میرے جسم سے یہ خوشبو مہک رہی ہے۔ ۱

۱..... "أَنَّ عْتَبَةَ بْنَ فَرْقَدَ السَّلْمِيَّ كَانَ يَشْمُ مِنْهُ رَائِحَةُ الطَّيِّبِ وَلَا يَمَسُّ طَبِيبًا، لَكُنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْثَ فِي يَدِهِ الشَّرِيفَةِ وَمَرَّ بِهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَسَدِهِ. قَالَ بَعْضُ نَسَاءِ عْتَبَةَ: كُنَّا أَرْبَعَ نَسَوَاتٍ مَنَا امْرَأَةٌ إِلَّا وَهِيَ تَجْتَهِدُ فِي الطَّيِّبِ لَتَكُونَ أَطْيَبَ مِنْ صَاحِبَتِهَا وَمَا يَمَسُّ عْتَبَةَ الطَّيِّبِ، وَإِذَا خَرَجَ إِلَى النَّاسِ، قَالُوا: مَا شَمَمْنَا رِيحًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ عْتَبَةَ، فَقُلْنَا لَهُ يَوْمًا: إِنَّا لَنَجْهَدُ فِي الطَّيِّبِ وَلَأَنْتِ أَطْيَبُ رِيحًا مَنَا فَمِمَّ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَخَذَنِي الشَّرَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكُوتُ إِلَيْهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَتَجَرَّدَ فَتَجَرَّدْتُ وَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَلْقَيْتُ ثَوْبِي عَلَى فَرْجِي، فَنَفَثَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ الشَّرِيفَةِ وَذَلِكَ بِهَا الْآخِرَى ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرِي وَبَطْنِي بِيَدَيْهِ فَبَقِيَ هَذَا الطَّيِّبُ مِنْ يَدَيْهِ يَوْمَئِذٍ. (السيرة الحلبية: باب ذكر بنده من معجزاته ﷺ، ج ۳، ص ۳۹۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

"عَنْ أُمِّ عَاصِمٍ امْرَأَةِ عْتَبَةَ بْنِ فَرْقَدَ قَالَتْ كُنَّا عِنْدَ عْتَبَةَ أَرْبَعَ نَسَوَاتٍ مَنَا امْرَأَةٌ إِلَّا وَهِيَ تَجْتَهِدُ فِي الطَّيِّبِ لَتَكُونَ أَطْيَبَ مِنْ صَاحِبَتِهَا وَمَا يَمَسُّ عْتَبَةَ الطَّيِّبِ وَهُوَ أَطْيَبُ رِيحًا مَنَا وَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالُوا مَا شَمَمْنَا رِيحًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ عْتَبَةَ فَقُلْنَا لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ أَخَذَنِي الشَّرَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكُوتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتَجَرَّدَ فَتَجَرَّدْتُ وَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَلْقَيْتُ ثَوْبِي عَلَى فَرْجِي فَنَفَثَ فِي يَدِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى ظَهْرِي وَبَطْنِي فَبَقِيَ بِي هَذَا الطَّيِّبُ مِنْ يَوْمَئِذٍ. (الخصائص الكبرى: فائدة في عدم اختراق المنديل الذي كان يمسح به رسول الله ﷺ وجهه، ج ۲، ص ۱۴۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

"وَعَنْ أُمِّ عَاصِمٍ امْرَأَةِ عْتَبَةَ بْنِ فَرْقَدَ السَّلْمِيَّ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ عْتَبَةَ أَرْبَعَ نَسَوَاتٍ، فَمَا مَنَا امْرَأَةٌ إِلَّا وَهِيَ تَجْتَهِدُ فِي الطَّيِّبِ لَتَكُونَ أَطْيَبَ رِيحًا مَنَا، وَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالُوا: مَا شَمَمْنَا رِيحًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ عْتَبَةَ، فَقُلْتُ لَهُ يَوْمًا: إِنَّا لَنَجْتَهِدُ فِي الطَّيِّبِ، وَلَأَنْتِ أَطْيَبُ رِيحًا مَنَا فَمِمَّ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: أَخَذَنِي الشَّرَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَأَتَيْتُهُ فَشَكُوتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَتَجَرَّدَ، فَتَجَرَّدْتُ وَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَلْقَيْتُ ثَوْبِي عَلَى فَرْجِي، فَنَفَثَ فِي يَدِهِ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرِي وَبَطْنِي بِيَدِهِ، فَبَقِيَ بِي هَذَا الطَّيِّبُ مِنْ يَوْمَئِذٍ. (المواهب اللدنية: بالمرح المحمدية: المقصد الثالث/الفصل الأول في

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حضرت حسن بن علی کا حضرت اشعث بن قیس کو خوشبو لگانا

حضرت حفص بن جابر فرماتے ہیں کہ:

”لَمَّا مَاتَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِذَا غَسَلْتُمُوهُ فَلَا تُهَيِّجُوهُ حَتَّى تَأْتُونِي بِهِ، قَالَ: فَأَتَى بِهِ فَدَعَا بِحَنُوطٍ فَوَضَّاهُ بِهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اذْرُجُوا“۔^۱

ترجمہ: ”جب اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم ان کو غسل دے لو تو کفن دینے سے پہلے اس کو میرے پاس لانا، چنانچہ ان کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لایا گیا، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوشبو منگوا کر ان کے ہاتھ، پاؤں، اور چہرے پر ملی۔ پھر فرمایا: اس کو کفن پہنا دو۔“

نوٹ: مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ مردہ کو کفن دینے سے پہلے خوشبو لگانی چاہیے۔

اس نوجوان کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک سے پاکیزہ ہے

لجلال سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي السُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَتَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَتُرْتُ فِيْمَنْ تَارَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكَ فَسَكَنْتُ فَقَالَ شَابٌّ حَدَوْهَا أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكَ قَالَ الْفَتَى

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

کمال خلقتہ و جمال صورتہ ﷺ و شرفہ و کرمہ، ج، ۲، ص، ۸۸، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاہرۃ) اس حدیث کے بارے میں امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ”وَأَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِسَنَدٍ حَسَنٍ“۔^۱..... (المستدرک علی الصحیحین للحاکم: کتاب معرفۃ الصحابہ/ ذکر الاشعث بن قیس الکندی رضی اللہ عنہ، ج، ۳، ص، ۶۰۰، رقم الحدیث، ۶۲۲۲، دار الکتب العلمیۃ)

أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ قَالَ فَخَرَجْنَا بِهِ فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمَكْنَا ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَذَا فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ فَأَعْنَاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ وَمَا أَذْرَى قَالَ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِ أَمْ لَا ۱۔

ترجمہ: ”وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک عورت گزری اس نے بچہ اٹھایا ہوا تھا لوگ اسے دیکھ کر اس کے ساتھ اٹھ گئے اور میں بھی اٹھنے والوں کے ساتھ اٹھ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا پہنچا تو آپ کہہ رہے تھے کہ یہ جو بچہ تیرے ساتھ ہے اس کا باپ کون ہے؟ وہ چپ رہی ایک جوان جو اس کے برابر تھا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کا باپ ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اس بچے کا باپ کون ہے وہ جوان کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کا باپ ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ارد گرد بیٹھے لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے ان سے سوال کیا کہ اس جوان کے بارے میں تو انہوں نے کہا کہ ہم تو اسے اچھا ہی خیال کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے اس نے کہا جی ہاں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اسے سنگسار کر دیا

۱۔.....(سنن ابی داؤد: کتاب الحدود /باب رجم ماعز بن مالک، ج، ۴، ص، ۱۵۰، رقم الحدیث، ۴۴۳۵، المكتبة العصرية، صیدا)

جائے چنانچہ اسے سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم اس نوجوان کو لے کر نکلے اور اس کے لیے ہم نے گڑھا کھودا یہاں تک کہ ہم نے اس کو گڑھے میں کھڑا کیا پھر اسے پتھر مارے یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا (مر گیا) پھر ایک آدمی اس رجم کیے ہوئے نوجوان کے بارے میں پوچھتا ہوا آیا تو ہم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے پس ہم نے کہا یہ آدمی آیا ہے اس خبیث کے بارے میں پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو زیادہ پاکیزہ ہے اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے۔ اس وقت معلوم ہوا کہ وہ آدمی نوجوان کا باپ تھا پھر ہم نے اس کی مدد کی نوجوان کے غسل اور تجہیز و تکفین میں راوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم آپ نے اس پر نماز پڑھی کہ نہیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ

سلمان تمیمی رضی اللہ عنہ نعیمہ عطارہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”کان عمر رضی اللہ عنہ یدفع إلی امرأته طیباً من طیب المسلمین لتبیعه فباعتنی طیباً فجعلت تقوم وتزید وتنقص وتکسر بأسنانها فتعلق بإصبعها شیء منه فقالت به هکذا بإصبعها ثم مسحت به خمارها فدخل عمر رضی اللہ عنہ فقال ما هذه الرائحة فأخبرته فقال طیب المسلمین تأخذینه فانزع الخمار من رأسها وأخذ جرة من الماء فجعل یصب علی الخمار ثم یدلکھ فی التراب ثم یشمه ثم یصب الماء ثم یدلکھ فی التراب ویشمه حتی لم یبق له ریح قالت ثم أتیتها مرة أخرى فلما وزنت علق منه شیء بإصبعها فأدخلت إصبعها فی فیها ثم مسحت به التراب فهذا من

عمر رضی اللہ عنہ ورع التقویٰ لخوف أداء ذلک إلى غیرہ والا
فغسل الخمار ما كان یعيد الطیب إلى المسلمین ولكن أتلفه
علیها زجراً وردعاً واتقاء من أن یتعدی الأمر إلى غیرہ“۔^۱
ترجمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ کو بیت المال کی خوشبو (مشک وغیرہ)
دے دیا کرتے تھے ایک دفعہ میں ان کی زوجہ کے پاس خریدنے کی غرض سے گئی
گھٹانے بڑھانے میں کچھ خوشبو ان کی انگلی پر لگ گئی جسے انہوں نے اپنے دوپٹے
سے پونچھ لیا، اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے پوچھا کہ یہ خوشبو
کیسی آرہی ہے؟ انہوں نے (صحیح صحیح) بتا دیا، (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا) کہ یہ خوشبو مسلمانوں کی امانت ہے، اس کے بعد اپنی اہلیہ کے سر پر سے
دوپٹے اتارا، لوٹا لیا اور دوپٹے میں خوشبو کی جگہ پانی ڈال کر اچھی طرح ملا، اور سوگھ کر
دیکھا کہ خوشبو کا اثر باقی ہے یا ختم ہو گیا کئی مرتبہ رگڑ کر دھونے کے بعد خوشبو کے
تمام اثرات ختم ہو گئے (نعیمہ عطارہ) کہتی ہیں کہ (اس واقعہ کے بعد) ایک مرتبہ
میں پھر خوشبو خریدنے کے لئے گئی، اس مرتبہ آپ (یعنی عمر رضی اللہ عنہ) کی بیوی
نے انگلی کپڑے سے پونچھنے کے بجائے منہ میں ڈال کر مٹی میں رگڑ دی، یہ واقعہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تقویٰ پر دلالت کرتا ہے، دوپٹے کو اس لئے دھویا کہ اس
طرح کے واقعات میں نرمی سے زیادتی کی بھی نوبت پہنچ سکتی ہے، بظاہر دوپٹے کو
دھونے سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا، اور نہ بیت المال کی ملکیت میں
زیادتی ہوئی۔“

۱..... (احیاء علوم الدین: کتاب الحلال والحرام، ج ۲، ص ۹۶، دارالمعرفة، بیروت)

حضرت عرفہؓ کی ناک میں بدبو کا پیدا ہونا

حضرت عرفہؓ بن اسعد فرماتے ہیں کہ:

أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرَقٍ فَأَتَتْنِ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ۚ
ترجمہ: ”یوم الکلاب“ (کلاب جو زمانہ جاہلیت کی مشہور لڑائی ہے) میں جاہلیت کے دور میں میری ناک کٹ گئی تھی، تو انہوں نے چاندی کی بنوالی، جس میں بعد میں بدبو پیدا ہو گئی، تو نبی اکرمؐ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

=====

۱..... (سنن النسائي: كتاب الزينة/ مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ، ج ۸، ص ۱۶۳، رقم الحديث، ۵۱۶۱، مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب)

(فصل نمبر ۳)

خوشبو اور جانور

جانور کے پسینہ کا حکم

پسینہ ایسی رطوبت کو کہا جاتا ہے، جو انسانی یا حیوانی جلد میں موجود مسامات سے گرمی کی وجہ سے خارج ہو۔^۱

فقہاء کرام انسانی جسم سے نکلنے والے پسینہ کے پاک ہونے پر متفق ہیں، خواہ وہ انسان مسلم ہو یا غیر مسلم، ہوش میں ہو یا بے ہوش، جاگنے کی حالت میں ہو یا سونے کی، حالت حیض و نفاس میں ہو یا پھر عام حالت میں، بہر حال ہر انسان کا پسینہ طاہر (پاک) ہے۔^۲

۱..... ”الْعَرَقُ لَغَةٌ: مَا جَرَى مِنْ أَصُولِ الشَّعْرِ مِنْ مَاءِ الْجِلْدِ، قَالَ صَاحِبُ اللِّسَانِ: وَيَأْتِي لِغِدَّةٍ مَعَانٍ مِنْهَا: الثَّوَابُ وَاللَّيْنُ.

وَيُسْتَعْمَلُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ بِمَعْنَيَيْنِ:

الْأَوَّلُ: مَا رَشَحَ مِنَ الْبَدَنِ.

وَالْآخَرُ: نَوْعٌ مِنَ الْمُسْكِرَاتِ يَقْطُرُ مِنَ الْخَمْرِ وَيُسَمَّى عَرَقِيًّا.

الدَّمْعُ:

الدَّمْعُ لَغَةٌ: مَاءُ الْعَيْنِ، يُقَالُ: دَمَعَتِ الْعَيْنُ دَمْعًا إِذَا سَالَ مَآؤُهَا، وَعَيْنٌ دَامِعَةٌ أَيْ: سَائِلٌ دَمْعُهَا.

وَلَا يَخْرُجُ الْمَعْنَى الْإِضْطِلَاحِيُّ عَنِ الْمَعْنَى اللَّغَوِيِّ).

وَالصَّلَةُ بَيْنَ الْعَرَقِ وَالْدَّمْعِ أَنَّ كُلًّا مِنْهُمَا مِمَّا يُفْرِزُهُ الْجِسْمُ ب. اللَّعَابُ:

اللَّعَابُ فِي اللَّغَةِ: مَا سَالَ مِنَ الْقَمِ، يُقَالُ: لَعَبَ الرَّجُلُ إِذَا سَالَ لَعَابُهُ، وَالْعَبَ أَيْ: صَارَ لَهُ لَعَابٌ يَسِيلُ مِنْ قَبْهِ، وَلَعَابُ الْحَيَّةِ: سُمُّهَا، وَلَعَابُ النَّحْلِ الْعَسَلُ.

وَلَا يَخْرُجُ الْمَعْنَى الْإِضْطِلَاحِيُّ عَنِ الْمَعْنَى اللَّغَوِيِّ“. (الموسوعة الفقهية الكويتية:

مادة ”عرق“ ج، ۳۰، ص، ۶۱، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

۲..... ”الْحُكْمُ الْإِجْمَالِيُّ:

أ- الْعَرَقُ بِمَعْنَى مَا رَشَحَ مِنَ الْبَدَنِ: ذَهَبَ الْفُقَهَاءُ إِلَى طَهَارَةِ عَرَقِ الْإِنْسَانِ مُطْلَقًا، لَا فَرْقَ فِي ذَلِكَ

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، جیسا کہ بھینس، بکری اور گائے وغیرہ، ان کا پسینہ پاک شمار ہوتا ہے، کپڑے میں لگ جانے یا پانی میں گرنے جانے کی صورت میں کوئی اثر واقع نہیں ہوتا (یعنی وہ ناپاک نہیں ہوتا)۔ اور باقی جانوروں کے پسینہ کے پاک یا ناپاک ہونے میں فقہاء کرام کی آراء مختلف ہیں۔ ۱۔

چنانچہ حضرات مالکیہ کے ہاں ہر زندہ جانور کا پسینہ پاکی کا حکم رکھتا ہے، خواہ خشکی کا جانور ہو یا پانی کا، حتیٰ کہ خنزیر اور کتے کا پسینہ بھی ان کے نزدیک پاک شمار ہوتا ہے۔ اور پسینہ کا حکم شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک اس جانور کے پاک یا ناپاک ہونے پر مبنی ہے، پس طاہر (پاک) جانور کا پسینہ پاک شمار ہوتا ہے، اور ناپاک جانور کا پسینہ نجس شمار ہوتا ہے۔ اور شوائع کے ہاں کتے اور خنزیر کے سوا تمام جانور پاکی کا حکم رکھتے ہیں۔ اور حضرات حنابلہ کے نزدیک وہ جانور ناپاک شمار ہوتا ہے، جس کا گوشت کھانا حلال نہیں، خواہ درندہ یا پرندہ ہو، بشرطیکہ وہ بلی سے بڑا جانور ہو، جیسا کہ کتا، سور، چیتا، چیل اور گدھ وغیرہ۔ ۲۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ، الصَّاحِي وَالشُّكْرَانِ، وَالطَّاهِرِ وَالْحَائِضِ وَالْجُنْبِ“. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”عرق“ ج، ۳۰، ص، ۶۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت) ۱۔..... ”عَرَقُ الْحَيَوَانَ:

اختلف الفقهاء في حكم طهارة عرق الحيوان أو نجاسته. فذهبوا إلى طهارة عرق ما يؤكل لحمه من الحيوان، واختلفوا فيما عدا ذلك“. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”نجاسة“ ج، ۴۰، ص، ۸۸، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

۲۔..... ”وذهب المالكية إلى طهارة عرق كل حيوان حي، بحرياً كان أو برياً، ولو كلباً أو خنزيراً. وذهب الشافعية والحنابلة إلى أن العرق له حكم حيوانه طهارة ونجاسة، فعرق الحيوان الطاهر طاهر، وعرق الحيوان النجس نجس.“

وَعِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ كُلُّ الْحَيَوَانَاتِ طَاهِرَةٌ مَا عَدَا الْكَلْبَ وَالْخَنَازِيرَ وَمَا تَفَرَّعَ مِنْ أَحَدِهِمَا. وَعِنْدَ الْحَنَابِلَةِ: النَّجَسُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ مَا لَا يُؤْكَلُ مِنَ الطَّيْرِ وَالْبَهَائِمِ مِمَّا فَوْقَ الْهَرِّ خِلْقَةً كَالصَّغْرِ وَالْبُومِ وَالْمُقَابِ وَالْحِدَاةِ وَالنَّسْرِ وَالرَّخَمِ وَغَرَابِ الْبَيْنِ وَالْأَبْقَعِ وَالْبَغْلِ وَالْجَمَارِ وَالْأَسَدِ وَالنَّمِرِ وَالْفَهْدِ ﴿بقية حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور احناف جانوروں کے پسینہ کا حکم ان کے گوشت کے مطابق لگاتے ہیں، کہ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے، ان کا پسینہ ناپاک شمار ہوگا، اور جن جانوروں کے گوشت میں کراہت ہے، ان کا پسینہ بھی مکروہ شمار ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ ا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَالذَّنْبُ وَالْكَلْبُ وَالْخِنْزِيرُ وَابْنُ آوَى وَالذَّبَّ وَالْقُرْدُ. قَالَ صَاحِبُ الْمُغْنَى: وَالصَّحِيحُ عِنْدِي طَهَارَةُ الْبُغْلِ وَالْحَمَارِ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَبُهُمَا وَيُرْكَبَانِ فِي زَمَانِهِ وَفِي غَضْرِ الصَّحَابَةِ فَلَوْ كَانَ نَجَسًا لَبَيَّنَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ؛ وَلَئِنَّمَا لَا يُمْكِنُ التَّحَرُّ مِنْهُمَا لِمُقْتَبِهِمَا فَأَشْبَهَا السَّنُورَ. (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة "نجاسة" ج، ۳۰، ص، ۶۳، ۶۴، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

۱..... "وَاخْتَلَفُوا فِي حُكْمِ طَهَارَةِ عَرَقِ الْحَيَوَانِ: فَكَسَمَ الْحَنَفِيَّةُ عَرَقَ الْحَيَوَانِ إِلَى أَرْبَعَةِ أَنْوَاعٍ: طَاهِرٍ، وَنَجِسٍ، وَمَكْرُوهٍ، وَمَشْكُوكٍ فِيهِ، وَذَلِكَ؛ لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا مُتَوَلَّدٌ مِنَ اللَّحْمِ فَأَخَذَ حُكْمَهُ. فَالطَّاهِرُ: عَرَقِي مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مِنَ الْحَيَوَانِ، وَعَرَقِي الْفَرَسِ، أَمَّا عَرَقِي مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ؛ فَلأنَّهُ يَتَوَلَّدُ مِنْ لَحْمٍ مَأْكُولٍ فَأَخَذَ حُكْمَهُ، وَأَمَّا طَهَارَةُ عَرَقِ الْفَرَسِ؛ فَلأنَّ عَرَقَهُ مُتَوَلَّدٌ مِنْ لَحْمِهِ وَهُوَ طَاهِرٌ، وَحُرْمَتُهُ لِكُونِهِ آلَةٌ لِلْجِهَادِ لَا لِنَجَاسَتِهِ.

وَالنَّجَسُ: عَرَقِي الْكَلْبِ وَالْخِنْزِيرِ وَبِإِسْبَاحِ الْبَهَائِمِ، أَمَّا الْكَلْبُ فَلِنَجَاسَةِ سُورِهِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَهُورٌ إِسَاءَ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَعَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَهَذَا الْحَدِيثُ يُفِيدُ النِّجَاسَةَ؛ لِأَنَّ الطَّاهِرَ مُضَدَّرٌ بِمَعْنَى الطَّاهَرَةِ فَيَسْتَدْعِي سَابِقَةَ النَّجَسِ أَوْ الْحَدَثِ، وَالثَّانِي مُنْتَفٍ، فَتَعَيَّنَ الْأَوَّلُ، وَأَمَّا الْخِنْزِيرُ؛ فَلأنَّهُ نَجِسٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (فإنَّهُ رَجَسٌ) وَأَمَّا بِإِسْبَاحِ الْبَهَائِمِ؛ فَلأنَّهُ مُتَوَلَّدٌ مِنْ لَحْمِهَا، وَلَحْمُهَا حَرَامٌ نَجِسٌ؛ لِمَا وَرَدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

وَالْمَكْرُوهُ: عَرَقِي الْهَرَّةِ وَالذَّجَاجَةِ الْمُخْلَاةِ وَبِإِسْبَاحِ الطَّيْرِ وَسَوَاكِنِ الْبُيُوتِ، قَالَ الْكُرْخِيُّ: كَرَاهِيَةُ عَرَقِي الْهَرَّةِ لِأَجْلِ أَنَّهَا لَا تَتَخَامَى النِّجَاسَةَ، وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ: الْكَرَاهَةُ لِحُرْمَةِ لَحْمِهَا. قَالَ الزُّيْلَعِيُّ: قَوْلُ الطَّحَاوِيِّ يَذُلُّ عَلَى أَنَّهَا إِلَى التَّحْرِيمِ أَقْرَبُ كَسِبَاحِ الْبَهَائِمِ؛ لِأَنَّ الْمُوجِبَ لِلْكَرَاهَةِ لَا يَزِمُ غَيْرَ عَارِضٍ، وَقَوْلُ الْكُرْخِيِّ يَذُلُّ عَلَى التَّنْزِهِ، وَهَذَا أَصَحُّ وَالْأَقْرَبُ إِلَى مُوَافَقَةِ الْحَدِيثِ، فَإِنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ فِيهَا: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَائِفِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَائِفِ وَأَمَّا كَرَاهَةُ عَرَقِي الذَّجَاجَةِ الْمُخْلَاةِ فَلِلْعَدَمِ تَحَامِيهَا النِّجَاسَةَ، وَيَصِلُ مِنْقَارُهَا إِلَى مَا تَحْتَ رِجْلَيْهَا، وَيَلْحَقُ بِهَا الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ الْجَلَالَةُ، وَأَمَّا كَرَاهَةُ عَرَقِي سَبَاحِ الطَّيْرِ وَسَوَاكِنِ الْبُيُوتِ فَاسْتِحْسَانًا لِلضَّرُورَةِ وَعُمُومِ الْبَلَوَى، فَبِإِسْبَاحِ الطَّيْرِ تَنْقُضُ مِنْ غُلُوٍّ وَهَوَاءٍ فَلَا يُمْكِنُ صَوْنُ الْأَرْوَاحِ عَنْهَا لَا سِيَّمَا فِي الْبَرَادِيِّ، وَسَوَاكِنِ الْبُيُوتِ طَوَائِفُهَا أَلَزَمُ مِنَ الْهَرَّةِ؛ لِأَنَّ الْفَارَةَ تَدْخُلُ مَا لَا تَقْدِرُ الْهَرَّةُ دُخُولَهُ وَهُوَ الْعِلَّةُ

﴿بقية حاشیہ کے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جانوروں پر پرفیومز (Perfumes) کا تجربہ

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے جس نے نہ صرف انسانوں کے حقوق بتلائے ہیں بلکہ جانوروں کے حقوق سے بھی انسانیت کو روشناس کروایا ہے، اور اسے جانوروں کو بے جا تکلیف دینے سے روکا ہے اور ان پر رحم کا سبق دیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

”جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عَنْهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْأً وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَا حُمُ الْخَلَائِقِ، حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ“۔^۱

ترجمہ: ”اللہ نے رحمت کے سوا جزا بتائے پھر ان میں سے ننانوے حصوں کو اپنے پاس رکھا اور زمین میں صرف ایک حصہ نازل کیا پس اسی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنے پاؤں کو ہٹا لیتا ہے اسے تکلیف پہنچنے کے خوف کی وجہ سے“۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کو مخلوق میں تقسیم کیا ہوا ہے، لہذا رب ذوالمنن کی

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فِي الْبَابِ لِسُقُوطِ النَّجَاسَةِ، وَالْقِيَاسُ أَنْ يَكُونَ نَجَسًا؛ لِأَنَّ لِحَمَهَا نَجَسٌ وَحَرَامٌ. وَالْعَرَقُ الْمَشْكُوكُ فِيهِ عَرَقُ الْحِمَارِ وَالْبُغْلُ لِعَارَضِ الْأَدْلَةِ؛ لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ: أَمَرَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِإِكْفَاءِ الْقُدُورِ مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَقَالَ: إِنَّهَا رَجَسٌ وَأَمَّا الْبُغْلُ فَهُوَ مِنْ نَسْلِ الْحِمَارِ فَيَكُونُ بِمَنْزِلَتِهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: قِيلَ: سَبَبُ تَعَارُضِ الْأَخْبَارِ فِي لَحْمِهِ، وَقِيلَ اخْتِلَافُ الصَّحَابَةِ فِي سُورِهِ، وَالْأَصَحُّ: أَنَّ الْحِمَارَ أَشْبَهَ الْهَرَّةَ لَوْجُودِهِ فِي الدُّورِ وَالْأَفْيَاقِ، لَكِنَّ الضَّرُورَةَ فِيهِ دُونَ الضَّرُورَةِ فِيهَا لِدُخُولِهَا مَضَائِقَ الْبَيْتِ فَأَشْبَهَ الْكَلْبَ وَالسَّبَّاحَ، فَلَمَّا ثَبَتَ الضَّرُورَةُ مِنْ وَجْهِ دُونَ وَجْهِهِ وَاسْتَوَى مَا يُوجِبُ الطَّهَارَةَ وَالنَّجَاسَةَ تَسَاقَطًا لِلتَّعَارُضِ، فَصِيرَ إِلَى الْأَصْلِ، وَهُوَ هُنَا شَيْئَانِ: الطَّهَارَةُ فِي الْمَاءِ وَالنَّجَاسَةُ فِي اللَّعَابِ، وَلَيْسَ أَحَدُهُمَا بِأَوَّلَى مِنَ الْآخَرِ فَبَقِيَ الْأَمْرُ مُشْكِلاً، نَجَسًا مِنْ وَجْهِهِ، طَاهِراً مِنْ آخَرِهِ“۔ (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة ”نجاسة“ ج، ۳۰، ص، ۶۲، ۶۳، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

۱۔..... (صحیح مسلم: کتاب التوبۃ: /باب فی سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ج، ۴، ص

، ۲۱۰۸، رقم الحديث، ۲۷۵۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس نعمتِ عظمیٰ کا ٹھیک ٹھیک استعمال اس کی قدر کرنا ہے، اور اس نعمت کی ناقدری اس کا صحیح استعمال نہ کرنا ہے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

”مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ“ ۱۔

ترجمہ: ”جو دوسرے پر رحم نہیں کرے گا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا“۔

رحم کرنے میں فقط انسان شامل ہی نہیں بلکہ جانور بھی شامل ہیں، جو ان پر رحم کا معاملہ نہیں کرے گا وہ رحم کے استحقاق سے محروم ہو جائے گا جیسا کہ ذیل والی حدیث اس پر دلالت کر رہی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی نے فرمایا کہ:

الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ عَلَى الْوَاحِدِ الْأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ

فِي السَّمَاءِ“ ۲۔

ترجمہ: ”رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے، (لہذا) تم اہل زمین پر رحم کرو،

آسمان والا تمہارے اوپر رحم کرے گا“۔

اہل زمین میں حضرت انسان کے علاوہ جانور بھی ہیں پس مذکورہ حدیث سے جانوروں پر رحم کرنے کی اہمیت معلوم ہوئی۔ ۳

۱۔.....(صحيح البخاري: كتاب الأدب / باب رحمة الناس والبهائم ، ج ۸ ، ص ۱۰ ، رقم الحديث ، ۶۰۱۳ ، دار طوق النجاة)

۲۔.....(سنن أبي داود : كتاب الأدب / باب في الرحمة ، واللفظ له ، ترمذي ، باب ما جاء في رحمة الناس ، ج ۴ ، ص ۲۸۵ ، رقم الحديث ، ۴۹۴۱ ، المكتبة العصرية ، صيدا ، بيروت)

۳۔..... قَالَ الطَّبِيُّ: أَتَى بِصِغَةِ الْعُمُومِ لِيَشْمَلَ جَمِيعَ أَنْصَافِ الْخَلْقِ فَيَرْحَمَ الْبَرَّ وَالْفَاجِرَ وَالنَّاطِقَ وَالْبَهِيمَ وَالْوَحْشَ وَالطَّيْرَ اهـ. وَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ إِيْرَادَ (مَنْ) لِيَتَغَلَّبَ ذَوِي الْعُقُولِ لِشَرَفِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ أَوْ لِلْمُشَاكَلَةِ الْمُقَابِلَةِ بِقَوْلِهِ: (يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ) : وَهُوَ مُجْزُومٌ عَلَى جَوَابِ الْأَمْرِ، وَفِي نُسَخَةٍ بِالرُّفْعِ أَي: مِنْ مُلْكِهِ الْوَاسِعِ وَقُدْرَتِهِ الْبَاهِرَةِ فِي السَّمَاءِ، أَوْ مَنْ أَمْرُهُ نَافِلٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَهُوَ مِنْ بَابِ الْإِكْتِفَاءِ، وَخَصَّ السَّمَاءَ بِالدُّكْرِ تَشْرِيفًا أَوْلَى الْأَرْضِ تُفْهِمُ بِالْأُولَى، أَوْلَى السَّمَاءِ مُحِيطَةٌ بِهَا وَهِيَ كَخَلْقَةِ بَجْنِبِهَا فِي وَسْطِهَا فَلَا تُدْكَرُ مَعَهَا: لِخَفَازَتِهَا، وَقِيلَ: الْمُرَادُ مَنْ سَكَنَ ﴿بَقِيَّةُ حَاشِيَةِ الْكَلِمَةِ فِي صَفْحَةِ ۳۶۵﴾

جانور بے زبان ہوتے ہیں جو اپنی تکلیف، مصیبت، ظلم اور بھوک وغیرہ کا اظہار نہیں کر سکتے اس لئے انسان سے زیادہ یہ رحم کے مستحق ہیں۔

چنانچہ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی پشت اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ان بے زبان جانوروں کے بارے میں ڈرو“۔

بہر حال اسلام نے جانوروں کے حقوق کا بڑا خیال رکھا ہے۔ اس تمہیدی بحث کو ذکر کرنے کے بعد ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ مبذول کروانا مقصود ہے، وہ یہ کہ پرفیوم کمپنیز (Perfume Companies) مارکیٹ (Market) میں پرفیوم (Perfumes) مہیا کرنے سے پہلے جانوروں پر پرفیومز (Perfumes) وغیرہ کے تجربات کرتے ہیں کہ ان کے استعمال سے انسان کے جسم کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچتا، چونکہ ان میں ایسے کیمیکلز (Chemicals) وغیرہ ڈالے جاتے ہیں جو کہ نہایت ہی مہلک ہوتے ہیں، بعض اوقات

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الْمُرَادُ مَنْ سَكَنَ فِيهَا وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ، فَإِنَّهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَيَقُولُونَ: (رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا) قَالَ الْمُنْظَرُ: اخْتَلَفَ فِي الْمُرَادِ بِقَوْلِهِ: مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَقِيلَ: هُوَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَيْ: اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ شَفَقَةً يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ تَفَضُّلاً، وَتَقْدِيرُ الْكَلَامِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ مُلْكُهُ وَقُدْرَتُهُ، وَإِنَّمَا نُسِبَ إِلَى السَّمَاءِ لِأَنَّهَا أَوْسَعُ وَأَعْظَمُ مِنَ الْأَرْضِ، أَوْ لِعُلُوِّهَا وَارْتِفَاعِهَا، أَوْ لِأَنَّهَا قِبْلَةُ الدُّعَاءِ وَمَكَانُ الْأَرْوَاحِ الْقُدْسِيَّةِ الطَّاهِرَةِ، وَقِيلَ: الْمُرَادُ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ أَيْ: يَحْفَظُكُمْ الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْأَعْدَاءِ وَالْمُؤْذِيَّاتِ، بِأَمْرِ اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لَكُمْ الرَّحْمَةَ مِنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ. قُلْتُ: الْمَعْنَى الْأَوَّلُ هُوَ الْمُدَارُ عَلَيْهِ كَمَا أَشَارَ صَدْرُ الْحَدِيثِ إِلَيْهِ، وَلَئِنْ رَحْمَةُ الْمَلَائِكَةِ فَرُغَ رَحْمَتِهِ تَعَالَى.

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الآداب/باب الشفقة والرحمة على الخلق، ج ۸، ص ۳۱۱)

..... (سنن أبي داود: کتاب الجہاد/باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ج ۳، ص ۲۳)

رقم الحديث، ۲۵۴۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

ان کیمیکلز (Chemicals) کے استعمال سے جانوروں کی جان ضائع ہو جاتی ہے، یا ان کا عضو تلف ہو جاتا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بِهَيْمَةٍ أَوْ غَيْرِهَا لِلْقَتْلِ“^۱

ترجمہ: ”میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے جانوروں یا غیر چوپائے (کسی

بھی چوپائے) کو قتل کے لئے باندھ کر کھڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

جانور کو خواہ باندھ کر نشانہ بازی کے ذریعہ قتل کیا جائے، یا بغیر نشانہ بازی کے بھوک پیاس وغیرہ کے ذریعہ اس طرح چھوڑ دیا جائے کہ اس کی موت واقع ہو جائے یا کیمیکلز (Chemicals) وغیرہ کے ذریعہ اس کو قتل کیا جائے تمام صورتیں میں ممانعت ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ“^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے اعضاء (یعنی) ناک، کان وغیرہ

کاٹنے سے منع فرمایا۔“

مذکورہ تمام احادیث کی روشنی میں بات واضح ہو گئی کہ جانوروں پر پرفیومز (Perfumes) یا کسی بھی خوشبو وغیرہ کے تجربات کرنا منع ہے۔

خوشبو گبریلا کی موت کا سبب

گبریلا جس کو عربی میں ”الجعل“ کہتے ہیں، یہ گندگی کو جمع کرتا ہے اور اگر یہ گلاب یا کوئی عمدہ یا نفیس خوشبو سونگھ لے تو مر جاتا ہے۔ پھر جب اس کو گوبر میں ڈالا جائے تو پھر زندہ ہو جاتا

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الذبائح والصيد/باب ما یکرہ من المثلۃ والمصبورة والمجثمة، ج، ۷، ص، ۹۴، رقم الحدیث، ۵۵۱۴، دار طوق النجاة)

۲..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الذبائح/باب النهی عن صبر البهائم وعن المثلۃ، ج، ۲، ص، ۱۰۶۳، رقم الحدیث، ۳۱۸۵، دار احیاء الکتب العربیۃ، فیصل عیسی البابی الحلبي)

ہے۔ منتہی نے ایک شعر میں اس کا وصف یوں بیان کیا ہے۔

کما تضر ریح الورد بالجعل

”جیسے گلاب کا پھول گبریلے کو نقصان دیتا ہے“۔^۱

سفید مینڈھے کی خوشبو سونگھنے سے موت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ“۔^۲

ترجمہ: ”اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا“۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ”الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ“ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے موت کو سفید مینڈھے کی شکل میں پیدا کیا کہ اس کا کسی چیز پر سے گزر نہیں ہوتا اور نہ کوئی چیز اس کی خوشبو سونگھتی ہے مگر یہ کہ وہ فوراً مرجاتی ہے اور حیات کو بقاء گھوڑے کی شکل میں پیدا کیا، یہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے اس کا قدم تنہائے نظر ہوتا ہے انبیاء کرام اس پر سواری کرتے ہیں جس چیز پر سے اس کا گزر ہوتا ہے وہ زندہ ہو جاتی ہے۔^۳

سنور الزباد کی خوشبو

”سنور الزباد“ گھریلو بلی کی طرح ہوتی ہے۔ لیکن دم اور جسم میں اس سے بڑی ہوتی

ہے۔ اس کی اولن سیاہی مائل ہوتی ہے کبھی کبھی وہ دھاری دار بھی ہوتی ہے۔ ہند اور سند کے

۱..... ”لأنه يجمع الجعر اليابس ويدخره في بيته..... من عجب أمره أنه يموت من ريح الورد وريح الطيب، فإذا أعيد إلى الروث عاش. قال أبو الطيب يصفه في شعره: كما تضر ريح الورد بالجعل. (حياة الحيوان الكبرى: باب الجيم / الجعل، ج، ۱، ص، ۲۸۱، دار الكتب العلمية)
۲..... (سورة الملك، پارہ ۲۹، رقم الآية، ۲)

۳..... ”(الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ) شبه كبش أملح لا يمر على شيء ولا يشم ريحه شيء ولا يطأ على شيء حتى إذا مات (والحياة) وخلق الحياة شبه فرس بقاء أنقى لا تمر على شيء ولا يشم ريحها شيء ولا تطأ على شيء ولا يطرح من أثرها على شيء إلا يحيى وهي ذابّة دون البغل وفوق الحمار خطوها مد البصر ويركبها الأنبياء“۔ (تنوير المقباس من تفسير ابن عباس: ج، ۱، ص، ۴۷۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

شہروں میں برآمد کیا جاتا ہے۔ اس کی خوشبو سیاہ میل چپکنے والی سے مشابہہ ہوتی ہے۔ یہ بہت زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ کستوری کی سی خوشبو ملتی ہے۔ یہ اس کی بخلوں، دم رانوں کے اندرونی حصوں اور دبر کے آس پاس سے لی جاتی ہے۔ ان جگہوں سے اس کی چھوٹی چچ کے ساتھ یا باریک درہم کے ساتھ نکالی جاتی ہے الخ۔ اہل بحر اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ۱۔

مگر چھ کے گوہر کی خوشبو

مگر چھ کے گوہر کی خوشبو کستوری کی طرح ہوتی ہے۔ ۲۔

عطار جانور کی خوشبو

قزوینی نے اشکال میں کہا ہے کہ یہ پیلی کے جانوروں کی ایک قسم ہے۔ بلاد ہند میں یہ کھڑے پانیوں میں پایا جاتا ہے اور بابل کی زمین میں پایا جاتا ہے۔ یہ عجیب جانوروں میں سے ہے اس کا پیلی نما گھر ہوتا ہے جس سے یہ نکلتا ہے اس کا ایک سر دو آنکھیں دوکان اور ایک منہ ہوتا ہے جب یہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے تو انسان اس کو پیلی سمجھتا ہے اور جب یہ اس سے نکلتا ہے تو زمین پر ریگتا ہے اور اپنے گھر کو بھی ساتھ گھسیٹتا ہے گرمیوں میں جب زمین خشک ہو جاتی ہے تو یہ اکھٹے ہوتے ہیں ان کی خوشبو عطر کی طرح ہوتی ہے۔ ۳۔

۱۔..... ”فہو كالسنور الأھلی، لكنہ أطول منه ذنبا، وأكبر جفۃ، ووبره إلى السواد أھمل، وربما كان أنمر، ويجلب من بلاد الهند والسند. والزباد فيه شبيه بالوسخ الأسود اللزج، وهو زفر الرائحة يخالطه طيب كطيب المسك، يوجد في ابطيه، وفي باطن أفخاذه، وباطن ذنبه، وحوالي دبره، فيؤخذ من هذه الأماكن بملقعة صغيرة أو بدرهم رقيق. وقد تقدم في باب الزاى الكلام على شيء من هذا..... يستعمله أهل البحر طيباً.“ (حياة الحيوان الكبرى: باب السنين المهملة/سنور الزباد، ج، ص، ۵۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔..... ”ورائحه كرائحة المسك.“ (حياة الحيوان: باب التاء المثناة /التمساح، ج، ص، ۲۳۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳۔..... ”قال القزويني في الأشكال: إنه صنف من الدواب الصدفية، يوجد ببلاد الهند في المياه القائمة ويوجد أيضا بأرض بابل، ﴿بقية حاشية﴾ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴿﴾

”فارة المسك“

غیر مہوز ہے۔ کیونکہ یہ فاریفور سے مشتق ہے اور یہ خوشبو ہے۔ جیسا کہ جوہری نے کہا ہے اور ”تحریر“ میں ہے کہ ”فارة المسك“ مہوز ہے جیسے کہ فارة الحیوان مہوز ہے۔ لیکن اس کے ہمزہ کو ترک کرنا بھی جائز ہے جیسے کہ اس جیسے دوسرے الفاظ میں ہوتا ہے۔ جوہری اور ابن مکہ نے کہا کہ یہ مہوز نہیں ہے دیمیری کہتے ہیں یہ ان دونوں کی طرف سے شذوذ ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

كان بين فكها والفك فارة المسك ذبحت في سك
”گویا کہ اس کے جبڑے کے درمیان اور دوسرے جبڑے کے درمیان فارة
المسك ہے جس کی خوشبو میں پھاڑا گیا ہے“

اس شعر میں ذبح سے مراد پھاڑنا ہے کیونکہ ذبح اصل میں پھاڑنے اور کاٹنے کو کہتے ہیں مسك سے مراد وہ خوشبو ہے جو کستوری وغیرہ سے مل کر بنی ہو۔ جاحظ کہتے ہیں کہ فارة المسك کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تبت کے علاقے میں رہتی ہے جس کو اس کی خوشبو اور نافوں کی وجہ سے شکار کیا جاتا ہے۔ جب یہ شکار کر لی جاتی ہے تو اس کو کسی مضبوط چیز سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کو لٹکا ہوا چھوڑ دیتے ہیں پھر اس کا خون وہاں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ جب اس طرح ہو جاتا ہے تو اس کو ذبح کر دیا جاتا ہے جب وہ مر جاتا ہے تو اس کی باندھی ہوئی ناف کو پھاڑ کر کچھ دیر کے لئے زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا جمع شدہ خون اس کے مرنے کے بعد صاف کستوری بن جاتا ہے حالانکہ پہلے اس کی بدبو کی

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾

وهو من أعجب الحيوانات، له بيت صدفی يخرج منه وله رأس وأذنان وعینان وفم، فإذا دخل فی بيته يحسبه الإنسان صدفة، فإذا خرج منه ينساب فی الأرض ويجر بيته معه، فإذا جفت الأرض فی الصیف يجتمع ورائحته عطرة. (حياة الحيوان الكبرى: باب العين المهملة / العطار، ج ۲، ص ۱۶۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

وجہ سے کوئی اس کے پاس نہیں جاتا تھا۔ پھر بہت سے لوگ ہمارے ہاں اس کو کھاتے بھی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جاحظ کا اس بات پر تعجب کرنا کہ اکثر لوگ اس کو کھاتے ہیں اس کے طیب ہونے پر دال ہے۔ اور فقہاء نے اس جنس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ پھر جاحظ نے کہا کہ دوسری قسم سیاہ چوہوں کی ہے جو گھروں میں ہوتے ہیں ان کی یہی لازمی بو ہوتی ہے اور اس نوع کی بو کستوری کی طرح ہوتی ہے مگر اس سے کستوری حاصل کی نہیں جاتی الخ۔ اور مشہور یہ ہے کہ

فارة المسک ہر نیوں کی نافوں کو کہتے ہیں۔^۱

فارة الابل

صاح میں یہ لکھا ہے کہ اس سے بہت عمدہ خوشبو مہکتی ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھاس اور سبزہ چریں اور پانی پیئیں جب پانی پی کر آتے ہیں تو ان کے چڑے گیلے ہو جاتے ہیں اور ان سے عمدہ خوشبو مہکتی ہے۔ اس خوشبو کو ”فارة الابل“ کہتے ہیں۔

یعقوب سے مروی ہے کہ راعی شاعر نے اونٹوں کے وصف میں یہ شعر کہے۔

لها فارة زفر راء کل عشية كما فتق الكافور بالمسک فاتقة

۱۔..... ”فہی غیر مہموزة، لأنها من فار يفور، وهي النافجة كذا قاله الجوهري.

وفی التحریر، فارة المسک مہموزة کفار الحيوان، ويجوز ترك الهمز كما فی نظائره. وقال الجوهري وابن مكي: ليست مہموزة وهو شذوذ منهما. وقول الشاعر: كأن بين فگها والفک ... فارة مسک ذبحت فی سک مراده شقت، والذبح أصله الشق والقطع، والسک ضرب من الطيب یرکب من مسک وغيره. وقال الجاحظ: فارة المسک نوعان: النوع الأول دویة تكون فی بلاد التبت تصاد لنوافجها وسررها فإذا صیدت شدت بعصائب، وتبقى متدلية فیجتمع فیها دمها، فإذا أحکم ذلك ذبحت فإذا ماتت قورت السرة التي عصبت، ثم تدفن فی الشعير حینا حتی يستحيل ذلك الدم المختق هناك الجامد بعد موتها، مسکا ذکیا، بعد أن کان لا یرام نتنا. وما أكثر من یأکلها أی الفارة عندنا! قلت: وتعجبه من كثرة آکلیها يدل علی استطابتها، والفقهاء لم يتعرضوا لهذا النوع. ثم قال: والنوع الثاني جرذان سود، تكون فی البيوت، ليس عندها إلا تلك الرائحة اللازمة، وهذا النوع رائحته كرائحة المسک، إلا أنه لا یؤخذ منه المسک، وقد تقدم فی باب الطاء المشالة فی لفظ الطبی، ذکر المسک وحکمه. قلت: والمشهور أن فارة المسک سرر الطباء كما تقدم. (حیلة الحيوان الکبری: باب الفاء / فارة المسک، ج، ۲، ص، ۲۷۲، دارالکتب العلمیة، بیروت)

”ہر شام اس کی ایک خوشبودار فَاَرَة ہے جس طرح کافور کو کستوری کے ساتھ

پھاڑنے والا پھاڑے“۔ ۱

تنبیٰ مشک اور جرجاری خوشبو

تنبیٰ نامی مشک ایک آسودہ نوع ہے اور جرجاری خوشبو لطافت میں اس کے الٹ ہوتی ہے۔
قینوی ان دونوں کے درمیان متوسط ہوتی ہے، صنوبر اس سے کچھ کم ہوتی ہے۔ اس کی کستوری
کو مختلف شیشوں کے برتنوں میں نکال کر رکھا جاتا ہے۔ یہ حیوان جتنا سمندر سے دور ہوتا ہے
اتنی ہی اس کی کستوری عمدہ اور اچھی ہو جاتی ہے۔ ۲

شہد کی مکھی کی قوت شامہ کا اندازہ لگانے کے لئے ماہرین حیاتیات کے
تجربات

شہد کی مکھیاں پھولوں پر رس کی وجہ سے جاتی ہیں جس کو وہ شہد کی تیاری کے لئے اپنے چھتوں
میں جمع کرتی ہیں۔ پھولوں کے دلربا، دلنشین اور خوشنما رنگ ان مکھیوں کو اپنے طرف متوجہ
کرتے ہیں۔ یا ان کی خوشبو ان کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ مکھیاں رنگوں میں تمیز کرنے کی
صلاحیت رکھتی ہیں۔ ماہرین حیاتیات (biologists) نے ان میں قوت شامہ کی صلاحیت
دیکھنے کے لئے مختلف تجربات کیے۔ ایک قطار میں چھوٹی چھوٹی سوراخ دار ڈبیوں کو رکھ دیا
گیا۔ جن میں سے ایک ڈبیہ زرد رنگ کی جبکہ دوسری سفید تھیں۔ زرد رنگ کی ڈبیہ کے اندر

۱..... ”فقال فی الصحاح: ہی أن تفوح منها ریح طيبة، وذلك إذا رعت العشب وزهره، ثم شربت
وصدرت عن الماء ندیت جلودها، ففاحت منها رائحة طيبة فيقال لتلك الرائحة: فارة الإبل. عن
يعقوب، قال الراعي يصف إبلا: لها فارة زفراء كلّ عشية... كما فتق الكافور بالمسك
فاتقه.“ (حياة الحيوان الكبرى: باب الفاء / فارة الإبل، ج ۲، ص ۲۷۳، دار الكتب العلمية)
۲..... ”نوافج التبتی نوع رقاق والجرجاری ضده فی الرقة والرائحة، والقینوی متوسط بینهما،
والصفنوبری دون ذلك. ويجلب فی قواریر متفرقا فی نوافجه، وكلما بعد حیوانه عن البحر كان
مسكه ألد وأذکی.“ (حیلة الحيوان الكبرى: باب الظاء المعجمة، فصل ۲، ج ۲، ص ۱۴۶،
دار الكتب العلمية، بیروت)

شربت رکھ دیا گیا جبکہ دوسری ڈبیوں کو خالی رکھا گیا۔ کچھ ہی دیر کے بعد شہد کی کھیاں کی آمد ہوئی، جلد ہی ان کو زرد ڈبیہ میں شربت کی موجودگی کا احساس ہو گیا دوسری مرتبہ سفید ڈبیاں کو رکھا گیا اور صرف ایک سفید ڈبی میں گلاب کی خوشبو اور شربت رکھے گئے کھیاں اس ڈبیہ تک بھی پہنچ گئیں۔ اس کے بعد ایک زرد اور باقی سفید ڈبیوں کو ایک قطار میں رکھا گیا اور خوشبو کو فقط ایک سفید ڈبی میں رکھا گیا۔ جب کھیاں آئیں تو پہلے زرد ڈبی کی طرف لپکیں لیکن قریب پہنچ کر خوشبو دار سفید ڈبی کی طرف پھر گئیں۔ اس سے یہ بات سمجھ لی گئی کہ کھیاں دور سے پھولوں کو ان کے رنگ سے پہچانتی ہیں اور ان کی خوشبو کو قریب سے۔

مچھروں کا انسانوں کو کاٹنے کا سبب

سائنسدانوں نے اس بات کا پتہ لگا لیا ہے کہ مچھر بعض لوگوں کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ کیوں کاٹتے ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات سے آگاہ ہیں کہ مچھر لوگوں کی خوشبو سے ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ تاہم ایک نئی تحقیق کے مطابق کچھ لوگوں کے جسم میں ایسی بو ہوتی ہے جو اس خوشبو کو چھپا دیتی ہے جس کی وجہ سے مچھر انسان کی طرف لپکتا ہے۔

بائیوٹیکنالوجی اینڈ بائیولوجیکل سائنس ریسرچ کونسل کا کہنا ہے کہ اس قدرتی بو کے ذریعے مچھروں کو دور رکھنے والی دوا بنائی جاسکتی ہے۔ یہ دوا انسانوں کے لیے کسی قسم کی بھی بو سے عاری ہوگی۔

کونسل کے مطابق اس دوا کے استعمال سے انسانوں کو کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ مویشیوں کے ریوڑ سے بھی ایسی ہی بو اٹھتی ہے جو زیادہ مچھروں کو ان کے قریب آنے سے روکتی ہے۔ ۱۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

(فصل نمبر ۴)

خوشبو اور ٹیکنالوجی

موٹے لوگوں کی سونگھنے کی حس تیز ہوتی ہے ایک سائنسی تحقیق ایک سائنسی تحقیق کے مطابق موٹاپے کا شکار لوگوں میں کھانے کی خوشبو سونگھنے کی صلاحیت دوسرے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہ رپورٹ کیمیکل سائنسز نامی سائنسی جریدے میں شائع ہوئی ہے۔

برطانیہ کی پورٹ سمٹھ یونیورسٹی میں محققین کا کہنا ہے کہ ان کے بنیادی مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو پتلا رہنے کے لیے مشقت کیوں کرنی پڑتی ہے۔ برطانیہ میں نوجوانوں کی ایک چوتھائی آبادی اوہسٹی یا موٹاپے کا شکار ہے اور ڈاکٹروں کو خدشہ ہے کہ مستقبل میں اس تعداد میں اضافہ ہوگا۔

ماہرین کے مطابق بہت زیادہ کھانا اور کم ورزش کرنا موٹاپے کی ایک بڑی وجہ ہے لیکن سائنسدان یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ بنیادی وجوہات کیا ہیں جن کی وجہ سے وزن بڑھتا ہے۔

اسی لیے ڈاکٹر لورینز ویلفورڈ اور ان کی ٹیم نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کیا موٹاپے کا تعلق اس بات سے ہو سکتا ہے کہ فربہ لوگوں میں کھانے کی خوشبو سونگھنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے یعنی کیا ان میں سونگھنے کی حس زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ لوگ جب بھوکے ہوں، اس کے مقابلے میں کھانا کھانے کے بعد کھانے کی خوشبو کو بہتر طور پر سونگھ پاتے ہیں۔ سائنسدانوں کو فی الحال اس کی وجہ معلوم نہیں ہے لیکن ڈاکٹر ویلفورڈ کا خیال ہے کہ اس کی وجہ ایک ایسا قدرتی نظام ہو سکتا ہے جس کا

مقصد انسان کو ضرورت سے زیادہ کھانے سے روکنا ہو۔ ڈاکٹر سیٹفورڈ کا ماننا ہے کہ چونکہ موٹے لوگوں کو کھانے کی خوشبو زیادہ تیز آتی ہے، لہذا وہ خود کو روک نہیں پاتے حالانکہ ان کا پیٹ بھر چکا ہوتا ہے۔!

انسان خطرہ سونگھنے کی صلاحیت رکھتا ہے

سائنسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انسانی ناک بہت جلد ماحول میں خطرے کو سونگھنے کی صلاحیت حاصل کر سکتی ہے۔

اس سلسلے میں کیے جانے والے تجربات میں ایسے رضا کاروں کا کہنا ہے کہ معمولی برقی جھٹکوں کے بعد ان کی ناک با آسانی دو ایسی مختلف انتہائی ملتی جلتی مہکوں میں فرق کرنے لگی ہیں جو وہ پہلے نہیں کر سکتے تھیں۔

اس سلسلے میں دماغ کی سکیننگ سے بھی اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ برقی جھٹکوں کے بعد دماغ کے اس حصے میں تبدیلیاں پیدا ہوئی تھیں جو سونگھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ بارہ رضا کاروں کو اس سلسلے میں دو طرح کی گھاس سونگھائی گئی تو وہ ان میں کوئی فرق نہیں بتا سکے لیکن جب معمولی برقی جھٹکوں کے بعد انہیں دوبارہ گھاس کے دونوں نمونے سونگھائے گئے تو وہ ان میں با آسانی فرق کر سکتے تھے۔

شکاگو کی نارٹھ ویسٹرن یونیورسٹی کے فین برگ سکول آف میڈیسن کے ڈاکٹرون لی کا کہنا ہے کہ ابھی یہ ارتقائی مراحل میں ہے لیکن اس کے ذریعے ہم وہ حساسیت حاصل کر سکتے ہیں جو ماحولیاتی معلومات کے سمندر میں کسی ایسی چیز کو شناخت کرنے میں مدد دے سکتی ہے جو ہماری بقا کے لیے انتہائی ضروری ہو۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے ہمیں خطرے سے آگاہی ہو جائے گی اور ہم اس سے بچنے پر توجہ دے سکیں گے۔

دماغی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے کیے جانے والے ایم آر آئی سکینگ سے بھی اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ برقی جھٹکوں کے بعد دماغ کے اس حصے کو جو بو اور خوشبو میں فرق کرتا ہے اور جسے اولفیکٹری کورٹیکس کہا جاتا ہے تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

یونیورسٹی آف نیو کاسل کے ڈاکٹر گیراڈائن رائٹ نے اسی طرح کے تجربات جانوروں پر کیے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ انسانوں اور جانوروں کا حسیاتی نظام بنیادی طور پر ایک ہی طرز کا ہوتا ہے۔ ۱

جسے وہ اوڈر ریکارڈر یا بو ریکارڈر کا نام دیتے ہیں اور جو کسی بھی خوش یا بد بو کو محسوس کر کے ریکارڈ کر سکتا ہے اور پھر اسے اپنے اندر موجود کیمیائی مادوں کی مدد سے دوبارہ تخلیق کر کے خارج کر سکتا ہے۔ اگر اس آلے کے سامنے ایک تازہ سیب رکھا جائے تو اس کی مشینی ناک سیب کی خوشبو کو سونگھے گی۔ اسے اپنے اندر محفوظ کر لے گی اور اس کے بعد یہ آلہ اس کا تجزیہ کر کے اپنے اندر محفوظ کیمیائی مادوں کی مدد سے ویسی ہی خوشبو پیدا کرنے کے لیے درکار عناصر حاصل کرے گا اور سیب کی خوشبو پیدا کر دے گا اور اس کے بعد آپ جب چاہیں اس سیب کی خوشبو کو محسوس کر سکتے ہیں۔

پروفیسر ناکاموٹو کا کہنا ہے کہ ان کی کوشش ہے کہ وہ دنیا میں اب پیدا ہونے والی تمام تر خوشبوئیں پیدا کرنے کی صلاحیت حاصل کر لیں اور اس کے لیے انہوں نے دو طریقے اختیار کیے ہیں ایک تو یہ کہ خوشبو کو محسوس کیا جائے اور دوسرا یہ کہ اسے پھر سے پیدا کیا جاسکے۔

اب تک انہوں نے صرف سیب، کیلے، نارنجی اور لیموں کی مہک بنانے پر دسترس حاصل کی ہے لیکن اس کے علاوہ بھی اربوں طرح کی خوشبوئیں اور بد بوئیں ہیں جن کے جوہر اور عناصر ترکیبی کا تجزیہ کر کے انہیں ایک ایسے فارمولے کی شکل دینا ہے جو کمپیوٹر کے ذریعے کام کر

سکے۔ اس سلسلے میں پروفیسرنا کا موٹو کی ٹیم یہ کر رہی ہے کہ مختلف چیزوں کی مہک کو مشین کے ذریعے کشید کرتی ہے اور پھر مختلف کیمیائی مادوں میں اس کے جوہر کے ہم آہنگ عنصر تلاش کرتی ہے اور پھر ان کو دوبارہ پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ ایک طویل کام ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ پہلی کوشش میں تو کبھی بھی یہ ممکن نہیں ہوتا کہ کامیابی حاصل ہو جائے۔

اگر پروفیسرنا کا موٹو نے کامیابی حاصل کر لی تو کیا ہوگا۔ سب سے پہلے تو یہ ہوگا کہ خوشبو سازی کی صنعت میں ایک انقلاب آ جائے گا۔ اس وقت اس صنعت میں ایسے ماہرین ہیں جو خوشبوؤں کے معیار کے لیے اپنی ناک پر انحصار کرتے ہیں لیکن اس مشین کے ایجاد کے بعد ایک زیادہ قابل اعتماد ذریعہ میسر آ جائے گا۔ جاپان کے کئی خوشبو ساز اداروں نے پروفیسرنا کا موٹو کے کام میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوگی۔ امکان یہ بھی ہے کہ یہ کام کمپیوٹر کریں گے اور گھروں کو ہر طرح کی خوشبوؤں سے مہکایا جاسکے گا۔ یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ کسی دن خوشبو بکھیرنے والے ٹیلیویشن بھی ملیں یا ڈی وی ڈی بھی دستیاب ہو جائیں۔!

سائنس دانوں نے سونگھنے کا معمہ حل کر لیا

امریکہ میں دو سائنسدانوں کو انسانوں کے سونگھنے کا راز جاننے پر میڈیسن کا نوبل پرائز دیا گیا ہے۔ انسانی دماغ کے مختلف خوشبوئیں یاد رکھنے کا عمل سائنسدانوں کے لیے بہت عرصے تک راز رہا ہے جسے جاننے کے لیے بہت تحقیق کی گئی ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر رچرڈ ایکسل اور کینسر ریسرچ سنٹر کی لنڈا بک نے اپنی تحقیقات کی بنیاد پر یہ نوبل پرائز حاصل کیا ہے۔ یہ نوبل انعام ایک اعشاریہ تین ملین ڈالر مالیت کا ہے۔

ان سائنسدانوں نے ایک خاص طرح کی جینز کا گروپ دریافت کیا ہے جو ایک ہزار مختلف

جینز پر مشتمل ہے۔ یہ مختلف جینز ایک خاص طرح کا پروٹین پیدا کرتی ہیں جو خوشبوؤں کو سونگھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ پروٹین ناک کے اوپر کے حصے میں موجود ہوتے ہیں اور خوشبو کے مالیکیول وصول ہونے پر فوراً انہیں پہچان لیتے ہیں۔ یہ خلیے پھر اعصابی ٹشو کے ذریعے خوشبو کے احساس کے سگنل دماغ تک بھیجتے ہیں۔ ایکسل اور لنڈا نے اپنی تحقیق ۱۹۹۱ء میں ایک جریدے میں جاری کی تھیں۔ پروفیسر سٹین گرلر کا کہنا ہے کہ اس دریافت سے پہلے سونگھنے کا عمل سائنسدانوں کے لیے ایک معمہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ سائنس کی دنیا میں یہ ایک انقلابی دریافت ہے۔ اے

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(فصل نمبر ۵)

خوشبو سے متعلق مختلف واقعات

گوشت بدبودار ہونے کی وجہ

حضرت ابو ہریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْبِثِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْتَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ“۔^۱

ترجمہ: ”اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور نہ گوشت بدبودار ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت زندگی بھر اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔“

شیر کا سوئے ہوئے لوگوں کو سونگتے ہوئے گستاخ رسول تک پہنچنا

”قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ“ کی تفسیر اور سیر کی کتابوں میں یہ قصہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کی بہن کا نکاح ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کر دیا تھا جب سورۃ ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ“ نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں سے کہا اگر تم محمد (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو تو تم عاق ہو دوںوں نے طلاق دے دی۔

یہ واقعہ رخصت سے پہلے کا ہے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو عتبہ نے جب طلاق دے دی تو پھر حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں نے تیرے دین کا انکار کر دیا اور تیری بیٹی کو چھوڑ دیا اور حضور ﷺ پر حملہ بھی کیا اور قمیص مبارک پھاڑ ڈالی حضور ﷺ نے فرمایا میں اللہ

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الرضاع/باب لَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْتَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ، ج ۲، ص ۱۰۹۲، رقم الحديث، ۱۴۷۰، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو تجھ پر مسلط فرما دے۔
ایک مرتبہ عتبہ قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بغرض تجارت شام کو جا رہا تھا (جنگل میں) ایک
مقام پر جس کا نام زوراء تھا پڑاؤ کیا۔ رات کو ایک شیر آیا اور ان لوگوں کے آس پاس اس نے
چکر لگایا عتبہ کہنے لگا واے مصیبت مجھے محمد کی بددعا سے اندیشہ ہے لوگوں نے اپنے تمام پالان
اور سامان لا کر ایک اونچا ڈھیر کر دیا۔ عتبہ کو اس کے اوپر کر دیا اور خود اس کے ارد گرد سو گئے۔
شیر جا چکا تھا جب سب لوگ سو گئے تو عتبہ سب کے وسط میں تھا کہ شیر آ گیا ہر شخص کے اوپر
سے چھلانگ لگاتا اور ہر شخص کو سونگھتا عتبہ تک پہنچا اور اس کو پھاڑ دیا۔ ۱

خوشبودار پانی

قیس بن طلق سے روایت ہے کہ:

”خَرَجْنَا وَقَدْ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ
وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بَارِضًا بَيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ
فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّمَصْ ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِذَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ
أَرْضَكُمْ فَانْكَسِرُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَانْضَحُوا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُواهَا
مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرُّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ فَقَالَ مُدَّوهُ

۱..... ”وقصة ذلك على ما في السير انه كان النبي صلى الله عليه واله وسلم زوجه ابنة أم كلثوم
وزوج أخيه عتبة أختها عليهما السلام فلما نزلت تبّت يدا ابى لهب وتبّ قال ابو لهب راسى من
راسكما حرام ان لم تطلقا ابنتى محمد فطلقا لهما ولم يبنيا بهما وجاء عتبة حين فارق أم كلثوم عند
النبي صلى الله عليه وسلم وقال كفرت بدینک وفارقتک ابنتک وسطا عليه وشق قميص النبي
صلى الله عليه واله وسلم قال النبي صلى الله عليه وسلم اما انى أسأل الله ان يسلط عليك كلبا من
كلابه وكان خارجا الى الشام تاجرا مع نفر من قريش حتى نزلوا مكانا من الشام (يقال له الزوراء)
ليلا فطاف بهم الأسد تلك الليلة عتبة يقول يا ويل فانى أخاف دعوة محمد فجمعوا حمالهم
فعرشوا العتبة فى أعلاها وناموا حوله فقبل ان الأسد انصرف عنهم حتى ناموا وعتبة فى وسطهم ثم
اقبل الأسد يتخطاهم ويتشمهم حتى أخذ برأس عتبة ففدعه“ (تفسير المظهرى: ج ۱۰، ص ۱۷۰،
دار احیاء التراث العربی)

مِنْ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِيبًا فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا
بِيعَتَنَا ثُمَّ نَصَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالْأَذَانِ قَالَ
وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّئٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ
اسْتَقْبَلَ ثَلَاثَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ“۔ ۱

ترجمہ: ”ہم لوگ اپنی قوم کی جانب سے پیغام لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور ہم لوگوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بچہ ہوا پانی مانگا بطور برکت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اس پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور فرمایا جاس وقت تم اپنی بستی کو پہنچ جاؤ تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اس کو مسجد بنا لو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہمارا شہر فاصلے پر ہے اور گرمی بہت زیادہ پڑتی ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو مدد دیتے رہو پانی سے یعنی ڈول کو روزانہ تر کر لیا کرو یا کچھ پانی اس میں ڈال دیا کرو کہ جس قدر خشک ہو جائے اس کا عوض بن جائے اس لئے کہ جس قدر پانی اس میں داخل ہوگا اس کی خوشبو اور زیادہ بڑھ جائے گی بہر حال ہم لوگ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ ہم لوگ اپنے شہر میں داخل ہو گئے اور گرجے کو توڑ ڈالا پھر اس جگہ وہ پانی چھڑک دیا اور اس جگہ مسجد بنائی۔ اس کے بعد ہم لوگوں نے اذان دی تو اس جگہ ایک پادری تھا جو کہ قبیلہ بنی طے میں سے تھا۔ اس نے جس وقت اذان سنی تو

۱.....(سنن نسائی: کتاب المساجد/اتخاذ البیع مساجد، ج ۲، ص ۳۸، رقم الحدیث، ۷۰۱، مکتب المطبوعات الاسلامیة، حلب)

اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ایک برحق پکار ہے۔ پھر ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور وہ شخص اس دن کے بعد نظر نہیں آیا۔

محمد بن سعید مطرق کا خواب میں رسول اللہ کو دیکھنا اور گھر کا معطر ہو جانا محمد بن سعید مطرق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

میں ہر رات معین تعداد میں رسول اللہ پر درود شریف پڑھا کرتا تھا، ایک رات میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ میرے پاس تشریف لائے جس سے کمرہ منور ہو گیا اور فرمایا کہ اس منہ کو لاؤ جس سے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرتے ہو میں اس پر بوسہ دوں۔ مجھے شرم آئی میں گھوم گیا تو نبی اکرمؐ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ فوراً گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اپنی بیوی کو جگایا جو سو رہی تھیں۔ رسول اللہ کی خوشبو سے سارا گھر مشک کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ حضورؐ کے بوسہ سے میرے رخسار پر آٹھ دن تک خوشبو آتی رہی۔ ۱

محمد بن مسلمہ کا کعب بن اشرف کے جسم کی خوشبو سونگھنا

عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

”مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَامَ مُحَمَّدٌ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَذَنْ لِي أَنْ

۱..... ”وعن محمد بن سعيد بن مطرق وكان من الأخيار الصالحين قال كنت جعلت على نفسي كل ليلة عند النوم إذا آويت إلى مضجعي عدداً معلوماً أصلى على النبي -صلى الله عليه وسلم- فإني في بعض الليالي قد أكملت العدد فأخذتني عيناي وكنت ساكناً في غرفة وإذا بالنبي صلى الله عليه وسلم قد دخل علي من باب الغرفة فأصاب الغرفة به نور ثم نهض نحوي وقال هات هذا الفم الذي تكثر به الصلاة على أقبلي فكنت استحس أن أقبلي من فيه فاستدرت بوجهي فقبل خدي فانتبهت فزعاً من فوري وانتبهت صاحبتني التي بجنبي فإذا بالبيت يفوح مسكاً من رائحته -صلى الله عليه وسلم- وبقيت رائحة المسك من قلته في خدي نحو ثمانية أيام تجد زوجتي كل يوم الرائحة في خدي رواه ابن بشكوال“. (القول البدیع فی الصلاة الحبيب الشفیع: الباب الثاني فی ثواب الصلاة علی رسول اللہ ﷺ، ص، ۱۴۱، دار الريان للتراث)

أَقُولُ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَاتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَانَا وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتَكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَيَضًا وَاللَّهِ لَتَمْلُئَنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَى شَيْءٍ يَصِيرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسَلِّفَنَا وَسُقَا أَوْ وَسْقَيْنِ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو غَيْرَ مَرَّةٍ فَلَمْ يَذْكُرْ وَسُقَا أَوْ وَسْقَيْنِ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ فِيهِ وَسُقَا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ أَرَى فِيهِ وَسُقَا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمْ ارْهُونِي قَالُوا أَى شَيْءٍ تُرِيدُ قَالَ ارْهُونِي نِسَائِكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَائِنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهُونِي أَبْنَائَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيَسِبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بَوْسُقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌّ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السَّلَاحَ فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَأَخِي أَبُو نَائِلَةَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرُو قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةِ بَلِيلٍ لَأَجَابَ قَالَ وَيَدْخُلُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِسُفْيَانَ سَمَاهُمْ عَمْرُو قَالَ سَمَى بَعْضَهُمْ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ بَرَجْلَيْنِ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرُو أَبُو عَبْسٍ بْنُ جَبْرِ وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بَشْرِ قَالَ عَمْرُو جَاءَ مَعَهُ بَرَجْلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعْرِهِ فَأَشْمُهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمَكَنْتُمْ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أَشْمُكُمْ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَعُ مِنْهُ رِيحُ الطَّيِّبِ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ

رَبِحًا أَيْ أَطِيبَ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَ عِنْدِي أُعْطِرُ نِسَاءَ الْعَرَبِ
وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ عَمْرٍو فَقَالَ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أَشُمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ
فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذُنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمَكَّنَ مِنْهُ
قَالَ دُونَكُمْ فَفَقْتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ^۱۔
ترجمہ: ”کعب بن اشرف یہودی کا کام کون تمام کرتا ہے اس نے اللہ اور رسول کو
بہت ایذا دے رکھی ہے محمد بن مسلمہ انصاری نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! اگر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں تو میں اس کام کو سرانجام دوں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مجھے یہ بھی اجازت
دیدیں کہ جو باتیں مناسب سمجھوں اسے کہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی غرض محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف کے پاس آئے تو کہا کہ یہ شخص محمد بن
عبداللہ ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے ہمارے پاس خود نہیں اور یہ ہم کو ستاتا ہے کعب نے
کہا ابھی کیا دیکھا ہے واللہ یہ آگے چل کر تم کو بہت ایذا دے گا محمد بن مسلمہ نے کہا
خیر ابھی تو ہم نے اس کی اتباع کر لی ہے فوراً چھوڑنا بھی ٹھیک نہیں دیکھتے ہیں کہ
آگے کیا ہوتا ہے میں تمہارے پاس اس وقت اس لئے آیا ہوں کہ ہم کو قرض میں
ایک یا دو وسق کھجوریں دے دو سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار نے ہم کو کئی مرتبہ
حدیث سنائی تو اس میں ایک وسق یا دو وسق کا ذکر نہیں کیا جب میں نے یاد دلایا تو
کہنے لگے کہ ہاں میرا خیال ہے کہ ہوگا غرض کعب نے کہا قرض مل جائے گا کچھ
رہن رکھ دو میں نے کہا کیا رہن رکھوں کعب نے کہا کہ اپنی عورتوں کو رہن رکھ دو،
محمد بن مسلمہ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم عورتوں کو کس طرح رہن کر دیں سارے

۱..... (صحیح البخاری: کتاب المغازی/باب قتل کعب بن الاشرف، ج، ۵، ص، ۹۰، رقم
الحديث، ۴۰۳۷، دار طوق النجاة)

عرب میں تم خوبصورت ہو! اس نے کہا اپنے بیٹے رہن رکھ دو میں نے کہا تمہارے پاس بیٹوں کو کیسے رہن رکھ دیں آئندہ جوان سے لڑے گا وہ طعنہ دے گا کہ تو ایک یا دو وقت میں رہن رکھا گیا ہے اور اس کو ہم برا جانتے ہیں البتہ ہم اپنے ہتھیار رکھ سکتے ہیں سفیان نے لفظ لامہ کی تفسیر سلاح یعنی ہتھیار سے کی ہے محمد بن مسلمہ نے کعب سے دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا اور چلے گئے رات کو دوبارہ آئے اور کعب کے دودھ شریک بھائی ابونا نلہ کو ساتھ لائے کعب نے ان کو قلعہ میں بلایا اور پھر ان کے پاس نیچے آنے لگا اس کی بیوی نے کہا اس وقت کہاں جاتے ہو؟ کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور ابونا نلہ میرا بھائی ہے جو بلاتے ہیں سفیان کہتے ہیں کہ عمرو بن دینار کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کعب کی بیوی نے یہ بھی کہا کہ اس کی آواز سے تو خون کی بو آ رہی ہے یا خون ٹپک رہا ہے کعب نے کہا کچھ نہیں میرا بھائی ابونا نلہ اور محمد بن مسلمہ ہیں اور شریف آدمی کو تو رات کے وقت بھی اگر نیزہ مارنے کے بلائیں تو جانا چاہیے اور محمد بن مسلمہ دو اور آدمیوں کو اپنے ساتھ لائے تھے سفیان سے پوچھا گیا کہ عمرو نے ان کا نام لیا تھا؟ انہوں نے کہا بعض کا لیا تھا مگر دوسروں نے ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عبادہ بن بشر لیا تھا عمرو نے اتنا ہی کہا محمد بن مسلمہ اپنے ساتھیوں کو کہنے لگے کہ کعب جب آئے گا تو میں اس کے سر کے بال تھام کر سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے مضبوطی سے تھام لیا ہے تو تم اپنا کام کر ڈالنا غرض کعب چادر اوڑھے ہوئے اتر اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے آج تک ایسی خوشبو نہیں دیکھی جو ہوا میں بسی ہوئی ہے عمرو کے علاوہ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ کعب نے جواب میں کہا کہ اس وقت میرے پاس ایسی عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے مثال ہے

عمر و کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ نے پوچھا کیا سر سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں محمد بن مسلمہ نے خود بھی سونگھا اور ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر دوبارہ اجازت لے کر سونگھا اور زور سے تھام لیا اور ساتھیوں سے کہا ہاں اس کو لو! انہوں نے فوراً کام تمام کر دیا اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کعب کے قتل کی خوشخبری سنائی۔

”حِلْفُ الْمُطَيِّبِينَ“ کی وجہ تسمیہ

جب کلاب کا بیٹا قصی بوڑھا ہو گیا تو اس نے رفادہ، سقایہ، حجابہ، لواء اور دار الندودہ جیسے مناصب اپنے بڑے بیٹے عبدالدار کو سونپ دیئے۔ اس لیے کہ اس کے دوسرے بھائی عبد مناف، عبد شمس اور عبد نہایت سرمایہ دار اور قبیلہ میں انتہائی معزز تھے۔ قصی نے اپنے بیٹے عبدالدار کو تمام مناصب سونپ کر اس کو ان کے ہم منصب اور ہم پلہ کر دیا۔ یہ تمام مناصب بھائیوں کی زندگی میں تو اسی کے پاس رہے۔ وہ اس سے کسی جھگڑے میں نہیں پڑتے تھے، جب ان کا دور اختتام پذیر ہوا تو ان کی اولاد نے ان مناصب کی تقسیم کا شوشہ چھوڑتے ہوئے کہا کہ قصی نے عبدالدار کو یہ تمام عہدے محض معاشی مساوات کے لئے سونپے تھے، اب ہم بھی ان تمام مناصب میں برابر کے شریک ہیں، یہ تنازعہ اتنا طول پکڑ گیا کہ قبیلہ دو گروہوں میں بٹ گیا۔ ایک فریق نے عبدالدار کی بیعت کر کے اس کا حلیف ہو گیا جبکہ دوسرے فریق نے عبد مناف کی طرفداری کر کے اس کا حلیف ہو گیا۔ اور حلف کے وقت انہوں نے پیالہ میں خوشبو ڈال کر ہاتھوں کو اس میں رکھ دیا پھر ہاتھوں پہ لگی خوشبو کعبہ کی دیواروں پہ لگا دی۔ اس وجہ سے اس کو ”حلف المطیبین“ کا نام دیا گیا۔^۱

۱.....فُصِّلَ فَوْضُ أَمْرِ هَذِهِ الْوُطَائِفِ الَّتِي كَانَتْ إِلَيْهِ مِنْ رِئَاسَاتِ قُرَيْشٍ وَشَرَفِهَا مِنَ الرِّفَادَةِ وَالسَّقَايَةِ وَالْحِجَابَةِ وَاللَّوَاءِ وَالنَّدْوَةِ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ الدَّارِ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِهِ. وَإِنَّمَا خَصَّصَهُ بِهَا كُلِّهَا لِأَنَّ بَقِيَّةَ إِخْوَتِهِ عَبْدَ مَنْفٍ وَعَبْدَ الشَّمْسِ وَعَبْدًا كَانُوا قَدْ شَرَفُوا فِي زَمَنِ آبَائِهِمْ وَبَلَّغُوا فِي قُوَّتِهِمْ شَرَفًا كَبِيرًا ﴿بَقِيَّةَ حَاشِيَا﴾

منہ سے عنبر سے بہتر مہک

امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے منہ سے خوشبو آتی رہتی تھی۔ کسی نے پوچھا، حضرت آپ کے منہ سے بڑی خوشبو آتی ہے، آپ منہ میں کیا رکھتے ہیں؟ فرمانے لگے، میں تو کچھ نہیں رکھتا۔ اس نے کہا آپ کے منہ سے عنبر سے زیادہ بہتر خوشبو محسوس ہوتی ہے، فرمانے لگے، ہاں، ایک مرتبہ خواب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار نصیب ہوا۔ میرے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا، عاصم! تم سارا دن اخلاص کے ساتھ قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے ہو، کیوں نہ تمہارے منہ کو بوسہ دوں۔ چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے منہ کو بوسہ دیا تو اس وقت سے میرے منہ سے مشک کی خوش بو آتی ہے۔ ۱

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا خواب میں حجاج بن یوسف کو بدبودار مردار کی شکل میں دیکھنا

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حجاج (بن یوسف) کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ بدبودار مردار کی شکل میں پڑا ہوا ہے، آپ نے اُس سے پوچھا ما فعل اللہ بک؟ اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ جتنے لوگ بھی میں نے قتل کیے ان میں سے ہر ایک کے بدلہ مجھے ایک

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

فَأَحَبُّ قُصَى أَنْ يُلْحِقَ بِهِمْ عَبْدُ الدَّارِ فِي السُّؤْدُدِ فَخَصَّصَهُ بِذَلِكَ فَكَانَ إِخْوَتُهُ لَا يَنَازِعُونَهُ فِي ذَلِكَ فَلَمَّا انْقَرَضُوا تَشَاجَرُوا فِي ذَلِكَ وَقَالُوا إِنَّمَا خَصَّصَ قُصَى عَبْدَ الدَّارِ بِذَلِكَ لِيُلْحِقَهُ بِإِخْوَتِهِ فَتَحَنَّنَ نَسْتَحِقُّ مَا كَانَ آبَاؤُنَا يَسْتَحِقُّونَهُ وَقَالَ بَنُو عَبْدِ الدَّارِ هَذَا أَمْرُ جَعَلَهُ لَنَا قُصَى فَتَحَنَّنَ أَحَقُّ بِهِ وَاخْتَلَفُوا اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَانْقَسَمَتْ بَطُونُ قُرَيْشٍ فِرْقَتَيْنِ فَفِرْقَةٌ بَايَعَتْ عَبْدَ الدَّارِ وَخَالَفَتُهُمْ وَفِرْقَةٌ بَايَعَتْ بَنِي عَبْدِ مناف وَخَالَفُوهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَوَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ عِنْدَ الْحِلْفِ فِي جَفْنَةٍ فِيهَا طَيْبٌ ثُمَّ لَمَّا قَامُوا مَسَحُوا أَيْدِيَهُمْ بِأَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَسُمُوا حِلْفَ الْمُطَيِّبِينَ. (البداية والنهاية: خبر قصي بن كلاب وما كان من أمره في ارتجاعه ولاية البيت إلى قريش وانزاعه ذلك الخ / فصل، ج ۲، ص ۲۰۹، دار الفکر)

۱..... (پاجاسراغ زندگی: ص ۶۸، ۶۹، مطبوعہ دارالمطالعہ، پاکستان)

دفعہ قتل کیا گیا البتہ سعید بن جبیر کے بدلہ میں ستر مرتبہ قتل کیا گیا۔^۱

امام نافع مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کے منہ سے مشک و عنبر کی خوشبو

امام نافع مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ جو قراء عشرہ میں سے اول قاری ہیں۔ جب آپ قرآن پڑھتے یا بات کرتے تو منہ سے مشک اور کستوری کی خوشبو آتی تھی، کسی نے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ جب آپ لوگوں کو پڑھانے بیٹھتے ہیں تو خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں فرمایا خوشبو کا استعمال تو کیا کرتا میں تو اس کے قریب بھی نہیں جاتا، بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھا میرے منہ سے منہ ملا کر قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اسی وقت سے میرے منہ سے خوشبو آتی ہے، سبحان اللہ کیا عظیم الشان انعام ہے جس کے مقابلے میں ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے، سبحان اللہ! آپ نے ستر سال سے زیادہ مسجد نبوی میں قرآن پاک کی تعلیم دی اور امامت فرمائی۔^۲ غسل کے بعد سر پر لگانے والی شام کی خوشبودار مٹی

ملک شام میں ایک خاص قسم کی مٹی کے ساتھ گلاب ملایا جاتا ہے اور اسی مٹی کو غسل کرنے کے بعد سر پر لگایا جاتا ہے جس سے دیر تک خوشبو آتی رہتی ہے، شیخ بشیر الغزی نے ان شعرا کا فارسی سے عربی میں ترجمہ کیا ہے اور شیخ علی فکری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ”تربیۃ البنات“ میں ذکر کیا ہے، تو اشعار یہ ہیں:

فَقُلْتُ لَهُ أَمْسُكْ أَمْ عَنَبْ لَقَدْ صَيَّرْتَنِي بِالْحُبِّ مُغْرَمٌ
أَجَابَ الطَّيْنُ إِنِّي كُنْتُ تُرْبًا صَحِبْتُ الْوَرْدَ صَيَّرْتَنِي مُكْرَمٌ
أَلْفُ أَكْبَرًا وَازْدَدْتُ عِلْمًا كَذَا مِنْ عَاشِرِ الْعُلَمَاءِ يُكْرَمُ^۳

۱..... ”وروی أن أمير المؤمنين عمر بن عبد العزيز رحمه الله تعالى، رآه بعد موته في المنام، وهو جيفة منتنة، وأنه قال له: ما فعل الله بك؟ فقال: قتلتني الله بكل قتيل قتله قتلة واحدة، وقتلني

بسعید بن جبیر سبعین قتلة“۔ (حیاء الحيوان: ج، ۲، ص، ۲۸، دار الكتب العلمية، بیروت)

۲..... (تحفہ حفاظ بحوالہ ایک ہزار اصول موتی: ج، ۵، ص، ۳۲۰)

۳..... تحفہ دہن: ص، ۳۰۸، ۳۰۹، مطبوعہ، بیت العلم ٹرسٹ)

ترجمہ: ”میں نے اس مٹی سے پوچھا! تمہاری خوشبو نے مجھے تمہارا عاشق بنا دیا ہے، تم مجھے یہ تو بتاؤ تمہارا کیا نام ہے، تم مشک ہو یا عنبر ہو؟
اس مٹی نے جواب دیا میں تو ایک نرم مٹی گارے کیچڑ کی طرح تھی، لیکن گلاب کی صحبت میں رہ کر مجھ سے بھی خوشبو آنے لگی۔

جو کچھ تم مجھے آج دیکھتے ہو یہ گلاب کا کرم ہے، اس نے مجھے معزز بنا دیا، ورنہ میں پاؤں میں روندنے کے قابل تھی۔

میں نے محبت کی اپنے بڑوں سے جس سے میرے علم میں اضافہ ہوا، اسی طرح علماء کی صحبت سے آدمی شرافت والا ہو جاتا ہے۔“

طالب علم کے کپڑے پر لگنے والا سیاہی کا دھبہ خوشبو کی مانند حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

الْمَدَادُ فِي ثَوْبِ طَالِبِ الْعِلْمِ مِثْلُ الْخُلُقِ فِي ثَوْبِ الْجَارِيَةِ الْبُكَرَةِ۔
ترجمہ: ”طالب علم کے کپڑے پر سیاہی کا دھبہ ایسے ہی ہے جیسے کنواری لڑکی کے کپڑوں پر خوشبو لگی ہو۔“

بیوی کا اپنے شوہر کی خوشبو کا حال بیان کرنا

گیارہ عورتوں کا ایک مقام میں جمع ہو کر اپنے اپنے شوہروں کا تذکرہ کرنے لگیں ان میں سے ایک نے اپنے شوہر کی خوشبو کا حال بیان کیا۔

”جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمٌ جَمَلٌ عَتَّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا

۱..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفة الصحابة / ذکر أبي هرة الدوسي رضی اللہ عنہ، ج ۳، ص ۵۸۴، رقم الحديث ۶۱۶۸، دار الکتب العلمیة، بیروت)

أَبْتُ خَبْرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرَهُ أَذْكُرُ عُجْرَهُ وَبُجْرَهُ
 قَالَتْ الثَّلَاثَةُ زَوْجِي الْعَشَقُّ إِنْ أَنْطَقَ أَطْلُقُ وَإِنْ أَسْكُتَ أَعْلُقُ قَالَتْ
 الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلِيلُ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةٌ وَلَا سَأَمَةٌ قَالَتْ
 الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهَدَّ وَإِنْ خَرَجَ أَسَدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهْدَ
 قَالَتْ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنْ اضْطَجَعَ
 التَّفَّ وَلَا يُوَلِّجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبْتُ قَالَتْ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ
 غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ ذَا لَهْ ذَا شَجَّكَ أَوْ فَلَّكَ أَوْ جَمَعَ كَلًّا لَكَ
 قَالَتْ الثَّمَانِيَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنبٍ وَالرَّيْحُ رِيحُ زَرْبٍ قَالَتْ
 التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النَّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ
 مِنَ النَّادِ قَالَتْ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ
 ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعَنَ
 صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَتَقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتْ الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو
 زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَسٌ مِنْ حُلِيِّ أَذْنَى وَمَلَأَ مِنْ شَحْمِ عَضْدَى
 وَبَجَحَنِي فَبَجَحْتُ إِلَى نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غَنِيمَةٍ بِشَقٍّ فَجَعَلَنِي
 فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أَقْبَحُ وَأَرْقُدُ
 فَاتَّصَبَحُ وَأَشْرَبُ فَاتَّقَنَحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عَكُومُهَا رَدَاخُ
 وَبَيْتُهَا فَسَاخُ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلُ شَطْبَةٍ
 وَيُسْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا
 وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
 أَبِي زَرْعٍ لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا تَبْثِيئًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيئًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا
 تَعْشِيئًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوَطَابُ تُمَخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا

وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَانَتَيْنِ فَطَلَّقْنِي
وَنَكَحَهَا فَتَنَكَّحَتْ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِيًّا وَأَزَاحَ
عَلَيَّ نَعْمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِّي أُمُّ زُرْعٍ
وَمِيرَى أَهْلِكَ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ
آيَةِ أَبِي زُرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زُرْعٍ لَأُمِّ زُرْعٍ ۚ

ترجمہ: ”گیارہ عورتوں نے ایک جگہ اکٹھا ہو کر باہم عہد و پیمان کیا کہ اپنے اپنے شوہروں کا حال بیان کرو، پہلی عورت نے کہا میرا شوہر لاغراؤنٹ کا گوشت ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے، راستہ بڑا کٹھن ہے نہ چوٹی پر چڑھا جاسکتا ہے اور نہ وہ گوشت ہی عمدہ ہے کہ اس کے لانے کی خاطر مصیبت بھری جائے، دوسری نے کہا میں اس کی حالت ظاہر کرنے سے ڈرتی ہوں کہ اس تذکرے کے بعد میں کہیں اس کو چھوڑ دوں، اگر ذکر کروں تو بتاؤں گی کہ اس میں کیا عیب و ہنر ہیں، کمزوری کی وجہ سے اس کے جسم میں جگہ جگہ گانٹھیں پیدا ہو گئی ہیں اور ایسی ہی بیسیوں برائیاں ہیں، تیسری بولی کہ میرا خاوند لمبا بڑا لگا ہے، اگر اس کی کیفیت بیان کروں تو طلاق ملتی ہے، اگر خاموش رہوں تو مجھے مفلس چھوڑ رکھا ہے، چوتھی نے کہا کہ میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح متوسط ہے، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈا، وہ ہمیشہ یکساں ہے نہ زیادہ ڈرنا نہ بہت اکتانا، پانچویں نے بیان کیا کہ میرا شوہر گھر میں آئے تو چیتا، باہر جائے تو شیر (شریف ایسا) کہ گھر میں کچھ ہوا کرے وہ باز پرس نہیں کرتا، چھٹی نے کہا کہ میرا شوہر کھاؤ ہے، کھانے بیٹھے تو سب کھا جائے اور

۱..... (صحیح البخاری: کتاب النکاح/باب حسن المعاشرة مع الأهل، ج، ۷، س، ۲۷، رقم الحدیث، ۵۱۸۹، دار الطوق النجاء)

لپٹے تو سب صاف کر جائے، جب سوئے تو اکیلا ہی پڑا رہے اور میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا کہ دکھ سکھ پوچھ لے، ساتویں نے کہا میرا خاوند گم کردہ راہ اور عاجز ہے، وہ سینے سے دبانے والا اور عورت کا ہر عیب اس کے لئے عیب ہے اس میں سب برائیاں ہیں، (اگر بات کرے) تو سر پھوڑ دے اور زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گذرے، اور گہرا زخم لگائے، آٹھویں عورت نے کہا میرے شوہر کا چھوٹا ایسا ہے کہ جیسا خرگوش کا بس ہو جانا، (وہ نازک ہے) اس کی خوشبو ایسی کہ جیسے زرتب کی خوشبو، بہت ہی نازک ہے، نویں نے کہا میرا شوہر اونچی تعمیر والا لمبے پر تلے والا اور بہت سخی ہے، اس کا گھر مجلس شوری کے قریب ہے، وہ باتدبیر اور سمجھدار ہے، دسویں نے کہا میرے شوہر کا نام مالک ہے اور بھلا مالک کی کیا تعریف کروں، جو تعریف ذہن میں آ سکے وہ بس اس کی تعریف ہے، وہ مہمانوں کے لئے ہمیشہ اونٹ ذبح کراتا ہے، چراگاہ سے زیادہ گھر میں اونٹ جمع رکھتا ہے، اور گھنٹیوں کی آواز سن کر بتاتا ہے کہ اتنے اونٹ ذبح ہونے والے ہیں اور اتنے مہمان موجود ہیں، گیارہویں نے کہا میرا شوہر ابو زرع، واہ کیا کہنا، میرے کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا، میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا اور مجھے اس قدر خوش رکھا کہ اس کی داد دینی پڑتی ہے، میرا خاوند اس نے مجھے ایسا پایا جو مشکل چند بکریوں والا تھا، میں ایک غریب لڑکی تھی، وہ مجھے ایسے خوشحال خاندان میں لایا، جو گھوڑوں کی ہنہناہٹ والے اور کجاوہ کی آواز والے ہیں، ان کے ہاں گھوڑے اونٹ بھی موجود ہیں، ڈائیں چلانے والے بیل اور اناج پھیلنے والے آدمی بھی ان کے ہاں حاضر ہیں، ان کے ہاں بولتی تو میری نکتہ چینی کوئی نہ کرتا اور سوتی تو صبح کر دیتی، جب پانی پیتی تو نہایت اطمینان سے پیتی، ابو زرع کی ماں یعنی میری خوشدامن وہ بھی بہت لائق عورت تھی، اس کے صندوق بھر پور رہتے تھے،

اس کا گھر کشادہ اور اس کا بیٹا ابن ابوزرع خوب تر، اس خواب گاہ جیسے بھجور کی شاخ کھینچنے کی جگہ ہوتی ہے، یعنی چہرے جسم کا، خوراک اس قدر کم کہ ایک دست چار ماہ کے بکری کے بچہ کی اس کا پیٹ بھر دے، اپنی سوکن کے لئے ہر وقت باعث غیظ و غضب، اس کی ملازمہ بھی قابل تعریف، دوسرے لوگوں سے کہہ کر ہماری باتوں کو نہ پھیلانے والی اور ہمارے ذخیرہ میں نقصان نہ کرنے والی، ہمارے گھر کو خس و خاشاک سے پاک کرنے والی، ایک دن ایسا ہوا کہ ابوزرع باہر نکلا کہ اس سے دودھ بلوایا جا رہا تھا اور اس میں سے مکھن نکالنے کی تیاری ہو رہی تھی، میں نے باہر نکل کر دیکھا کہ ایک عورت جس کے ساتھ چیتے کے ایسے دو بچے ہیں جو اس کے زیر بغل دو اناروں (پستانوں) سے کھیل رہے ہیں، وہ دونوں دودھ پی رہے تھے، اس عورت کو دیکھ کر ابوزرع نے مجھے طلاق دے دی، اور اس عورت سے شادی رچالی، اس کے بعد مجبوراً میں نے ایک ایسے آدمی سے نکاح کیا جو تیز رو گھوڑے پر سوار تھا، خطی نیزہ رکھتا تھا، اس نے بہت سی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے مویشیوں میں سے ایک ایک جوڑا ہر مویشی کا مجھے دیا اور کہا کہ ام زرع خود کھاؤ اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی ذخیرہ پہنچاؤں اور صدقہ و خیرات کرنے کی بھی اجازت دی اور بہت کچھ دیا، مگر یہ سب داد و عیش ابوزرع کے ایک چھوٹے سے برتن کو بھی نہیں پہنچ سکتے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ تمام قصہ سن کر آپؐ نے فرمایا میں بھی تیرے لئے ایسا ہوں جیسا کہ ابوزرع ام زرع کے ساتھ تھا، فرق صرف اتنا ہے کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی تھی، اور میں نے طلاق نہیں دی، یعنی بیوی کے ساتھ ایسی ہی اچھی طرح زندگی بسر کرنا چاہیے۔

کافر کا حضرت عیسیٰ کے سر سے ٹسکنے والے قطروں کا سونگھنا

حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ:

”ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ غَدَاةً فَخَفَضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَحْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُجْهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمُرُّوْ حَاجِبِجْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَائِفَةٌ كَأَنِّي أَشَبَّهُهُ بِعَبْدِ الْعَزَّى بْنِ قَطَنِ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبَنُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشْهَرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قُدْرَةً قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبُثُ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفَ عَنْهُمْ فَيُصِيبُونَ مُمَحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّخْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ رَمِيَّةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ

اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيُنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرَفَى دِمَشْقَ
بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضْعًا كَفِيهِ عَلَى أَجْنَحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ
وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحْ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ
إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْركَهُ بَبَابِ
لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ
عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بَدْرَ جَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَبِينُ مَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ
أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ
بِقِتَالِهِمْ فَحَرَّرُ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ
مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ
مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهِدِهِ مَرَّةٌ مَاءٌ وَيُحْصِرُ نَبِيُّ
اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ
دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُضْبِحُونَ فَرَسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ
يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ
مَوْضِعَ شِبْرِ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى
وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَغْنَقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ
وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبَتِي
ثُمَّ رَتِّكِ وَرُدِّي بَرَكَتِكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ
وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيَبَارِكُ فِي الرُّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ
لَتَكْفِيَ الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِيَ الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ

وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخْدَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ
بَعَثَ اللَّهُ رِبْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَائِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ
مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْحُمْرِ
فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ“۔^۱

ترجمہ: ”ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو آپؐ نے کبھی
تحقیر کی (یعنی گھٹایا) اور کبھی بڑا کر کے بیان فرمایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ
وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے پس جب ہم شام کو آپؐ کے پاس حاضر ہوئے
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس بارے میں معلوم کر لیا تو فرمایا تمہارا کیا
حال ہے؟ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح دجال
کا ذکر کیا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تحقیر کی اور کبھی اس فتنہ کو بڑا کر
کے بیان کیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے
فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہو گیا تو تمہارے
بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص
خود اس سے مقابلہ کرنے والا ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہوگا بے
شک دجال نو جوان گھنگریالے بالوں والا اور پھولی ہوئی آنکھ والا ہوگا گویا کہ میں
اسے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے
تو چاہئے کہ اس پر سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے بے شک اس کا
خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہوگا پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الفتن و اشرار الساعۃ/باب ذکر الدجال وصفته وما معہ، ج ۴، ص ۲۵۵۰، رقم الحدیث، ۲۹۳۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فساد برپا کرے گا اے اللہ کے بند و عبادت قدم رہنا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا آپؐ نے فرمایا چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نمازیں پڑھنا کافی ہوں گیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہوگی آپ نے فرمایا اس بادل کی طرح جسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین سبزہ آگائے گی اور اسے چرنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے تھن بڑے اور کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا وہ اس کے قول کو رد کر دیں گے تو وہ اس سے واپس لوٹ آئے گا پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا اور اسے کہے گا کہ اپنے خزانے کو نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس آئیں گے۔ جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں، پھر وہ ایک کڑیل اور کامل الشباب آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے ایک تیر کی مسافت پر رکھ دے گا، پھر وہ اس (مردہ) کو آواز دے گا تو وہ زندہ ہو کر چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ دجال کے اسی افعال کے دوران اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے

پاس زرد رنگ کے حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے اور جب اپنے سر کو اٹھائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے اور جو کافر بھی ان کی خوشبو سونگھے گا وہ مرے بغیر رہ نہ سکے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام (دجال کو) طلب کریں گے، اسے باب لد پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے پاس وہ قوم آئے گی جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا، پس عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں کو صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ملنے والے ان کے درجات بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں۔ پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کے لئے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اونچائی سے نکل پڑیں گے، ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبری پر سے گزریں گی اور اس کا سارا پانی پی جائیں گی اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ محصور ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کے لئے تیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے لئے آج کل کے سودینار سے افضل و بہتر ہوگی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا، وہ ایک جان کی موت کی طرح سب کے سب یک لخت مرجائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یا جوج ماجوج کی

علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ سختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل کو اگادے اور اپنی برکت کو لوٹا دے، پس ان دنوں ایسی برکت ہوگی کہ ایک انار کو ایک پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے میں سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت دے دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی گائے قبیلہ کے لوگوں کے لئے کافی ہو جائے گی اور ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی اور ایک دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کے لئے کفایت کر جائے گی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک پہنچ جائے گی، پھر ہر مسلمان اور ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی اور بدلوگ ہی باقی رہ جائیں گے، جو گدھوں کی طرح کھلے بندوں جماع کریں گے، پس انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔“

قرب قیامت اللہ تعالیٰ کا مشک کی خوشبو کی طرح ہوا بھیجنا
قرب قیامت اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجیں گے جس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔
عبدالرحمن بن شماسہ مہری کہتے ہیں کہ:

”كُنْتُ عِنْدَ مُسْلِمَةَ بِنِ مُخَلَّدٍ ، وَعِنْدَهُ عَبْدَةُ اللَّهِ بِنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ . هُمْ شَرُّ مَنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ . لَا يَدْعُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ . فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ . فَقَالَ لَهُ مُسْلِمَةُ : يَا عُقْبَةُ ! اسْمَعْ

مَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ . فَقَالَ عُقْبَةُ : هُوَ أَعْلَمُ . وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ ، قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ ، حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ ، وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : أَجَلُ . ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحاً كَرِيحِ الْمِسْكِ . مَسْهَا مَسَّ الْحَرِيرِ . فَلَا تَتْرُكُ نَفْساً فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنَ الْيَمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ . ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ ، عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ .“ ۱۔

ترجمہ: ”میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اور ان کے پاس سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین مخلوق پر اور وہ بدتر ہوں گے جاہلوں سے۔ اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے گا۔ وہ اسی حال میں تھے کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آئے تو مسلمہ نے ان سے کہا کہ اے عقبہ! تم نے سنا عبداللہ کیا کہتے ہیں؟ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، لیکن میں نے تو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی، اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔ سیدنا عبداللہ نے کہا کہ بیشک (نبی اکرمؐ نے ایسا ہی فرمایا) پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس میں

۱۔.....(صحیح مسلم: کتاب الامارۃ / باب قوله ﷺ ”لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ“، ج، ۳، ص، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، رقم الحديث، ۹۲۴۱ دار الکتب العلمیہ)

مشک جیسی خوشبو ہوگی اور ریشم کی طرح جسم پر لگے گی، وہ کسی شخص کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا مگر اس کو موت آجائے گی۔ اس کے بعد سب برے (کافر) لوگ رہ جائیں گے، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

خوشبودار جسم والا یہودی

حسن بن فہم کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن اکثم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”كَانَ لِلْمَأْمُونِ وَهُوَ أَمِيرٌ إِذْ ذَاكَ مَجْلِسُ نَظَرٍ، فَدَخَلَ فِي مَجْلَسَةِ النَّاسِ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ، حَسَنُ الثَّوْبِ. حَسَنُ الْوَجْهِ، طَيِّبُ الرَّائِحَةِ، قَالَ فَتَكَلَّمَ. فَأَحْسَنَ الْكَلَامَ الْعِبَارَةَ قَالَ: فَلَمَّا أَنْ تَقَوَّضَ الْمَجْلِسُ، دَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ لَهُ إِسْرَائِيلِيُّ؟ قَالَ نَعَمْ! قَالَ لَهُ: أَسْلِمْتَ حَتَّى أَفْعَلَ بِكَ، وَأَصْنَعُ، وَوَعْدُهُ، فَقَالَ: دِينِي، وَدِينُ آبَائِي، فَأَنْصَرَفَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَنَةٍ جَاءَ نَا مُسْلِمًا، قَالَ: فَتَكَلَّمَ عَلَى الْفِقْهِ، فَأَحْسَنَ الْكَلَامَ. فَلَمَّا أَنْ تَقَوَّضَ الْمَجْلِسُ دَعَاهُ الْمَأْمُونُ. فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ صَاحِبًا بِالْأُمْسِ؟ قَالَ لَهُ بَلَى! قَالَ: فَمَا كَانَ سَبَبَ إِسْلَامِكَ؟ قَالَ: انْصَرَفْتُ مِنْ حَضْرَتِكَ. فَأَجَبْتُ أَنْ أُمْتَحَنَ هَذِهِ الْأَدْيَانِ، وَأَنَا مَعَ مَا تَرَانِي حَسَنُ الْخَطِّ فَعَمَدْتُ إِلَى التَّوْرَةِ. فَكَتَبْتُ ثَلَاثَ نَسَخٍ فَرِذْتُ فِيهَا وَنَقَصْتُ، وَأَدْخَلْتُهَا الْكَنِيسَةَ فَاشْتَرَيْتُ مِنِّْي، وَعَمَدْتُ إِلَى الْإِنْجِيلِ. فَكَتَبْتُ ثَلَاثَ نَسَخٍ فَرِذْتُ فِيهَا، وَنَقَصْتُ وَأَدْخَلْتُهَا الْبَيْعَةَ فَاشْتَرَيْتُ مِنِّْي، وَعَمَدْتُ إِلَى الْقُرْآنِ فَعَمَلْتُ ثَلَاثَ نَسَخٍ، وَرِذْتُ فِيهَا وَنَقَصْتُ وَأَدْخَلْتُهَا (إِلَى) الْوَرَّاقِينَ، فَتَصَفَّحُوهَا، فَلَمَّا أَنْ وَجَدُوا فِيهَا الزِّيَادَةَ، وَالنُّقْصَانَ، رَمَوْا بِهَا فَلَمْ يَشْتَرَوْهَا. فَعَلِمْتُ

أَنَّ هَذَا كِتَابٌ مَحْفُوظٌ، فَكَانَ هَذَا سَبَبُ إِسْلَامِي“۔
ترجمہ: ”مامون (جو کہ امیر زمانہ تھے) کسی ایک مجلس میں (جس کا اہتمام کسی مسئلہ پر غور و خوض کے سلسلہ میں کیا گیا تھا) اس میں ایک یہودی شامل ہوا جو کہ حسین چہرے والا تھا اور عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اس کے بدن سے خوشبو مہک رہی تھی، مزید برآں جب گفتگو کی تو گفتگو بھی چچی تلی کر رہا تھا۔ جب مجلس منتشر ہو گئی تو مامون نے اسے بلایا اور سوال کیا کہ کیا تم اسرائیلی ہو؟ کہنے لگا ہاں۔ تو مامون نے اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہارے ساتھ اچھا بھلائی والا معاملہ کروں گا۔ تو وہ کہنے لگا کہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا دین ایک ہے اور میرا دین وہی رہے گا۔ یہ کہہ کر وہ یہودی چلا گیا۔ پھر وہ ایک سال کے بعد ہمارے پاس مسلمان ہو کر آیا۔

راوی فرماتے ہیں جب اس نے گفتگو کا آغاز کیا تو بڑے عمدہ انداز میں فقہانہ طرز پر گفتگو کی۔ جب مجلس منتشر ہو گئی تو مامون نے اسے بلایا اور کہا کہ کیا تم وہی پچھلے سال والے شخص ہو؟ اس نے کہا کہ ہاں وہی آدمی ہوں۔ تو مامون نے اس سے کہا تم مسلمان کیسے ہوئے؟ تو وہ کہنے لگا کہ جب میں آپ کے پاس سے گیا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں سارے مذاہب کا امتحانی جائزہ لیتا ہوں۔ میں چونکہ اچھا خط لکھنے والا ہوں اس لئے میں نے تورات لکھنے کا ارادہ کیا پھر میں نے تورات کے تین نسخے لکھے۔ اس میں اپنی طرف سے کچھ کمی زیادتی بھی کی۔ اس کے بعد اُن نسخوں کو یہودیوں کے کلیسا لے گیا تو انہوں نے مجھ سے تینوں نسخے خوشی خوشی خرید لئے۔ پھر میں نے اس طرح کے تین نسخے لکھے اور اس میں بھی اپنی طرف

۱..... (دلائل النبوة: باب ما جاء في تاليف القرآن، وقوله عز وجل انا نضن نزلنا الذكر وانا له لحافظون.... ج ۷، ص ۱۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

سے کچھ کمی بیشی کی۔ پھر میں عیسائیوں کے گرجا گیا تو انہوں نے بھی مجھ سے خوشی خوشی نسخے خرید لئے۔ پھر میں نے قرآن مجید کے تین نسخے لکھے اور اس میں بھی اپنی طرف سے کچھ کمی زیادتی کی۔ پھر میں ان کو تاجروں کے پاس لے گیا تو انہوں اس کے اندر خوب تفتیش کی جب انہوں نے ان نسخوں میں کمی بیشی دیکھی تو انہوں نے خریدنے سے انکار کر دیا اور میرے نسخوں کو زمین پر دے مارا۔ پس اس سے مجھے پتہ لگ گیا کہ یہی آسمانی کتاب محفوظ اور سالم ہے۔ اور یہی میرے اسلام لانے کا ذریعہ بنا۔“

ملیح کا کعبہ کی خوشبو چوری کرنا

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ قریش نے از سر نو کعبہ کی تعمیر اس وجہ سے کی کہ ملیح نامی شخص نے کعبہ کی خوشبو چرائی تھی، اس وجہ سے اس کی عمارت کو مزید مضبوط اور پختہ کرنے کا ارادہ کیا تا کہ کوئی بھی شخص ان کی اجازت کے بغیر اندر داخل نہ ہو سکے۔ ۱

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا منہ کی بدبودور کر کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہم کلام ہونا چاہا اور تیس دن روزہ رکھ لیا تو خیال آیا کہ منہ سے کچھ بوسی آرہی ہے اپنے رب سے گفتگو کرنی ہے لہذا آپ علیہ السلام نے مسواک کا استعمال کیا اور بو کو زائل کرنے کے لئے دانتوں پر رگڑ لیا۔ پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے موسیٰ! روزہ کیوں افطار کیا ہے (یعنی مسواک کے ذریعے روزہ کیوں توڑا) جبکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب میں

۱..... ”وَكَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُلَيْحٌ سَرَقَ طِيبَ الْكَعْبَةِ. فَأَرَادُوا أَنْ يَشِيدُوا بُنْيَانَهَا وَأَنْ يَرْفَعُوا بَابَهَا حَتَّى لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ شَاؤُوا“. (البداية والنهاية: فصل في تجديد قريش بناء الكعبة، ج ۲، ص ۳۶۷، دار احیاء التراث العربی)

نے اس چیز کو ناپسند خیال کیا کہ میں آپ سے ہم کلام ہوں اور میرے منہ سے بوائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آپ کو معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی بو میرے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ لہذا آپ واپس جائیے اور مزید دس دن کے روزے رکھ کر آئیے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب کے حکم کی تابعداری فرمائی۔ ۱

درخت میں سے خوشبو

ابن طغرل اپنی ”النطق المفہوم“ میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے جزیرہ میں بہت عظیم درخت دیکھا جس کا پتا بہت بڑا تھا اور وہ خوشبودار تھا، پیدائشی طور پر اس پر تین سطریں سرخ اور سفید رنگ میں واضح لکھی ہوئیں تھیں۔ پہلی سطر میں ”لا الہ الا اللہ“، دوسری میں ”محمد رسول اللہ“ اور تیسری میں ”ان الدین عند اللہ الاسلام“ لکھا ہوا تھا۔ ۲

جنوب جنت کی خوشبو سے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

۱..... ”فَلَمَّا أَتَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَرَادَ أَنْ يُكَلِّمَهُ فِي قَلَابَيْنَ يَوْمًا وَقَدْ صَامَهُنَّ لَيْلَهُنَّ وَنَهَارَهُنَّ وَكَرِهَ أَنْ يُكَلِّمَ رَبَّهُ وَرِيحٌ فِيهِ رِيحٌ فَمِ الصَّائِمِ فَتَنَّاوَلْ مُوسَى شَيْئًا مِنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ فَمَضَغَهُ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ حِينَ آتَاهُ لِمَ أَطْعَمْتَ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالَّذِي كَانَ قَالَ يَا رَبِّ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَكَلِمَكَ إِلَّا وَفَمِي طِيبُ الرِّيحِ. قَالَ أَوْ مَا عَلِمْتَ يَا مُوسَى أَنَّ رِيحَ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ أَرْجِعْ فَصُمْ عَشْرًا ثُمَّ أَتْنِي فَقَعَلَ مُوسَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَبُّهُ“۔ (البداية والنهاية: حديث الفتون، ج ۱، ص ۳۵۱، دار الكتب العلمية)

۲..... ”ونقل ابن طغرل رحمه الله تعالى في كتابه النطق المفہوم عن بعضهم أنه رأى في جزيرة شجرة عظيمة لها ورق كبير طيب الرائحة مكتوب فيها بالحمرة والبياض في الخضرة كتابة بيّنة واضحة خلقة ابتدعها الله تعالى بقدرته في الورقة ثلاثة أسطر: الأول: لا إله إلا الله.

والثاني: محمد رسول الله. والثالث: إن الدين عند الله الإسلام“۔ (سبل الهدى والرشاد في سيرة خير العباد، الباب الثالث في ذكر ما وقفت عليه من أسمائه الشريفة ﷺ وشرحها وما يتعلق من الفوائد / ذكر ما وجد من هذا الاسم مكتوباً في الأزل منقوشاً في خواتم الانبياء والحجارة والنبات والحيوان، ج ۱، ص ۴۱۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

”الْجَنُوبُ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ“۔ ۱

ترجمہ: ”جنوب جنت کی خوشبو سے ہے۔“

نوٹ: جنوب اس ہوا کو کہتے ہیں جو جنوب سے چلتی ہے۔

لڑکے کی خوشبو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”رِيحُ الْوَلَدِ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ“۔ ۲

ترجمہ: ”لڑکے کی خوشبو جنت کی خوشبو سے ہے۔“

آنسوؤں سے خوشبو

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابوالحمد سیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں اللہ کی محبت ایسی نصیب تھی کہ جب وہ اللہ کی محبت میں روتے تھے تو ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں سے مشک جیسی خوشبو آیا کرتی تھی..... اللہ اکبر، محبت الہی میں نکلے ہوئے آنسوؤں کی قدر دیکھو..... وہ فرماتے ہیں کہ لوگ خود ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں سے مشک کی سی خوشبو سونگھا کرتے تھے۔ ۳

الیاس تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی نانی محترمہ امی بی، حضرت مولانا مظفر حسین صاحب کاندھلوی کی رابعہ سیرت صاحبزادی تھیں اور حضرت مولانا نے انہیں کی گود میں پرورش پائی۔ موصوفہ کی آپ پر حد درجہ شفقت تھی۔ فرمایا کرتی تھیں کہ الیاس تجھ سے صحابہ کی خوشبو

۱..... (العظمة لأبي الشيخ الاصبهاني: ذكر الرياح، ج ۴، ص ۱۳۰۵، دار العاصمة، الرياض)

۲..... (المعجم الأوسط: ج ۶، ص ۸۲، رقم الحديث ۵۸۶۰، دار الحرمين، القاهرة)

۳..... (پاجا سرائف زندگی: ص ۶۸، مطبوعہ دار المطالعة، پاکستان)

آتی ہے، کبھی شفقت سے پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرماتیں کہ کیا بات ہے کہ تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی سی صورتیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ اس کے ماسوا حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب مولوی الیاس کو دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ یاد آ جاتے ہیں۔ ۱۔

ایک شخص کا خواب میں خوشبودار حور دیکھنا

مصر میں ایک شخص تھا جس کے پاس صرف ایک ہی نیکی کا ثواب تھا۔ اس نے عاشورہ کے دن جامع مسجد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ میں نماز فجر ادا کی، اس مسجد میں ایک رسم چلی آرہی تھی کہ عاشورہ کے دن یہ مسجد عورتوں کے لئے کھلی رہے گی۔ اس دن آدمی داخل نہیں ہوں گے کیونکہ عورتیں سال بھر اذکار اور دعا التجا کے لئے داخل نہیں ہو سکتی تھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر کے وقت ایک نے کہا، مجھے کچھ دوجس سے میرے بچوں کو اطمینان مل سکے۔ اس نے کہا تم اپنے گھر جاؤ میں آتا ہوں۔ چنانچہ اس نے ایک چادر باندھ لی اور اپنے تمام کپڑے ایک سوراخ سے اس کی طرف بڑھا دیئے۔ عورت نے دعا دی، اللہ تعالیٰ تجھے جنتی لباس عطا فرمائے۔

وہ شخص بیان کرتا ہے رات آئی، خواب دیکھا، ایک نہایت خوبصورت حور انتہائی خوشبودار سیب لیے موجود ہے۔ جب اسے توڑا تو اس سے ایک جوڑا برآمد ہوا۔ میں نے حور سے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ بولی میں عاشورہ ہوں جنت میں تیرے ساتھ میرا نکاح ہو چکا ہے، اس کے بعد آنکھ کھلی تو سارا گھر خوشبو سے مہک رہا تھا، میں نے وضو کیا دو رکعت نماز ادا کی اور عرض کیا یا اللہ اگر یہ سب کچھ درست ہے اور وہ حور میری زوجہ جنت ہے تو مجھے اپنے پاس بلا لیجئے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور وہ وہیں وصال کر گیا۔ ۲۔

۱..... (حیۃ الصحابہ اردو، عرض مترجم، ج ۱، ص ۱۸، زم زم پبلشرز)

۲..... ”کان بمصر رجل لا یمسک الا ثوبا واحدا فصلی الصبح یوم عشوراء فی جامع عمرو بن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مولانا عطار کی زندگی میں انقلاب کا مختصر واقعہ

مولانا عطار خوشبو وغیرہ کی تجارت کرتے تھے ان کی زندگی کے انقلاب کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ:

مولانا عطار سے ایک مجذوب نے کہا تھا۔۔۔ اس وقت مولانا عطار کی دوکان کرتے تھے۔ طریق کی طرف متوجہ نہ ہوئے تھے حق تعالیٰ نے ایک مجذوب کے ذریعہ ان کو ہدایت کی۔ وہ ان کی دوکانوں پر کھڑا ہو گیا۔ اور ایک بوتل کی طرف اشارہ کر کے پوچھا اس میں کیا ہے۔ کچھ شربت بتلایا دوسری طرف کو پوچھا کوئی خمیرہ بتلایا تیسری طرف کوئی لعوق بتلایا گیا تعجب سے پوچھنے لگا سب چیزیں چپکتی ہی چپکتی ہیں۔ تو ایسی حالت میں اتنی چپکتی چیزوں میں سے تیری جان کیوں کر نکلے گی؟

مولانا نے ہنس کر فرمایا جس طرح تمہاری جان نکلے گی مجذوب نے کہا ہمارا کیا ہے ہم تو یوں جان دے دیں گے یہ کہہ کر لیٹ گیا۔ جب دیر ہو گئی تو مولانا نے آکر ہلایا دیکھا وہ جان دے چکا تھا۔ بس ان کے قلب پر ایک چوٹ لگی اور اسی وقت تمام دوکانوں کا سامان خیرات کر کے اللہ کی طلب میں نکل گئے۔ ا۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

العاص رضی اللہ عنہ ومن عادة هذا الجامع لا يدخله النساء الا في يوم عاشوراء لأجل الدعاء فقالت له امرأة اعطني شيئاً لله أستعين به على أولادي قال نعم ، فرجع الى بيته وائتزر ودفع ثوبه لها من شق الباب فقالت البسك الله من حلل الجنة فرأى تلك الليلة في المنام حوراء جميلة ومعها تفاحة لها رائحة طيبة فكسرها فوجد فيها حلة فقال من أنت قالت انا عاشوراء زوجتك في الجنة فاستيقظ فوجد البيت قد فاح فيه ريح طيبة فتوضأ وصلى ركعتين وقال اللهم ان كانت زوجتي حقا في الجنة فاقبضني اليك فاستجاب الله دعاءه ومات في الحال“.(نزهة المجالس ومنتخب النفائس : ج ۱، ص ۱۷۸، مطبوعة، المطبعة الكاسطية، مصر)

۱..... (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۶۳)

حضرت مولانا فیض الحسن سہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد ان کے کمرے سے خوشبو

بہت سے اکابر کے واقعات ہیں کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے تو ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ مولانا فیض الحسن سہانپوریؒ شب جمعہ کو سوتے نہیں تھے، بلکہ ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے کمرے سے خوشبو آتی تھی۔ ۱

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(باب نمبر ۱۳)

دنیا میں جنت کی خوشبو پانے والے خوش نصیب انسان

انس بن نصر کا شہادت سے پہلے جنت کی خوشبو پانا
حضرت انسؓ کے چچا انس بن نصر نے شہادت سے پہلے جنت کی خوشبو کو محسوس کیا تھا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

”أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ، فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالِ النَّبِيِّ ﷺ، لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيْنَ اللَّهُ مَا أُجِدُّ، فَلَقِيَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَهَزِمَ النَّاسُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَتَقَدَّمَ بِسَيْفِهِ فَلَقِيَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ: أَيُّنَا يَا سَعْدُ، إِنِّي أُجِدُّ رِيحَ الْجَنَّةِ ذُونَ أُحُدٍ، فَمَضَى فَقُتِلَ، فَمَا عُرِفَ حَتَّى عُرِفَتْهُ أُخْتُهُ بِشَامَةٍ أَوْ بِنَانِهِ، وَبِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ وَرَمِيَةٍ بِسَهْمٍ“۔^۱

ترجمہ: ”ان کے چچا (انس بن نصر) بدر کے معرکے میں شریک نہ ہو سکے تھے، پھر انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی لڑائی میں ہی غیر حاضر رہا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی اور لڑائی میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کتنی بے جگری سے لڑتا ہوں۔ جب مسلمانوں کی جماعت میں غزوہ احد کے موقع پر افراتفری پیدا ہو گئی تو

۱..... (صحیح البخاری: کتاب المغازی / باب غزوة أحد، ج ۳، ص ۳۱، رقم الحدیث، ۴۰۴۸، دار الکتب العلمیة، بیروت)

انہوں نے کہا، اے اللہ! آج مسلمانوں نے جو کچھ کیا ہے میں تیرے حضور میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں اور جو کچھ مشرکین نے کیا میں تیرے حضور میں اس سے اپنی بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر وہ اپنی تلوار لے کر آگے بڑھے۔ رستے میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان سے کہا، سعد! کہاں جا رہے ہو؟ میں تو احد پہاڑ کے دامن میں جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور شہید کر دیئے گئے۔ ان کی لاش پہچانی نہیں جا رہی تھی۔ آخر ایک تل یا ان کی انگلیوں کے پور سے ان کی بہن نے ان کی لاش کو پہچانا۔ انکو اسی سے زیادہ بھالے، تلوار اور تیروں کے زخم لگے تھے۔

حضرت سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجی العقیقیؓ کا جنت کی خوشبو پانا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ لِيَطْلُبَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ؛ وَقَالَ لِي: إِنَّ رَأَيْتُهُ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ ، وَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ : كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى فَأَصْبَتْهُ وَهُوَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَبِهِ سَبْعُونَ ضَرْبَةً مَا بَيْنَ طَعْنِهِ بِرُمَحٍ وَ ضَرْبَةِ سَيْفٍ وَ رَمِيهِ بِسَهْمٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا سَعْدُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ، وَيَقُولُ لَكَ : خَبِّرْنِي كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ قَالَ : عَلَى رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ ، وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ ، قُلْ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَجِدُنِي أَجْدُ رِيحَ الْجَنَّةِ ، وَقُلْ لِقَوْمِي الْأَنْصَارِ : لَا عُذْرَ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَخْلَصَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ فِيكُمْ شُفْرٌ يَطْرَفُ ، قَالَ : وَفَاضَتْ نَفْسُهُ رَحِمَهُ اللَّهُ ۱۔

۱۔.....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب معرفة الصحابة / ذکر مناقب سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجی العقیقی، ج، ۳، ۲۲۱، رقم الحدیث، ۴۹۰۶، دار الکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: ”رسول اللہ نے غزوہ احد کے دن مجھے حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈنے بھیجا، اور مجھے فرمایا: اگر تم ان کو دیکھو تو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا: رسول اللہ تجھے فرما رہے ہیں کہ تم نے اپنے آپ کو کیسا پایا؟ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں: میں ان کو شہداء میں ڈھونڈنے لگا، بالآخر میں نے ان کو دیکھ لیا، اس وقت وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے، ان پر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر زخم موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اے سعد! تجھے رسول اللہ نے سلام بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مجھے اپنی کیفیت بتاؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ پر اور تم پر سلامتی ہو، آپ سے کہہ دینا ”یا رسول اللہ میں جنت کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اور میری انصار قوم سے کہہ دینا ”تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول اللہ کو تنہا چھوڑنے کا کوئی عذر نہیں ہوگا جب تک کہ تمہاری پلکیں ہل رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی بعد ان کی روح پرواز کر گئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔“

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(فصل نمبر ۱)

جن کی قبروں سے خوشبو مہکتی رہی

شہدائے احد کی قبروں سے مشک کی خوشبو

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوط کے قبرستان میں چشمہ جاری کرنا چاہا تو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی اپنی میتوں کو وہاں سے نکال کر کسی دوسرے مقام پر منتقل کر دیں۔ چالیس سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی ان کی قبروں سے خوشبو مہک رہی تھی۔ ۱۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی مشک کی تھی۔

محمد بن شریحیل روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَجُلًا قُبْضَةً مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدٍ يَوْمَئِذٍ فَفَتَحَهَا بَعْدَ فَإِذَا هُوَ مُسْكٌ ۲۔

ترجمہ: ”ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے ایک مٹھی مٹی کی لی

اور بعد میں اسے (مٹھی کو) کھولا تو مشک تھی۔“

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو

جو لوگ آپ کے مخالف تھے وہ آپ کے مزار پر حاضر ہوئے اور انتہائی ندامت و شرمندگی کے

۱۔..... ”وعن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما أنه قال: استصرخنا إلى قتلتنا بأحد، وذلك حين أجرى معاوية رضي الله عنه العين في سوط مقبرة شهداء أحد، وأمر الناس بنقل موتاهم فأخرجناهم رطابا تنثني أطرافهم، وذلك على رأس أربعين سنة، ولعله وما قبله لا يخالف قول السهيلي وذلك بعد ثلاثين سنة، وأصابنا المسحاة قدم حمزة رضي الله عنه فانبعث دما“. (السيرة الحلبية: غزوة أحد، ج ۲، ص ۳۳۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔..... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب المغازي/ غزوة الخندق، ج ۲۰، ص ۳۷۴، ۳۷۵، رقم الحديث، ۳۷۹۵۲، شركة دار القبله، المملكة العربية السعودية)

ساتھ توبہ کی، آپ کی وفات کے بعد ایک عرصہ تک آپ کی قبر کی مٹی سے مشک کی طرح خوشبو مہکتی رہی اور لوگ بطور تبرک مٹی اٹھاتے یہاں تک کہ قبر کی حفاظت مشکل ہو گئی حتیٰ کہ مزار مبارک کا نشان باقی رکھنے کے لئے اس کا انتظام کرنا پڑا کہ اس کی مٹی لوگ نہ لے جا سکیں، لوگوں کو اس مٹی کی خوشبو پر تعجب ہوگا لیکن ہمیں اس پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد

وگر نہ من ہماں خا کم کہ ہستم!

عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو

امام قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے استاد حدیث عبداللہ بن غالب حرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ۸۳۰ھ میں شہید کر دیا گیا۔ دفن کے بعد ان کی قبر سے خوشبو مہکتی لگی۔ خواب میں ان کے ایک بھائی کو ان کی زیارت ہوئی تو اس نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ کہا (یعنی عبداللہ بن غالب) کہ مجھے جنتی قرار دے دیا گیا ہے۔ بھائی نے پوچھا کون سے عمل کی وجہ سے؟ فرمایا کہ کامل ایمان، تہجد اور گرمیوں کے روزوں کے باعث۔ پھر سوال کیا کہ آپ کی قبر سے یہ پاکیزہ خوشبو کیسی؟ آپ نے جواب دیا کہ یہ میری تلاوت اور روزوں کی پیاس کی خوشبو ہے۔ ۲

شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر کے جسم سے نکلنے والی خوشبو

جب حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا تمام اہل مکہ کو علم ہوا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے جسم سے مشک جیسی خوشبو محسوس کی۔ اس پر حجاج آگ بگولا ہو گیا اور اس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نعش کے ساتھ ایک کتے کو باندھ دیا تا کہ مردار کی بدبو جسم سے نکلنے والی

۱..... حالات مصنفین درس نظامی: ص ۸۷

۲..... "أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ غَالِبِ الْخَرَّائِي قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ شَهِيدًا فَلَمَّا دُفِنَ أَصَابُوا مِنْ قَبْرِهِ رَائِحَةً الْمُسْكِ فَرَأَاهُ رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِهِ فِي مَنَامِهِ قَالَ مَا صَنَعْتَ قَالَ خَيْرَ الصَّنِيعِ قَالَ إِلَىٰ مَا صُرْتَ قَالَ إِلَىٰ الْجَنَّةِ قَالَ بِمَ قَالَ بِحَسَنِ الْيَقِينِ وَطَوْلِ التَّهَجُّدِ وَظِلْمِ الْهَوَاجِرِ قَالَ فَمَا هَذِهِ الرَّائِحَةُ الطَّيِّبَةُ الَّتِي تُوجَدُ مِنْ قَبْرِكَ قَالَ تِلْكَ رَائِحَةُ التَّلَاوَةِ وَالْظُّمَاءِ. (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور: ج ۱، ص ۱۵۷، دار المعرفة لبنان)

خوبصورت خوشبو پر غالب آجائے۔ ابن سعد نے طبقات میں ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے جسم کے پہلو میں انہوں نے ایک مردار بلی کو باندھ دیا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے جسم سے نکلتی والی مشک جیسی خوشبو اس مردار بلی کی بدبو پر غالب آگئی۔ سبحان اللہ۔

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر سے خوشبو

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ ان خوش نصیب ہستیوں میں سے ہیں جن کی قبر سے خوشبو مہکی۔ تدفین کے بعد حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر اور مٹی سے خوشبو کے آنے کا سلسلہ شروع ہوا جس نے پورے میانی قبرستان کو اپنے لپیٹ میں لے لیا، دور دور تک فضا انتہائی خوشبودار ہوگئی۔ یہ خبر آنا فانا پھیل گئی۔ ملک کے مختلف اطراف سے علماء اور عوام کی ایک کثیر تعداد اس خوشبو کو سونگھنے کے لئے انڈ پڑی، اور تیر کا وہاں سے مٹی اٹھا لیتے عجیب بات یہ ہے کہ اگر ایک ہی مقام سے دس اشخاص مٹی اٹھاتے تو ہر شخص کی مٹی کی مہک مختلف ہوتی۔

مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کی قبر خوشبو سے معطر

مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ ختم نبوت کے شیدائی و فدائی تھے۔ حیات مستعار کی ساری بہاریں تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کر دیں۔ سرائیکی زبان کے بہترین خطیب تھے۔ اس مجاہد ختم نبوت کا جنازہ بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے اٹھا۔ تدفین کے بعد آپ کی قبر مبارک سے تین روز تک خوشبو آتی رہی۔ ۲

۱..... (يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ وَاللَّهُ مَتِّمٌ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)۔

”ولما قتل عبد الله بن الزبير علم جميع أهل مكة لما شموا من ريح المسك ، فغاظ ذلك الحجاج بن يوسف ، فأمر حتى علق مع عبد الله بن الزبير كلبا لتغلب رائحة الميتة ذلك.....“ أخرج ابن سعد في الطبقات ضمن الجزء المفقود

من حديث شيخه الواقدي : أنا رباح بن مسلم عن أبيه قال : لقد رأيتهم مرة ربطوا هرة ميتة الى جنبه ، فكان ريح المسك يغلب ريحها “.(شرف مصطفى: باب ما جاء في فضل مكة/فصل: ذكر سبب بناء ابن الزبير البيت وما كان عليه قبل ذلك ، ج ۲ ، ص ۳۳۵) دار البشائر ۲..... (ہم نے قادیان میں کیا دیکھا: ص ۵۲)

استاذ العلماء حضرت مولانا منظور احمد نور اللہ مرقدہ کی قبر سے خوشبو
استاذ العلماء شیخ التفسیر والحديث حضرت اقدس مولانا منظور احمد نعمانی نور اللہ مرقدہ کی وفات
کو تقریباً چھ سال کا عرصہ ہونے والا ہے آپ اپنے شیخ فقیہ وقت حضرت مولانا حبیب اللہ
گمانوی رحمہ اللہ اور اپنے محسن حاجی خدا بخش نانچ کے ہمراہ جامعہ انور یہ حبیب آباد طاہر والی
ضلع بہاولپور کے صحن میں مدفون اور محو استراحت ہیں۔ ماہ دسمبر کی طوفانی بارشوں کی وجہ سے
حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی قبر مبارک بیٹھ گئی اور بارش کا پانی کافی مقدار میں قبر کے اندر جمع
ہو گیا چنانچہ حضرت نعمانی رحمہ اللہ کے صاحبزادگان اور دیگر موقع پر موجود علماء اور طلباء نے مل
جل کر قبر کی صفائی کی اور پانی نکالا اور موقع پر موجود یہ سب علماء اور طلباء اس واقعہ کے چشم دید
گواہ ہیں کہ حضرت نعمانی رحمہ اللہ کا جسم بالکل محفوظ تھا اور حتیٰ کہ کفن کا کپڑا بھی بوسیدہ تک
نہیں ہوا تھا۔ موقع پر موجود تمام علماء اور طلباء نے جی بھر کر حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی زیارت کی
اور شہادت دی کہ ان کی قبر مبارک کی مٹی اور قبر میں موجود پانی سے عجیب قسم کی خوشبو مہک
رہی تھی حتیٰ کہ نوم کے جن ٹکڑوں سے وہ پانی خشک کیا گیا وہ بھی خوشبو سے مہک گئے اور یہ
خوشبو کئی دن تک زائرین کو محسوس ہوتی رہی۔

بندہ عاجز اپنے ایک ساتھی ماسٹر عبداللطیف گھلو صاحب کے ہمراہ پانچویں دن جامعہ انور یہ
میں پہنچا تو وہاں کے اساتذہ کرام نے یہ ساری تفصیل ہمیں بتائی۔ استاذ العلماء حضرت مولانا
قاری اللہ بخش دامت برکاتہم العالیہ نے جب ہمیں یہ واقعہ سنایا تو ان کا یہ عالم تھا کہ وہ
حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی اس کرامت کو دیکھ کر بے حد مسرور نظر آتے تھے اور دوسری طرف
اپنے شیخ کی محبت صادقہ کی وجہ سے ان کی یاد میں غمزہ بھی تھے اور حضرت کی قبر مبارک کا وہ
پانی اور وہ فوم جس سے پانی کو نکالا اور خشک کیا گیا تھا ہمیں دکھایا۔

حقیقت یہ ہے کہ پانچ دن گزر جانے کے بعد بھی ہم نے اس سے عجیب قسم کی خوشبو محسوس
کی۔ یہ تو حضرت نعمانی رحمہ اللہ کی کرامت ہے جو اہل علاقہ نے ان کی وفات کے بعد

دیکھی۔ اس سے پہلے بھی ہمارے اکابر علماء اہلسنت دیوبند بکثرت ایسے گزرے ہیں جن کی قبروں سے جنت کی خوشبو مہکی۔ ماضی قریب میں حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ لال مسجد اسلام آباد والے، حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمہ اللہ تعالیٰ خیر پور ٹامیوالی والے استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا غازی عبدالرشید شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ احمد پور شرقیہ والے ایسے بزرگ ہیں جن کی قبروں سے خوشبو مہکی، جسے ہزار ہا لوگوں نے محسوس کیا حتیٰ کہ بہت سے اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئیں اور یہی چیز ہمارے اکابر کے اہل حق ہونے کی بین دلیل ہے۔ کیونکہ یہ حضرات جب تک عالم دنیا میں زندہ رہے، ان لوگوں نے دین اسلام کی خدمت کی علم شریعت کو پھیلایا اور عام کیا شرک و بدعت کے ستونوں کو مسمار کیا۔ توحید و سنت کا پرچار کیا کفر و الحاد کے داعیوں سے انہوں نے ایسا جہاد کیا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا، دینی مدارس کھولے جن سے لاکھوں عالم اور مفتی پیدا ہوئے مساجد میں قرآن مجید کے درس دیئے جو ان گنت لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنے۔

الغرض ان نفوس قدسیہ نے شریعت محمدیہ کے ہر شعبہ کی آبیاری کی اور اسے خوب پھیلایا تو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی قبور مبارکہ کو جنت کا ایسا باغ بنایا کہ بطور کرامت اس خوشبو کو اہل دنیا کے لئے بھی ظاہر فرمادیا تا کہ ان کا اہل حق ہونا لوگوں پر واضح ہو جائے۔ عنوان کے مطابق تو مضمون مکمل ہو چکا ہے لیکن چند چیزیں وضاحت طلب ہیں، جن کو بطور تکملہ یہاں ذکر کرنا گزیر ہے لہذا انہیں بھی مضمون کا حصہ سمجھئے۔

وضاحت نمبر ۱

یہ بات ذہن نشین فرمائیے کہ ہر مومن متقی کی قبر میں جنت کا دروازہ کھلتا ہے، جس سے جنت کی خوشبو اور ٹھنڈی ہوا آتی رہتی ہے البتہ اس خوشبو وغیرہ کا ظہور کرامت اور خرقہ عادت ہے اسی طرح ہر متقی کی قبر میں خوشبو راحت ٹھنڈی ہوا ہمیشہ موجود رہتی ہے اور ان کا ظہور کبھی

کبھار ہوتا ہے لہذا ان امور کے ظاہر ہونے کو کرامت اور خرقی عادت کہا جائے گا نہ کہ ان امور کے موجود ہونے کو۔ کیونکہ وہ تو ہر حال میں موجود ہوتے ہیں اور ظہور کبھی کبھار ہوتا ہے۔

وضاحت نمبر ۲

مشکوٰۃ شریف میں عذابِ قبر کے سلسلہ میں ایک حدیث بروایت ترمذی و احمد وغیرہ وارد ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ”وافتحوا له باباً الى الجنة“ جس کا مطلب یہ ہے کہ مومن متقی کی قبر میں جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے، جس سے خوشبو اور ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔ یہ حدیث اس قسم کے واقعات کی تصدیق کرتی ہے۔

وضاحت نمبر ۳

خصوصیت کے ساتھ یہ واقعات علماء دیوبند کی قبور مبارکہ سے اس لئے ظہور پذیر ہو رہے ہیں کہ یہ علماء حق دین اسلام کے خاص خادم ہیں اور تمام باطل پرستوں کو ان لوگوں نے ناکوں چنے چبوائے ہوئے ہیں تمام باطل پرست فرقے ان کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرنے میں دن رات مصروف ہیں اور عوام الناس کو ان سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے گویا ایسے لوگوں کے زہر آلود غلط پروپیگنڈہ کو یوں خاکستر کر دیا کہ ان کی قبروں کو خوشبوؤں سے مہکا کر ان کی حقانیت کو واضح کر دیا۔

وضاحت نمبر ۴

جب مومن متقی کے لئے قبر میں سامانِ راحت ہے تو لازماً کافروں فاسقوں کے لئے سامانِ عذاب بھی ہے۔!

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

(فصل نمبر ۲)

خوشبو اور جہاد

اللہ کے رستے میں لگنے والا غبار اہل جنت کی مشک کا چورا

اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنتیوں کی مشک کا چورا ہے۔

” لا تَلْشَمُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَإِنَّمَا غِبَارُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَاتَ مَسْكُ

أَهْلِ الْجَنَّةِ“۔^۱

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے رستے میں (جب نکلوتو) منہ پر کپڑا وغیرہ نہ باندھا کرو، یہ تو

صرف غبار ہے جو اللہ کے رستے میں ہے اور اہل جنت کی مشک کا چورا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنت کی خوشبو

اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار جنت کی مہک ہے۔

” لا تَنْحِ عَنْهُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَذَرِيرَةٌ الْجَنَّةِ يَعْنِي الْغِبَارُ“۔^۲

ترجمہ: ”اس سے پیچھے نہ رہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے،

کیونکہ یہ تو جنت کی خوشبو ہے یعنی غبار۔“

اللہ کی راہ میں لگنے والے زخم کی خوشبو

جو زخم مسلمان کو اللہ کے رستے میں لگے قیامت کے دن وہ مشک کی خوشبو کی طرح مہکے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

۱..... (کنز العمال: کتاب الجہاد من قسم الأقوال / الباب الأول في الترغيب فيه، ج ۴، ص ۳۲۰، رقم الحديث، ۱۰۶۹۹، مؤسسة الرسالة)

۲..... (کنز العمال: کتاب الجہاد من قسم الأقوال / الباب الأول في الترغيب فيه، ج ۴، ص ۳۲۰، رقم الحديث، ۱۰۷۰۰، مؤسسة الرسالة)

كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ ، تَفْجَرُ دَمًا ، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ ۱۔
ترجمہ: ”ہر زخم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلمان کو لگے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا جس طرح وہ لگا تھا۔ اس میں سے خون بہتا ہوگا۔ جس کا رنگ (تو) خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَاللَّهُ أَغْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمِسْكِ ۲۔
ترجمہ: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص بھی اللہ کے رستے میں زخمی ہوا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے رستے میں کون زخمی ہوا ہے، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، رنگ تو خون کی طرح ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔“

ایک نوجوان کا گرد و غبار کو ناپسند کرنا

” لَا تَعْتَزِلْهُ فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَذَرِيرَةٌ الْجَنَّةِ“..... ”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ شَابًا يَسِيرُ مَعْتَزِلًا ، فَقَالَ : مَا لَكَ اعْتَزَلْتَ الطَّرِيقَ؟ قَالَ : كَرِهْتُ الْغُبَارَ قَالَ : فَذَكَرَهُ“ ۳۔
ترجمہ ”آنحضرتؐ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو رستے سے ہٹ کر چل رہا تھا تو اس

۱..... (صحیح البخاری : کتاب الوضوء / باب ما يقع من النجاسات في السَّمْنِ والماء، ج، ۱، ص، ۶۵، رقم الحديث، ۲۳۷، دار الكتب العلمية، بيروت)
۲..... (صحیح البخاری : کتاب الجہاد والسير / باب من يجرح في سبيل الله عز وجل، ج، ۲، ص، ۲۲۴، رقم الحديث، ۲۸۰۳، دار الكتب العلمية، بيروت)
۳..... (کنز العمال: کتاب الجہاد من قسم الأقوال / الباب الأول في الترغيب فيه، ج، ۴، ص، ۳۲۰، رقم الحديث، ۱۰۶۹۹، مؤسسة الرسالة)

سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا کہ جو راستے سے ہٹ کر چل رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے گردوغبار ناپسند ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے الگ مت رہو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ تو جنت کی مہک ہے۔

حضرت ثابت بن قیس کا میدان جنگ میں جانے سے پہلے خوشبو لگانا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں کو شکست ہوگئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ خوشبو لگا کر میدان جنگ میں جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا اے چچا جان! کیا آپ انہیں دیکھ رہے ہیں (کہ یہ کیا ہو رہا ہے مسلمان شکست سے بھاگ رہے ہیں) انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ جا کر اس طرح جنگ نہیں کیا کرتے تھے۔ تم لوگوں نے (شکست کھا کر) اپنے مقابل دشمن کو بری عادت ڈال دی ہے۔ اے اللہ! ان (مرتدین) نے جو فتنہ کھڑا کیا ہے میں اس سے بھی بری ہوں اور ان (مسلمانوں) نے جو کیا ہے (کہ شکست کھا کر بھاگ رہے ہیں) میں اس سے بھی بری ہوں۔ پھر کافروں سے لڑائی شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔^۱

ایک مشرک کا ابوققادہ کو موت کی خوشبو سونگھانا

حضرت ابوققادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدْرَثَ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتَّى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ

۱۔۔۔۔۔ ”وأخرج الطبرانی عن أنس رضي الله عنه قال: لما انكشف الناس يوم اليمامة قلت لثابت بن قيس رضي الله عنه: ألا ترى يا عم؟ ووجدته يتحنن. فقال: ما هكذا كنا نقاتل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بنس ما عودتم أقرانكم: اللهم إني أبرأ إليك مما جاء به هؤلاء، ومما صنع هؤلاء، ثم قاتل حتى قتل. فذكر الحديث؛ كما في الإصابة، قال: وهو في البخاري—مختصراً. قال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح اهـ. وأخرجه الحاكم: وصححه على شرط مسلم. (حياة الصحابة للكاندهلوي: اشتهاد ثابت بن قيس، ج ۲، ص ۷۲، ۷۳)

عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَى فَضْمَنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ
ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَأُ
النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ فَلَهُ سَلْبَةٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ
يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ فَلَهُ سَلْبَةٌ
فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الْغَالِثَةُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ
فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلْبُهُ
عِنْدِي فَأَرَضِيهِ عَنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَهَا اللَّهُ
إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ سَلْبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ
فَأَعْطَاهُ فَبَعَثَ الدَّرْعَ فَاثْبَعَتْ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ
تَأَثَّلَتْهُ فِي الْإِسْلَامِ“۔^۱

ترجمہ: ”یوم حنین میں ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اس
مقابلہ میں ہم مسلمانوں کو کچھ شکست سی دکھائی دی اور میں نے ایک مشرک کو دیکھا
کہ ایک مسلمان پر چڑھا ہوا ہے تو میں گھوم کر اس کے پیچھے سے آیا اور اس کے
شانہ پر تلوار کا وار کیا تو وہ میرے مقابلہ پر ڈٹ گیا اور خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی
حتیٰ کہ اس نے مجھے موت کی خوشبو سونگھائی پھر وہ مر گیا تو اس نے میرا پیچھا چھوڑا
تو پھر میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل کر پوچھا کہ لوگوں کا

۱..... (صحیح البخاری: کتاب فرض الخمس / باب من لم یخمس الأسلاب ، ومن قتل قتیلاً فلہ
سلبہ من غیر أن یخمس ، وحکم الامام فیہ ، ج ، ۴ ، ص ، ۹۲ ، رقم الحدیث ، ۳۱۴۲)

کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا اللہ کا حکم ہے اس کے بعد وہ سب لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھ کر فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس ثبوت ہو تو اس مقتول کافر کا اس مسلمان مجاہد کو مال و اسباب ملے گا تو میں (ابو قتادہ) نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری گواہی کون دے گا اور پھر بیٹھ گیا اس کے بعد دوسری مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کسی کافر کو قتل کرنے کا ثبوت ہو تو اس کو اس کا مال و اسباب ملے گا تو میں نے کھڑے ہو کر کہا کون ہے جو میری شہادت دے اور (یہ کہہ کر) میں بیٹھ گیا اس کے بعد آپؐ نے پہلے کی طرح تیسری مرتبہ پھر فرمایا تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ابو قتادہ سچے ہیں اور اس مقتول کافر کا ساز و سامان میرے پاس ہے اور ان کو مجھ سے راضی کر دیجئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! آپ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کرتا ہے یہ نہیں کریں گے کہ اس کا ساز و سامان تم کو دے دیں اس پر آپؐ نے فرمایا یہ سچ کہہ رہے ہیں چنانچہ وہ ساز و سامان اس نے مجھ کو دے دیا اور میں نے اس کی زرہ کو بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ مول لے لیا اور زمانہ اسلام کا یہ پہلا دور تھا جس میں مجھے یہ مال حاصل ہوا تھا۔

حضرت مولانا شمس الدین شہیدؒ کے خون سے خوشبو

مولانا سید امام شاہ اور خان محمد زمان خان نے بتایا کہ مولانا شمس الدین شہیدؒ کے خون مقدس سے ایسی خوشبو آ رہی تھی کہ اس جیسی خوشبو کسی چیز میں نہیں دیکھی حتیٰ کہ بعض افراد نے جن کے ہاتھوں کو خون لگ گیا تھا سارا دن ان سے خوشبو آتی رہی یہ خوشبو لوگوں نے عام طور پر محسوس کی۔^۱

۱..... (علمائے دیوبند کے آخری لمحات: ج ۲، ص ۳۵۹)

(باب نمبر ۱۴)

فرشتے اور خوشبو

جبریل علیہ السلام کی خوشبو سب سے بہتر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ فَبَيْنَمَا لَهُ ذُكَاْنَا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِهِ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ أَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا كَأَنَّ ثِيَابَهُ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَذْنُو يَا مُحَمَّدُ قَالَ أَذْنُهُ فَمَا زَالَ يَقُولُ أَذْنُو مَرَارًا وَيَقُولُ لَهُ أَذْنٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتُحِجَّ الْبَيْتَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتَوْمُنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِحْسَانُ قَالَ
 أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ
 قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَتَكْسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ
 أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا
 الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا إِذَا
 رَأَيْتِ الرَّعَاءَ الْبُهِمَ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ وَرَأَيْتِ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ
 مُلُوكَ الْأَرْضِ وَرَأَيْتِ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسًا لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ إِنَّ
 اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِي
 بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِنْكُمْ
 وَإِنَّهُ لَجَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان ایسے
 تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان نہ
 سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم
 لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چاہا کہ بیٹھنے کے واسطے ایک جگہ بنائی
 جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لے پھر ہم نے
 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک اونچا چوبترہ مٹی سے بنایا۔ آپ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی
 حاضر ہوا کہ جس کا منہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی

۱۔..... (سنن النسائي: كتاب الايمان وشرائعه / صفة الاسلام والايمان، ج ۸، ص ۱۰۱، رقم
 الحديث ۴۹۹۱، مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب)

خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا السلام علیک یا محمد! آپؐ نے فرمایا آجا۔ وہ قریب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا اے محمد! مجھ کو بتلا کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ خداوند قدوس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا جس وقت میں یہ تمام باتیں کر لوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا اے محمد! بتلا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوند قدوس پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مومن ہو جاؤں گا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔ پھر اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بتلا کہ احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم خداوند قدوس کی اس طریقہ سے عبادت کرو جیسے کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کر سکو تو (کم از کم) اس طرح عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا پھر وہ شخص کہنے لگا اے محمد! مجھ کو بتلا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ بات سن کر آپؐ نے سر

(مبارک) جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجھول جانور چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں اور جو لوگ اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔ پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ خداوند قدوس کے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبریل تھے جو کہ وحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لائے تھے۔

زعفران میں لتھڑے والے کے پاس فرشتے نہیں آتے

حضرت عمار فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ، وَلَا الْمُتَضَمِّنِ بَزَعْفَرَانٍ، وَلَا الْجُنُبِ“۔

ترجمہ: ”فرشتے کافر کے جنازہ میں نہیں آتے اور نہ ہی زعفران (ایک قسم کی خوشبو) میں لتھڑے ہوئے اور نہ ہی جنبی کے پاس آتے ہیں۔

۱.....(مسند احمد بن حنبل: حدیث عمار بن یاسر، ج ۳، ص ۱۸۱، رقم الحدیث ۱۸۸۸۶، مؤسسة الرسالة)

فرشتوں کو خوشبو پسند ہے

حضرت عطاء (ابن ابی رباح) فرماتے ہیں کہ:

”أَنْ سَلَمَانَ أَصَابَ مَسْكًا فَاسْتَوْدَعَهُ امْرَأَتَهُ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ: أَيُّنَ الذِّى كُنْتُ اسْتَوْدَعْتُكَ؟ قَالَتْ: هُوَ ذَا، قَالَ: فَأَذِيفِيهِ بِالْمَاءِ وَرَشِيهِ حَوْلَ فِرَاشِي فَإِنَّهُ يَحْضُرُنِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَلَا يَشْرَبُونَ الشَّرَابَ وَيَجِدُونَ الرِّيحَ“۔^۱
ترجمہ: حضرت سلمان (فارسی) کے پاس کستوری آئی تو انہوں نے اس کو اپنی بیوی کے پاس بطور امانت رکھ دیا جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو پوچھا وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تمہارے پاس رکھی تھی؟ تو انہوں نے کہا یہ ہے، فرمایا اس کو پانی میں گھول دو اور میرے بستر کے ارد گرد چھڑک دو کیونکہ میرے پاس اللہ کی ایسی مخلوق آنے والی ہے جو نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں بس خوشبو سونگھتے ہیں۔

فرشتوں کی خوشبو کیسی ہے

حضرت امام جعفر بن محمد نے فرمایا کہ:

”رِيحُ الْمَلَائِكَةِ رِيحُ الْوَرْدِ، وَرِيحُ الْأَنْبِيَاءِ رِيحُ السَّفَرِجِلِ. وَلَمْ أَقِفْ لَهُ عَلَى سَنَدٍ“۔^۲

ترجمہ: ”فرشتوں کی خوشبو گلاب کے پھول جیسی ہے اور انبیاء کرام کی خوشبو ناشپاتی جیسی ہے۔ لیکن میں اس بات کی سند سے واقف نہیں ہوا۔

خلوق میں لتھڑے ہوئے کے پاس فرشتے نہیں آتے

ابن عباس فرماتے ہیں کہ:

۱.....(الجبائک فی اخبار الملائک: جامع اخبار الملائکة، ج ۱، ص ۱۶۰، دار الکتب العلمیة)
۲.....(الجبائک فی اخبار الملائک: جامع اخبار الملائکة، ص ۲۷۵، دار الکتب العلمیة)

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ الْجَنْبَ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخُلُقِ حَتَّى يَغْتَسِلَ ۚ
ترجمہ: ”فرشتے نہ تو جنابت والے کے پاس اور نہ ہی خلوق میں لتھڑے ہوئے
کے پاس آتے ہیں یہاں تک کہ دونوں (قسم کے لوگ) غسل کر لیں۔

تین لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرِبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخُلُقِ،
وَالْجُنُبُ، إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ“۔ ۱

ترجمہ: تین قسم کے لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے ہیں۔ کافر کی لاش اور جس
نے خلوق (زعفران سے مرکب خوشبو) لگائی ہو اور جنبی آدمی الایہ کہ وضو کر لے۔
نوٹ: خلوق زعفران سے مرکب خوشبو ہے اس کا استعمال ناجائز ہے اس لئے کہ یہ عورتوں کی
خوشبو ہے۔ ۲

کیا حضرت جبریل علیہ السلام کی تخلیق کا نور سے ہوئی؟

آج کل عوام میں یہ بات بہت طول پکڑ رہی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کی پیدائش کا نور
سے ہوئی ہے، حقیقت میں اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے۔ قرآن مجید ان کی تخلیق کے متعلق
بالکل خاموش ہے۔ البتہ حدیث میں آتا ہے کہ فرشتوں کی تخلیق نور سے ہوئی ہے۔

۱..... (کنز العمال: کتاب الطہارۃ / الفصل الأول فی موجبات الغسل، ج، ۹، ص، ۳۷۸، رقم
الحديث، ۲۶۵۵۳، مؤسسة الرسالة)

۲..... (سنن أبي داود: کتاب الترجل / باب فی الخلق للرجال، ج، ۴، ص، ۸۰، ۸۱،
المکتبة العصرية، صیدا، بیروت)

۳..... ”الخلق وهو بفتح المعجمة قال ابن الأثير ”وهو طيب معروف مركب من الزعفران وغيره
من أنواع الطيب وإنما نهى عنه لأنه من طيب النساء“ (آداب الزفاف فی السنة المطهرة: توضؤ
الجنب قبل النوم، ج، ۱، ص، ۱۵، دار السلام)

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ:
 ”خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ
 آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ“۔^۱
 ترجمہ: ”فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا
 گیا ہے اور حضرت آدم کو اس چیز سے (جس کا ذکر قرآن مجید میں) کیا گیا ہے۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

=====

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الزہد والرقائق / باب فی احادیث متفرقة، ج، ۴، ص، ۲۲۹۴، رقم
 الحدیث، ۲۹۹۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(فصل نمبر ۱)

جنت اور خوشبو

جنت کی مٹی کی خوشبو

جنت کی مٹی مشک کی ہوگی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”فَرَجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، مُمْتَلِئَةٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي. ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ، فَقَالَ: أَرْسَلْ إِلَيْهِ؟ قَالَ نَعَمْ. فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: لِيَجْبِرِيلُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى، حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ

الثَّانِيَّةُ ، فَقَالَ لِحَازِنِهَا : افْتَحْ ، فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ ،
فَفَتَحَ . قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ : أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ ، وَادْرِيسَ ،
وَمُوسَى ، وَعِيسَى ، وَإِبْرَاهِيمَ ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يُثَبِّثْ
كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ : أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا ،
وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ : فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ
ﷺ بِادْرِيسَ ، قَالَ : مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ .
فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : ادْرِيسُ ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى ، فَقَالَ : مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا مُوسَى ،
ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِالْأَخِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، فَقُلْتُ :
مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا عِيسَى ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا
إِبْرَاهِيمَ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ : أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا
حَبَّةَ الْأَنْصَارِيِّ : كَانَا يَقُولَانِ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى
ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ . قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ
بْنُ مَالِكٍ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ
صَلَاةً ، قَالَ : فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ،
فَرَاغَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، قُلْتُ : وَضَعَ
شَطْرَهَا ، فَقَالَ : رَاجِعْ رَبِّكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ، فَرَجَعْتُ
فَوَضَعَ شَطْرَهَا ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَإِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَرَجَعْتُهُ ، فَقَالَ : هِيَ خَمْسٌ ، وَهِيَ

خَمْسُونَ ، لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلَ لَدَيَّ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ : رَاجِعْ رَبَّكَ ، فَقُلْتُ : اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ، وَغَشِيَهَا الْوَانُ لَا أَذْرِي مَا هِيَ ، ثُمَّ أَذْخَلْتُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللَّوْلُؤِ ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ .^۱

ترجمہ: ”میرے گھر کی چھت کھول دی گئی، اس وقت میں مکہ میں تھا پھر جبریل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اس کو میرے سینے میں رکھ دیا، پھر سینے کو جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف لے کر چلے جب میں پہلے آسمان پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل، پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے، جواب دیا، ہاں میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا، جی ہاں! پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے، وہاں ہم نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کی دائیں طرف کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے اور کچھ بائیں طرف تھے۔ جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا، آؤ اچھے آئے ہو۔ صالح نبی اور صالح بیٹے! میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں یہ ان کے بیٹوں کی روئیں ہیں۔ جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ

۱..... (صحیح البخاری : کتاب الصلاة/باب کیف فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْأَسْرَاءِ ، ج ، ۱ ، ص ، ۹۲ ، رقم الحدیث ، ۳۴۹ ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روہیں ہیں۔ اس لئے جب وہ اپنی دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس نے کہا کہ ابوذر نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ یعنی نبی اکرم ﷺ پر آسمان پر آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو موجود پایا۔ ابوذر نے ہر ایک کا ٹھکانہ بیان نہیں کیا۔ البتہ اتنا بیان کیا کہ حضور ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان پر پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر۔ انس نے بیان کیا کہ جب جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادریس علیہ السلام پر گزرے، تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آؤ ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آؤ ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا، انہوں نے کہا کہ آؤ اچھے آؤ ہو صالح نبی اور صالح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے فرمایا انہوں نے کہا کہ آؤ اچھے آؤ ہو صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب نے کہا مجھے ابوبکر بن حزم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عباس اور ابو حنیفہ الانصاری رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر مجھے جبریل علیہ السلام لے کر چڑھے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں

مجھے قلم کی آواز سنائی دی (جو لکھنے والوں فرشتوں کی آواز تھی) ابن حزم نے (اپنے شیخ سے) اور انس بن مالک نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں واپس جائیے۔ کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا، پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے۔ پھر میں بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر پائے گی، پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میری بات بدلی نہیں جاتی۔ اب میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جائیے۔ لیکن میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہی تک لے گئے جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا، میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ:

”أَرْضُ الْجَنَّةِ مِنْ فِضَّةٍ مِنْ وَرَقٍ، وَتُرَابُهَا مِسْكٌ، وَأُصُولُ شَجَرِهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ، وَأَفْنَانُهَا لَوْلُؤٌ وَزَبْرُجَدٌ وَيَاقُوتٌ، الْوَرَقُ وَالشَّمْرُ تَحْتَ ذَلِكَ فَمَنْ أَكَلَ قَائِمًا لَمْ يُؤْذِهِ، وَمَنْ أَكَلَ جَالِسًا لَمْ يُؤْذِهِ، وَمَنْ أَكَلَ مُضْطَجِعًا لَمْ يُؤْذِهِ ۱۔

ترجمہ ”جنت کی زمین چاندی کے ورق سے بنی ہوئی ہے، اس کی مٹی مشک کی ہے، اس کے درختوں کے تنے سونے چاندی کے ہیں اور اس کی ٹہنیاں موتی، زبرجد اور یاقوت کی بنی ہوئیں ہیں، اس کے پتے اور پھل اس کے نیچے ہیں جو کھڑا ہو کر کھائے اس کو بھی دشواری نہ ہوگی اور جو بیٹھ کر کھائے اس کو بھی تکلیف نہ ہوگی اور جو لیٹ کر کھانے کا ارادہ کرے اس کو بھی دقت نہ ہوگی (بالفاظ دیگر پھل خود بخود نیچے آتا جائے گا)۔“

جنت کے تین درجوں کی مٹی مشک اور کستوری کی

حضرت سلیم بن عامر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ فَأَوَّلُهَا دَرَجَةٌ مِنْ فِضَّةٍ أَرْضُهَا فِضَّةٌ، وَمَسَاكِينُهَا فِضَّةٌ، وَآخِرُهَا فِضَّةٌ، وَتُرَابُهَا مِسْكٌ، وَالثَّانِيَةُ أَرْضُهَا ذَهَبٌ، وَمَسَاكِينُهَا ذَهَبٌ وَتُرَابُهَا مِسْكٌ، وَالثَّالِثَةُ أَرْضُهَا لَوْلُؤٌ وَتُرَابُهَا مِسْكٌ وَسَبْعَةٌ وَتَسْعُونَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ“ ۲۔

ترجمہ: ”جنت کے سو درجے ہیں، پہلا درجہ چاندی کا ہے اس کی زمین بھی چاندی

۱.....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: باب صفة أرض الجنة، ج، ۲، ص، ۵۱، رقم الحديث، ۲۰۷، دار الريان للتراث، دمشق، سوريا)

۲.....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: صفة درج الجنة، ج، ۲، ص، ۷۱، رقم الحديث، ۲۳۴، دار الريان للتراث، دمشق، سوريا)

کی ہے، اس کے محلات بھی چاندی کے اور اس کے برتن بھی چاندی کے اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔ دوسرے درجہ کی زمین سونے کی اس کے محلات بھی سونے کے اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔ تیسرے درجہ کی زمین موتیوں کی اور اس کی مٹی کستوری کی، اس کے بعد ستانوے درجہ اور ہیں کسی آنکھ نے نہ اس کی صفات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل و دماغ میں اس کا خیال گزرا۔“

جنت کا گارا خوشبودار مشک اور کستوری کا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ:

”سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ، كَيْفَ بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: لَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرَابُهَا الزُّعْفَرَانُ“۔
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ سے جنت کی تعمیر کے بارے میں پوچھا گیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی، اس کا گارا نفیس مہکتا ہوا مشک اور کستوری کا اور اس کے سنگریزے موتیوں اور یاقوت کے اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔“

فرطہ حیرت میں ڈالنے والی جنت کی خوشبوئیں

حضرت اسامہ بن زیدؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْجَنَّةَ فَقَالَ: ”هِيَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ رَيْحَانَةٌ تَهْتَرُ وَنُورٌ يَتَلَأَلُ“۔ ۱

۱.....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: صفة حيطان الجنة، ج، ۲، ص، ۷۴، رقم الحديث،

۲۳۸، دار الريان للتراث، دمشق، سوريا)

۲.....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: ذكر نهار الجنة ونورها، ج، ۲، ص، ۵۲، رقم الحديث

۲۰۹، دار الريان للتراث، دمشق، سوريا)

ترجمہ: ایک مرتبہ رسول اللہ نے جنت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کعبہ کے رب کی قسم اس کی مہکیں حیرت میں ڈالنے والی ہیں اور اس کا نور چمکنے والا ہے۔ جنت کی نعمتوں کے ظہور پر زمین و آسمان کے خلا کا خوشبو سے پر ہو جانا حضرت عامر بن سعید اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظَفْرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَخَرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ فَبَدَأَ سَوَارُهُ لَطَمَسَ ضَوْؤُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ۔“
ترجمہ: ”اگر ناخن سے کم حصہ جنت کی نعمتوں کا ظاہر ہو جائے تو زمین و آسمان کا خلا خوشبو سے پُر ہو جائے... مہک جائے۔ اگر اہل جنت میں سے کوئی دنیا میں جھانک لے اور اپنے زیور کو ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی مدہم ہو جائے جیسا کہ سورج کی روشنی سے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں۔“

اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو

اللہ رب العزت اہل جنت کو بہت سی نعمتوں سے نوازیں گے ان میں اہل ایمان کو ایک نعمت یہ بھی ملے گی کہ ان کا پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَنْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، آتَتْهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلْوَةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخٌ سَوْقَهُمَا مِنْ وَرَاءِ

۱..... (صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: ذكر نهار الجنة ونورها، ج، ۲، ص، ۵۳، رقم الحديث، ۲۱۰، دار الريان للتراث، دمشق، سوريا)

الْحَمِّ مِنَ الْحُسْنِ ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ
وَاحِدٌ ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا“۔^۱
ترجمہ: ”جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے ایسے روشن

- ۱.....(صحیح البخاری: کتاب بدء الخلق /باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ج ۲، ص ۳۴۳، رقم الحديث ۳۲۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت)
- وروی الامام احمد والنسائي من حديث الأعمش عن تمام بن عتبة، سمعت زيد بن أرقم قال: جاء رجل من أهل الكتاب فقال: يا أبا القاسم: تزعم أن أهل الكتاب يأكلون ويشربون؟ قال: نعم والذي نفس محمد بيده، ان الرجل منهم ليعطي قوة مائة رجل في الأكل والشرب والجماع والشهوة. قال: ان الذي يأكل ويشرب تكون له الحاجة، وليس في الجنة أذى؟ قال: تكون حاجة أحدهم رشحاً يفيض من جلدهم كريح المسك فيضمر بطنه“.(تفسير ابن كثير: ج ۲، ص ۵۳۳، دار الكتب العلمية، بيروت)
- ”وَرَزَقُ كَرِيمٌ“ يقول: لهم في الجنة مطعم ومشرب هني كريم، لا يتغير في أجوافهم فيصير نجواً، ولكنه يصير رشحاً كرشح المسك“.(تفسير الطبري: ج ۱۲، ص ۸۸، مؤسسة الرسالة)
- ”وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً“ يقول تعالى ذكره: وسقى هؤلاء الأبرار ربهم شراباً طهوراً، ومن طهره أنه لا يصير بولاً نجساً، ولكنه يصير رشحاً من أبدانهم كرشح المسك.....”وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَاباً طَهُوراً“ قال: عرق يفيض من أعراضهم مثل ريح المسك“.(تفسير الطبري: ج ۲۴، ص ۱۱۳، مؤسسة الرسالة)
- ”ان أهل الجنة اذا أكلوا وشربوا ما شاءوا دَعَوْا بِالشَّرَابِ الطَّهَوْرِ فيشربونه، فتطهر بذلك بطونهم ويكون ما أكلوا وشربوا رشحاً وريح مسك، فتضمر لذلك بطونهم“.(تفسير الطبري: ج ۲۴، ص ۱۱۲، مؤسسة الرسالة)
- ”لما ذكر تعالى حال الاشقياء ثنى بذكر السعداء، وهم الذين آمنوا وعملوا الصالحات، فأمنت قلوبهم وعملت جوارحهم الأعمال الصالحة قولاً وفعلاً من الاتيان بالطاعات وترك المنكرات، وبهذا ورثوا الجنات، المشتعلة على الغرف العاليات، والسرر الصفوفات، والقطوف الدانيات، والفرش المرتفعات، والحسان الخيرات، والفواكه المتنوعات، والمأكول المشتبهات، والمشارب المستلذات، والنظر الى خالق الأرض والسماوات، وهم في ذلك خالدون، لا يموتون ولا يهرمون ولا يمرضون، وينامون ولا يتغيطون، ولا يصقون ولا يتمخطون، ان هو الا رشح مسك يعرفون“.(تفسير ابن كثير: ج ۴، ص ۳۱۵، دار طيبة للنشر والتوزيع)
- ”عن ابراهيم التيمي قال: بلغني: أنه يقسم للرجل من أهل الجنة شهوة مئة، وأكلهم ونهمتهم، فاذا أكل سقى شراباً طهوراً، يخرج من جلده رشحاً كرشح المسك، ثم تعود شهوته“.
- (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار /ما ذكر في صفة الجنة وما فيها مما أعد لأهلها، ج ۱۸، ص ۴۵۱، رقم الحديث ۳۵۱۶۱، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند روشن ہوتا ہے۔ نہ اس میں تھوکیں گے اور نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ پیشاب، پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے۔ انگلیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا۔ پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہوگا اور ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی۔ جن کا حسن ایسا ہوگا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ نہ جنتیوں میں آپس میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض عناد، ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مصروف رہا کریں گے۔“

نوٹ: اے کائنات کے خالق و مالک اے بغیر دعاؤں کے ہمیں رفعتیں اور بلندیاں دینے والے، ہم بہ عاجزی و الحاح دردمندانہ التجا اور اشک بھری گناہگار آنکھوں کے ساتھ تیرے دربار عالی میں دست بدعا ہیں کہ تو ہماری للچائی ہوئی فطرت کی تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کر اور ہمیں جنت الفردوس نصیب فرما۔ گو کہ نامہ اعمال ایسی نیکیوں سے خالی ہو لیکن ایمان کے ہوتے ہوئے تیری رحمت اعمال پر موقف نہیں آمین۔ (عثمانی)

جنت کی شراب کا اہل جنت کا خوشبودار پسینہ بننا

دنیا کے اندر تو اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے لیکن جنت میں اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پاکیزہ شراب پلائیں گے۔
چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا“۔^۱

ترجمہ: ”اور ان کا رب ان کو شراب طہور پلائے گا۔“

صاحب معالم التنزیل ”طہور“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

۱..... (سورۃ الدھر: پارہ ۲۹، رقم الآیۃ، ۲۱)

”طَاهِرًا مِنَ الْأَقْدَارِ وَالْأَقْدَاءِ لَمْ تُدْنَسْهُ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ
كَخَمْرِ الدُّنْيَا“۔^۱

ترجمہ: ”وہ شراب گھاؤ نے اور نجس اجزاء سے پاک ہوگی اور دنیا کی شراب جو ہاتھ وغیرہ ملنے سے میلی ہو جاتی ہے اس میلے پن سے وہ شراب محفوظ ہوگی۔“

جب اہل جنت کو شراب پلائی جائے گی تو وہ ان کے جسم میں ناپاک پیشاب کی شکل اختیار نہیں کرے گی بلکہ پسینہ بن جائے گی اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اس کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے کھانا دیا جائے گا پھر شراب طہوردی جائے گی، شراب پینے سے ان کے پیٹ پاک ہو جائیں گے اور جو کچھ کھایا ہوگا وہ پسینہ بن کر جلد بدن سے خارج ہو جائے گا جس کی خوشبو خالص مشک جیسی ہوگی (جسم سے پسینہ خارج ہونے کے بعد) اہل جنت کو پھر کھانے کی طلب ہونے لگے گی۔^۲

دنیا کی شراب پینے کے بعد سردرد، جگر کا موٹاپا، ہیپائٹس (Hepatitis)، نامردی، ڈپریشن (Depression)، کینسر (Cancer) پیٹ کا خراب ہونا، موٹاپا، ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) وغیرہ جیسی موذی امراض لاحق ہونے کا خطرہ ہے، لیکن جنت کی شراب سے نہ نشہ ہوگا، نہ سردرد اور نہ ہی گالی گلوچ کی نوبت آئی گی۔
چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ لَا فِيهَا غَوْلٌ
وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ“۔^۳

۱..... (معالم التنزيل: ج، ۶، ص ۹۹۵، دارالسلام، ریاض)

۲..... ”قال أبو قلابة وإبراهيم أنه لا يصير لولا نجسا ولكن يصير رشحا في أبدانهم كريح المسك وذلك أنهم يوتون بالطعام وإذا كان آخر ذلك أتوا بالشراب الطهور فيشربون فيطهر بذلك بطونهم ويصير ما أكلوا رشحا يخرج من جلودهم أطيب من المسك الأذفر تعود شهوتهم“۔ التفسير المظهر: ج، ۱۰، ص ۱۶۰)

۳..... (سورة الصافات: پارہ، ۲۳، رقم الآية، ۴۵، ۴۶، ۴۷)

ترجمہ: ”ان کے پاس شراب کا ایسا جام لایا جائے گا جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا ہوا ہوگا۔ وہ شراب سفید ہوگی پینے والوں کے لئے لذیذ ہوگی۔ نہ اس سے درد سر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آئے گا۔“

”لَا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْنِيَةٌ“۔^۱

ترجمہ: ”نہ اس میں کوئی لغوبات ہوگی اور نہ کوئی گناہ کی بات۔“

اہل جنت کے ڈکار کی خوشبو

اہل جنت کے ڈکار کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ:

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَفَلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَغْشَوْنَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ. قَالُوا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ. يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ، كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفْسَ“۔^۲

ترجمہ: ”جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ ہی پیشاب اور پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے صحابہ کرام نے عرض کیا تو پھر کھانا کدھر جائے گا تو آپؐ نے فرمایا ڈکار اور پسینہ آئے گا اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کو تسبیح اور تحمید کا الہام ہوگا جس طرح کہ انھیں سانس کا الہام ہوتا ہے۔“

۱..... (سورہ طور: پارہ ۷، رقم الآیہ، ۲۳)

۲..... (صحیح مسلم: کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها / باب في صفات الجنة وأهلها، وتسبيحهم فيها بكرة وعشيا، ج ۴، ص ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، رقم الحديث، ۲۸۳۵، دار الكتب العلمية) ”عن أبي قلابة، في قوله تعالى: (شَرَاباً طَهُوراً) قال: إذا أكلوا وشربوا ما شاء الله من الطعام والشراب دعوا بالشراب الطهور فيشربون فيطهرهم، فيكون ما أكلوا وما شربوا جُشَاءً، ورشح مسك يفيض من جلودهم، وتضمحل لذلك بطونهم“۔ (تفسر عبد الرزاق: ج ۳، ص ۳۷۷)

جنت میں ابر کا خوشبو برسانا

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ، قَالَ سَعِيدٌ: أَوْفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا، نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، فَيُؤَذَّنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيُزَوَّرُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُبْرَزُ لَهُمْ عَرْشُهُ، وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَتُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لَوْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيَّةٌ، عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ، مَا يَرُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: كَذَلِكَ اتَّتَمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ أَحَدٌ إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَاضِرَةً، حَتَّى إِنَّهُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنْكُمْ: أَلَا تَذْكُرُ يَا فُلَانُ يَوْمَ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ يُذَكِّرُهُ بَعْضُ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيِّبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، ثُمَّ يَقُولُ: قُومُوا إِلَيَّ مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ، فَخَذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ، قَالَ: فَنَاتَى سُوقًا قَدْ حُقِّتْ بِهِ

الْمَلَائِكَةُ، فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، قَالَ: فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُشْتَرَى، وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيُقْبَلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيُلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ، وَمَا فِيهِمْ دُنْيَاءٌ فَيَرَوْعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ، فَمَا يَنْقُضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَمَثَّلَ لَهُ عَلَيْهِ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، قَالَ: ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَتَلْقَانَا أَرْوَاجُنَا، فَيَقْلُنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطَّيِّبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَنَقُولُ: إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَحْقُنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا“۔^۱

ترجمہ: ”وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا کیا وہاں بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے اتریں گے پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کیلئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود ظاہر ہوگا جنت کے باغوں میں سے اور سونے کے منبر اور چاندی کے منبر یہ سب کرسیاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر

۱..... (سنن ابن ماجہ: باب صفة الجنة، رقم الحديث، ج ۲، ص ۱۴۵۰، رقم الحديث، ۴۳۳۶، دار احیاء الکتب العربیة، فیصل عیسی البابی الحلبي)

ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہوگا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہوگا کہ کرسی والے درجہ میں ہم سے زیادہ نہیں ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں کیا تم ایک دوسرے سے چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں جھگڑا کرتے ہو ہم نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اسی طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہو کر بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اے فلاں تجھ کو یاد ہے تو نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا تھا اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیئے اور تیری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو میں اس درجہ تک پہنچا پھر وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ناگہاں ایک بادل اوپر سے آ کر ان کو ڈھانپ لے گا اور ایسی خوشبو برسائے گا کہ انہوں نے ایسی خوشبو کبھی نہیں سونگھی ہوگی پھر پروردگار فرمائے گا اب اٹھو اور جو میں نے تمہارے لئے تیار کیا ہے اس میں جو تمہیں پسند آئے وہ لے لو اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس وقت ہم ایک بازار میں جائیں گے جس کو ملائکہ گھیرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں موجود ہوں گی کہ ان جیسی کوئی چیز نہ کبھی آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ دل پر ان کا تصور گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے لئے اٹھا دیا جائے گا وہاں نہ کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے پھر ایک شخص سامنے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملے گا جس کا مرتبہ کم ہوگا وہ اس کا لباس اور ٹھاٹھ دیکھ کر

ڈرجائے گا لیکن ابھی اس کی گفتگو اس شخص سے ختم نہ ہوگی کہ اس پر بھی اس سے بہتر لباس بن جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو غم نہ ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے اپنے مکان میں واپس ہوں گے وہاں ہماری بیویاں ہم سے مرحبا، خوش آمدید کہہ کر ملاقات کریں گی اور کہیں گی تم تو اس حال میں واپس آئے کہ تمہارا حسن و جمال اور خوشبو اس سے کہیں زیادہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان (بیویوں) سے کہیں گے کہ آج ہم اپنے پروردگار کے پاس بیٹھے تھے۔“

جنت کی عورت اگر دنیا میں نظر کرے تو دنیا معطر ہو جائے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدِكُمْ، أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ مِنَ الْجَنَّةِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءِ ثَمَرٍ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْحِمَارَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا“۔^۱

ترجمہ: ”اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ایک صبح یا ایک شام نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ یا ایک قدم کے فاصلے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے تو آسمان سے لے کر زمین تک روشن و منور کر دے اور ان تمام کو خوشبو سے بھر دے اور اس کا دوپٹہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔“

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الرقاق / باب صفة الجنة والنار، ج، ۸، ص، ۱۷۷، رقم الحديث ۶۵۶۸، دار طوق النجاة)

حضرت حسن سے روایت کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَشْرَفَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَمَلَّتِ الْأَرْضُ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ ، وَلَنَصِيفُ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، هَلْ تَذَرُونَ مَا النَّصِيفُ؟ هُوَ الْخِمَارُ“۔^۱

ترجمہ: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر جنتیوں میں سے کسی کی عورت (یعنی کوئی حور) زمین کی طرف جھانک لے تو زمین کو مشک کی خوشبو سے بھر دے، اور جنتی عورتوں کی ”نصیف“ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ نصیف کیا ہے؟ وہ اوڑھنی ہے۔“

جنت کی نہر

جنت کی نہروں کا پانی مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتا ہے۔^۲

جنت کے پہاڑ مشک کے ہیں

جنت کے پہاڑ مشک کے ہیں۔

چنانچہ حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ:

”إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ مِنْ خَلْقِهِ غَيْرَ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ : غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ جَعَلَ تَرَابُهَا الْوَرَسَ وَالزَّعْفَرَانَ ، وَجَبَّأَهَا

۱..... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار، ج ۱۸، ص ۴۴۹، رقم الحديث،

۳۵۱۵۶، شركة دار القبلة، المملكة السعودية العربية)

۲..... ”عن عبد الله، قال: أَنَهَارُ الْجَنَّةِ تَفْجُرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مُسْكِ“.

(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار / ما ذكر في صفة الجنة وما فيها مما أعد لأهلها،

ج ۱۸، ص ۴۰۸، رقم الحديث، ۳۵۰۹۰، شركة دار القبلة، المملكة العربية السعودية)

الْمُسْك ، وَخَلَقَ آدَمَ بَيْدِهِ ، وَكَتَبَ التَّوْرَةَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ۚ
ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو پیدا فرمایا ان میں سے اپنے ہاتھ سے کسی چیز
کو نہیں چھوا سوائے تین چیزوں کے۔ اپنے ہاتھ سے درخت لگایا، پھر اس کی مٹی
ورس اور زعفران کی بنائی اور اس کے پہاڑ مشک کے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو
اپنے ہاتھ سے بنایا، اور حضرت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے تورات لکھی۔“
جنت کے پھول کا سردار

سید ریحان اهل الجنة الحناء“۔ ۱

ترجمہ: حنا جنتیوں کے پھولوں کا سردار ہے۔“

جنت کے باغوں کے چشموں کا اہل جنت کے گھروں میں مشک و عنبر چھڑکنا
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”فِيهِمَا عَيْنَيْنِ نَضَّا خَتْنِ“۔ ۲

ترجمہ: ”ان دونوں باغوں میں خوب جوش مارتے ہوئے دو چشمے ہوں گے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ دونوں چشمے جنت والوں پر خیر و برکت نچھاور
کرتے رہیں گے۔ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ یہ چشمے اہل جنت کے گھروں میں
مشک و عنبر چھڑکتے رہیں گے جیسا کہ دنیا والوں کے گھروں میں بارش برستی تھی۔ ۳

۱.....(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب صفة الجنة والنار/ ما ذكر في صفة الجنة وما فيها مما أعد

لأهلها، ج، ۱۸، ص، ۴۰۶، رقم الحديث، ۳۵۰۸۹، شركة دار القبله)

۲.....(كنز العمال: كتاب الزينة والتجمل من قسم الأقوال / الباب الثاني في أنواع الزينة، الطيب،

ج، ۶، ص، ۶۷۳، رقم الحديث، ۱۷۳۴۴، مؤسسة الرسالة)

۳.....(سورة رحمن: پارہ ۲، رقم الآية، ۶۶)

۴.....”فوارتان ويُقال مملستان بالخير والبركة والرَّحْمَةُ والكرامة وَالزِّيَادَةُ من الله“.(تنوير

المقاس من تفسير ابن عباس: ج، ۴، ص، ۴۵۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

﴿بقية حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

پل صراط پار کرنے کے بعد اہل جنت کے پسینہ کی خوشبو
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

”يُحَوَّلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زَمْزَمَ بَيْنَ النَّارِ وَالْجَنَّةِ، فَإِذَا عَبَرَ النَّاسُ الصِّرَاطَ ذَنُوبًا فَشَرِبُوا فَرَشَحُوا عَرَقًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، فَلَمْ يَبْقَ فِي الصُّدْرِ غَشٌّ، وَلَا غَمٌّ، وَلَا غِلٌّ، وَلَا تَحَاسُدٌ، وَلَا تَبَاغُضٌ، إِلَّا ذَهَبَ مَعَ عَاهَاتِ الْجَسَدِ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَتَقُولُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَأَدْخُلُوهَا خَالِدِينَ“۔ ۱

ترجمہ: ”اللہ عزوجل زمزم کو جنت اور آگ کے درمیان پھریں گے۔ جب لوگ پل صراط عبور کر لیں گے قریب ہوں گے پسینہ کے پس مشک سے نفیس پسینہ بہے گا، پس ان کے دل میں نہ کھوٹ اور نہ غم اور نہ حسد اور بغض رہے گا مگر وہ جسم کی آفتوں کے ساتھ چلا جائے گا، وہ جنت میں داخل ہوں گے، فرشتے ان کو کہیں گے تم پر سلامتی ہو تم خوشی کے ساتھ رہو تم اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔“

جنت کی انگلیھٹیوں میں عود کا سلگنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا، وَلَا يَمْتَحِطُونَ، وَلَا يَتَغَوَّطُونَ، آيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ،

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾

عَنْ أَنَسٍ ﴿نَضَاحَتَانِ﴾ بِالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ عَلَى دُورِ الْجَنَّةِ، كَمَا يُنْضَخُ الْمَطَرُ عَلَى دُورِ أَهْلِ الدُّنْيَا“۔ (روح المعانی: ج ۱۴، ص ۱۲۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(صفة الجنة لأبي نعيم الصبہانی: صفة نعيم أهل الجنة ودورها، ج ۲، ص ۴۹، رقم الحديث، ۲۰۳، دار المامون للتراث، دمشق، سوريا)

۱..... (أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه: ج ۲، ص ۴۱، دار حضر، بیروت)

أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَمَجَامِرُهُمُ الْآلُؤَةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مُخٌ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا“۔^۱

ترجمہ: ”جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند، نہ تو جنت میں انہیں تھوک آئے گا نہ ناک کی ریشم نہ پاخانہ، ان کے برتن سونے کے ہونگے ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی اور ان کی انگلیٹیوں میں عود سلگتا رہے گا۔ ان کا پسینہ مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا اور ہر ایک کی دودھ پیو یاں ہوں گی لطافت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، نہ اہل جنت میں آپس میں اختلاف ہوگا نہ بغض و کدورت سب کے دل ایک ہوں گے صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔

اہل جنت کی انگلیٹیوں میں عود ہندی

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”أَهْلُ الْجَنَّةِ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَوُقُودُهُمُ الْآلُؤَةُ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ لَهْيَعَةَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْآلُؤَةُ؟ قَالَ: الْعُودُ الْهِنْدِيُّ الْجَيِّدُ“۔^۲

ترجمہ: ”اہل جنت کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کی انگلیٹیوں میں عود ہندی ڈالا جائے گا (جس سے چاروں اطراف فضا معطر ہو جائے گی)۔“

۱.....(صحیح البخاری: کتاب بدء الخلق / باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ج ۴، ۱۸، ۱)

رقم الحديث ۳۲۴۵، دار طوق النجاة)

۲.....(مسند أحمد: مسند أبي هريرة، ج ۴، ۱۳، ص ۴۱۰، رقم الحديث ۸۶۸۰)

جنت کی دیوار کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِنْ حَائِطَ الْجَنَّةِ لَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ تَرَابُهَا زَعْفَرَانٌ وَطِينُهَا مِسْكٌ وَسُئِلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَرَبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ“۔^۱

ترجمہ: ”جنت کی دیوار کی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی ہے، اس کی مٹی زعفران کی اور گارا مشک ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے جنت کی خاک کے متعلق سوال کیا گیا، آپ (ﷺ) نے فرمایا سفید میدا خالص مشک ہے۔

حوض کوثر کی مٹی کی خوشبو

حوض کوثر کی مٹی مشک کی خوشبو کی طرح ہے۔

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا:

”بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ ، إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ ، حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ ، قُلْتُ : مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ ؟ قَالَ : هَذَا الْكَوْثَرُ ، الَّذِي أُعْطَاكَ رَبُّكَ ، فَإِذَا طِينُهُ ، أَوْ طَيْبُهُ ، مِسْكٌ أَذْفَرُ . شَكَّ هُدْبَةُ“۔^۲

ترجمہ: ”میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچا اس کے دونوں کناروں پر خولدار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے میں نے پوچھا جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوشبو یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔ راوی ہدیہ کو شک تھا۔

۱..... (احیاء علوم الدین: کتاب المراقبة والمحاسبة / صفة حائط الجنة وأراضيها وأشجارها

وأنهارها ، ج ، ۴ ، ص ، ۵۳۸ ، دار المعرفة ، بیروت)

۲..... (صحيح البخاري : كتاب الرقاق / باب في الحوض ، ج ، ۴ ، ص ، ۲۲۷ ، رقم الحديث ،

۶۵۸۱ ، دار الكتب العلمية ، بيروت)

حوض کوثر کے پانی کی خوشبو

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب جناب محمدؐ کو بہت سے انعامات، نوازشات اور عنایات عطا کی ہیں ان میں سے ایک وسیع و عریض، کشادہ و خوبصورت، دلربا و دلنشین اور حسین و جمیل جنتی نہر بھی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبؐ کو عطا فرمائی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ“۔^۱

ترجمہ: ”بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے“۔

یہ نہر مشک سے زیادہ معطر ہے۔

عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَآوُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ

الْمِسْكِ ، وَكَيْزَانُهُ كُنُجُومُ السَّمَاءِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا

ترجمہ: ”میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے

زیادہ سفید اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ ہوگی اور اس کے کوزے آسمان

کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے

گا وہ پھر کبھی بھی (میدان حشر میں) پیاسا نہ ہوگا“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱..... (سورۃ کوثر، پارہ ۳۰، رقم الآیۃ، ۱)

۲..... (صحیح البخاری: کتاب الرقاق / باب فی الحوض، ج ۴، ص ۲۲۷، رقم الحدیث، ۶۵۷۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

”ثم قال: يا محمد أتدري أي نهر هذا قال قلت لا، قال هذا الكوثر الذي أعطاك الله إياه، فإذا فيه آنية الذهب والفضة يجري على رضراض من الياقوت والزمرد مأوّه أشد بياضاً من اللبن قال: فأخذت من آنيته آنية من الذهب، فاغترفت من ذلك الماء، فشربت فإذا هو أحلى من العسل وأشد رائحته من المسك“۔ تفسیر ابن کثیر: ج ۳، ص ۸۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت

”بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ، إِذْ عُرِضَ لِي نَهْرٌ حَافَّتَاهُ قَبَابُ اللُّؤْلُؤِ، قُلْتُ لِلْمَلَكِ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ، قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًَا“۔^۱

ترجمہ: ”میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک نہر دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی ہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی، تو وہ مشک تھی۔ پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی آگئی اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا“۔

جنت کی ایک وادی سے آنے والی خوشبو پر رسول اللہ کا اظہار تعجب معراج کے موقع پر رسول اللہ کو ساتوں آسمانوں کی سیر کروائی گئی۔ جب نبی کریم سرور دو عالم جنت کی ایک وادی میں پہنچے تو آپ ﷺ کو تازہ اور ٹھنڈی ہوا کے ساتھ ساتھ مشک کی خوشبو محسوس ہوئی اور آواز بھی سنائی دی۔ تو آنحضرتؐ نے کہا کہ اے جبریل! یہ پاکیزہ ہوا، مشک کی خوشبو اور آواز کیسی؟ یہ جنت کی آواز ہے وہ کہہ رہی ہے اے رب میرے اہل لے کر آجن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، میری خوشبو، میری ریشم، میری خوبصورت اور موٹا ریشم، میرے موتی، میرے چاندی، میرا سونا، میرے پھل، میرے شہر میری شراب اور میرا دودھ زیادہ ہو گیا۔ آپ ان کو لے آئیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”کہ تیرے لئے ہر مسلمان اور مومن مرد اور عورت ہے، اور جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لایا، اور اچھے عمل کرنے کے ساتھ میرے ساتھ کسی کو شریک

۱..... (سنن الترمذی: ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الكوثر، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر) واللفظ له؛ مسند أحمد، رقم الحديث، ۱۲۹۸۹. قال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ. وفي الحاشية مسند أحمد: إسناده صحيح على شرط الشيخين.

نہ ٹھہرایا ہو، اور جو کوئی مجھ سے ڈرامیں اسے امان دوں گا اور جو کوئی مجھ سے سوال کرے گا میں اسے عطا کروں گا، جو کوئی مجھے قرض دے گا میں جزا دوں گا، جو کوئی مجھ پر توکل کرے گا میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہوں تو جنت نے کہا کہ میں راضی ہو گئی۔ ۱۔

جنت کا پھول خوشبودار ہے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتُ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: أَلَا مُشَمَّرٌ لِلْجَنَّةِ؟ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَطَرَ لَهَا، هِيَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ نُورٌ يَتَلَأَلُ، وَرَيْحَانَةٌ تَهْتَرُ، وَقَصْرٌ مَشِيدٌ، وَنَهْرٌ مُطَرِدٌ، وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ، وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءُ جَمِيلَةٌ، وَحُلُلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا، فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ، فِي دَارٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بِهِيَّةٍ قَالُوا: نَحْنُ الْمُشَمَّرُونَ لَهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: قُولُوا إِنِ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَضَّ عَلَيْهِ“ ۲۔

ترجمہ ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا کیا کوئی شخص

۱..... ”ثُمَّ أَتَى عَلَى وَادٍ فَوَجَدَ رِيحًا بَارِدَةً طَيِّبَةً وَوَجَدَ رِيحَ الْمِسْكِ وَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: يَا جَبْرِيلُ! مَا هَذِهِ الرِّيحُ الْبَارِدَةُ الطَّيِّبَةُ وَرِيحُ الْمِسْكِ؟ وَمَا هَذَا الصَّوْتُ؟ قَالَ: هَذَا صَوْتُ الْجَنَّةِ تَقُولُ: يَا رَبِّ انْتِنِي بِأَهْلِي وَمَا وَعَدْتَنِي فَقَدْ كُنْتُ عَرَفِي، وَخَرِيرِي، وَسُنْدُسِي، وَإِسْتَبْرَقِي، وَغَبَقْرِي، وَلَوْلُؤِي، وَمَرْجَانِي، وَفُضْطِي، وَذَهَبِي، وَأَبَارِيقِي، وَفَوَاكِهِي، وَعَسَلِي، وَخَمْرِي، وَلَبَنِي، فَأَنْتِنِي بِمَا وَعَدْتَنِي، فَقَالَ: لَكَ كُلُّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ، وَمُؤْمِنٌ وَمُؤْمِنَةٍ، وَمَنْ آمَنَ بِي وَبِرُسُلِي، وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا، وَلَمْ يَتَّخِذْ مِنْ دُونِي أَنْدَادًا، وَمَنْ خَشِيَني آمَنَتْهُ، وَمَنْ سَأَلَنِي أُعْطِيَتْهُ، وَمَنْ أَقْرَضَنِي جَزَيْتُهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيَّ كَيْفِيَّتَهُ، وَأَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا أُخْلِفُ الْمِيعَادَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ إِلَى قَبَارِكِ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ قَالَتْ: فَقَدْ رَضِيتُ. (دلائل النبوة للبيهقي محققا: باب الدليل على أن النبي ﷺ عرج به الى ج، ۲، ص، ۳۹۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲..... (سنن ابن ماجه: كتاب الزهد/باب صفة الجنة، ج، ۲، ص، ۱۴۴۸، رقم الحديث، ۴۳۳۲، دار احياء الكتب العربية)

جنت کیلئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی چیز نہیں ہے قسم اللہ کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے پکے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازہ بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس کیلئے کمر باندھتے ہیں آپ نے فرمایا ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی۔

جنت کی حور

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”خلق اللہ الحور من أصابع رجليها إلى ركبتيها من الزعفران ومن ركبتيها إلى ثدييها من المسك ومن ثدييها إلى عنقها من العنبر ومن عنقها إلى رأسها من الكافور الأبيض“۔^۱
ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے حور کو اس کی پاؤں کی انگلیوں سے گھٹنوں تک زعفران سے اور اس کے گھٹنوں سے سینے تک مشک سے اور اس کی چھاتی سے گردن تک عنبر سے اور اس کی گردن سے سر تک سفید کافور سے بنایا ہے۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱..... (نزہۃ المجالس و منتخب النفائس: ج ۲، ص ۲۱۲، المطبعة الكاسطية، مصر)

(فصل نمبر ۲)

جولوگ جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے

ایسے شخص کو قتل کرنا جس سے عہد و پیمان ہو چکا ہو
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تَوْجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا“۔^۱

ترجمہ: ”جو کوئی کسی ایسے شخص کو قتل کرے جس سے پہلے معاہدہ ہو چکا ہو تو وہ (قاتل) جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔ درآں حالیکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
أَلَا مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللَّهِ ، وَلَا يَرِحْ رِيحُ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔^۲
ترجمہ: ”جس نے کسی معاہدہ والے شخص کو قتل کیا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذمہ داری میں ہے، اس نے اللہ کے عہد کو توڑا۔ اور وہ جنت کی مہک تک نہ پاسکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آجاتی ہے۔“
حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱.....(صحيح البخاري: كتاب الجزية/باب اثم من قتل معاهدا بغير جرم، ج، ۲، ص، ۹۹، رقم الحديث، ۳۱۶۶، دار طوق النجاة)
۲.....(المستدرک علی الصحيحین: كتاب الجهاد، ج، ۲، ص، ۱۳۸، رقم الحديث، ۲۵۸۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

رِيحُ الْجَنَّةِ لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ عَامٍ ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، وَرَأَيْتُهَا أَنْ يَجِدَهَا قَالَ أَبُو بَكْرَةَ : أَصَمَّ اللَّهُ أَذُنِي إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ هَذَا ۚ ترجمہ: ”جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت سے آجاتی ہے لیکن جو شخص کسی ایسے شخص کو قتل کرے جس کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہے، اللہ تعالیٰ اس پر جنت اور جنت کی خوشبو حرام کر دیتا ہے۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے بہرا کر دے۔“

رعیت کی حفاظت نہ کرنے والا حاکم

حسن روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد، معقل بن یسار کے مرض الموت میں عیادت کے لئے گئے تو معقل نے ان سے کہا کہ تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحْطَها بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ“۔ ۱

ترجمہ: ”جس بندے کو کسی رعیت کا حاکم بنایا اور خیر خواہی کے ذریعے اس کی حفاظت نہیں کی تو جنت کی خوشبو اس کو نہیں پہنچے گی۔“

کپڑے پہننے کے باوجود نگلی عورتیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ

۱.....(المستدرک علی الصحیحین: کتاب الجہاد، ج ۲، ص ۱۳۷، ۲۵۷۹)

۲.....(صحیح البخاری: کتاب الأحکام، باب من استرعى رعية فلم ينصح، ۹، ص ۶۲، رقم الحدیث، ۱۵۰، دار طوق النجاة)

يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءَ كَاسِيَاتٍ عَارِيَاتٍ مُّمِيلَاتٍ مَّا تِلَاثَ
رُتُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا
وَإِنَّ رِيحَهَا لِيُوجِدُ مَنْ مَسِيرَةَ كَذَا وَكَذَا“^۱۔

ترجمہ: ”جہنم والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود نکلی ہیں وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں سر بختی اونٹوں کی طرح ان عورتوں کے سر ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی جنت کی خوشبو اتنی مسافت (یعنی دور) سے محسوس کی جاسکتی ہے۔

امت محمدیہ کے بارہ منافق جنت کی خوشبو نہ پا سکیں گے

حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ:

”قُلْنَا لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ أَرَأَيْتَ رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرُّأْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ
أَوْ عَهْدًا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدُ
إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ
كَافَّةً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي قَالَ
شُعْبَةً وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ أَرَاهُ قَالَ فِي أُمَّتِي اثْنَا
عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَحْمُ
فِي سَمِّ الْحَيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ

۱..... (صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینۃ/باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات، ج ۳، ص ۱۶۸۰، رقم الحدیث، ۲۱۲۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فِي أَكْتَفِيهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ“۔^۱

ترجمہ: ”ہم نے عمار سے عرض کیا کیا تم نے اپنے قاتل میں اپنی رائے سے (معاویہ اور علی کے درمیان جنگ) میں شرکت کی تھی حالانکہ رائے میں غلطی بھی ہوتی ہے اور درستگی بھی یا یہ کوئی وعدہ تھا جس کا تم سے نبی کریم ﷺ نے عہد لیا ہو انہوں نے کہا رسول اللہ نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا جس کا وعدہ آپؐ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میری امت میں شعبہ نے کہا راوی نے کہا کہ حضرت حذیفہ نے حدیث بیان کی اور غندر نے کہا میں بھی یہی خیال کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بارہ منافق ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکہ میں اونٹ داخل ہو جائے ان میں سے آٹھ کے لئے دیلہ (آگ کا شعلہ) کافی ہوگا جو ان کے کندھوں سے ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔“

شوہر سے بلا وجہ طلاق طلب کرنے والی جنت کی خوشبو نہ پاسکے گی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ“۔^۲

ترجمہ: ”جو عورت شوہر سے بلا وجہ طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“

ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱..... (صحیح مسلم: كِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَأَخْكَائِهِمْ، ج، ۴، ص، ۲۱۴۳، رقم الحديث، ۲۷۷۹، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

۲..... (سنن أبي داود: كِتَابُ الطَّلَاقِ، باب في الخلع، ج، ۲، ص، ۲۶۸، رقم الحديث، ۲۲۲۶، المكتبة المصرية، صيدا، بیروت)

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلْتُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ لَمْ تَشُمَّ رِيحَ الْجَنَّةِ ۚ
ترجمہ: جو عورت شوہر سے بلاوجہ طلاق کا سوال کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گی

دنیا کے لئے علم سیکھنے والا جنت کی خوشبو سے محروم
علم سیکھنے کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے نہ کہ دنیا کی
دولت۔ ایسے لوگ جو علم دنیا کے لئے حاصل کرتے ہیں ان کے لئے جنت سے محرومی ہے۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ
بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيحَهَا ۚ
ترجمہ: ”جس شخص نے وہ علم کہ جس سے اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کی
جاتی ہے اس لئے سیکھا کہ اس کے ذریعہ اسے دنیا کا کچھ مال و متاع مل جائے تو
ایسا شخص جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پاسکے گا قیامت کے دن۔ یعنی جنت کی ہوا“۔

قبرستان جانے والی عورتیں جنت کی خوشبو سے محروم

حضرت سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

”أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى ذَاتَ يَوْمٍ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ عَلَى
بَابِ دَارِهِ فَأَتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ
أَيْنَ جِئْتِ؟ فَقَالَتْ كُنْتُ خَرَجْتُ إِلَى مَنْزِلِ فُلَانَةَ الَّتِي مَاتَتْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ ذَهَبْتَ إِلَى قَبْرِهَا فَقَالَتْ مَعَاذَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ
أَفْعَلَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ مَا سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ زُرْتُ

۱..... (المعجم الأوسط: ج، ۵، ص، ۳۳۳، رقم الحديث، ۵۳۶۹، دار الحرمين، القاهرة)
۲..... (سنن أبي داود: كتاب العلم، باب في طلب العلم لغير الله تعالى، ج، ۳، ۳۲۳، رقم
الحديث، ۳۶۶۳، المكتبة المصرية، صيدا، بيروت)
(المستدرک علی الصحیحین: کتاب العلم، ج، ۱، ص، ۱۶۰، رقم الحديث، ۲۸۹،
دار الكتب العلمية، بيروت)

قَبْرِهَا لَمْ تُرِيحِي رَائِحَةَ الْجَنَّةِ“۔^۱

ترجمہ: ”ایک دن آنحضرتؐ نماز پڑھ کر نکلے، اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ آپؐ نے ان سے پوچھا: تم کہاں سے آرہی ہو؟ (تو انہوں نے) کہا فلاں کے گھر گئی تھی، جس کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تم قبرستان بھی گئی تھی؟ (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اللہ کی پناہ: اس بات کے بعد کہ میں آپؐ سے اس کے باے میں (قبرستان اور قبروں پر جانے کے سلسلے میں) اتنی وعید سن چکی ہوں، ایسا کروں گی۔ (یعنی فقط گھر گئی تھی، قبرستان نہیں گئی تھی) آنحضرتؐ نے فرمایا: اگر تو قبرستان چلی جاتی تو جنت کی خوشبو بھی نہ پاتی۔“

گفتگو کے لئے علم حاصل کرنے والے کی جنت کی خوشبو سے محرومی

عائد روایت کرتے ہیں کہ:

”مَنْ يَتَّبِعِ الْعِلْمَ أَوْ الْحَدِيثَ لِيَتَحَدَّثَ بِهِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ أَبَدًا“۔^۲
ترجمہ: ”جو شخص گفتگو کے لئے (نہ کہ عمل کے لئے) علم (دین) یا حدیث حاصل کرے وہ کبھی جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا۔“

باپ کے علاوہ نسبت کرنے والے کے لئے جنت کی خوشبو سے محرومی

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ لَمْ يَرُحْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ“۔^۳

۱..... (نصاب الاحتساب: ج ۱، ص ۱۴۰)

۲..... (الزهد والرفائق لابن مبارک: ج ۱، ص ۱۵، رقم ۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳..... (سنن ابن ماجہ: باب من ادعی الی غیر ابيه أو تولى غیر موالیه، ج ۲، ص ۸۷۰، رقم الحدیث ۲۶۱۱، دار احیاء الکتب العربیہ)

ترجمہ: ”جس نے اپنے باپ کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کی تو جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔“

تین شخص جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے

تین شخص جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے۔

”مجاہد ابی حجاج رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”ثَلَاثَةٌ لَا يَجِدُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا تَوْجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خُمْسِ

مِثْقَلِ سَنَةٍ: الْعَاقُ لِوَالِدِهِ، وَمُذْمِنُ الْخُمْرِ، وَالْبَحِيلُ الْمَنَانُ“۔^۱

ترجمہ: ”تین لوگ جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے، اور جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ والدین کا نافرمان اور شراب خور اور بخیل احسان جتلانے والا۔“

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کے لئے وعید

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے اور جنت کی خوشبو سے محرومی کا سبب ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”ثَلَاثَةٌ لَا يَرِيحُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ: رَجُلٌ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَرَجُلٌ

كَذَبَ عَلَى، وَرَجُلٌ كَذَبَ عَلَى عَيْنَيْهِ“۔^۲

ترجمہ: ”تین اشخاص جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکیں گے۔ ایسا آدمی جس نے اپنے باپ کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کی اور میرے اوپر جھوٹ بولا اور اپنی آنکھوں پر جھوٹ بولا۔“

۱.....(السنة لأبي بكر بن الخلال: باب مناقحة المرجئة، ج، ۵، ص، ۲۶، رقم الحديث، ۱۵۲۱، دار الراية، الرياض)

۲.....(طرق حديث من كذب على متعمدا للطبراني: ابو هريرة رضي الله عنه، ج، ۱، ص، ۸۴، رقم الحديث، ۷۵، المكتبة الاسلامي، دار عمار، عمان، الاردن)

نوٹ: اپنی آنکھوں پر جھوٹ بولنے سے مراد یہ ہے کہ وہ گمان کرے کہ میں نے خواب میں اس طرح دیکھا حالانکہ اس نے کچھ نہ دیکھا ہو۔ جیسا کہ حدیث میں جھوٹا خواب بیان کرنے والے لئے وعید سنائی گئی ہے۔

”مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلَّ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ

يَعْقِدَ بَيْنَهُمْ“۔^۱

ترجمہ: ”جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ان میں ہرگز گرہ نہ لگا سکے گا۔“

ظاہر ہے کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ جب اچھے خواب کا دعویٰ کیا جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور حقیقت میں دیکھا نہیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ ہے جو کہ صریح گناہ ہے۔

حضرت ابو قتادہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ

فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھے خواب اللہ تعالیٰ جبکہ برے

خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں پس اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے

جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ تعالیٰ سے اس

خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔“

۱..... (سنن الترمذی: ابواب الرؤیا/باب فی الذی یکذب فی حلمه، ج، ۴، ص، ۵۳۸، ۲۲۸۳، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۲..... (سنن الترمذی: ابواب الرؤیا/باب اذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع، ج، ۴، ص، ۵۳۵، رقم الحديث، ۲۲۷۷، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

”قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الزَّاهِدُ رَحِمَهُ اللَّهُ: يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى قَوْلِهِ: كَذَبَ عَلَى عَيْنَيْهِ أَيْ ﴿بقية حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

شراب خور جنت کی خوشبو سونگھنے سے محروم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”رِيحُ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ عَامٍ، لَا يَجِدُ رِيحَهَا مُخْتَالٌ وَلَا مَنَانٌ بِعَمَلِهِ، وَلَا مُدْمِنٌ خُمُرٌ“۔^۱

ترجمہ: ”جنت کی خوشبو سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ مغرور اور اپنے عمل سے احسان جتانے والا اور شراب خور اس (جنت) کی خوشبو نہ پاسکیں گے۔“

رشتے توڑنے والا جنت کی خوشبو سے محروم

جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ، وَاللَّهُ لَا يَجِدُ رِيحَهَا عَاقٍ، وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ“۔^۲

ترجمہ: ”جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے، اللہ کی قسم والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا اس کی خوشبو نہ پاسکے گا۔“

آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کرنے والا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

زَعَمَ أَنَّهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ يَرَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كَلَّفَ أَنْ يَفْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ، وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ. قَالَ: وَإِنَّمَا عَظُمَتْ عُقُوبَةُ مَنْ كَذَبَ عَيْنِيهِ فِي الرُّؤْيَا لِعَظَمِ جُرْمِهِ وَكِبَرِ ذَنْبِهِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ عَلَى مَلِكِ الرُّؤْيَا، وَالْكَذِبُ عَلَى الْمَلِكِ كَذِبٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى؛ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ إِنَّمَا يَدْعَى وَيَكْذِبُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ الَّتِي هِيَ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ“۔ (بحر الفوائد المسمى بمعاني الاخبار للكلاباذي، ج، ۱، ص، ۳۱۸، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

۱.....(أما لي ابن سمعون الواعظ، ج، ۱، ص، ۲۹۴، رقم الحديث، ۳۳۵، دار البشائر الاسلامية، بيروت، لبنان)

۲.....(صفة الجنة لأبي نعيم الأصبهاني: ذكر ریح الجنة، ج، ۲، ص، ۴۲، رقم الحديث، ۱۹۵، دار المأمون للتراث، دمشق، سوريا)

”إِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَلَا يَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ“۔^۱

ترجمہ: ”بے شک جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ اور آخرت کے عمل کے ساتھ دنیا طلب کرنے والا جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا۔“

نوٹ: یہ جو احادیث میں جنت کی خوشبو کا مختلف مسافتوں سے پایا جانا منقول ہے یہ لوگوں کے افعال و اعمال اور درجات کے مطابق ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر موقوف ہے کہ وہ جسکو جنت کی خوشبو جتنے مسافت سے چاہے محسوس کروادے۔

کالا خضاب لگانے والا

حضرت زید بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ:

”مَا تَرَى فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ؟ فَقَالَ: لَا يَجِدُ الْمُخْتَصِبُ بِهَا

رِيحَ الْجَنَّةِ“۔^۲

ترجمہ: ”آپ وسمہ کے ساتھ خضاب کو کیسے دیکھتے ہو؟ تو (حضرت ابو ہریرہ نے) کہا کہ اس (وسمہ) کے ساتھ خضاب کرنے والا جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا۔“

متکبر جنت کی مہک سے محروم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

۱..... (الطیوریات: ج ۲، ص ۷۸، مکتبۃ اضواء السلف، الرياض) وفي حاشيته إسناده منكر جدًا فيه.

ان افعال بد کی بنا پر جنت کی مہک سے محروم رہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ بہشت میں داخل نہ ہوں سکیں گے البتہ جہنم میں اپنی سزا بھگتنے کے بعد یا پھر اللہ کی بے پایاں رحمت کی بدولت ان کی بخشش ہو جائے گی یا یہ دنیا میں ان افعال قبیحہ سے تاب ہو چکے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ معافی کا معاملہ کر لیں گے تو یہ جنت کی خوشبو بھی محسوس کر لیں گے اور جنت میں بھی داخل ہوں گے۔ (عثمانی)

۲..... (مصنف لابن أبي شيبة: من كره الخضاب بالسود، ج ۵، ص ۱۸۴، رقم الحديث، ۲۵۰۳۱، مکتبۃ الرشيد، الرياض)

”مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَفِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ، فَحُلُّ لَهُ الْجَنَّةُ أَنْ يَرِيحَ رِيحَهَا وَلَا يَرَاهَا“۔^۱
ترجمہ: ”جو آدمی اس حالت میں مرتا ہے کہ اس کے قلب میں ایک مِثقال کے برابر بھی تکبر ہو تو جنت اس آدمی کے لئے حلال نہ ہوگی نہ تو وہ اس کی مہک سونگھ پائے گا اور نہ ہی اسے دیکھ سکے گا“۔

مقتدا

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

شبیر احمد عثمانی، خادم مدرسہ الحراء، شین کلف، ڈیوڑبری، برطانیہ

کریم مولیٰ کے فضل و کرم اور اس کی عطا کی ہوئی توفیق سے مورخہ ۶ جولائی ۲۰۱۳ء بمطابق ۲۷ شعبان ۱۴۳۴ھ بروز ہفتہ ۱۱ بجے رات لیڈز ایئر پورٹ، برطانیہ (Leeds Airport, Britain) سے اسلام آباد جانے والی پی آئی اے (PIA) کی پرواز پی کے 776 کے دوران کتاب ہذا کی تکمیل ہوئی۔ بندہ نے پرواز کے دوران جہاز کے کپتان جناب امتیاز صاحب کو اپنی کتاب ”موبائل فون کے ذریعہ نکاح و طلاق“ ہدیہ دینے کے ساتھ ساتھ اس کتاب یعنی ”خوشبو کے فضائل و احکام“ کی تکمیل کی خوشخبری بھی انہیں سنائی جس پر انہوں نے حقیر کی بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ (فجزہ اللہ أحسن الجزاء)

۱.....(مسند احمد: حدیث عقبہ بن عامر الجہنی، ج، ۲۸، ص، ۵۹۹، رقم الحدیث، ۱۷۳۶۹، مؤسسة الرسالة)

حروف تہجی کے لحاظ سے احادیث کی فہرست

نمبر شمار	حرف الالف	صفحہ
۱	اَتَيْنَا جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهِ	۹۴
۲	اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ سَيِّءُ الْهَيْئَةِ	۱۰۶
۳	اَتَانِي جِبْرَائِيلُ	۲۴۲
۴	اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ	۴۳۶
۵	اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ	۴۳۸
۶	أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى	۳۷۲
۷	أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي	۷۸
۸	اِخْتَضِبُوا بِالْحَنَاءِ	۳۹۷
۹	أَذْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ	۱۰۸
۱۰	أَذْرَكْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بَدْرًا	۱۰۸
۱۱	إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سِتْرَةٍ	۱۲۳
۱۲	إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُخْرِجُ الصَّوَامُ مِنْ قُبُورِهِمْ	۱۵۸
۱۳	إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ	۱۹۱

۱۴	إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ	۲۵۷
۱۵	إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانِ	۳۱۶
۱۶	إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ	۴۲۴
۱۷	أَرْبَعُ فَرَضُهُنَّ اللَّهُ فِي الْإِسْلَامِ	۱۵۴
۱۸	أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ بِحُلَّةٍ حَرِيرٍ	۲۴۸
۱۹	أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ	۴۰۵
۲۰	أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ ﷺ	۴۲۹
۲۱	الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ	۴۶۵
۲۲	أَرْضُ الْجَنَّةِ مِنْ فِضَّةٍ	۵۳۵
۲۳	الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ	۵۶۲
۲۴	اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ	۱۹۷
۲۵	أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطَمَ	۳۲۴
۲۶	أَطْيَبُ رِيحٍ فِي الْأَرْضِ الْهِنْدُ	۳۵۲
۲۷	أَطْيَبُ الطَّيْبِ الْمِسْكُ	۳۸۶
۲۸	الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ	۷۳
۲۹	الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ	۱۰۹
۳۰	الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ	۱۳۸
۳۱	أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَجِلْ	۳۷۹
۳۲	أَلَا أَعْلَمُكُمْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا	۳۴۳
۳۳	الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُّونَ	۳۵۶

۳۴	الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ	۳۷۰
۳۵	الْمَدَادُ فِي ثَوْبِ طَالِبِ الْعِلْمِ	۳۸۹
۳۶	الْجَنُوبُ مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ	۵۰۵
۳۷	الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ	۵۳۵
۳۸	أَلَا مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا	۵۵۵
۳۹	أَمَّا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُنَّ إِذَا تَطَهَّرْتَ	۹۹
۴۰	أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ	۲۲۷
۴۱	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ	۷۶
۴۲	أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سُئِلَتْ عَنْ الرَّجُلِ	۸۷
۴۳	أَنَّ عَائِشَةَ: سُئِلَتْ عَنِ الْجُنُبِ	۸۷
۴۴	أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ	۷۴
۴۵	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُذُنَ	۷۹
۴۶	أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقٍ	۱۰۲
۴۷	أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ	۱۰۳
۴۸	إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى	۱۰۵
۴۹	إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ	۱۰۶
۵۰	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقٍ	۷۶
۵۱	إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِ	۱۰۹
۵۲	أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُجَمِّرُ	۱۰۹
۵۳	أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهِيمٍ	۱۲۲

۱۲۳	۵۴	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ
۱۵۵	۵۵	إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ: كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا
۱۵۶	۵۶	إِنَّمَا الصَّيَامُ جُنَّةٌ
۱۵۶	۵۷	إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ
۱۵۹	۵۸	إِنَّ الصَّائِمَ تَصَلَّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ
۱۶۰	۵۹	أَنَّهُ أَمَرَ بِالْإِثْمِ الْمُرَوِّحِ
۱۷۱	۶۰	أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجَّلُ
۲۱۳	۶۱	أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالْمُعْتَكِفِ
۱۷۵	۶۲	أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خِثْعَمَ اسْتَفْتَتْ
۱۸۷	۶۳	أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَجْعَلْنَ
۱۹۹	۶۴	أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مَا يَلْبَسُ الْمُحَرِّمُ
۲۰۳	۶۵	أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ
۲۰۴	۶۶	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْهِنُ
۲۰۷	۶۷	أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَدْهِنُ
۲۲۷	۶۸	إِنَّ بُيُوتَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ
۲۳۱	۶۹	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ
۲۳۳	۷۰	أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَتَّبِعُ
۲۳۵	۷۱	إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ
۲۴۰	۷۲	أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ
۲۴۳	۷۳	أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ

۷۴	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَأَةً	۲۴۵
۷۵	أَنَّهُ لَقِيَ امْرَأَةً، فَوَجَدَ مِنْهَا رِيحَ	۳۳۸
۷۶	أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمْرِ الْمُعْلَقِ؟	۲۶۴
۷۷	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى	۲۷۸
۷۸	أَنَّهَا زَارَتْ أُخْتَهَا عَائِشَةَ وَالزُّبَيْرَ	۲۸۲
۷۹	أَنَّهُ كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ	۲۸۵
۸۰	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَأَلَ	۲۸۶
۸۱	أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ	۳۱۵
۸۲	أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ	۳۱۶
۸۳	أَنَّ أَنَسًا كَانَ إِذَا أَصْبَحَ اذَّهَنَ يَدَهُ	۳۴۹
۸۴	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ	۳۷۲
۸۵	إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ	۳۹۷
۸۶	أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ وَجَدَ رِيحًا طَيِّبَةً	۴۱۹
۸۷	أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ	۴۲۲
۸۸	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا	۴۳۳
۸۹	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النَّعَالَ	۴۳۶
۹۰	ان في الجنة حورا	۴۴۶
۹۱	أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلابِ	۴۶۰
۹۲	أَنَّهُ أَتَى بِفَالِوُذَجٍ	۴۴۸
۹۳	أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْسَلَ أُمَّ سُلَيْمٍ	۴۵۲

۹۴	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَرَادَ	۴۵۳
۹۵	أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ	۴۵۳
۹۶	أَنَّهُ تَنَحَّمَ فِي الْمَسْجِدِ	۲۳۴
۹۷	أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَغْتَمِلُ فِي السُّوقِ	۴۵۶
۹۸	أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ بَدْرٍ	۵۰۹
۹۹	أَنَّ رَجُلًا قُبِضَ مِنْ تُرَابٍ	۵۱۲
۱۰۰	إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ	۵۲۶
۱۰۱	أَنْ سَلِمَانَ أَصَابَ مَسْكَا	۵۲۷
۱۰۲	إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ الْجَنْبَ	۵۲۸
۱۰۳	أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الْجَنَّةَ	۵۳۶
۱۰۴	إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا	۵۴۱
۱۰۵	أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ	۵۴۲
۱۰۶	إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَمَسْ	۵۴۶
۱۰۷	إِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ	۵۶۳
۱۰۸	إِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ	۵۶۴
۱۰۹	إِنْ حَاطَ الْجَنَّةَ لَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ	۵۵۰
۱۱۰	أَنَّهُ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ	۴۲۰
۱۱۱	أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى	۵۵۹
۱۱۲	أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ	۵۳۷
۱۱۳	أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةَ سِرَاءٍ	۲۴۹

۱۱۴	أَهْلُ الْجَنَّةِ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ	۵۴۹
۱۱۵	أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورًا	۲۵۵
۱۱۶	أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ	۲۵۷
۱۱۷	أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ	۵۵۸
	حرف الباء	
۱۱۸	بَالِغٌ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ	۱۶۳
۱۱۹	بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا	۴۳۰
۱۲۰	بِعَثْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أَحَدٍ	۵۱۰
۱۲۱	بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ	۱۷۵
۱۲۲	بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ	۲۶۱
۱۲۳	بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ	۱۰۰
۱۲۴	بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ	۵۵۰
	حرف التاء	
۱۲۵	تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ	۲۷۴
	حرف الثاء	
۱۲۶	ثَلَاثُهُنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ	۱۰۹
۱۲۷	ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْمِسْكِ	۱۱۴
۱۲۸	ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ	۵۲۸
۱۲۹	ثَلَاثَةٌ لَا يَجِدُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ	۵۶۱
۱۳۰	ثَلَاثَةٌ لَا يَرِيحُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ	۵۶۱

۱۳۱	ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا بِهِ كَالْقَمَرِ	۴۰۹
۱۳۲	ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ	۱۳۷
	حرف الجیم	
۱۳۳	جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ	۴۶۴
۱۳۴	جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً	۴۸۹
	حرف الحاء	
۱۳۵	حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا	۴۳۹
۱۳۶	حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ	۷۷
۱۳۷	حَوْضِي مَسِيرَةَ شَهْرٍ	۵۵۱
	حرف الخاء	
۱۳۸	خَالِقُوا النَّاسَ بِأَخْلَاقِهِمْ	۳۷۳
۱۳۹	خَدَمْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَشْرَ سِنِينَ	۴۳۴
۱۴۰	خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ	۱۴۸
۱۴۱	خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَنَازَةٍ	۱۴۲
۱۴۲	خَرَجَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ عِيدٍ ، فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ	۳۸۹
۱۴۳	خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبُطْحَاءِ	۴۱۱
۱۴۴	خَرَجْنَا وَقَدْ آتَى النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ	۴۸۰
۱۴۵	خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَامَ حُنَيْنٍ	۵۲۰
۱۴۶	خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ	۱۷۴
۱۴۷	خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ	۵۲۹

۱۴۸	خلق الله الحور من أصابع رجليها	۵۵۴
	حرف الدال	
۱۴۹	دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	۸۵
۱۵۰	دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوْفِّيتْ ابْنَتُهُ	۱۴۰
۱۵۱	دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ	۲۳۱
۱۵۲	دَخَلْتُ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةٌ اسْتَوْهَبَتْهَا طِيبًا	۲۷۱
۱۵۳	دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا	۴۵۲
	حرف الذال	
۱۵۴	ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ	۴۹۴
	حرف الراء	
۱۵۵	رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ امْرَأَةً	۴۴۲
۱۵۶	رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ	۴۲۷
۱۵۷	رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَتِي	۴۳۷
۱۵۸	رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ	۴۴۹
۱۵۹	رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا	۴۵۵
۱۶۰	رِيحُ الْوَلَدِ	۵۰۵
۱۶۱	ريح الملائكة ريح الورد	۵۲۷
۱۶۲	رِيحُ الْجَنَّةِ لَيُوجَدُ	۵۵۶

۱۶۳	رِيحُ الْجَنَّةِ تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِثَّةِ عَامٍ	۵۶۳
	حرف السين	
۱۶۴	سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ	۲۰۰
۱۶۵	سَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ	۲۸۴
۱۶۶	سَأَلَتْ عَائِشَةُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	۳۸۸
۱۶۷	سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ	۳۵۸
۱۶۸	سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ	۲۰۸
۱۶۹	سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى	۴۶۷
۱۷۰	سُنَّةُ الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ	۱۰۸
۱۷۱	سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	۴۳۲
۱۷۲	سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَنَّةِ	۵۳۶
۱۷۳	سُئِلَتْ عَنِ الثَّوْبِ تَعْرِقُ فِيهِ الْحَائِضُ	۱۰۲
۱۷۴	سَيِّدُ رِيحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ	۵۴۷
۱۷۵	سَيِّدُ الرِّيَّاحِينَ فِي الدُّنْيَا	۳۵۰
	حرف الشين	
۱۷۶	شَهِدَ كِتَابُ عُمَرَ إِلَى أَبِي مُوسَى	۹۷
	حرف الصاد	
۱۷۷	صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ	۴۱۴
۱۷۸	صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ	۵۵۶

	حرف الضاد	
۱۷۹	ضَالَّةُ الْإِبِلِ الْمَكْتُومَةُ	۲۶۵
	حرف الطاء	
۱۸۰	طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ	۲۰۶
۱۸۱	طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحَرَمِهِ	۲۰۷
۱۸۲	طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ	۳۹۹
	حرف العين	
۱۸۳	عُرِضْتُ عَلَى أَعْمَالِ أُمَّتِي حَسَنُهَا	۲۳۳
۱۸۴	عُرِضْتُ عَلَى أَجُورِ أُمَّتِي	۲۳۳
۱۸۵	عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَةِ	۲۷۹
۱۸۶	عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْغُودِ الْهِنْدِيِّ	۳۹۸
۱۸۷	عَلَامَ تَذْغَرْنَ أَوْلَادُكُنَّ بِهَذَا الْعَلَاقِ؟	۳۹۸
	حرف الغين	
۱۸۸	غَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ	۵۴۵
	حرف الفاء	
۱۸۹	فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي	۵۳۰
۱۹۰	فِي الْحَائِضِ تَغْرِقُ فِي الثَّوْبِ	۱۰۲
۱۹۱	فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابَ	۱۵۷
۱۹۲	فِي الثَّوْبِ يَكُونُ فِيهِ وَرْسٌ	۲۲۸
۱۹۳	فِي كُلِّ سَائِمَةٍ إِبِلٍ فِي أَرْبَعِينَ بَنَتْ لَبُونٌ	۲۶۴

	حرف القاف	
۱۹۴	قَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	۴۱۱
۱۹۵	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَنْظِفُوا	۱۰۶
۱۹۶	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ	۵۵۳
۱۹۷	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ	۳۱۹
۱۹۸	قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ	۱۹۸
۱۹۹	قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ	۳۲۷
۲۰۰	قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي	۴۱۶
۲۰۱	قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَرَاكَ	۴۲۸
۲۰۲	قُلْنَا لِعِمَارٍ أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ	۵۵۷
	حرف الكاف	
۲۰۳	كَانَ يَعْرِقُ فِي الثَّوْبِ	۹۴
۲۰۴	كَانَتْ النُّفْسَاءُ عَلَى عَهْدِ	۱۱۱
۲۰۵	كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي	۱۰۰
۲۰۶	كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرٍ	۱۰۱
۲۰۷	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْنِي رَأْسَهُ	۱۰۱
۲۰۸	كَانِي أَنْظُرُ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ	۱۹۵
۲۰۹	كَانَ أَحَبُّ الرِّيحَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	۳۵۰
۲۱۰	كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَوَرَّمت	۳۴۳
۲۱۱	كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ	۳۵۳

۲۱۲	كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُضْطَجِعًا	۳۷۴
۲۱۳	كَانَتْ امْرَأَةٌ، مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ	۳۸۷
۲۱۴	كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكَّةٌ	۴۱۳
۲۱۵	كَانَتْ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مِظْعُونٍ تَحْتَضِبُ	۲۷۳
۲۱۶	كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ	۴۲۳
۲۱۷	كَانَ إِذَا اسْتَجْمَرَ	۴۱۸
۲۱۸	كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ	۴۱۸
۲۱۹	كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ	۵۶۱
۲۲۰	كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِسْكٌ	۴۳۰
۲۲۱	كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرِفُ	۴۳۳
۲۲۲	كَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ	۴۳۵
۲۲۳	كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ	۴۴۸
۲۲۴	كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْرِفُ	۴۴۹
۲۲۵	كَانُوا يَكْرَهُونَ أَكْلَ الثَّوْمِ	۴۵۱
۲۲۶	كَانَ عَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْفَعُ	۴۵۸
۲۲۷	كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ	۵۲۳
۲۲۸	كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ	۸۰
۲۲۹	كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ	۱۵۶
۲۳۰	كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ	۵۱۹
۲۳۱	كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ	۷۸

۲۳۲	كُنَّا مَعَ أَبِي السَّوَّارِ فِي الْحَمَّامِ	۹۸
۲۳۳	كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحَدَّ عَلَى مَيِّتٍ	۹۶
۲۳۴	كُنْتُ أَشْبَعُهُ بِالْغَالِيَةِ	۱۸۷
۲۳۵	كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِأَخْرَامِهِ	۱۹۵
۲۳۶	كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ	۲۶۰
۲۳۷	كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ	۲۰۲
۲۳۸	كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ	۲۰۶
۲۳۹	كُنْتُ أَشْبِعُ رَأْسَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ	۲۶۵
۲۴۰	كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِخْرَامِهِ	۳۴۹
۲۴۱	كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ	۲۱۱
۲۴۲	كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ	۳۶۸
۲۴۳	كُنْتُ مَعَ أَبِي حِينَ رَجَمَ	۴۱۰
۲۴۴	كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ	۴۹۹
	حرف اللام	
۲۴۵	لَا أَرْكَبُ الْأَرْجُونَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعْصَفَرِ	۲۶۰
۲۴۶	لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلَّى فِي الثُّوبِ	۹۴
۲۴۷	لَا تُحَدُّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثِ	۹۸
۲۴۸	لَا تُتَّبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ	۱۳۹
۲۴۹	لَا تُطَيَّبِي وَأَنْتِ مُحْرَمَةٌ	۱۹۷
۲۵۰	لَا تَلْثَمُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ	۵۱۸

۲۵۱	لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ	۲۵۷
۲۵۲	لَا تَنْحَ عَنْهُ، فَوَالَّذِي نَفْسِي	۵۱۸
۲۵۳	لَا تَعْتِزْ لَهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ	۵۱۹
۲۵۴	لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ	۳۶۰
۲۵۵	لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ	۷۹
۲۵۶	لِكُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْبَرِّ	۱۹۱
۲۵۷	لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ	۴۱۷
۲۵۸	لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	۴۲۶
۲۵۹	لَمَّا مَاتَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ	۴۵۶
۲۶۰	لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، لَمْ يَخْبَثِ الطَّعَامُ	۴۷۹
۲۶۱	لَوْ أَنَّ مَا يَقِلُّ ظُفْرٌ	۵۳۷
۲۶۲	لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ	۱۰۵
۲۶۳	لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	۱۰۷
۲۶۴	لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ	۱۳۷
	حرف الميم	
۲۶۵	مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ	۸۰
۲۶۶	مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَخْرُجُ فِي شَهْرَةٍ مِنَ الطَّيِّبِ	۲۵۳
۲۶۷	مَا كُنْتُ أَحَبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ	۴۰۹
۲۶۸	مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيْبَاجًا	۴۳۳
۲۶۹	مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً	۵۵۶

۲۷۰	مَا تَرَى فِي الْخِصَابِ بِالْوَسْمَةِ؟	۵۶۴
۲۷۱	مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ	۵۶۵
۲۷۲	مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ	۲۵۶
۲۷۳	مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	۳۵۱
۲۷۴	مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ	۳۹۳
۲۷۵	مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ	۳۷۷
۲۷۶	مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعِيرٍ	۴۶۶
۲۷۷	مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ	۱۱۰
۲۷۸	مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ	۱۳۹
۲۷۹	مَنْ مَنَعَهُ الصِّيَامُ مِنَ الطَّعَامِ	۱۵۷
۲۸۰	مَنْ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ	۲۲۷
۲۸۱	مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ	۳۴۸
۲۸۲	مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ	۳۱۶
۲۸۳	مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ	۳۱۹
۲۸۴	مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً	۳۵۷
۲۸۵	مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرَحَمَ	۴۶۵
۲۸۶	مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ	۴۸۲
۲۸۷	مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا	۵۵۵
۲۸۸	مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا	۵۵۹
۲۸۹	مَنْ يَتَّبِعِ الْعِلْمَ أَوْ الْحَدِيثَ	۵۶۰

۲۹۰	مَنْ ادَّعى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ	۵۶۰
۲۹۱	مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا	۵۶۲
	حرف النون	
۲۹۲	نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ خِيَمَةً	۴۳۷
۲۹۳	نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَل	۸۴
۲۹۴	نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ	۴۹۶
۲۹۵	نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ	۴۶۷
	حرف الهاء	
۲۹۶	هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ	۱۶۱
	حرف الواو	
۲۹۷	وُسِّلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَامِ	۹۸
۲۹۸	وَالصَّوْمُ نَصْفُ الصَّبْرِ	۱۵۹
۲۹۹	وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرٍ	۴۳۱
۳۰۰	وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَدِيثِ	۱۸۹
۳۰۱	وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا تَوَضَّأَ	۴۵۰
۳۰۲	وَكَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ الصَّنَعَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ	۴۵۱
۳۰۳	وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ هَمَمْتُ	۱۱۱
۳۰۴	وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَا يُكَلِّمُ أَحَدَ	۵۱۹
۳۰۵	وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ	۵۴۶
۳۰۶	وَيُعْجِبُهُ الْإِسْمُ الْحَسَنُ	۲۸۵

حرف الیاء		
۵۴۸	يُحَوِّلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زَمْزَمَ	۳۰۷
۱۳۲	يَذُرُّ عَلَى رَأْسِ الْمَيِّتِ	۳۰۸
۴۵۹	يُعْجِبُهُ التَّيْمُنُ، فِي تَعْلِهِ	۳۰۹
۱۳۲	يُوضَعُ الْكَافُورُ عَلَى مَوْضِعِ	۳۱۰
۱۹۲	يُوضَعُ لِلصَّائِمِينَ مَائِدَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ	۳۱۱

=====